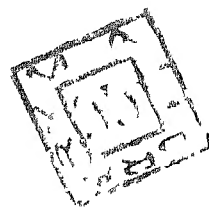


کلماتُ الشعرا

یعنی

تذکرۂ سرخوش

دلاوری



کلمات الشعرا

مشمول بر ذکر شعرائی عصر ہائیکیر تا عہد الملکیر

تالیف
محمد اسد سرخوش

بتصحیح

مصدق علی لاؤی ایم اے ایف بی بی اے ایس بی ج سکالرشپ نیو یورک لاہور

جسے

شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہا رنگیٹ لاہور

نے

دین محمدی پریس سرکلر روڈ لاہور میں باہتمام

ملک محمدا رف خاں پرنٹر جمپوا یا

12/1/2022

12/1/2022



92.
JKU
JKU

M.A.LIBRARY, A.M.U.



PE17158

تعارف

از

جناب ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب ایم۔ اے پی ایچ ڈی پروفیسر پنجاب یونیورسٹی۔ لاہور
 تذکرہ کلمات الشعراء جس کی شاید یہ پہلی ایڈیشن ہے فارسی کے مشہور تذکروں میں سے
 ہے، اس میں عہد جاگیر سے لے کر عالمگیر کے زمانے تک کے فارسی شاعروں کے حالات
 لکھے گئے ہیں۔ اس کا مصنف محمد فضل سرخوش عالمگیر کے عہد میں گزرا ہے اس لئے بہت سے ایسے
 شاعروں کا ذکر اس نے کیا ہے جو اس کے معاصر تھے اور جن سے وہ خود ملا ہے۔ اس بات کو
 مد نظر رکھتے ہوئے ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس تذکرے کی کتنی پڑھی اہمیت ہے،
 فارسی شعراء کے تذکرے پیشمار ہیں لیکن ان میں سے جواب تک طبع ہوئے ہیں ان کی
 تعداد بہت تھوڑی ہے۔ بالخصوص وہ تذکرے جن میں ہندوستان کے فارسی شاعروں کے
 حالات ہیں اب تک شائع نہیں کئے گئے۔ میرے نزدیک اس کی برتری وجہ یہ ہے کہ
 فارسی شاعری سے ذوق رکھنے والوں میں کثیر تعداد ان لوگوں کی ہے جو یہ عقیدہ رکھتے
 ہیں کہ فارسی کے آخری بڑے شاعر مولانا جامی تھے۔ چونکہ ہندوستان میں فارسی کے عروج کا
 زمانہ اس سے متاخر ہے لہذا مورخین کی توجہ اس کی طرف مبذول نہیں ہوئی۔ علاوہ
 اس کے چونکہ اہل ایران اور یورپ کے مستشرقین ہندوستان کی فارسی شاعری کو
 چنداں اہمیت نہیں دیتے اس لئے علمی دنیا میں اس کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ ہندوستان
 میں فارسی زبان کی جو خدمت گذشتہ سات سو سال میں ہوئی اس پر بحث کرنے کا یہ موقع
 ۱۵ رسالہ اوٹیل کالج میگزین ربات سال ۱۹۲۷ء تا ۱۹۳۱ء میں تقریباً ایک سو چالیس فارسی
 تذکروں کی مفصل فہرست شائع ہوئی تھی۔

شاگرد و مراد چشم ایشان چہ قدر و منزلت خواهد بود۔ شعر شاگرد خدایند۔
 مرزا محمد علی ماہر کے علاوہ سرخوش خورد سا لگی کے زمانہ میں کچھ دن منعم حکاک شیرازی کی خدمت
 میں بھی متفق سخن کرتے رہے۔ نیز میر معزز موسوی خان کی صحبت سے بھی فیض حاصل کیا۔ بلکہ خان آرزو لکھتے
 ہیں کہ ”ہر چند شاگرد محمد علی ماہر است اما استفادہ تمام در خدمت میر معزز فطرت الخطاب موسوی خان
 نمودہ“۔ میر معزز بھی سرخوش فی خداداد قابلیت سے بہت متاثر تھے۔ اور اکثر فرمایا کرتے تھے کہ
 ”دربند سہ شاعر دیدم۔ غنی و ناصر علی و سرخوش“

ملازمت

شروع میں عبداللہ خان زخی شاہجہانی کی سرکار میں بعض کار خانات کی خدمات انجام دیتے
 رہے۔ خان مذکور کی وفات کے بعد شاہی ملازمت اختیار کی اور صاحب منصب ہوئے۔ اس
 منصب کی نوعیت معلوم نہیں۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ یہ منصب آپ کو نواب بخشی الممالک
 روح اللہ خان کی وساطت سے حاصل ہوا۔ چنانچہ خود لکھتے ہیں:-

”در ان ایام کہ خدمت خان سامانی سرکار عالم ہمار داشت فقیر در مدحش قصیدہ
 ... فرستاد۔ نواب خوشوقت شدہ برای فقیر خدمتیکہ دلخواہ بود تجویز فرمود۔ حاکم معزول پیغام
 داد کہ اگر بحال شوم و دہزار روپیہ نذر میگذراںم۔ فرمود کہ حالاً بسر خوش و ادم۔ بیت و ہفت
 سال است کہ بسبب آن خدمت در دار الخلافہ با سودگی تمام بسر بردہ ہزاران ہم رساندہ
 و خوردہ“

۱۰۸۷ھ میں آپ کو حسن ابدال میں مشرفی عدالت کا عہدہ تفویض ہوا جس کی تاریخ آپ نے
 ”آشراف عدالت“ بیان کی ہے۔

گوشہ نشینی

سرخوش کی طبیعت شروع سے ہی درویشانہ تھی اہل اللہ کی خدمت کا جذبہ آپ کو
 والدین کی طرف سے وراثت میں ملا تھا۔ رفتہ رفتہ طبیعت کا یہ میلان بڑھتا گیا اور آخر کار گوشہ
 نشینی اختیار کر کے خدمت درویشانہ میں ہمہ تن مشغول ہو گئے۔ لیکن ان کی گوشہ نشینی سے ترک دنیا
 مراد نہیں۔ بلکہ ان ایام میں بھی باقاعدہ اپنے فرائض منصبی بجالاتے رہے چنانچہ خود لکھتے ہیں:-

نہیں ہے۔ ہم صرف اتنا کہیں گے کہ ایرانیوں کا تعصب اور اہل یورپ کی برداری اس لیے تھی کہ دو بڑے سبب ہیں،

ہندوستان کے فارسی مصنفین کے کارناموں کو منظر عام پر لانا، ہم ہندوستانیوں کا اپنا فرض ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ ہمارے ملک میں علمی اور ادبی بیداری روز افزوں ہے۔ اور اس اہم فرض کی ادائیگی میں حصہ لینے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہے،

مسٹر صادق علی دلاوری نے تذکرہ کلمات الشعراء کو شائع کر کے ایک بڑی علمی خدمت انجام دی ہے جس پر وہ ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ یہ تذکرہ ہندوستان میں ہمیشہ بہت مقبول رہا اور یہی وجہ ہے کہ اس کے نسخے ہر کتب خانے میں موجود ہیں۔ ایسی مقبول اور مفید کتاب کو شائع کرنا از بس ضروری اور مستحسن تھا۔ مطبوعہ متن پنجاب یونیورسٹی لائبریری کے پانچ قلمی نسخوں پر مبنی ہے۔ اگر موجودہ حالات جنگ مالم نہ ہوتے تو بعض اور لائبریریوں کے نسخوں سے بھی ضرور استفادہ کیا جاتا اور شاید اس سے بہتر متن مرتب ہو سکتا۔ لیکن جو کچھ بھی ہو سکا اس کے مفید ہونے میں کوئی شبہ نہیں،

ہمیں جناب شیخ مبارک علی صاحب کا بھی ممنون ہونا چاہیے کہ انہوں نے انتہائی فراخ حوصلگی سے کام لے کر اس کتاب کو ایسے وقت میں شائع کیا ہے جبکہ موجودہ عالمگیر جنگ کی بدولت کاغذ کی گرانی بلکہ نایابی کتابوں کی اشاعت کو تقریباً ناممکن بنا رہی ہے۔

محمد اقبال

لاہور۔ ۲۷ ستمبر ۱۹۴۲ء

محمد افضل سرخوش

۱۰۵ء میں بعد شاہجہان کشمیر میں پیدا ہوئے۔ قوم کے نعل تھے۔ آپ کے جہاد محمد میر نعل سبک
بازنشان کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام محمد زہاد تھا اور وہ عبداللہ خان زنجی شاہجہانی کی
بارگاہ کے متوسلین میں سے تھے۔ محمد زہاد کے پانچ بیٹے تھے۔ جو عبداللہ خان کی وفات کے بعد سبک سب
شاہی خدام کے زمرہ میں منسلک ہوئے۔ سرخوش محمد زہاد کے دوسرے بیٹے تھے۔ سرخوش اگرچہ
کشمیر میں پیدا ہوئے لیکن ان کی تربیت علاقہ سرہند میں ہوئی۔ بچپن ہی میں شوق گوئی کا شوق تھا۔
ناصر علی سرہندی سے بھی بچپن ہی میں دوستی ہو گئی تھی چنانچہ خود فرماتے ہیں کہ ناصر علی ازبک
قدیم بود و در خورد سالگی یکجا بہم مشق سخن میگردیم و صحبتنا میداشتیم۔ شروع میں اپنے برادر بزرگ
خیرالدین محمد المتخلص بہ عجزی کی صحبت میں مشق سخن کرتے رہے۔ ابتدائی عمر میں ہی آپ کے اشعار
ادب باب سخن کی توجہ اپنی طرف کھینچے گئے۔ چنانچہ آٹھ نو سال کی عمر ہو گئی کہ ایک روز بازار میں سے
گزر رہے تھے۔ ایک خوبصورت خواجہ سرا کو دیکھا جس کے چاہ زرخندان کے اوپر ایک خال تھا۔
اُس کو دیکھ کر فی البدیہہ یہ مطلع کہا

برزخندان تو خال سیی اقتدا دست ہچود لویست کہ بالای چہی اقتدا دست

گھر پہنچ کر یہ مطلع برادر بزرگوار کو سنایا وہ بہت خوش ہوئے۔ اس ہونہار بچے کو چھاتی سے لگایا
پیشانی پر بوسہ دیا۔ اور اُس روز سے ان کی اصلاح کی طرف زیادہ توجہ دینے لگے۔

گیارہ سال کی عمر میں کرانہ میں ایک حسین و جمیل رسن باز لڑکی کو دیکھ کر یہ رباعی کہی۔

آن دلبر لوالعجب کہ ماہ زیباست بالائی علم چو گل بشاخ رعناست

فی فی غلظم کہ آفتاب محشر یک نیزہ برآمد و قیامت برپاست

اس رباعی سے تمام میان دواہیں ایک غلغلہ مچا ہو گیا۔ اس سرزمین کے ادب باب ذوق قاضی پر محمد
زمانی وغیرہ سرخوش کے والد کی خدمت میں آئے اور کہا کہ یہ بچہ کچھ دنوں میں آفتاب کی طرح چمکے گا۔

اس کے حال سے غافل نہ رہنا۔

مختص

سرخوش نے جب اپنے لئے مختص اختیار کیا تو سب سے پہلے ملاجائی بخود لاہوری کی خدمت میں اس کا اظہار کیا۔ انہوں نے بہت پسند کیا اور فاتحہ خیر پڑھ کر اس کو مقرر کیا۔

مرزا محمد علی ماہر کی شاگردی

تھوڑے عرصہ کی مشق سے کلام میں اس قدر چنگی پیدا ہو گئی کہ اب ان کی اصلاح بھائی کے بس کا کام نہ رہا۔ ملا بخود لاہوری ان کو مرزا محمد علی ماہر کی خدمت میں لے گئے۔ ان کی صحبت طبعیت سے اس قدروافق رہی کہ تمام عمر کا ساتھ ہو گیا۔ شعر کہتے انکی خدمت میں پیش کرتے اور اصلاح حاصل کرتے رہے۔ لطف یہ ہے کہ خود شاہ ماہر پر سرخوش کی قابلیت و مهارت کا پورا اثر تھا کہ آپ اکثر کہا کرتے تھے کہ اس نوجوان کی تشنگی طبع نے مجھے حیران کر رکھا ہے۔ نت نئے معنی لیکر آتا ہے۔ یہ استاد شاگرد کا معاملہ بھی عجیب تھا۔ سرخوش کہتے ہیں کہ میں شاہ ماہر کا شاگرد ہوں۔ شاہ ماہر فرماتے ہیں کہ مجھ میں یہ لیاقت کہاں کہ سرخوش جیسے شاعر ہیشال کا استاد کہلا سکوں۔ اس سلسلے میں سرخوش نے کلمات الشعرا میں ایک حکایت بیان کی ہے پڑھئے اور دونوں کے خلوص کا اندازہ کیجئے۔ سرخوش لکھتے ہیں :-

”روری بخاند میرزا قطب الدین مائل مجلس شعر خوانی گرم بود۔ حکیم صاحب و ملا محمد سعید اشرف غیاث الدین منصور فرات با ہم صحبت میباشند بفقیر تکلیف شعر خواندن کردند۔ این مطلع تازہ گفتہ بودم۔ خواندم ۵۔“

کی تو اہم دید ز اہد جام صہبا بشکند میسرور نگم جہانی گر بدریا بشکند
ہمہ صاحب سخنان بان آفرین و تحسین کشوند و حکیم صاحب تا نصف شبیان مطلع بر زبان اشت و میگفت
سبحان اللہ در ہند مردی پیدا شود کہ چنین شعر میگوید۔ روز دیگر در خانہ دانش بان بشاہ ماہر دو چار شد۔ گفت
دیروز سرخوش شاگرد شما را مخطوط کرد۔ بسیار صاحب تلاش و خوش فکر است۔ بارک اللہ خوب تربیت
کر دہ اید۔ شاہ گفت او کی شاگرد من است۔ ما با ہم یاریم پیش یکدیگر شعر میگذاریم حکیم گفت او بجا میگفت
کہ من شاگرد و شاہ ماہرم۔ فرمود کہ از راہ بزرگ زادگی خود تو اضعاً میگفتہ باشی و الا من کی لیاقت و استاد
او دارم۔ چون فقیر بخند متشن روت۔ فرمود کہ چرا گفتید کہ من شاگرد ماہرم۔ این برائی شما خوب نیست
و مرا خود فخر است کہ چون تو شاگرد دہشتہ باشم۔ جمعی بلند فکر نیز ہستند کہ مرا و شعر را در نظر نمی آند۔

شاگرد مراد چشم ایشان چہ قدر و منزلت خواهد بود۔ شعر شاگرد خدایند۔
 مرزا محمد علی ماہر کے علاوہ سرخوش غورد ساگی کے زمانہ میں کچھ دن منعم حکاک شیرازی کی خدمت
 میں بھی مشق سخن کرتے رہے۔ نیز میر معزز موسوی بجان کی صحبت سے بھی فیض حاصل کیا۔ بلکہ خان آرزو لکھتے
 ہیں کہ ”ہر چند شاگرد محمد علی ماہر است اما استفادہ تمام در خدمت میر معزز فطرت الخطاب ہوسو بجان
 نمودہ“ میر معزز بھی سرخوش کی خارا و قابلیت سے بہت متاثر تھے۔ اور اکثر فرمایا کرتے تھے کہ
 ”در ہندو شاعر دیدم۔ غنی و ناصر علی و سرخوش“

ملازمت

شروع میں عبداللہ خان رنجی شاہ جہانی کی سرکار میں بعض کارخانجات کی خدمات انجام دیتے
 تھے۔ خان مذکور کی وفات کے بعد شاہی ملازمت اختیار کی اور صاحب منصب ہوئے۔ اس
 منصب کی نوعیت معلوم نہیں۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ یہ منصب آپ کو نواب بخشی الممالک
 روح اللہ خان کی وساطت سے حاصل ہوا۔ چنانچہ خود لکھتے ہیں:-

”در ان ایام کہ خدمت خان سامانی سرکار عالم مدارداشت فقیر در محض قصیدہ
 فرستاد۔ نواب خوشوقت شدہ برای فقیر خدمتیکہ دخواہ بود تجویز فرمود۔ حاکم معزول پیغام
 داد کہ اگر بحال شوم و و ہزار روپیہ نذر میگذرانم۔ فرمود کہ حالا بسر خوش و آدم۔ بیت و ہفت
 سال است کہ بسبب آن خدمت در دار الخلافہ با سودگی تمام بسر بردہ ہزاران بہم رساندہ
 و خوردہ“

۸۷۔ میں آپ کو جن ابدال میں مشرفی عدالت کا عہدہ تفویض ہوا جس کی تاریخ آپ نے
 ”آشراف عدالت“ بیان کی ہے۔

گوشہ نشینی

سرخوش کی طبیعت شروع سے ہی درویشانہ تھی اہل اللہ کی خدمت کا جذبہ آپ کو
 والدین کی طرف سے وراثت میں ملا تھا۔ رفتہ رفتہ طبیعت کا یہ میلان بڑھتا گیا اور آخر کار گوشہ
 نشینی اختیار کر کے خدمت درویشان میں ہمہ تن مشغول ہو گئے۔ لیکن ان کی گوشہ نشینی سے ترک دنیا
 مراد نہیں۔ بلکہ ان ایام میں بھی باقاعدہ اپنے فرائض منصبی بجالاتے تھے چنانچہ خود لکھتے ہیں:-

”یکچند در عالم جوانی در پی دولت و دنیا و تلاش منصب و جاہ سرگردانی بسیار کشید۔ آخر بتوفیق اللہ در شاہجہان آباد گوشہ عزلت اختیار نموده خدمت درویشانہ سرمایہ سعادت دانست“

ایک نسخہ میں یہ الفاظ ملتے ہیں:-

”آخر چون دید کہ سعی بجای نرسید بوسیلہ خدمتی بجلوہ قلیل قناعت نموده در شاہجہان آباد پای در دامن عزلت کشید“

تصوف و عرفان

سرخوش شاعری کے علاوہ عرفان کے میدان کے شہسوار بھی تھے۔ میر معتمد اور دیگر معاصرین آپ کی ہزرگی کے قائل تھے۔ جب کبھی میر معتمد کے ہاں تشریف لیجائے میر صاحب درس علوم عربی موقوف کر دیتے اور طلباء سے کہا کرتے تھے کہ کتابیں اٹھا لو اب ہم سرخوش سے شعر و علم تصوف کے متعلق باتیں کریں گے۔ سرخوش نے کلمات الشعر میں اپنی خلافت و سجادہ نشینی کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے -

”فقیر تاریخ خلافت و سجادہ نشینی خود را بیان واقع بتہیہ لطیف درست کردہ در رباعی بستہ -

سرخوش چو رسید کا فقرش کمال مرشد و ادش خلافت از استقبال
روی طلب آورد جہانی بہ نیاز تاریخ شدہ خلیفہ شاہ جلال“

کارتہ خیر

اوپر بیان ہو چکا ہے کہ سرخوش آسودگی و خوشحالی سے زندگی بسر کرتے تھے۔ مال و زر کی کمی نہ تھی۔ اپنی رہائش کے لئے دو حویلیاں حوض و فوارہ وغیرہ بنوائے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ طبیعت میں فیاضی کا مادہ کثرت سے تھا۔ کار خیر میں فراخ دلی کے ساتھ حصہ لیتے تھے۔ چنانچہ ایک مسجد کا ذکر کلمات الشعر میں کرتے ہیں۔ جو انہوں نے اپنے مکان کے سامنے تعمیر کرائی اور جس کی تاریخ مندرجہ ذیل رباعی میں بیان کی ہے:-

چون گشت ز فضل ابرو و عز و ہل آراستہ این مسجد پر زیب و حلل
اندیشہ ز طبع سال تماش خواست دل گفت کہ مسجد محمد افضل

شکایت زمانہ

• باوجود بزرگ زادگی وقناعت پیشگی سرخوش امرائے عہد کی مسک مزاحی کے شاکہ ہیں۔
فرماتے ہیں -

”حق تعالیٰ مار در زمانہ انداختہ کہ ہر چند زمین را با آسمان دو ختم روی ولی بلکہ توجہی ہم از کسی

ندیدم تا به صلبہ چہ رسد ۵

بران گروہ بہ باید گریست کہیں ما حکایت کرم روزگار ما گویند

کلمات الشعراء اس قسم کی متغیر و مثالیں ملتی ہیں جہاں سرخوش نے اپنے مدد و چین سے شاعرانہ
حسن طلب کے ذریعہ عنایت و کرم کی درخواست کی اور جب کچھ نہ ملا تو ہجو لکھ کر دل کا بُخار نکالا۔
یہاں صرف ایک مثال پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

”یکی از صاحب ہمتان زمانہ ما بخشی الممالک ہمت خان بود۔ فقیر مدتی خدمت او کردہ۔ ساقی نام
و تعریف خخانہ بنام وی گفت۔ در ان تنوہ یاد او معنی دادہ تلاشما کردہ۔ این دو بیت از سخنانہ
است ۵

سر انگشتش بچو دایک اشارت دہد سرمایہ دریابشارت

بدر کی ہمتش دستی رساند کہ آب بستہ را ناپاک و اند

ایک روز حیران شدہ فرمود کہ چو بداری رفتہ خانہ سرخوش دیدہ بیاید۔ رو بہن کر دو گفت
یک دست خلعت و یک راس اسب برائی شما علیحدہ کردہ ام۔ چون محقریست بخانہ شما میفرستم۔
دیگر بر در تغافل زد۔ چند روز فقیر از خانہ بر نیامد کہ مبادا عطیہ ایشان بسیار نہ و مراد خانہ
نیامد۔ انتظار ہا کشید آخر معلوم شد کہ قول آن ترک بکار بردند کہ شاعری در مدح قصید
گفتہ آورد و در مجلس بر خواند ترک شنیدہ محظوظ شد و گفت فردا بیا چند من غلہ بتو میارہم۔
شاعر دم صبح بار بردار و حوال و ریسمان بر در خانہ اش برد۔ ترک از خواب بیدار غبر خواستہ
بیرون آمد شاعر گفت بموجب فرمودہ بار بردار و غیرہ لوازم برای بردن غلہ آوردہ ام۔
امیدوار عنایتتم۔ گفت عجب مرد ابلہ بودہ تو دیروز حرفی گفتی مرا خوش آمد من نیز حرفی
گفتم ترا خوش آمد۔ بار بردار و حوال و ریسمان چہ دخل دارد۔

فقیر نیز بیک رباعی رسوائی عالمش ساخت -

ای بیچہ تو زو امن ہمت دور بر دولت بی فیض دماغت مغرور
بی ہمتی و نام تو ہمت خان است بر عکس نہند نام زنگی کا فور

اولاد

سرخوش نے کلمات الشعرا میں صرف ایک لڑکے کا ذکر کیا ہے۔ جن کی پیدائش کی تاریخ ”اکمل محمد افضل“ بیان کی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فرزند ۱۹۲۷ء میں پیدا ہوا اور اس کا نام غالباً محمد اکمل ہوگا۔ خان آرزو نے بھی سرخوش کے ایک بیٹے کا ذکر کیا ہے جن کا نام فضل اللہ بتلاتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ

”بعد از شعر میگفت و ہنر تخلص مینمود و در عین شباب ہمان گذران راوداع نمود“
گل رعنائے مصنف نے فضل اللہ کا تخلص خوشتر لکھا ہے۔ اور اس کو پیر مہتابہ بیان کیا ہے۔

شاگردان

سرخوش کے شاگردوں میں سے زیادہ شہرت سفینہ خوشگو کے مصنف بندر بن داس خوشگو نے حاصل کی جو خود اپنے بیان کے مطابق چودہ سال کی عمر میں ان کے شاگرد ہوئے۔ ان کا تخلص خوشگو بھی سرخوش کا مقرر کردہ ہے۔ یہی خوشگو بعد میں خان آرزو کے شاگرد ہوئے ان کے علاوہ جن شاگردوں کا ذکر کلمات الشعرا میں درج ہوا ان کے اسماء یہ ہیں:-

حافظ محمد جمال تلاش -

بیغم بیراگی (یہ بھی ہندو تھے)

شیخ سعد اللہ گلشن

عبدالرحیم مگو کشمیری و حکم چند ندرت

وفات

سرخوش نے ۶۷ سال کی عمر میں محرم ۱۲۶۱ھ میں سیراوشاہ کے محل میں دہلی میں وفات پائی اور متوفی قدم رسول مدفون ہوئے۔ علامہ کھراج سہتہ نے انتقال دہلی سے اور حکم چند ندرت نے ”نہال الفت“ عارف پاک

سے تاریخ وفات نکالی۔ آخری عمر میں صحت بہت کمزور تھی وجہ سے لکھنے پڑھنے کا کام موقوف ہو چکا تھا۔ اور آپ بالکل خاندانشین ہو گئے تھے۔ خان آرزو نے اوائل عہد فرخ سیر یعنی مرغوش کی وفات سے دو تین سال قبل ان سے ملاقات کی اس ملاقات کے تاثرات خان آرزو نے اس طرح بیان کئے ہیں۔

”سرخوش از شعر آئی قرار دادہ ہندوستان است۔ نسخہ کلمات الشعر الضعیف نمودہ۔
خیلی معنی یاب و انصاف گزین بود فقیر آرزو در اوائل سلطنت محمد فرخ سیر بادشاہ
شہید در خدمت اور سیر و چون از حلیہ بصارت در آنوقت مردم چشمش عاری شدہ بود۔
دیوان خود را بفضل اللہ نام پر خود کہ بعد از دشواری میگفت و ہنر تخلص می نمود و در عین شباب
بہمان گذران را وداع نمود۔ داد کہ پیش فقیر بخواند۔ فقیر گفتم میرزا صاحب تو چشم این
معنی دارد۔ باری بعد از فراغ خواندن باین عاجز تکلیف شعر فرمود۔ من جان بودم از راہ
ادب عذر ہمراہ نداشتن سفینہ آوردم۔ آنمرد بزرگ بجا شد ناچار این بیت خواندم۔
اقتاد گیسٹ مایہ نشو و نمائی من
نخلم جو گرد یاد ز خاک آب میخورد

داین رباعی نعت۔

امی لقی کہ ہست دارا آئی سخن از عجز کلیم شد بوضفش الکن
از بسکہ جهان کرد از و کسب علوم گردید سواد سایہ اش ہم روشن
بمرد شہیدین سر را در کنار گرفت و بر پیشانی بوسہ داد و فرمود کہ تا حال فکر ہیج نوجوانی
باین پایہ ندیدہ ام۔ بہر حال خدائیش بیامرزاد۔ انصافی کہ در مزاج آن عزیز بزرگ
دیارہ شمار کم بنظر آرد۔ در طبع مرزا بیدل خود عشر عشرین آن نبود۔ شعرش بایران رسیدہ
و نصر آبادی داخل تذکرہ نمودہ۔ ہر چند شاگرد محمد علی ماہراست اما استفادہ تمام
در خدمت میر معز فطرت الخطاب بموسوئجان نمودہ و کفی بہ شرفا بامیرزا عبدالقادر
بیدل معاصر و ہم طرح بود رباعیات او خیلی معانی تازہ دارد و بسیار عارفانہ گفتہ۔
سال سیوم یا چہارم محمد فرخ سیر بادشاہ از جہان رفتہ۔ رحمۃ اللہ علیہ مطلع غزل مر دیوان
او اینست و بسیار خوب و بادا گفتہ۔

بہم باید چو گل از بندہ شادی دہان ما
چہ خوش نامی بر کند اللہ اللہ از زبان ما

منصف مزاجی

خان آرزو نے سرخوش کے انصاف کی بہت تعریف کی ہے۔ یہاں پر ایک مثال بیان کی جاتی ہے جس سے آپ کی منصف مزاجی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ کلمات الشعراء میں میر تقی کے ذکر میں لکھتے ہیں:-

در حق ابدال غلغلہ این مطلع و شرعای پای تحت انداخت ۵

میر تقی ہچکس آگے ز شرح اشتیاق مانشد نامہ تاجون زبان لل ہرگز وانشد
نعرش ہیچ دل از زینت دنیا نشاط افروانشد عقدہ کار کس از دندان گوہر وانشد
اکثر شعرائی اردوی معالی مثل شیخ عبدالعزیز عزت تخلص و میر محمد زمان راسخ وغیرہ بعد
میگفتند کہ تو بہ از میر گفتہ من گفتہ کہ میر بہ از من گفتہ۔ فکر با میکروند و غور مای نمودند کہ آیا
بچہ سبب مطلع میر بہ از مطلع اینست۔ میر ہم شنید ہیچ در نیافت بعضی میگفتند کہ چون
دم از شاگردی میر میزند تو واضعاً میگوید۔ آخر ہمہ گفتند کہ مادر نمی یا بیم باری خود بیان کن۔
گفتہ کہ تشبیہ میر کہ نامہ پیچیدہ را بہ زبان لال دادہ تازہ است و از من متعارف ہزار کس
گوہر را بہ دندان و دندان را بگوہر تشبیہ دادہ۔ میر بسیار محظوظ شد و یاران نیز قبول کردند
و گفتند یہی طبع منصف۔

تصنیفات

بند رابن واس خوشگوار اپنے تذکرہ میں لکھتے ہیں کہ سرخوش کی کلیات قریباً پچاس ہزار
شعار پر مشتمل ہے۔ اور ان کی دیگر تصنیفات مندرجہ ذیل ہیں:-

نظم شہنوی نور علی نور۔ جو انہوں نے مولانا روم کی شہنوی کے تتبع میں لکھی۔
مطلع:- شیشہ از قفل حکایت می کند۔ غمزہ ساقی روایت می کند
شہنوی حسن و عشق مشعلہ قصہ سسی و پونوں

ساقی نامہ

شہنوی تضاد قدر

تثنوی و بعض خصوصیات ہندوستان

جنگ نامہ محمد عظیم شاہ

(نثر) جوش و خروش

کلمات الشعرا

دیباچہ دیوان

(دیوان میر تقی میر و ناصر علی سرہندی کی تدوین بھی سرخوش نے کی)

ان کے علاوہ خود سرخوش نے کلمات الشعرا میں اپنی مزید دو تصنیفات کا ذکر کیا ہے

(۱) تثنوی در تعریف خجستانہ -

(۲) رسالہ رواج کہ در تتبع لوائح مولوی جامی نوشتہ -

گل رعنا کے مصنف کا بیان ہے کہ تثنوی کو دیوان رکھے شعر و رسم و شعر و بدیع میں قصائد غزلیات

رباعیات اور متفرق نظمیں تھیں۔ لیکن یہ تصنیفات سرخوش کے فرزندوں کی بے احتیاطی کی وجہ سے تلف ہو چکی ہیں۔

جملہ تصنیفات میں سے صرف تذکرہ کلمات الشعرا ہے جو سترہ وزمانہ سے بچ کر آج ہمیں سرخوش سے روشناس کرانا ہے۔ باقی تصنیفات کے اتلاف کا باعث خواہ وہ ہو جو گل رعنا میں درج ہے یا کچھ اور یہ حقیقت ہے کہ ان کا وجود صفحہ ہستی سے ناپید ہو چکا ہے۔ دیوان کے متعلق سروآزاد کے ایڈیٹر نے حاشیہ پر لکھا ہے کہ کلکتہ میں طبع ہوا۔ لیکن باوجود سعی بسیار اس بات کی تصدیق نہ ہو سکی۔

خصوصیات کلام

آب ہمارے پیش نظر سرخوش کے کلام کا صرف وہ حصہ رہ جاتا ہے جو مختلف تذکروں میں

درج ہے (یہ صرف معدودے چند اشعار ہیں) یا خود کلمات الشعرا میں جو کچھ درج ہے۔ اس تسلیل مواد پر سرخوش کے کلام پر قطع راستے قائم کرنا دشوار بھی ہے اور نامناسب بھی۔

۱۔ غالباً سروآزاد کے ایڈیٹر نے مرزا یحییٰ خان سرخوش کا دیوان دیکھا ہے جو ۱۹۷۹ء میں جمل المین پریس کلکتہ میں طبع ہوا تھا یہ سرخوش عظیم الدین شاہ قاجار کے عہد کا ایرانی شاعر ہے۔

تمام معاصرین اور قریب الوقت تذکرہ نگاروں کے الفاظ کی روشنی میں سرفروش کے باقی ماندہ کلام سے جو کچھ اذکار کیا جاسکتا ہے۔ پھر قلم کیا جاتا ہے۔

سرفروش کی زندگی و بہت طرزی سرفروش کے کلام کی بسیاری خصوصیات ہیں۔ قاری کی نظر سے عبث نہ رہتے تھے طبیعت کا بے زان دانش نامہ کی عروت زیادہ تھا۔ میر تقی میر اور میراج علی ماسر کثر ان کی تلاش کی وادیا کرتے تھے ان کے ہفت روزہ علاوہ میرزا آسپا اور نامہ ہندی سے اکثر طرحی شاعرانہ ہتے ہتے تھے جن میں تمام معاصرین سرفروش کی غزلوں کو بہت سراہا کرتے تھے۔ ان کا کلام زیادہ تر عارفانہ ہوتا تھا۔ بدیہ گوئی میں ان کو خاص مہارت حاصل تھی۔ خود سرفروش کو اس بات کا احساس تھا کہ معاصر شعرا میں ان کا کوئی عدیل نہیں۔ اس احساس کا اظہار خود کلمات الشعرا میں سطح کرتے ہیں۔

شبلی فقیر و خوابی بدینا کہ مرد بزرگ عصار و دست گرفتہ استاد است۔
مرزا خلیل مذکور یہ سرفروش کے ہم عصر تھے۔ ان کا ذکر کلمات الشعرا میں درج ہے (فقیر ملازمت اہشان میکنند و میگوید حضرت سلامت سرفروش است شاعر من از میرزا امیر ستم کہ این کلام بزرگی است۔ میگوید حضرت مرتضیٰ علی ولی اندکرم اللہ وجہہ من دویارہ سرور قارم مبارکش گذاشتم۔ دست پر پشت من زودہ مرا برداشتنہ فرمودند کہ سرفروش ہیچو تو شاعری در عہد تو کس نخواہد بود و فقیر ملتی در تردد بود کہ قول شہادایت چنین است حال آنکہ چو من در عصر من اکثر اعتراف ہستم کہ مرزا محمد کہ کہ از اہل اللہ بود گفت کہ تو ہم شاعر و ہم عارف صاحب دو صفت کمالی بیت

قرنہا یاد کہ تا یک کو دکی از راہ عقل عارف کامل بود یا شاعر شیرین سخن

مرزا سید گل گفت شاعری عبارت از معنی تازہ یا بیت ہیچو تو صاحب تالاش و عہد تو نیست۔

تاریخ گوئی

سرفروش کو تاریخ گوئی میں خاص ملکہ حاصل تھا۔ تاریخ۔ ملا مفید بلخی۔ صائب۔ ناصر علی ہمدانی۔ محمد علی ماسر۔ میر تقی میر وغیرہ بہت سے اعتراف کی تاریخ وفات نہایت لطیف پیرایہ میں بیان کی۔ یہ سب اور ان کے علاوہ بہت سی تاریخیں کلمات الشعرا میں درج ہیں۔

ہجو

ہجو کوئی کی ایک مثال اوپر درج ہو چکی ہے۔ یہاں ہجو کے متعلق سرخوش کا عقیدہ درج کیا جاتا ہے۔
 ”اگر یہ ہجو گفتن شعاریست و زبانرا بزدت این ناکسان آلودن عاری و اندر مقرر شعر است
 کہ قابل مدح را قابل ہجو نیز مبادانند و دولت مند ان این زمانہ قابل مدح اند و نہ قابل ہجو اما ہر حال ہجو نشان
 لازم است“

جز ہجا کلک سزاوار نیست	مار کہ نہ ہر ش نبودار نیست
گادیسست زمین گرفتہ بر شاخ	بر پوزش عقربی نماییان
پیچہد ہر شش چو باد نہوت	نیشی ز بادشش باہر یزدان
آن گاد بہ پیش اہل دانش	صاحب دولت بود بدوران
اینہم ز غرور شمت و بہا	بر تا بد چو نکہ سر ز سرمان
بر پوزش ہر شت نیز لازم	نیش ہجو ی ز نکتہ سخنان

خود ستائی

اگرچہ نقاد نگاہوں کو سرخوش کی تحریر میں جا بجا خود ستائی کی جہاں نظر آئیگی۔ لیکن اس کے لئے
 سرخوش کو مطعون کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ تنقید کرنے وقت ہمیشہ شاعر کے اسحوں اور رولج زمانہ کو
 نظر انداز نہ کرنا چاہئے۔ سرخوش بد قسمتی سے ایسے زمانہ میں ہوئے جب کہ ہندوستان میں شیعہ و سنی
 اور باب و ولایت کی سر و مری کا شر کار ہو چکی تھی۔ بادشاہ کا زہن شک شعاعوں کی تروانی کا تسخّل نہ تھا۔
 اور بمصداق الناس علی دین صلو کہ ہم۔ امرائے عہد اپنے بادشاہ کی روش کی پیروی کیے تھے ہوتے
 شاعروں کی قدر افزائی تو درکنار ان کے پرمان حال بھی نہ ہوتے تھے۔ اندرین حالات اگر سرخوش کو
 اپنے مرتبہ شاعری کا ظہار کرنے کے لئے دوچار کلمات کہنے پڑے تو اس نے اپنے انہیں مطعون کہہ دیکے
 بچائے ہمیں ان کا ممنون ہونا چاہئے

کلمات اشعار

سبب تالیف

کلمات اشعار کا سبب تالیف خود تفرغ و فراغت کے ساتھ بیان کیلئے ملاحظہ ہو۔
پوشیدہ زمانہ عریضانی کہ بیشتر تالیف و ترتیب تازہ شعرا پر داخہ اندر است از احوال
و اشعار حکیم رودکی کردہ تا بخویران عہد خویش رساندہ اند۔ اکثر تواریخ و تذکرہ از زمان
عرش آشیان اکبر بادشاہ رقی گشتہ در ہر تاریخ احوال ایشان مسطور است و در ہر تذکرہ
ذکر ہمین مہر قوم بہ بخاطر فائز گذشت کہ از روی نوشتہ یکدیگر سوا و بروشتن و نقل نویسی
کردن لطفی ندارند

مگر گرچہ سراسر آمیز باشد
طبیعت را ملال انگیز باشد

مناسب چنان می نماید کہ چون دیرین آیام رواج سخنان رنگین خیالان و معنی تازہ یابان
بسیار است و اشعار جوہر عیار ایشان بیاضی بر روی کار اگر بترتیب احوال و تدوین
اقوال ایشان سعی نمودہ آید پر بجاست لهذا شئمہ از احوال و اقوال سخن سخنان عصر
نور الدین جہانگیر بادشاہ تانا از ک خیالان عہد عالمگیر شاہ کہ پایہ معنی یابی را بمعراج کمال
رساندہ اند و فقیر تفرغ و فیض صحبت اکثری دریافتہ و با بعضی نسبت ہم عصری داشتہ
آنچہ بگوش خوردہ کم و بیش موافق ترتیب حروف تہجی بقیاد قلم و ضبط رقم در آورده کلمات اشعار
موسوم گردانید و تاریخش نیز از نام ہر آورده

سن تصنیف

مندرجہ بالا عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ کلمات اشعار تاریخی نام ہے۔ اس کے
معنی یہ ہیں کہ یہ تذکرہ ۱۰۹۳ھ میں لکھا گیا۔ لیکن اس میں بعض حالات ۱۱۱۵ھ تک کے

ملتے ہیں مثلاً اس میں ناصر علی کی وفات کا ذکر ہے جو ۱۰۸۰ھ میں واقع ہوئی نیز سرخوش اپنے ایک برادر زادہ جس کا نام اسرار اللہ ہے کی تاریخ پیدائش ”شیر خدا“ لکھتے ہیں جو بحساب ابجد ۱۱۵۰ھ ہوتی ہے۔ ان حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تذکرہ ۱۱۵۰ھ میں یا اس کے بعد دوبارہ مرتب کیا گیا۔ اس بات کی تصدیق مندرجہ ذیل الفاظ سے بھی ہوتی ہے جو نسخہ (۵) کے خاتمہ پر تحریر ہیں۔

”از وقتیکہ بہ تسوید این نسخہ غریبہ پر و اختہ ام چہار پنج مسودہ بدستخط خود نگاشته مرتبہ ساختہ ام۔ ہر مسودہ را باران از غایت شوق بی رفت و روب نظر ثانی دست بدست نقل گرفتہ بردند و جا بجا شہرت دادہ۔ اگرچہ مقصود حاصل بیکسیت اتنا در کثرت عبارات تغیر و تبدیل واقع گشتہ و اشعار بعضی اعزہ دیگر داخل شدہ قصہ کوتاہ کہ این نسخہ ناسخ جمیع مسودہ ہست ہر کہ سابق دارد بشوید و این را بجان برابر دارد۔ از کتاب این نسخہ التماس آنکہ بنوعی کہ فقیر نظم را نظم و نثر را نثر نوشتہ ہمیں قم سطر موافق سطر بزرگارد۔ والسلام۔“

شہرت و اہمیت

سرخوش کی زندگی میں ہی اس تذکرہ کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ لوگ ہاتھوں ہاتھ اس کی نقلیں اتار کر لے جاتے اور دور و نزدیک اس کی اشاعت کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ سرخوش کی دیگر تصنیفات کا جو شہر ہوا یہ تذکرہ اُس سے بچ گیا۔ اور آج اس کے نسخہ جات اس کثرت کے ساتھ پائے جاتے ہیں کہ کوئی مجموعہ مخطوطات فارسی ایسا نہیں جس میں اس کے نسخے موجود نہ ہوں نیز فارسی تذکروں میں شاید ہی کوئی ایسا ہو جس کے نسخے اس کثرت سے ملتے ہوں۔

اس کی اہمیت کے متعلق صرف یہی کہنا کافی ہے کہ یہ اپنی قسم کا واحد تذکرہ ہے جو اُس زمانہ کے شعور کے حالات سے ہمیں رُوشناس کراتا ہے جبکہ یہ طبقہ کس پرہیزی کے

۱۵۱ افیس ہے کہ کتابت نسخہ (۵) نے مصنف کی التجا کو ملحوظ نہ رکھا۔ کیونکہ اس میں بھی وہی خامیاں پائی جاتی ہیں جنہوں نے سرخوش کو دوبارہ نظر ثانی پر مجبور کیا۔ مثلاً اس نسخہ میں بھی آماتی۔ کیسیا دہیں نظیری نیشاپوری کے شعر بچ ہیں۔

عالم میں تھا۔ اور امرائے عہد کی زہرہ گداز بے اعتنائی کے طفیل اپنی روشنی طبع کا ماتم کرتے ہوئے تقریباً ہر شاعر و دولت گردین ہو چکا تھا۔ کلمات الشعرا کی ورق گردانی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگرچہ عالمگیر کا زمانہ ہندوستان میں شعر و سخن کی کساد بازاری کا زمانہ ہے لیکن اس زمانہ میں اچھے شاعروں کی کمی نہ تھی۔ کمی تھی نہ محض قدر دانوں کی۔

پانچواں

کلمات الشعرا میں جن شاعروں کا ذکر ہوا ہے ان میں سے اکثر و بیشتر سرخوش کے ہم عصر تھے۔ بہت سے ایسے تھے جن سے سرخوش کو ملاقات کا شرف حاصل تھا۔ اس لئے یہ تذکرہ زیادہ تر مصنف کے چشم دید حالات پر مبنی ہے۔ مزید برآں اس کو مرتب کرنے میں سرخوش نے میر معتمد موسوی خان کی بیاض موسوم بہ گلشن فطرت۔ بیاض محمد علی ماہر اور بیاض محمد زمان راسخ سے کافی مدد حاصل کی۔ اس میں جو اشعار درج ہیں وہ انہی تین استادان سخن کے انتخاب کردہ ہیں۔

طرز تحریر

یہ تذکرہ بہت آسان و سادہ عبارت میں لکھا گیا ہے۔ سرخوش نے عام فہم لیکن صاف و شستہ انداز میں اختصار کے ساتھ اپنا مطلب بیان کیا ہے۔ غیر ضروری عبارت آرائی اور لفاظی سے حتی الامکان پرہیز کیا گیا ہے۔

نسخہ جات

میرے تصرف میں کلمات الشعرا کے پانچ نسخے تھے۔ چار نسخے پروفیسر شیرانی کے مجموعہ میں ہیں اور ایک پنجاب یونیورسٹی کے مجموعہ میں۔ یہاں پر ان نسخوں کے متعلق چند الفاظ تحریر کرنا غیر مناسب نہ ہوگا۔

نسخہ (۱) مجموعہ شیرانی ۱۲۹۲ھ خٹخٹ نستعلیق کل ورق ۱۰۹۔ نقطہ ندارد۔ جہاں چیتے بھی ہیں تو بے ترتیبی سے۔ کہیں کہیں اٹاکی غلطیاں بھی پائی جاتی ہیں۔ کاتب کا نام اور نسخہ کی تاریخ درج نہیں۔ خاصا پرانا معلوم ہوتا ہے۔ کٹل ہے۔

نسخہ (۲) مجموعہ شیرانی ۱۲۹۳ھ نہایت خوش خط نستعلیق۔ شعر کے نام سرخ سیاہی سے

لکھے ہیں۔ شروع میں کئی نام چھوٹے ہوئے ہیں۔ طرزِ تحریر نسخہ (۱) سے بالکل مختلف ہے کہیں کہیں ترتیب میں بھی فرق ہے۔ حالات و واقعات میں بھی کئی بیشی پائی جاتی ہے۔ کاتب کا نام دس تحریر درج نہیں۔ زیادہ پُرانا معلوم نہیں ہوتا۔

نسخہ (ج) مجموعہ پنجاب یونیورسٹی۔ نسخہ دہم شہرِ رمضان ۱۲۶۱ھ۔ معلوم ہوتا ہے کہ کاتب نے اختصار سے کام لیتے ہوئے بہت سے حالات و واقعات کو نظر انداز کر دیا ہے۔

نسخہ (د) مجموعہ شیرانی ۱۹۹۹ء ناقص ہے۔ تیاری و نسخ نہیں۔ کافی پُرانا معلوم ہوتا ہے۔ کچھ صفحات کم ہیں۔ ترتیب غلط ہے۔ اس پر ایک مہر ثبت ہے جس پر "غلام حسین ۱۲۷۱ھ" لکھا ہے۔

نسخہ (ک) مجموعہ شیرانی ۱۲۹۲ء مکمل ہے۔ نسخہ (۱) سے بہت ملتا جلتا ہے۔ دستخط کی عبارت یہ ہے :-

”ہزاران شکر و پاس بجناب رب الناس کہ بہین توفیق رفیق نش نسخہ کلمات الشعرا
تصنیف مہر افضل تخلص سمرخوش بعون اللہ تعالیٰ مالک الملک ذی الجلال الکرام
بیدار الخیر و ہو علی کل شئی قدير۔“

بتاریخ پنجم ماہِ رجب المرجب ۱۲۵۴ھ از دستِ خیریت خان صورتِ اتمام پذیر شد۔
ان نسخوں کا آپس میں اس قدر اختلاف ہے کہ مجھے اس کے مرتب کرنے میں جو دقیقیں پیش آئیں وہ میں ہی جانتا ہوں۔ اسی وجہ سے اس پر بہت سا وقت صرف ہو گیا۔ اس کے باوجود بہت سی مقامات ایسے رہ گئے جو صاف نہیں ہوئے۔ ایسے مقامات نقل کر کے اپنے دوست مولوی غلام احمد گلگامی کے پاس حیدرآباد میں بھیجے تاکہ وہ کتب خانہ آصفیہ کے نسخہ سے ان کا مقابلہ کر کے درست کریں۔ لیکن معلوم ہوا کہ کتب خانہ آصفیہ کا نسخہ نہایت بہ خط شکستہ و ناقص ہے۔ جس کی عبارت پڑھی نہیں جاتی۔ تاہم انہوں نے کوشش کر کے ان عبارات کا مقابلہ کیا اور جو الفاظ پڑھے نہ گئے ان کی شکل اُتار کر بھیجی۔ افسوس ہے اس سے چنداں فائدہ نہ ہوا۔ بہر حال میں نے اپنی طرف سے پوری کوشش صحیح پر صرف کی۔ اس میں مجھے کہاں تک کامیابی ہوئی یہ آپ دیکھ سکتے ہیں۔

دلاوری

فہرست کتب

فہرست مجموعہ مخطوطات انڈیا آفس
 فہرست مجموعہ مخطوطات عجائب خانہ لندن۔ یلو
 فہرست مجموعہ مخطوطات بانکلی پور
 فہرست مجموعہ مخطوطات مودودہ۔ سپرنگر
 جنرل رائل ایشیائیٹک سوسائٹی جلد نہم
 مائٹرا اکرام جلد دوم
 نشر عشق
 مجمع النفائس
 تذکرہ طاہر نصر آبادی
 تذکرہ حسینی
 مرآت الخیال
 مخزن الغرائب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سخن جانست و دیگر گفتگو جانان زمین بشنو اگر هر لحظه جان تازه خواهی سخن بشنو
بعد از سخن آفرینی که حقیقت انسانی را بشرافت امتیاز نطق اشرف مخلوقات ساخته و نعمت نبی
اعلی که نوک قلم از عار شوق نکرده و بشوق القمر پرداخته - فقیر حقیر سرخوش و واضح می گرداند که سخن قدیم است
و لایزال زیر آن کلام از جمله صفات سنیّه الهی است و چون ذات قایم و لایزال است صفاتش
نیز می باید که قدیم و لایزال باشد غرض تا بهمان نطق در جوش است هر زبان یا الفاظ رنگارنگ
گلغروش - در جمیع افواه و السنه رتبه کلام موزون از ناموزون و نظم از نثر زیاده و افزون است پیت
آب بود معنی روشن غنی خوب اگر بسته شود گوهر است

گواه صدق این دعوی مصرع بر جسته - بسم الله الرحمن الرحيم - که دیباچه طراز و عنوان آرای قرآن است
و بیت بر جسته بلند ابروان را جای بالای چشم های خوبه و بیان و خوش نگارمان حکماء گویند که در بدن
آدمی عجائب بسیار است - اما دو چیز بغایت غریب و نادر است که عقل و ادراک آن عاجز و قاصر
است - اول جستن نبض که بی نطق خبر از اعتدال و اختلاف امر می دهد و اطباء از آن بستم و صحت
ایمان مطلع می گردند - دوم شعر یعنی کلام موزون که گه بی بر باد بیش نیست - بچه فصاحت و بلاغت
و لطافت و تراکت ترکیب می یابد که موجب یادگار و باعث زندگی تمام در روزگار می گردد -
سخن سخنان به نسبت آن از همه گرامتر است و تعلیم الدارحانی معزز و سرفراز - چنانچه ملاحظه فرمایید -
بیت زحیوان بنطق آدمی برتر است پس آدم تر از کون سخن و تر است

نسبت شعری کرام با نبیا علیهم السلام اقرب واقع است زیرا که رجوع هر دو طائفه عالمیه همیشه به پیغمبر
قیاض و عالم غیب است چنانچه مولوی نظامی در مخزن اسرار فرماید
پیش و پس قلب صف کبریا پس شعر آمد و پیش انبیا

له و جانانی می شنو له و تانفخواهی له ج: خلقت له د: که از شوق و کلم عار کرده ه ج: صاف له د: استر

یقین باید دانست که ذکر احوال و ستماع اقوال این علی فطرتان عالی از فائده کلی و منفعت تام نخواهد
بود و پوشیده نماید که عزیزانی که پیشتر بتالیف و ترتیب تذکره شعر ایرداخته اند ابتدا از احوال
و اشعار حکیم ره و کی کرده تا سخنوران عهد خویش رسانده اند - اکثر تواریخ و تذکره تا زمان عرش آشیان
اکبر یا شاه رفی گشته - در هر تاریخ احوال ایشان مسطور است و در هر تذکره ذکر همین مأمور هم بخاطر
گذشت که از روی نوشته یکدیگر سوا برواشتن و نقل نویسی کردن لطفی ندارد

مگر گر چه سحر آمیز باشد طبیعت را طلال انگیز باشد

مناسب جهان می نماید چون دین ایام روح سخنان نگین ثیالان و معنی تازه یا بان بسیار است
و اشعار جوهر عیار ایشان میاضی بر روی کار - اگر بترتیب احوال و تدوین اقوال ایشان سعی نموده آید
پیشاست لهذا ششم از احوال و اقوال سخنوران عصر نورالدین جهانگیر یا شاه تاناک خیالان عهد دیگر شاه
که پایه معنی یابی را بمهرج کمال رسانده اند - و فقیر سر خوش فیض صحبت اکثری دریافته و بالعنایت
هم عصری داشته - آنچه گوش خورده کم و بیش موافق ترتیب حروف تهجی بقیای قلم و ضبط رقم در آورده
بکلمات اشعار موسوم گردانید و تائیدش نیز از نام بر آورده - هر که از نعمت آوان این خوان احسان
فائده بردارد امید که این ریخته چین ز که کرم را بفاتحه خیر یا آورده

داخل اهل سخن نیست پیش دانا هر که نامش نبود و کلمات اشعار

میرالی

در عهد جهانگیر یا شاه از ولایت بهمان بهمن وستان آمده - شاعر نازک مزاج و خوش خیال بوده -
دیوانی مشهور دارد - چون نام مبارک الهی تخلص کرده تعظیماً ابتدا از وی نموده شد - از دست

روی در هم میکشد از روی ما آینه هم چین پیشانیست گویا آینه در شان ما
و هر انتقام آن کشد اکنون من که دشت آسوده چند روز به پشت پدر مرا
نیم جو کام از فلک چهل نشد کان تنگ چشم خوشه سان در کیسه پنهان میکند پنهان را
زبس طراوت رویش نمیتوان دانست که شبنم است بگل یا گره به پیشانی

ج: نماید که ۴، برجاست که ۴، بعض که تحریر شده ۵، داخل اهل سخن نیست بر اهل فلک ۶، که فیضی نذر از کلمات اشعار
د: میکند که ب: آیتی که با ۵

میرزا جلال اسیر

از غمهای ایران بود و بندگانیده - دیوانش مشهور است - اشعارش خالی از زلف آفرینی نیست -

ازوست ۵

کدام روز که سر مشق انتظارم نیست — کدام شب که سر گریه در کنارم نیست
خاطرم زیر فلک از جوش و لنگی گرفت — و امن این خیمه کوتاه را بالا نرید
گشتم غبار و از سر کویت نمی روم — دیگر چه خاک بر سر طاق کند کسی
شکستی که دل افتادگان خیزد و خطر دارد — مباد استیثیه یارب ازین طاق بلند افتد

میان ناصر علی این دو بیتش را اکثر پیرایان داشت و مخطوط بود ۵

نگار فیض ادب رنج خموشی ضایع — هر سوالی که نکردیم جوابی دارد
شش همت مشت غباری شد و پیر از گرفت — برق جولان که در خرم خاک افتاد است
فیض بجای مشت غباری مشت شرار مناسب تر میداند - که قبول افتد -

میرزا ابراهیم اوصم

سید عالی نسب صفوی شاعر است - در زمان شاه جهان باو شاه بهند آمده - دیوانه مشربیه بی باک
بود - جنون ساخته داشت - با همه بندگان بشوخی پیش می آمد طبعش بطرز ابراهیم صلی تمام داشت
و از تمامی ششوی زلالی سکه بیت انتخاب کرده - اسمی آن هر سه بیت انتخابیست - یکی در تعریف
باغ و بهار گفته ۵

نزد اکت آنچنانش نخل بستی — که بار رنگ شلخ گل شکستی

دویم در وصف اسب با در قمار گفته است ۵

بجستن جستن بوسایه و روشنت — چو زارغ آشیان گم کرده میگشت

سوم در تازیکی شب و بخور میگوید ۵

کواکب می نمودی و زمانه — چو چشم گریه و تازیکی خانه

گویند روزی در مجلسی دارد بشود - امر و پیری را در پهلوی عزیز می بیند - رفته در طرف دوم آن عزیز

لهج: کوش ۵۴: نقش

نشینند و اظهار گریختن می کنند و آشنائی بهم می رسانند و آهسته در گوشش میگوید که چونست که این
مرا برای مانتنه کنی؟ او گفت صاحب چه می فرمایند این خود پیر منست؟ می گفت همچین این غلط
روم بدگیری می باید گفت یک بیت و در تعریف فقر خوب گفته از دوست
ایکه آرام دل خود بجهان می خواهی بعد درویشی اگر هیچ نباشی شاهمی

ن اشعاره

جامه گلگونی که از خزیم آندوده نیست — گرمش دامن بگیرم خون خمر و مروت نیست
چمن جویای وصل کیست که جو خیا باش — سرزمین و دچاک گریبان تابدا مانش
برای شارش ز سرز مندا گهبا — اگر جهان نمیداشتم مرده بودم
ادهم صبح است وقت می نوشیدن — شوم است بخور سحر خوابیدن
آن نشسته که در می صبحی بینی — بر خیز که در خواب نخواهی دیدن

امانی

خان زمان خلف هاجم خان خاٹانان سپهسالار طبع رسا داشت دیوانی رنگین گذاشته از دست
گرنیم مائل رخسار تو حیرانی چیست — در ندارم سر زلف تو پریشانی چیست
دره عشق صلاح از من رسوا مطلب — کافر عشق چه داند که سامانی چیست
بیا و کعبه چه سر میزنی خدا اینجا است — بطوف مرده بجا میری صفا اینجا است
در بارغ چسان توبه توان کرد آمانی — هر شلخ و گلی ساقی پیمانه بچکان است

ظفر خاٹان

خلف رکن السلطنت خواجہ ابوالحسن صاحب طبع عالی بود دیوانی رنگین با شنوی پر مضامین ترتیب
اده اکثر صاحب صوبگی کشمیر و کابل عشرت اندوزی داشت و قتی که ناظم کابل بود میرزا محمد علی صاحب

۵: ۵: بهانی - با: تعیہ - کنی - تنه شدن در اصطلاح بعضی معنی قبول کردن را می شناسند مانند تن در دادن در هنگام
ندرج ۵: ج: گیرم ۵: ج: ب: جویان ۵: ج: ۵: و طبابت نیز توقف را کار می فرمود ۵: ۵: شیدا ۵: بعض نسخه ها
ل: ب: ۵: این دو بیت نیز دارد - و لیس هر دو بیت از این نظری نیست پوری است - رجوع شود بدیوان نظیری
پای تابش هر کجا که می نگرم کرشمه دامن ل می کشد که جایشت بیرون نقش و نگار یعنی هست همین رتی که گشت مهابت
۵: ۵: هر شلخ و گلی ۵: ج: ابوالحسن قزوینی - ۵: ابوالحسن ترمسی

تبریزی بشوق دریافت صحبتش از ایران آمده مدتها گذرانید. خان قدر دان در احوال پروا نیش سحر موفوره
بجا آورده با انواع مراحم و الطاف پیش می آمدند. تذکره اشعار شعرائی کامل که با وی ربط آشنائی
داشتند مثل صائب و کلیم و سلیم و قدسی و سالک یزدی و قزوینی و دانش و میر صیدی و غیرهم که در آن
زمان کوس سخنوری مینواعتبدا انتخاب هر کدام بخط او نویسانیده بر پشت هر ورق صورت آن معنی سخن نیز
ثبت کرده بود یک ورق که بر و بشیبه کلیم بوده فقیر دیده و صورتش را زیارت کرده ام. از دست ۵

به تیغ بی نیازی تا توانی قطع هستی کن — فلک تا افکند از پاتر خود پیش دستی کن

وله — هر کجا که رنم و صف و ستان گویم — برای یار فروشی دکان نمی بایده

وله — از سبزه تیغ بر گل بهار بست — گر تو به حضور رفت شود جان نمی برو

زهرستیم کی کار با جام شراب افتد — مرا از گفتگوی باوه سرخوش می توان کن

عنایت خان آشتا

خلف ظفر خان جوان دجسپ بود و حتی در آنتایروازی نیز داشت. احوال سی ساله پادشاهی
شاه جهان پادشاه غازی را از ملا حمید و غیره نصیح تر نوشته. اما به اعتقاد فقیر از منظومه "خیر الکلام
ما قل و دل" این نیز بهره نداشت. از دست ۵

در دو در مان را ده که عرض عشق او با — نه خم برداریم و بگذاریم مهرم را بجا

ناقصان هم بدش چشم طبع دوخته اند — کور پیوسته نظر جانب بالا دارد

بنشین بگو شده اگر آندوه در خلوت — پای شکسته تو بجای نرفته است

در بکساریست آسائش — سایه خوابیده قطع راه کند

نقل ۵ گویند در امر وی صاحب جمال بوده. در آیامی که خط سبزه بریز او خنش را در شیشه کرده.

در ویشی موزون طبع بر آید دیدنش آمد چون بار نیافت این بیت نوشته اندرون فرستاد ۵

ناز بجا چو کنی چون برخت ریش آمد — شرم کن شرم که روز سیه ات پیش آمد

له بستی ۵ ب: روم ۵۵؛ شاید ۵۵؛ عنایت خان احمد ۵۵؛ مانع تر ۵۵؛ فقیر نیز از این

قبیل بیتی دارد. - سرخوش - بوصل دوست محالست گر رسیدن ما - نرفته است بجای ز خویش رفتن ما" ۵

در نسخه "ب" این حکایت به آصف قی مشوب است.

۴ آصف قلمی

دیوانی مختصر دارد - در زمان شاه جهان بادشاه به هندوستان آمد بیچ جار شدی نیافت - غیر ازین

مطلع ندارد

شعله ایم امار و دول سیه پوشیم ما چون چرخ لاله می سوزیم خاموشیم ما

این بیت او هم خالی از مزه نیست

یک طرف صبح وجود یک طرف شام عدم در میان نور و ظلمت جوهر آیت است

بکمالان صورتی و معنوی ممتاز مولوی محمد سعید عجاز

مجموعه کرام اخلاق و کل سرسبز انفس و آفاق است بیشتر عمر شریف او در تحصیل علوم معقول و منقول و اکتساب فضائل میگذرد و بیشتر اوقات بشغل درس علم دینی و افادت و افاضت مصروف است - گاه گاه بحسب صفاتی ذهن و وجود طبع بفکر شعر نیز می پردازد و او خوشحالی و نازک بندی

میدهد - درین بیت ناصری تصرف بجای آورده که همه اعزّه پسندیدند

خیال یکسری رنگ و فایادش داد بجای شمع دل آورد و بر مزارم سوخت

دل آوردن و سوختن اندک ترددی داشت - مصرعه - بجای شمع دل یا بر مزارم سوخت - گفته

درست کرد - و در وقت رفتن بلاهور مطلع عارفانه بکیفیت تمام گفته بود - بیت

کشیده ام نه چون ساغری که هوش نماند و گر محال به باپیری فروش نماند

فقر در جوابش مطلعی بعرضه ظهور جلوه داده

سرفروش گذشت حیرت من تو ام خروش نماند چو برگ گل ز تنم جز لب نموش نماند

من اشعاره

خمار آلوده شوخی از چمن بر چیده دامان شد شکست رنگ گل هفتاب اچاک گریبان شد

تقاضای تنم گل میکنند از انفعال او نگاه ای که شیا دارد دید شوخی با سبزه گلان شد

شب که بی رویه گلشن غنچه دل تنگ بود شعله آواز طبل آتش در سنگ بود

برق جولانی که گرم صید ازین اوی گذشت بر طبلدن آتش نبض جاوه صحر تنگ بود

له: بیچ جار شدی نکو له این شعر از سبب چه نموده است له: با له ج حسرت له: ب اگر

دل غم‌زیده را اسباب رخت میشو و کلفت — فدا از مرهم کافور گل در چشم داغ من
 شکستم رنگ دل آینه وار از بی نشان جستم — در بر روی خود و اگر دم و توخا شنایم

ملا محمد سعید اشرف

از خوش خیالان زمان است در عهد مبارک عالمگیر شاهی از ولایت هندوستان آمده - نواب
 زیب النسا بیگم خلف بزرگ بادشاه دین پناه از روی قدر وانی و دستگیری احوالش نموده در ولایت
 خویش نگار داشته معنی یاب خوش خیال است - اکثر تلاش بطرز ایهام میکند - عجب صاحب قدرت
 است که در خانه میر معزموسو بخان دیده ام که نشسته با هم حرف میزنند و سخنهای همدیگر می شنود
 و می خواند و قلم بر میدارد و شنوی و غزل در باغی تازه بروی کاغذی نگار و گاهی سر بگریبان تفکر
 فرو نموده - شنوی قضا و قدر قریب بهقتضای بیت بهمین دستور بحضور یاران گفته و نوشته - در وی
 تلاشها کرده معنی مائی تازه یافته - در ماتم سوداگر زاده که بدریامرده گفته ۵

نبودی چون دلان در یامیستر کف خاک کی که افتانند بر سر
 میاری از سر مر ویتی فرستادی گهر گر ویتی

بامیرزا صاحب دیر طا هر و حمید و غیر هم از سخنوران نقه ایران صحبتها داشته - درین مصرع میرزا صاحب
 علی بیعیب خود نرسیدن نمی رسد

رو به پیش و خل بجا کرده گفت یک بای دیگر میخواب یعنی بیعی بیعیب خود نرسیدن نمی رسد میرزا صاحب
 دیگران از حاضران بخور و فکر بسیار بکنه وقت این خطا واقف گشتند من اشعاره ۵

از تغافل های پی در پی نگریارش کنم — پانزدهم چندان به بخت خود که بیدارش کنم
 خاکساری سرفرازی میشود در میکشی — شورستی چیزی ساز و دم طلاس را
 چو آن آبی که شوید طفل در وی شقی خود را — هر آن حرف در هر قطره اشکی نهان دارم
 جلوه نازت رسائی داد بیدار مرا — کوه تمکینت دو بال اگر و فریاد مرا
 کی شود آزاد از زلف اگر گیرش کسی — دانه زنجیر و دام است صیاد مرا

۵ ب بالقت ۵ ب و ج: تازه مضمون ۵ در نسخه "ب" این دقت در ذکر میر معزموسو بخان مرقوم است - در نسخه "و" ذکر
 محمد سعید اشرف از نوشته شده است ۵ این بیت از نسخه "ج" افتاده است

گرد خط آخر برائی چهره ات اکیر شد این غبار از بهر خست خاک و امنگیر شد
 از پیشانی حالی آخر کارین صورت گرفت بسکه مو آمد بکلمه خامه تصویر شد
 در نامه زمانه بحر حرف جنگ نیست گویا که از سیاهی لشکر نوشته اند
محمد ابراهیم انصاف

جوان طالب علم بود طبع مخموری نیز درست داشت بخیرت می معزز موسیخان شعر میگذرانید معنی تازه
 فکر میکرد در عین جوانی بقضای ربانی و ولایت زنگانی پیرو من اشعاره
 سوی پستی است در سایه رفعت نهان رایی بود این کوه را بر تخته سنگی بر سر چاهی
 نسا زد غم به بیتاب محبت شادمانی هم گران باشد برین بیمار و ننگانی هم
 حائل خورشید وحدت رنگ بهیتهائی ماست چون زمین از پیش بردارند و شب کیست
 اگر چه این معنی از مولوی روم است که فرموده اند

چون زمین بر نیزه از جو فلک فی شب و فی سایه باشندی دلک
 آبا چون بیت خوب بسته بود فقیر نیز این معنی را شوختر ازین بسته درست کرده
 سرخوش، حائل خورشید وحدت شد غبار استیم چون بساط خاک برچینند و در شب کیست

محمد صادق الفا

درفن مؤرخ که تعداد آن بالوف گشته وقوف تمام دارد و هوای خیالات بلند و در سر بیستی که
 قریب الفهم بود ایراد یافت

ز بسکه حیرت دل شد تار پرده چشم نکه چه صورت دیباست تار پرده چشم
 بعد فکر یازده سال از خط پشت لبش حسن مطلع کرد و پید مطلع ابر و نو لیس

میر محمد احسن بیجاو

از نجبای سادات سامانه است - در خوشحالی دنازک بندی بیکانه زمانه صاحب فکر ای بلند است
 و از علوم متداوله نیز بهره مند غزلهای طرخی را بقدرت و سامان تمام میگوید و نشر البطرز خاص خود

۱۰۰ حیات ۱۰۰ ج: روز ۱۰۰ ذکرین شاعر در بعض نسخه ها مرقوم نیست ۱۰۰ ج: ۱۰۰ تاریخ ۱۰۰ ج: ۱۰۰ کشف ۱۰۰ ج: ۱۰۰ نیاز
 ۱۰۰ ای بیت از اکثر نسخه ها افتاده است ۱۰۰ ج: اتحاد

می نگارو- درویش با خلاق حمیده متصف و ظاهرو باطن آراسته- و صحبت های بزرگان دریافته
و همه چای مقبول بوده و این چند بیت آئینه دار افکار اوست) ۷

بسکه پرگروید گوشم از صدای عنذریب بوی گل گریشنوم و انم نوای عنذریب
گر سر اغی گیری از عاشق فغان آئینه است در غبار ناله باشد نقش پای عنذریب
شب ناله دوزخ شهرم گرم اثر شد خاکستر دل بال و پرافشان شد
طوبار هوا یک قلم از شعله آه هم چون کاغذ آتش زده افشان شد
جلوه معنی ندیدم و صفای قیل و قال سبز شد هر جاسخن آئینه در رنگ بود
شد غبار آلود کفها زلال زندگی مشت خاک از بدن تابیر مار می کنند
حال سنگینی بجران توانش کردم سطر در آینه فرزندت چو زنجیر و آب

تلا اعلیٰ توراتی

فقیر مشرب صاحب همین یکد و بیت بود- از دوست ۷
هر که شد خاک نشین برگ و بری پیدا کرد سبز شد و آنه چو با خاک سری پیدا کرد
از آنجا که مقرر سخنوران خوش خیال است ۷

بیک بیت دعوی مسلم بود اگر مصرعه اش مصرعه هم بود

موافق این قول درین اوراق نام اکثری مرقوم گشت-

میرزا عیدالرسول شتغنا

شعر بطرز قدیم بسیار گفته یکد و بیت از و بخاطر است ۷

بکین چون منی آن دوستی دشمن چرمی آید غریبم- خاکسارم- عاجزم از من چرمی آید
میتوان آورد و استغنا سفارش نامه چرخ کجور را اگر و انیم از یاران کیست

۱- این عبارت فقط در یک نسخه است (نسخه ۱) ۲- ب: کردیم ۳- آ: علی توراتی- ۴- علی توراتی ایما ۵- ج و ب: صاحب
همین بیت بود و ب: ۶- نسخه ب: بخشی شکار شاهزاده محمد اکبر بود ۷- ب: خون من بجای چون منی- نسخه (د) بجای هر و بیت مذکور بالا-
فقط همین یک بیت اردو ۸- جگر خون می کند رنج عزیزان راحت ما- فلک دولت هر کس میداد بدست ما دارد ۹- در بعضی نسخه ها
مثل ب و ۱۰- بعد ذکر این شعر حالات شیخ ها و الدین بهائی و باسط درج است- لکن ذکر ایشان در نسخه (۱) مرقوم نیست- و نسخه (۴)
بجای باسط- با قردا واد نوشته است- ذکر هر و سخنوران در نسخه (ب) این طور است- (بقیه حاشیه صفحه غلط پر)

بنیش کشیری

تمام دیوانش را سرسیر کردم غیر این دو بیت تلاشی بنظر نیامده از دوست
 هر پاره دلم چینی از نگاه اوست — آینه چون شکسته شد آینه خانه است
 در راه وصال تو ز بس چشم بر ابرم چون جاوه بود خاک کشین تذنگاهم

بها فر تبریزی

بسیار خوش فکر بود این دو بیت او از میر معز شنیده ام از دوست
 بی تو شب ماه تیره روزان چون چشم سفید گشته تار است
 همچو غنچه تابکی در بند خود باشد کسی خیمه چون لاله بجز از سواد خوشی

ابوالحسن بیگانه

بهند نیامده دیوانش پیش میر معز موسویان بنظر افتاده این چند بیت او از زبان میر معز شنیده

احوال شب از شمع سوخته چهره پرسی از سوختگان قصه جالگاه چهره پرسی
 متاب زویرانه من گرد بر آورد ای سیل بس منزل من آه چهره پرسی
 آینه ز عکس تو در آغوش گدا هست آگه نه از حال دلم آه چهره پرسی
 بر شیشه دل خور و زیر نگ تو سنگی — هر پاره این شیشه صدا کرد برنگی

فتح خان باذل

برادر زاده محمد طاهر وزیر خان عالمگیر شاهی صاحب طبع راسخ و جوان قابل کتاب
 معارج النبوت در زمین شاهنامه فردوسی نظم در آورده و را بنجا تالشها کرده جمله حیدری نام نهاده

شیخ بهاء الدین بهائی تخلص

(بقیه حاشیه صفحه ۹)

از فحول علماء مذہب امامیه است - تصانیف عالی دار و گاهی بفرق شعر نیز می برد از این قطعه از دوست
 مرا ز روی تعصب طبری پرسید پدر زوی چو معنی نداشت روح الله جواب دادم و گفتم که او بشیر بود با چه عربی جمع غنای راز الله
 بشیر از بی آن کو بشارت آورد و رد او بود که دو منزل یکی کند در راه

باشط

از مستعدان زمانه است در لایب ایران علم علم فرشته - جامع علوم عربیه بود بفرق شعر هم توجه داشت
 بی سنون نظری کردم و یقین دیدم که کاریش نه فریاد نیست کار دست

بشیر تبریزی ۵۵ این بیت از نسخه ۵۵ افتاده است ۵۵ ج: معارج النبوة

قرب به چهل هزار بیت رسیده - من اشعاره

عشق را با هر دی نسبت بقدر جوهر است قطره بر گل شبنم و در قهر و یا گوهر است

عارض کلرنگش از می شمع ایمن می شود از برای آتش گل آّب و امن می شود

بسکه شرح غم دل مضطرب احوال دهم بکبوتر چو دهم نامه پروبال دهم

هرگاه بروستی چشم تو ز هوشم بریز شود چون خم می نشیند ز جوشم

چه نشاط با ده بخشد من خراب بی تو به دل گرفته باند قدح شراب بی تو

ملاحی لاهیوتی نامدار خانی بیجو و مخلص

شاعر غرض صاحب یوان فحیم بود و قصاید و قطعه بسیار و کسب رسا داشت در تاریخ یابی
کارهای دست بسته میکرد - چنانچه تاریخ تولد میرزا اسماعیل خلیف ارشد نواب محمد الملک امیرالامرا
اسدخان که الحال ذوالفقار خان بهادر نصرت جنگ خطاب دار و ازوست

"ز برج اسد رونمود آفتاب"

تاریخ تولد شرف یار خان پسر کلان کامگار خان "شرف یار کامگار" یافته - و قتی که در خانه نامدار خان
پسر اول با هم حمزه مرزا تولد شد تا شش روز جشن ملوکانه کردند هر روز قطعه تاریخی گذرانیده داد
تلاش داده - چنان مصرعه در ماه تاریخ نگاشته می آید - ازوست -

'نونهال نامدار جعفری آور گل'

'زرکامل عیا جعفری زیب جهان آمد'

'آمد در نامدار و مشهور'

لهج: او لهج میخانه لهج اشعار ذیل هم دارد :-

تو بنیان مهدی از من که خواب هم نیافتی بکدام امیدواری بروم خواب بی تو

دل داشتیم دادیم - جان بود عرض کردیم چیزی که یار خواهد صبر است ما نداریم

از فدای خویش حلقی کالی برداشتم - که میان جان جانان حلقی برداشتم

صد جگر خون از کجا هر روز صرف غم کنم منکه از ملک عام با خود دلی برداشتم

تخم اشکی ریختم چیدم گلی رسوائی دانه افشاند به بودم حاصلی برداشتم

لهج: هم صحبت بود لهج: عمده الملک لهج: سپه سالار

بگفت آن گوهر والا نجابت از دو سو دارد
 چنین تاریخ هرگز کس نگفته کس از هندو عرب کیخنده نشنفت
 بمن گفتند تاریخ ادا کن که سازد سال هندو عرب جفت
 دم صبحی بفرمایم معما بهرگان دیده راه فیض میرفت
 که این یک چشمه طفل تو امان دار ز بطن غیب زهره زلف خفت
 پی تاریخ هندو عرب دل نهجرت بکنار شصت و نه گفت
 برای تو لیسه امیری تاریخی گذرانید ترشی از حساب گذش ندیده - برعکس گفته بتقریبی گذرانید که
 ماده تاریخ این است ع

..... به"

قصه حسن و دل را نظم کرده و در وی داد سخن و ری داده - که این دو بیت در تعریف ساقیان مجلس
 از ان شنوی اوست ع

یکی را ساده رخ آئینه آسا یکی را جوهر از آئینه پیدا
 گلستان یکی بی سنبلستان یکی را بوستان گردو گلستان
 بنام نادر خان گفته حسن نادر خانی نام نهاده قیام تصنیف آن هم ازین نام برآورده - از مشفقان
 فقیر بود - و قتی که برای خود سر خوش تخلص پیدا کرد - اول پیش آورفته ظاهر ساخت او بسیار خوش کرده
 فاتحه میخوانده مقرر ساخت - سجع خاتم او ع

"جامی از جام حمید میخورد شد"

بعد از وفات او فقیر از همین سجع تاریخی بی کم و کاست برآورده ع
 رفت جامی بخود از عالم و در ریاض جهان خست شد
 با نظم گفت مصرعه تاریخ جامی از جام حمید میخورد شد
 همین قسم فقیر تاریخ فوت فضایل خان شیخ سلیمان از نام برآورده و بادای خوش در رباعی بسته

له ماده تاریخ فخر بود لهذا حذف شد ع ج : حسن ابدال را ع لاده کرده ع مجاهد ع پ د ل :
 سجع اول و فوت شد تاریخ ع ب : تاریخ قضای شیخ سلیمان

شد شیخ سلیمان بسوی اربقا و ارست ز قید هستی بی سرو پا
هم شیخ سلیمان شده یارخ وفات پیمانۀ عمر بود نامش گویا
گویند وقتیکه پیش نواب جعفر خان لوکر شده پایۀ در مجلس نشستن نداشت قطعه بدین مضمون در لوح
گذرانیده که دوبیت از آن قطعه است ۱

بهین طاعت حق نماز است و دوی گوی بنده ایستد که از پانشتیند
اجازت نشستن و مصاحبت حاصل کرو-

ز دوی در خانه لهر اسپ بیگ بخشی نامدار خان همان بود و یکچه پراز شراب در پهلو داشت
هر لحظه جامی بدست خود پر کرده میخورد و همچو بلبل مست شعر خوانیها میکرد و چون یاران بنماز میخواستند
رفت و با جماعت نماز بگذارد و گفتیم اخوند صاحب این چه طور نماز است - گفت با یا نماز بکیفیت
همین است - بعد از آن میرزا لهر اسپ بیگ گفت شما شعرهای این جوان شنیداید - گفت تا حال این جوان را
موزون نمی دانستم بعد از آن بفقر تکلیف کردند مطلعی تازه گفته بودم بر خواندم ۲

کجاست دیده جو یای ره کجاست ترا و گرنه هر مشره انگشت رهنماست ترا
اخوان لب تحسین و آفرین کشود گفت هزار غزل ما بیک بیت شمانی رسد - روزی نامدار خان با بانی
کلاوت که منظور نظر عاطفت ایشان بدرجه کمال بوده از حمام برآمده در جامه خانه برای خت پوشیدن
نشستند چون فارغ شدند گفتند لائق پنجه زاری منصب است - ملا یخود حاضر بود بعرض رسانید که
اگر نواب پادشاه باشند - از جمله اشعار آردار اخوند با فعل دور باغی بخاطر بود ایراد یافت - مباحی

هر کس که دل از مدار دنیا برداشت عبرت ز شمار کار دنیا برداشت
گویند زمین بر سر گاو است بلی گاو است کسی که باز دنیا برداشت
سگ سخی و خشیع اگر مشهور است و شخصی شان بیکدگر مشهور است
و اما نکند تعصب از بیخ طرف دندان سگ و گوشت خر مشهور است

۱- در نسخه (۱) همین یک بیت است که نوشته شده و نسخه (۲) بیت اول این قطعه هم درج است و آن اینست -

بود طاعت فرض همچو نمازم بفرمانی بنده از جان نشیند

۲- ازین جا تا آخر بیان این شاعر از بعض نسخه ها افتاده است ۳- (۱) بکیفیت ۴- نکند

بحر منی ساحل میرزا عبدالقادر بیدیل

استاد فن است بسیار گو خوش بخت که است امروز در دارالخلافه کوس رستمی مینواز و و به راه معنی
یابی و نازک بندی میرسد و یوانها و ششویات متعدد و وار و و نثرهای رنگین نیز می نگار و درین عهد شاعر
غرا چون او نیست وجود شریف او غنیمت است بسیار خوش خلق و آرمیده - بیتی در تعریف
کوه ازوست ۵

مزن بر سنگ از زنهاردستی که مینا در فسل خوابیده ستی

این چند شعر از زاده های طبع او است - از زبان میر محمد زمان شنیده ام ۵

بر روی پاچو صبح نه رنگی شکسته است — گرونی ز دامن طیش دل شسته است
مالاف همت از مدد بحر میزنم — پرواز پاچو رنگ ببال شکسته است
عوضه آفاق جای جلوه پاک ناله نیست — فی گره از تنگی این بدیشه پیرامی کند
بجلی که دل آئینه رضا طلبی ست — نفس درازی اظهار پای بی ادبی ست
ذوق آغوش دوغی در وصل توان یافتن — بی خبر محنون ماحمل شد و لیلی نشد
شب که دل از پاشن مطلب با ده در جام کرد — یک جهان حسرت بطوفان او آتش نام کرد
عشرت با چون نگاه از بس تنگ سرایه است — سایه مژگان تواند صبح مارا شام کرد
حیرت آهنگم که می فم از زبان راز من — گوش بر آئینه نه تابش نوی آواز من

سُلمای

زاهد آسوی فطرت مردانند و در معبد شوق نیستی فردانند

یکره خبر از کاغذ آتش نهاده گیر تا سوختگان چه بسجه میگردانند

۵۵۵ ج: سرآمد خنوزان کامل ۵۵۵ ب: خوش ۵۵۵ ب: در فقر و توکل بادشاه وقت خود دست بهفت هزاری اهرای نامار و خاداش
می آیند و ششویهای متعدد با سم محیط اعظم و طسم حیرت و چار عنصر و طور معرفت و غیره دارد - در همه جا نکته سخنی با کرده -
۵۵۵ ج: تهنیفات شریفش یازده (۵۵۵: پانزده) آثار در آمده - فقیر شاهنامه فردوسی و ششوی مثنوی روم را سخنی
با وجودیکه بتطبیح کلان بر قلم بود بهفت و نیم آثار بوزن و آه - پنج هزار بیت و دیوانش رو فیض میم است ۵۵۵: دنیا
۵۵۵: دلی شد و محمل نشد ۵۵۵: یاس ۵۵۵ ب: بچشم بسنه خیال حضور حق لیتون
انشار نیست که این جا نگاه بینا نیست

میرای بی هر تیره درونی که حسد شامل اوست بر تهمت پاکان نظر یاطل اوست
رو پند بیه سقفا خانه آویز و به بین دووی که ز شیع سر کشد ماکل اوست
برین رباعی خود بسیار مخطوط اند.

میرای بی هر چند طلب به صفتونست اینجا در یوزه ویا را جنونست اینجا
از بهلیت چشم و فتره غافل نشوی وستی دگر از کاسه برین است اینجا
ایضا آهنگ جلالی که بمش زیر شود چو وانگری جمال تاثیر شود
آن باد و شعله گون که وار و خورشید در ساغراه چون رسد شیر شود

فیقر سرخوش باشاره میان ناصر علی چند بیت ایشان را از راه شوخیها پیش مصرع رسانیده مطلع ساخته
اگر چه ایشان شنیده مخطوط نشانند از روی غیرتی که تلامذه رضائی را پیاشاره پندروند. اما یاران
منصف پسندیدند چنانچه ایشان فرموده اند:

بیدل	به فرصت نگلی آخر است تحصیلم	برات رنگم و بر گل نوشته اند مرا
سرخوش	ز بی ثباتی عشرت سرشته اند مرا	برات رنگم و بر گل نوشته اند مرا
بیدل	عوازل کثرت همت ات حدت مرا	خلل در شخص یکسانیت اوقات و نا گرد
سرخوش	دوئی کی ذات حدت را بکثرت بنما گرد	خلل در شخص یکسانیت اوقات و نا گرد
بیدل	شخص پیری نمی میکند به شیرا باش	صورت قار و نا آئینه ترکیب است
سرخوش	جلوه گاه نقش پیری تحفه عشق و ناست	صورت قار و نا آئینه ترکیب است

له ب: زندگی را از قدیم عبرت آگاه میکنم — وقف رضائی بساطی دشتم نم میکنم
صورت پرستی از غلی بردم تیا دمنی — هر چند کعبه سنگ هست تسکین بر بهمن کو
کم ظرفیم از بهت خویش هست و گرنه — در ایست می بیخفته از جام جهانم
در زمین غزل حافظ شیراز که فرموده غزلی بتقریر قافیه کرده بود دران غزل بیتی بحسن احاد فرموده فیقر نیز بشوق آن مطلع گفته
بیدل درمای فردوس ایودام روز از بی دماغی آفتیم فدا
سرخوش جام می عشق دادند ناگاه از خویش رفیقیم الله الله
له بر ایت مرده ام اما زیارت خانه سنگم تویی ای بمن آسوده آتش در مزار من
له خواص له د: مشک

بیدل	گل جام خود عبت بشستن نمی دهد	صاف طرب بشیشه رنگ پریده است
سرخوش	دست نشاط و این از خود بریده است	صاف طرب بشیشه رنگ پریده است
بیدل	نی تکلف هرگ بهم آسان نمی آید یکف	از تماشای دو عالم چشم باید دوختن
سرخوش	نیست از شمع اجل آسان نگاه افروختن	از تماشای دو عالم چشم باید دوختن
حکایتی در تلوی محیط عظم میرزا بیدل برپا زده بیت تمام کرده بود فقیر سرخوش در رویت رباعی بسته		
رباعی سرخوش	واعظ گفتا که نیست مقبول دعا	زان دست که آلود بجام صبا
	رندی گفتا که تابو بجام بدست	دیگر دعا کسی چه خواهد زد خدا
از زبان میرزا محمد علی ماهر شنیده ام که زلالی با صاحب سخنی دیگر این حکایت را می گفت که شب زمستان بود و یاران در صحرای فرود آمده بودند ناگاه آتش سوز گشت یکی از میان جمع برخاست که چوب پیدا سازد و گذرش بجانب گورستان می افتد تا بوفی و را آنجای می یابد بر سر واشسته می آرد یکی در راه پرسید که از عزیزان که مرده است میگوید آتش پس این همه را زلالی در رویت بسته و همیشه در میان نخوران فخر میکرد که من چنین کارهای دست بسته میکردم و آن این است		
	بشی رندی در ایام زمستان	بستر تابوت می بردی شتابان
	یکی پرسید از و کای یار و لکش	که مرده از عزیزان گفت آتش
لعلب: حکایت بیدل	نیصوت گری و عطا آاده داشت	نفس گرمی حرمت یاده داشت
	که بر الفت می بینفانده دست	خمار می فضل نتوان شکست
	ببزم طرب دست ساغر کمین	نداره دعائی اجابت قرین
	نخستین کف از جام می ساده کن	و گر خویش را رحمت آاده کن
	بجوشید رندی که لے بیخبر	ز حرفی که گفتی نبردی اثر
	بمستان نه تمهید افکار می	عیان گشت تعظیم اسرار می
	که تا جام می بر کف همت است	دلش هر چه خواهش کند بجلت است
	دو عالم بچنگ و دعا خواستن	بساطی است در کوری آراستن
	در فقر تن خواه شاه طلب	زینائی می آنچه خواهی طلب
	دی کار زو شد ز می کامیاب	دعای دیگر گوشتو کامیاب
	ولی جای رحم است اگر آگهی است	بستی که از جام و مینا تپست
لعلب: کسی هست در عالم که چنین طبع آزمائی کند یا لایق موزون طبع همه سرفرواندا افتند		

فقر تمام خلاصه مطلب کتاب منطق الطیر شیخ فریدالدین عطار در رباعی بته و سوائی آن چندان
مطابق صوفیه عالی و حکایات غریبه در رباعی ما بسته در سال و اربع که در تریج لایح مولوی حامی نوشته
بتفصیل مرقوم است حدیث رباعی خود نیز بکلمات استشهدا و قول خود چون دو گواه صادق در اینجا می آرد -

رباعی سحر مرغ ز حقوق بال و پر یکشودند در جنت سحر مرغ هوا میخوردند
گردند شمار خویش چو آن خراکار دیدند که سحر مرغ همه آنها بودند
دردی شب تار کو بکوی گردید انبیا در بی محققا دل نرسید
در خانه خویش مدّت و کالای دروید چون روز نظر کرد متاع خود وید

و یک رباعی در منقبت گفته ام و این رباعی ثنات خود میدانم - هر رباعی
و فضل و کمال حضرت عباسی است اسلام قوی زیاری شیر خداست
عین ایشان نتایج شانند یحیی و الف که یار و دهان پیداست
رباعی بدیل آن چار طایفه رسول معبود کو بجد وضع شان عشر شد و وجود
بی نقظه شک بذات یکسانیتی چون جمع کنند باز ده خواهد بود

فقر رباعی دیگر همین مضمون و دو دیگر در منقبت چار یار با صفا فرستاد - هر رباعی
و همی باشد بذات پاک احمد نظریاتی دوازده امام امجد
کین جلوه موحیائی در بای صمد چون سیزده است آشکارا ز احد
رباعی اصحاب کبار را کم از هم شمار یکتا یکجان بدان تعصب نگذار
دل را در سر عوائی هر چار بود دل است بر دل ایمان قری چار

له و در آخر کار سه و آهنگه رباعیات سر فرستاد

شاهی پادشاه هر شام و سحر میکرد در آگاهی بتابوت نظر
چون روی خورشید در ریش بر داشت پیش چشم تاوت و دگر
ز شمع استیلا بی گم عالیجاه در خواست و عابدان از آلاشاه
گفتا چه کناید از دعا غیر دهن زین حال طیب را بکنی زود آگاه
تیری بر سید بر تن مرغ هوا گفتا که شدت بسوی من را بنما
گفتا ز تو چیز است بمن پیوسته بنسی است که آن روی تو شد بال کشا

رباعی از چار خلیفه رسول مختار
قائم شده چار رکن دین ابرار
والی که بود آخر احمد وال است
بر اثبات خلافت این هر چار

چند رباعی بر همین

طبعی درست داشت شعر بطور قدما شسته و صاف میگفت و سلیقه اش پیر وازی نیز داشت
در مبدوان غنیمت بود روزی در پیشگاه خلافت و جهانماری او را حکم شعر خوانی شد این بیت تازه
گفته بود بر خوانده

مراد نیست بفرآشنا که چندین بار
بکعبه بروم و بازش بر همین آوردم
شاه جهان بر کشتن فرمود که این بدبخت کافر مرد است بایدش کشت - افضل خان بعضی رسانید که
این بیت سعدی مناسب حال اینست که فرموده

خر عیسی اگر بیکه رود چون بیایم هنوز خراب باشد
با و شاه بستم کرد و بطرف دیگر مشغول گشت - این را از دیوان خاص بدر کردند این بیت بنام او
مشهور است اما تحقیق پیوسته که از هندوی دیگر است

بدین کرامت بخانه مرا ای شیخ
که چون خراب شود خانه خدا گردد
روزی مرزا محمد علی باهر از وی پرسید که این شعر از شما است گفت شاید که گفته باشم بخاطر نیست

الباعی فقیر سر خوش که معنی آن تعلیق بکائناتی داد و تا انسان خیر نشود هیچ وجه دخل نباشد - رباعی اینست

نقد عزیزان همه زین محفل غنم
چون گل ندیم جامی از کف یکدم
خواهم که بسو سو گشتم با دانه ناب
نان پیش که در سبوا یم من هم
قصه چنین است - گویند که مرد دانه شهر تقالی دکان داشت بر جازه که آنان دروازه گذر طبع او یک سنگریزه در سبوی داشت
تا بعد از ماهی دیاسالی شمار کند و بداند که اینقدر مرده اندین شهر درین مدت برآمده - حضار بعد از چند گاه او هم
در گذشت شخصی آنجا رسیده پرسید که بقالی اینجا برای شما مرده سنگریزه در سبوی انداخت چه خبری گفت ادم
و بسو سو آمده - در رباعی دیگر عجب حالی بسته ام و در توجید درست کرده ام - رباعی

باشی بر حساب گرای همدم
و درت بخور ز خوش گشتن بر هم
در هند که چون مضاعف سازی
هر چند که بشمیری نه آید بر هم

یعنی؟ نه شوره میشو و نه دره دره بر سر زده است - باینصورت که هشتاد و یک نه است - باینصورت که هشتاد و یک نه است - باینصورت که هشتاد و یک نه است
که صورت میگردد و دیگر رباعیات نادر و غریب هر یک در محل خود نقلی خواهد شد و ذکر این اشعار از نخبه انشاده است
و دلا و ترس داد و سک و جواس مادرش گشت

انجام حریفی بکار برده چون بیت بر حسته از وی یاد نبود بهین قدر ذکر او اکتفا نموده شد. اشعار
راست بر است نوشتن فقیر را خوش نمی آید

بهتوت رای پیغم پیراگی

مروست از علائق و نیوی بر حسته و از قید او منی و قوی رسته طبعی دارد پیش فقر مشق سخن
میکند و اصلاح میگردد و کارش روز بروز و تر قیست این چند بیت از فکر اوست
در فضائی عشق جانان بوالهوسان کار نیست هر سری شانه سنگ سزائی دار نیست
دل چو شکر بیکار دست از کار باید داشتن کار و بیکاری دل بود و دیگر کار نیست
بچو صبح از جیب دل خورشیدی آید برون و چه جام است این کز و جمشیدی آید برون
مرا ابرو کمافی میکشد و بر وی ترسم که این در بر کشیدن با چو تاوک درم اندازد
ده از دست دامان یقین دل از میسر نیست که این دلاله هم در غنی از معشوق کمتر نیست
قصه از کتب هندی در زمین شاهنامه نظم در آورده و مطالب تصوف را خوب توضیح نموده -

ملا علی رضا تجلی

در زبان سعادت عنوان شاه جهان از شیر از هندوستان آمده شاعر خوش خیال بود در قصاید و غزلیات
و مثنویها معنیهای تازه تلاش کرده و فکرهای بلند دارد و این اشعار از او مای طبع اوست
فغانم بیتوشنها و نخر اش مرغ و ماهی را بچشم صبح چون اغیست کانداز و سیاهی ا
بهر جانسوز چه بکوزه چه شد سالکیست لقطه و دانه شعاعه بواله کیست
در قطره قطره خونه پیکان آید راست چون استخوان که پنهان در دانه اناست
بگوری بگذر و بهر رویش عید نوروزم بود بی نور صبحم چون بیاض چشم قربانی

۱۵۵۰ فقیر بیتی و لغت و منقبت گفته و مشهور گشته محمدکی با علی ولی است بچو یک کس کناش محمد علی است
میرزا بیدل گفت که این بیت بنام میر شمس الدین امیر گفته شمس صاحب این تلاش را نیست شاید توارد شده باشد من خود گفته
دست این برداشتم هر دو داخل ثواب شدیم یک بیت بر من اندک مزه داشت نگارش یافت
چه اختلاط با ریاب عقل شیدا بطور خود بگذارد لحظه مارا

۱۵۵۱ اشعار بهتوت رای فقط در نسخه (۱) نوشته است در دیگر نسخه ها محض پیغم پیراگی مرقوم است اما ذکرش از انجمن افتاد
۱۵۵۲ مای و قوی ۱۵۵۳ می خراشد ۱۵۵۴ یکساله -

بسکه دارد عضو غم روی خواش روی دوست پای خواب آلوده آمد خواب بیند کوئی دوست
 بیت از چشم ترم شورش چون پیداست چون رگ لعل مرا هر طره در خون پیداست
 بسکه در مشت غبارم یاد ویش نقش بست گروه تصویر شد هر کجا اگر نم نشست
 بیتور من با همتا با شب شب بگذر شده است نور شمع چون طلایی گشته خاکستر شده است
 محبت شمع فانوس است کی پوشیده می ماند غم لعل عاقبت در پیوه رسوا میکند مارا
 چکد بد انهم از دیده تحت دل با اشک برنگ شعله که با و غم از چراغ چکد
 مرا هم مشرب با آله او را روز و شب دوران بود اگر سرگون جامم همان بزرگ خواب است

محمد تقی

از آنه گویانست اما بر حقیقت حالش کماهی اطلاعی نیست - یک بیت او از زبان میر عزیز
 اینجا ایرادی یابد

مست نازی و سرخانه خرابی داری از سر کوچه نامی گزری خوش باشد

عبدالمطیف خان نیشابوری

دیوان هو به پنجاب خواب از او میرزا جلال اسیرت که شعر بلند و طبع انشا بر وازی رسا داشت -

این چهار بیت از زوایای طبع اوست

یارم که بخت نمکدانه نهان نشاند و رفت گفتم که من غبار تو را من نشانم و رفت
 بیدار عشق خون رو از چشم دل مرا آید بگریه طفل چون غم خویش شد چراغ
 بلند از جور چشم او چو مرغان گشت فرافروش ز غم خویشی چو حال مرا آهسته پرسیدم
 خنجر زاهد شود از گریه رسوا بیشتر میشود از بارش دی بوش سر را بیشتر
 بتی دارم که بالائی چو سرو گل فامش قبا چپان بود از بسکایت شب تابش
 چو ساغر موج باوه کی گردد زبان من رنگ شیشه از می غم و آری ستخان من

لحن و نثر و ج به تخلص این شاعر نرفته نوشته است لایحه چرخ شاه این عیسا نکتد و کما بیت و بل و دارد -

چو بکشتن آتش در اهل جهان صاف هم
 صیقل آید که وصف بهنگ است نجا

میر تقی میر

بیمیں یک بیت سہمی از و گوش غور و ۵
مست آنچنان خوش است کہ گوید بجز حشر من کیستم شاپہ کسانید این چه جاست
و بیت فقیر نیز با دلفتہ ۵

مست آنچنان خوش است کہ نگام صبح حشر چون سر کشد ز خاک بگوید پیا لگو
کسی بہ حشر ز اندوہ پاک بر خیزد کہ با پیا لہ چون ز گس ز خاک بر خیزد
حافظ محمد جمال تلاش

سرگرم کار است و غرض غالی از تلاش نیست پیش فقیر عشق سخن میکند از دوست ۵
بسکہ و ر خون تجرے خط زود اندیشہ ام چون رگ یا قوت خوابید است پای ایشہ ام
نماند از او ای و قار نا لہ می باشد مدام نشیون ایجاد است چینی ماتم فقیر را
بر در عید ہر شاہ و گدا گم میکند خورا تو رفتی بر ندانہ و من از خوشی تن رفتم

میر تقی میر حسین شاقب

عموی میر محمد زمان طرخ از سادات نجیب است طبع معنی یاب و ذہین سلیم دارد و خوش فن کرد
صاحب تلاش است۔ و رہبر ہند سکونت داشت و ہما نجاور گذشت از دوست ۵
نیت پیدا سعی باز عشق و سنگیرا گم بود آواز پاد و رشیون زنجیر ما
غبار پرودہ نہ نشیند بسیم آفتابش را کہ شوقیہای گل از رخ بران از دقتابش را
راہروار ہما آفتاد گہما می شود ہر کجا پای بلغرو جاوہ پیدا می شود
ز بسکہ طاعت آلودہ با گناہ کنم بسجہ ہچون گلین نامہ را سیاہ کنم
قطع امید و ہدوت باز وی طلب بر پر اینجہ پرواز توان کرد اینجا
ز دستگیری غربت ہماست جلوہ من چو موج رنگ روان گرد راہ نوشینتم

۱۵۵ ج: ملک تیار ۱۵۵ ج: دیگر احوال اطلاع نیافتہ ام ۱۵۵ این ابیات سر خوش فقط در نسخہ ۱۵۵ است ۱۵۵:
حافظ محمد جلال تلاش ۱۵۵ ج: میر محمد رضا جام۔ ۱۵۵: میر تقی میر حسین شاقب ۱۵۵ ج: فقیر ایک مرتبہ ہاوی اتفاق افتادہ۔
دیگر احوال اطلاع ندادم کہ کجا رشتہ و چہ شد ۱۵۵۔ ۱۵۵۔ ۱۵۵۔

روزگار عمر بهر ت کرد و چشم بیاہ — پر غبار از و امن افشاند شد کاخانه ام
 اشک چشم سرمه آلودم درین سرکشگی — شام غربت میبزم بانویش هر جام میزم
 بدو حق ناله امروز میتوان جان داد — که خدایب سر روی بیاوستان داد
 میبود از دست امشب باوہ لعل مرا — آنکه در و تہ نشین خندہ زیر لبست

جہانگیر بادشاہ

با وجود مستی و بی پروائی و شغل جهان بینی و فرمانروائی گاہ گاہ بحسب اتفاق و تکلیف وقت
 زبان الامام بیان را بگلشن رباعی و بیعتی و مصرعی کشفشان میکرد و طبع عالی و شوالیہ پسند خورده گیر
 و وقت آفرین داشت گویند روزی شاعری قصیدہ و مویح این بادشاہ عالیجاہ گفتہ آورد
 و شروع در خواندن کرد و ہمین کہ پیش مصرع مطلع برخواند

ای تاج دولت بر سر ت از ابتدا تا انتها

فرمود کہ از عروض و وزن و تقطیع شعر خبر داری گفت ندارم بہ زبان مبارک را تا اگر عرضی میبودی
 گرونت میزدیم شاعر شو در ماند کہ آیا چه خطا واقع شدہ پیشتر خواند فرمود کہ این مصرع را و فیکہ
 تقطیع کنند چنین بوزن درمی آید۔

ای تاج دو مستفعلن۔ لت بر سر ت مستفعلن از ابتدا مستفعلن تا انتها مستفعلن

بدیہی است شاعر را باید کہ از ہمت قہار شعر با خبر باشد۔ خانی خان غزل ملا جامی را طرح کردہ بود
 کہ این مصرع از انست

بہر یک گل منت صد خار می باید کشید

بندگان حضرت عالی در باغی نشستمہ بودند ہوائی ابر و وقت باوہ نوشی بود بدیہی این مطلع فرمودند

جاغم می را بر درخ گلزار می باید کشید

این دور باغی از ز ادائی طبع مبارک است۔

ای آنکہ غم زمانہ پاکت خورده

مانندہ قطره های باران بر زمین

اندوہ دل و سوسہ ناکت خورده

جاگرم نکردم کہ خاکت خورده

این دو بیت بعضی نسخہ ہا نیست لہذا: در گواب ہر ت افتاد لہذا: اندوی الطاف پیشتر طلبیدہ فرمودند لہذا:
 جام مل

هر کس بضیع خود صفا خواهد داد آینه خویش را چسبلا خواهد داد

هر جا که شکسته بود دستش گیر بشو که همین کاسه صفا خواهد داد

وقتی ماه نو عید را دیده این مصرع بر زبان مبارک راند

هلال عید بدو رافق هویدا شد

مخزنه معلی نور جهان بیگم که او نیز طبع موزون و فکرهای بلند و رسا داشت. بدیهه مصرع آخرش رساند

کلید میکده گم گشته بود پیرا شد

باوشاه تخمینها کرد اسحق مصرع غریب رساند. روزی باوشاه پیرا بن بائکمه های لعل پوشیده بود

بیگم این بیت بر خواند

ترانه تکمه لعل است بر لباس حربی شده ست قطره خون منت گیران گیر

متحس و پسندیده افتاد. غرض که عهد جهانگیری بعبودیت بود و عیش و عشرت در عالم بدجه کمال بود

هر کسی خاطر جمع داشت و فراغ بالی طبع عالی باوشاه عالم پناه و رهمه اثر کرده مرقه و آسوده حال

بسر میبردند. روزی در شکار گاه آهوی بسیار سیر کرده. درین اثنا یوز خاصه آهوی سیاه را

افکند بر زبان مبارک رفت

چینه باوشاه زد کاله

یعنی یوز باوشاه سیاه آهوی را افکند. ابوطالب کلیم حاضر بود. مصرع دیگر بدیهه رساند

گشت صحرا از خون اولاله

پنج هزار رویه از بهنگه خاص همانجا انعام شد. سبحان الله چه همت و چه بخششها حق تعالی را لا و زنا

انداخته که هر چند زمین را با آسمان دو ختم روی ولی یعنی قوهی هم از کسی ندیدم تا به صله چه رسد

بران گروه باید گریست کنیز با حکایت کرم روزگار ما گویند

یکی از صاحب همتان زمان شاه همت خان بود. فقیر مدتی خدمت او کرده. ساقی نامه و توفیق سخنان

در ملح او گفت. و ران مثنویها داد مثنوی یابی داده تلاشها کرده. این دو بیت از سخنان است

باز فلک شکست. پلنگ که ز خون پیرا لاله شکسته پستی باشد که با تمام پنج پرست دوزند و میر شکاران

بروست کشند و باز و شاهین و چرخ را بدست گیرند. هفت قلم. شاه. پنجش الممالک.

سرانگشتش بچو از یک اشارت و هد سرمایه در یا بغارت
 به در کی همتش دوستی رساند که آبی بسته را با پاک و اند
 یک روز هربان شده فرمود که چو بداری رفته خانه میز را سرخوش دیده بیاید رو بمن کرد و گفت
 یک دست خلعت و یک راس اسب برای شما عیله کرده ام چون مختصریست بخانه شما می فرستم
 و یک روز تغافل زد چند روز فقیر از خانه بر نیامد که مبادا عطیه ایشان بیارند و هر دو خانه نیابند
 انتظار داشتند آخر معلوم شد که قول آن ترک بکار برودند که شاعری در مدح قصیده گفته آور دو
 سر مجلس برخواند ترک شنیده مخطوط شده گفت فردا بیا چند من غله بگویمید هم شاعر خوشحال
 شده دم صبح بار بردار و جلال و سیماں بر در خانه اش برود ترک از خواب بیدار غریب خاسته
 بیرون آمد شاعر گفت بوجب فرموده شما بار بردار و غیره لایزم برای بیرون غله آورده ام
 امیدوار عنائتم گفت عجب مرد با بله بود تو و بیرون حرفی گفتی مرا خوش آمد من نیز حرفی گفتم
 ترا خوش آمد بار بردار و جلال و سیماں چو دخل دارد و فقیر نیز بیک رباعی رسوائی عالمش ساخت
 ای نیچه نوز و امن همت دور بر دولت بی فیض ما غمت مغرور
 بی همتی و نام تو همت خاست بر عکس نمند نام زنگی کافور
 عاقل خان ناظم صوبه شاه جهان آباد بطالع ما از استیجای روزگار بود روزی که بهراری اضافه
 بی تلاش و ترو و میرای این آمد قصیده بر رسم تهنیت و مبارکباد گذرانیدم بر مطالعه نموده
 نفس بر نیار و گو با جان حق تسلیم کرد و فقیر تارخی گفت
 خان عاقل خطاب جاہل دل که چون اولیت غافل و نادان
 بگذرانم قصیده در مدحش بستد و خواند چند بیت از ان
 نقش دیوار شد بفسر صله ماند حیران چو صورت بیجان
 شد یقینم که سر گذشت و ببرد ور نه میشد ز بانفش گرم بیان
 سال تارخی فوت او جستم گفت با ثقب ببرد عاقل خان
 تارخی برای اضافه آن بی خیر و برکت نیز گفتم قطعه تارخی

لای این عبارات تا آخر بعضی نسخ نیست لای ب: غلگندم بتوصله این میدهم

چون بهزاری اضافه عاقل خان یافت ناکرده کوشش مطلق
 دل بصد حیف گفت تاریخش آه آمد اضافه ناحق
 دیگر از کرمیان عصر ما خواجه بختاور خان بود. سرای نزدیک به دلی آباد کرده بختاور نگار نام نهاده و
 جمیع شعرای پای تخت را تکلیف تایخ آن نموده. تایخ هیچکدام پسند نرفتند. فقیر خاطر خواست تایخی
 گفت. از یاد شاه تا عمرای عظام هر که شنید خوش کرد و همان تایخ بر کتابه آن سرای کنیدند. ۵
 در بهایون عمار عالمگیر شاه زیب تاج و تخت و خردین داد
 بهر تعمیر سرای و لکشا خان بختاور کف بهمت کشاد
 رونقش از گلشن مسجد فرو و آبروی دیگر از نالاب داد
 چون شد این معمره و لکش بنا عقل بختاور نگار نامش نهاد
 خواست طبع سرخوش از بهام سخن سال آتمانش ز فیض بامداد
 شاد و خورم رو به آمد راهرو گفت بختاور نگار آباد باد
 روزی از راه خوش طبعی گفتم که آنچه برین سرای خرج شاه راجع آنرا خود هر آینه سزاوارم که بیایم
 گفت البته مطلب از ساختن رباط و سرای نام است که در عالم بهمانند ز را خرج کردیم و
 درو نام شما نیز شریک پس نصف ز را شما باید گرفت. روزی رباعی باین صنعت و خوبی
 گذرانیدم گفت از اتفاقات است. رباعی
 ای نام خوشش نقش ضمیر سرخوش مدح تو همیشه دلپذیر سرخوش
 دست از حالش ملازم عهد است بختاور خان و دوستگیر سرخوش
 روزیکه این رباعی گذرانیدم اتفاقات ظاهری بسیار کرد.
 ای باطن تو زرا از شاهای آگاه بختاوری ز نام تو روشن چون ماه
 تو پیر و شاه و شاه بود پیر و حق شاه سایه کردگار تو سایه شاه
 با وجود این هم رباعی فیضی با فقیر بعد فوت او تایخی هم گفت ۵

لعل: بدیدی لعل: از گلشن مسجد لعل: سرفراز گفتم و گفتم راست می فرمایند لعل: چون شهب: راه
 لعل: فرمودند بیک اسطه مارا هم سایه خدا آفته.

در بخت جهان بخت و رخا گذشت نماید آب و گلستان سخن
 خرد خواست تیارخ فونش زول یگفتا که کوفت در روان سخن :
 این قصه بآن می ماند که شاعری و دلخ دو لقمندی قصیده گفته گذرانید تر شی از سحاب که مش ندید بعد از
 چندین شنوی بنام او گفته آورد هیچ التفات نکرد باز قطعه مشتعل بر عرض احوال خود آورد و چیزی اورانه
 بخشید باز آمده بر در خانه اش نشست - آن دولت مند دون بهت ویدر گفت عجب حریصی بودم
 قصیده گفتی چیزی ندادم شنوی گفتی - محروم برگشتی قطعه آوردی هیچ نبردی - حالا بچه امید بر در خانه
 من نشسته گفت نشسته ام که میری و مرنیه ات نیز بگویم -
 درین دار الخلافه میر ابوعلی امجد خان بخشی واقعه نگار ضوبه - صاحب احسان و فیض سنان است -
 فقیر و فقیه ابوعلی بود قطعه گذرانید - قطعه -
 ابوعلی آن سید عالی نسب بالعلی هست ولی بن ولی
 شیر بود و سچ شیر زبان بوی علی یافتم از ابوعلی
 هر بانی زبانی بسیار فرموده - چون بختاب پدر که امجد خان سرفراز شد - روز محله خود این رباعی
 بر تمینیت و مبارکباد گذرانیدم - رباعی
 زاندم که شده اختر دولت تابان صبح اقبال و جاه گشته خندان
 چیزی که بجاشده همین شد بهمان کا امجد خان شد نتیجه امجد خان
 به مطالعه و آورده خوش وقت شد - فقیر را نزدیک تر نشاند - از جمله و واسپ فقیر یکی را بر طرف نمودند
 هر چند الحاح کردم که دو ساله طلب در سر کار است - عوض این اسپ میسر نخواهد شد که این محله خود
 بحال باشد - اسپ دوم چاق و جوان است -
 بدان راه نیکان به بخشد کریم
 مفید و تقیاد - فقیر نیز یک رباعی همچو در کار دولت ایشان گفت - رباعی
 امجد خانی که نیستش بخشش یار از دولت او کس نرسیده بهلار
 گویند بمهر مار ز رمی بخشد این بی همت هرا جز از ارندار
 له بگو در روان سخن این عبارت فقط در نسخه (د) است و در نسخه دیگرین در همه نسخه ها -

یک امیر و عهده نواب بخشی الممالک روح الله خان مرحوم بود که بچو کندة خود را نهال کرده گویند
عبدالله بیگ نام منصب داری قطعه در بچو ش از راه واسوختگی نظر بر رتبه و اعتبار اسکندر خدمتگار
انداخته مشهور ساخت مصرع آخرش اینست ع

رفته رفته این قطعه به نواب رسید مطالعه نموده فرمود که اورا حاضر سازند چون بخدمت آمد آن قطعه را
بپیشش داد و بگفت این شما فرموده دیدم نگش پدید عرض کرد که نواب سلامت این که را من خرده ام
تبسم کرد و گفت پریشان حال هم بسیار خواهی بود گفت نواب سلامت پریشانی دور ماندگی
من خانه خراب را باین کم طالعی و بی سعادت بی برگشته فرمود که مراتب او بر نگارند همراه برده
بنظر او گذرانیده اضافه دو چند و خدمت واقعه نگاری جامی برایش گرفته و بخانه آمده یک سب
و خلعت خاصه و هزار روپیه از طرف خود انعام داده و خدمتش فرمود در آن ایام که خدمت خالسامانی
سرکار عالم دارد داشت فقیر در پیش قصیده بر زمین قصیده شاه طاهر دکنی ع

تنگ چشمان شکوفه چون سپاه و زبک

در اهل سخن آن قصیده مشهور است گفت یک بیت فقیر اینست ع

ترک شوخی نکند زان سبب استاد ازل بچو اطفال کشید است فلک را بفک

معرفت میرزا کاظم نشی و میرغیاث الدین منصور فکرت فرستاد این هر دو بزرگ با حسن وجه گذرانیدند و نقلی
نیز در میان آوردند که چون ملا و حشی جواب این قصیده را گفت فرزندان و هریدان ملا شاه بر آشفتمند
پیش یک صاحب سخن رفته شکوه کردند که بنیادی ادبی ملا و حشی را که قصیده شاه با بار جواب گفته
آن عزیز گفت که بی ادبی دیگر آنکه به از شاه با یا گفته نواب خوش وقت شد برای فقیر خدمتی که
دلخواه بود تجویز فرمود حاکم معزول پیغام داد که اگر بحال شوم دو هزار روپیه نذر میگذارم فرمود که
حالا بسر خوش دادم بیست و هفت سال است که بسبب آن خدمت در دار الخلافه با سودگی
تمام میسر برده هزاران هم رسانده و خورده خدایش غریق رحمت کناد

دیگر از رتبه امیران حافظ نور محمد میر سامان سرکار نواب گوهر آرائی بیگم مرد جواز نامه ماست
چون قبلی از حضور با و انعام شد فقیر این رباعی گذرانیده سماعی

له فحش است لانا عذف شد

۵ گاهیت زمین گرفته بر شاخ
 بر پوزش عقربی نمایان
 : پیچید بر سرش چو باد نخوت
 نیشی زندشش با هر یزدان
 آن گاه به پیش اهل دانش
 صاحب دولت بود بدوران
 این هم ز غرور حشمت و جاه
 برتا بد چونکه سر ز فرمان
 بر پوزش نیز هست لازم
 نیش بهجی ز نکته سنجان
 استغفر الله سخن در کجا بود و کجا کشیده ام - باز بر سر مدعا -
اصف خان جیو

از آفرای جهانگیر شاهی بود سلیقه سخنوری نیز درست داشت - از شنوی خسرو شیرین صاحب
 دیوان است - دوسیم بیت از وی بسیار مشهور است ۵
 ز شوقش آنچه آنجا دید فرهاد
 مرا اینچاقم از دست افتاد
 در استدعای فرهاد وقت جان کنش گفت ۵
 بتو دارم سپهر حاجت تو
 که عمر جاودان بخشی به خسرو
 کنون جناین غم دامن نگیرد
 که جز من در غم او کس نگیرد
 از دیوانش نیز شهری شنیده شد ۵
 هر کس که شبی نشست با تو
 بسیار بروز مالشیند

مرزا عبد الرحیم حبیبی

شاگرد ملا خیالی است - محمد علی ماهر و این هر دو پیش تلای مذکور مشق سخن میکردانیدند از دست ۵
 کسی که دل تو زگیر و کج انگهدار
 من و دل از تو گرفتند جدا نگهدار

له پوز یعنی بینی چهار پا یا بان ۵ تلای مذکور این شاعر بعضی نسخه ها مختلف است - چنانچه در ج: جاتی است و در ب و لا: جعفر است -
 اما جعفر صحیح است - رجوع شود به مجمع النفائس - خان آرزو ۵ ج: از آفرای اکبر شاهی بود در او آمل عهد جهانگیر شاهی
 و دیوانت حیات سپرد ۵ ج: ز شوق آنچه آنجا دید فرهاد و همچنین در مجمع النفائس ۵ تلای مذکور این شاعر و هم تخلص استادش
 در همه نسخه ها مختلف است - چنانچه ج: جنت - داجشی - ج: جیشی - اما جیشی که از نسخه د: گرفته شد صحیح است -
 رجوع شد به مجمع النفائس - همچنین تخلص استادش در نسخه ب: حالی و در د: حیاتی در ج: جامی و در لا: جلالی است - فقط
 در نسخه د: خیالی است و این صحیح است مطابق مجمع النفائس -

آقا نجف قلی حیات

طبع رساداشت از دوست

انجم افروز شب از ناله جانکاhest آسمان کاغذ آتش زده آه منت

میرزا محمد الیوب بود

سرمد صاحب کمالان و سر حلقه سخنوران است - مضامینش همه بلند و معنیهاش عالی - حافظه اش

بحر تیر تمام و مدر که اش بدر چه کمال - در قصاید و غزل و رباعی داد تلاش میدهد من اشعاره

دلی دارم که دار و خار از یاد کیسولش برنگ خارهای شانه میروید ز پیلولش

نه تنها زلف او وار و گره در خاطر عاشق که برگزیده است از من چو مشکان بر سرش

چه امکان دارد از لعل تمناگر و مطلب ما - شتر آتش یا قوت یا شجر فغان لب ما

چه غم او دوست بر ناله دارد داغ بچرخم چو طایوس آفت از صحر نباشد چرخ غالم

را از خلق افشانه ساز و هر که ترسد از خدا - بندند از هم جدا شد قرعه رتال را

ز رفعت بیشتر باشد صلابت خاکسارانی - ز بالا هر که می بندد سوی پستی هراس آید

کیست که ز جاده چاک جگر آگاه بود - ورنه تا دوست رسیدن چه قدر راه بود

هر را آنقدر الفت بحسب ناتوانم شد - که جوهر وار چون دندان باهی استخوانم شد

مردان این میان رفتند لنگ لنگان - بنگر که پاتی چو بین منصور از دار است

بزرگان را بود اسباب شهرت با لطفشان - بچشم ماه نو در شیشه افلاک موباشد

علاج سوزن پنهانم را فلاطون نمی آید - که مضمم از طبلیدن باند چون یا قوت تب ارم

دلی بے کینه دارم که جز الفت نمی داند - بود و یکسوره اخلاص قرآنی که من دارم

حکیم حاذق

از امرای معتبر بادشاهی بود و دیوانی فحیم ترکیب داده اشعارش بطرز قدما راست بر است

و این بیت او خالی از ردی نیست - و در سخنوران مشهور است

دلیم هیچ تسلی نمی شود حاذق بهمانی هم و گل دیدم و خزان دیدم

لبه ج: نجف علی حیات : آسمان کاغذ آتش زده آه منت : آسمان کاغذ آتش زده آه منت : آسمان کاغذ آتش زده آه منت : آسمان کاغذ آتش زده آه منت

دیرین دو بیت نیز تلاشی کرده مشهور است و از لطافت خالی نه

بلبل از گل بگذرد و در چمن ببنید مرا بت پرستی کی کند گر بهمن ببنید مرا
در سخن پنهان شدم مانند بود در برگ گل میل دیدن هر که دارد در سخن ببنید مرا
نمود فاش بد انسان که گوشه‌ها نشیند سکوت من سخن نارسیده بر لب را

حسین مشهدی

خوش فکر بود این دو بیت او از میر معز شنیده شد

یا قوت بالرب تو دم از رنگ میزند این خون گرفته بین که چه بر سنگ میزند
از تو ما دوست یک نفس است تو جباری و بجز الله است

میرحشمتی

در اکبر آباد یک شب با وی اتفاق صحبت افتاده بود - با شیدا صحبت داشته دیوانی فحیم بطرز قیام

دارد یک سویت او اندک مزه دارد

موی سر کردم سفید و هیچ کارم سر نشد دست و پای منم کنول که آب از گزندشت
روزی قتل کرد که شیدا تلاش بستن الفاظ غیر متعارف بسیار داشت روزی بمن گفت مینور شعر جای
شکسته بند آورده گفتم گردن شما بشکنند شکسته بند بیایم

محمد پیگ حقیقی

در جرات بسرمیبرد و طبعی درست داشت از دست

در حقیقت دیگری نیست خدائیم همه لیک از گردش یک نقطه جدائیم همه

هج و لا: روزی پیش ملا شیدا این مطلع خود را بر خواند: بلبل از گل بگذرد و در چمن ببنید مرا - بت پرستی کی کند گر بهمن ببنید مرا
شیدا گفت صاحب این شعر در امر دی گفته باشند حکیم بر آشفت و او را در عرض غوطه داد و بیت دومش نیز خالی از اندازی نیست

در سخن پنهان شدم مانند بود در برگ گل میل دیدن هر که دارد در سخن ببنید مرا
ب: این سه و میرحشمتی - چ و لا: میرحشمتی در ادای مشتق بین یا زده سالکی مطلع گفته بودم

بر چشم او خطی نه ز ابرو کشیده اند مری بود که بر سر آهوک کشیده اند
بالای چشم ابروی مشکین آن غزال مری بود که بر سر آهوک کشیده اند
یاران از دیوان فیضی مصرع آخر بگور دهند و فقیر ازین بیت خاتمی بفکر این هم معنی افتاده بود که گفته است
آهاتو بفرق شده کامیاب چو ملاف بر سر آفتاب

یاران در جواب این مطلع فکرها کردند - مگر فاروق باری مطلع رسانید
قطره بگسست که از بحر جدا ایم همه بحر بر قطره بخناید که ماییم همه
گویند روزی مست بخانه آمد که در آنجا گذر پریان بود نشسته سبز بر از شراب سرخ در دست داشت
نظر بر آن کرده گفت

چهر رنگ است این چه رنگ است این چه رنگ است
از گوشه خانه که اینجا پیکس نبود آواز بر آمد
بینای زمره گون می غسل

چنانچه همه حاضران مجلس بشنیدند -
شیخ محمود حیران

می خواست که بتقلید ناصر علی راه رود - راه اصلی خود هم گم کرده - حیران است
آهوشنیده ایم و ندیدیم چیزی - نقش جهان بگردش چشم که بسته اند
امشب که بزم بی رخ تو دل طلبیده است تو چراغ کرده رنگ پریده است
رهبر دگر گوش نگه چون صدای چاک چشم جهان ز شوق تو حبیب یار است
بیزنگی دل صدای من گزیده پالاش که قصد صحرای طافش با بد بناش
بخاک و تخته دل رفت و پیرا که در عالم را درین آینه خود نشسته و بیرون با تماشاش

محمد ابراهیم خلیل

محمد ابراهیم اصالت خان خلف سید مظفر وزیر اعظم و الی حیدر آبا و خلیل تخلص میکرد و طبعی درست
داشت و با فقیر یار بود

قطره خورشید را حکم حکیمان دهم تشنه لب عشق را ذوق چشیدن دهم
عشق پیش از تیغ تیزی کرده است بی قیامت رستخیزی کرده است

شعبه: افغانی ۱۵: ذکر این شاعر از تشنه جا: افتاده است - ولیکن این همه اشعار در ذکر محمد بیگ حقی مرقوم است ۱۵: امشب که بزم
بی تو رخ دل طلبیده است ۱۵: که در تشنه: ذکر این صاحب سخن بدین طور آمده است محمد ابراهیم خلیل تخلص مکرر اصالت خان خطاب داشت
و الحال نجیب خان شده است خلف سید مظفر وزیر اعظم و الی حیدر آبا و است - خان حیران قابل - دوست صاحب همت - عالی نسب و
عیاش طبع و خوش صحبت و خوش خلق و خوش زهن - با فقیر مولف مثنی همایون صحبت بود - گاه گاه فخر شعر هم میکرد

روزی نجابت خان برادر کلاش با ایشان این بیت در خط نوشت ۵

و نعمت است که بالاترین نعمت است شراب خوردن و در پای یا غلطیدن
فقی را طلبید رفتم دیدم که مست شراب است و بر روی سبزه ترمی غلطید مراد دیده گفت که جواب این بیت بود
باید گفت که برادر عزیز نگارم - فقیر بدیده نظر بحالش کرده گفت ۵

خوش است جام می ناب یا تو نوشیدن چو گل شگفتن و بر روی سبزه غلطیدن
بغاغلان طرب برق چشکی زد و گفت برون ز قوت زخو ناخوش است خندان
یک از فایده عزلت خود این بر سر است که پاشکسته نیار و پیاوه گردیدن

میرزا خلیل

جوان قابل و خوش خلق و نشتی بطبیعت رسا بود و چندی در ملازمت نواب قاسمی القاب میباشید
خلف شاه عالمگیر شرف اندوزی داشت - زیب المنشات را که تالیف آن بیگم والا صفات است
ترتیب میارو - منه

حاجت بگفتگوی نادر بیان ما سوز و شمع بر سر حرفی زیان ما
سامان تو بهار بهار یازی کی است رنگ شکسته ریخته وار و خزان ما
برای خاطر مجنون بهشت ندان است هوا کیست اگر خایه گر بیابان است
غم وطن نبود در دل مسافر عشق بچشم او چو سار سمر صفا مان است
پیرانه سرخو رمی گفتم و گر تو دانی در ماهتاب منشین با خرقه کتانی

شبی فقی در خواب می بیند که مروی بزرگ عصا در دست گرفته استاده است میرزا خلیل مذکور فقی را
ملازمت ایشان میکنند و میگوید که حضرت سلامت سرخوش است شاعر - من از میرزا پریم که این
که ام بزرگی است میگوید که حضرت هرفضی علی ولی اند کرم اند و جهه - من دویده سر در قلم مبارکش
میگذاهم دست بر پشت من زده سر مرا برواشته فرمودند که سرخوش بهجو تو شاعر و عهد تو کسی

له و : برون بسته ز خود ۵ ب : غفلت ۵ ب : بیاید ۵ ب : بسیار خطو نشدیم سر به دست میرزا در جواب نشد در صحبت با
بسیار عیش با کرم - خدا سلامت دارد ۵ ب : صید گلان ۵ ب : بعد از آن منصب ارباب شاهی شد و پیشدست میرزا بنحی شده
چندی خدمت واقع نگاری حاجی داشت - حالا در دیوت حیات سپرده - با فقی بسیار گریه می کرد و ۵ ب : در

نخواهد بود.

محمد حسین خالص

در عهد عالمگیر شاه از ولایت به بند آمده بطرف دکن اکثر گذرانیده - قصاید و نغزهای و دیوانی مختصر دارد -
اشعارش نخته است اما بطرز قدیم - این بیت را قوالان در ترانه‌هاستند و میخوانند - اما میباشتم که

از شعرای قایل است در دیوانش برآمده

غبار راه گشتم سرگشته تو تیا گشتم پنهان زنگشتم تا چشمش آشنا گشتم
بهر صورت که گردیدم بروم راه در کویش نوا بلب و بوی گل و باد صبا گشتم

رقیبان من نمی گویم گل و باغ و بهار از من بهار از تو گل از تو هر دو عالم از تو یا از من
مرا ای باغبان از دل غل برگ و نوا باشد چمن از تو گل از تو بلبل از تو لاله زار از من

نواب عبدالرحیم خان خانان

خلف بریم خان از امرای حمزه و خوانین عظام اکبر شاه و جهانگیر شاه بود و در شجاعت و
ملک گیری بیگانه و در سخاوت و بخشش حاتم زمانه - در فهم و فراست ضرب المثل و در دقیقه یابی و ادا
فهمی بی بارل در داد سخن دادن او نامنوده که چشم کسی ندیده و وجودی که کار ناموست بسته کرده که
گوش احادی شنیده - چنانچه تفصیل را احسان بخشش آنجناب در کتاب "ماثر جمعی" که میر عبدالباقی
تالیف نموده مشروحاً ایراد یافته شیخ فیضی بخشی الممالک اکبر و شاه در مدحش چنین فرشتانی کرده

خان خانان عهده کارهایش طبع را خصصت شگفتن داد

داشت چون اعتماد بر شعرا صله پیش از مدح گفتن داد

مال تقی الدین شونتری غیوری تخلص این رباعی در مدحش گفته -

غیوری خان خانان سمر ملا ملک را تاج آوازه اش از نسیم گل گیر و باج

لهب و د: و فیر مدتی در تروند بود که قول شاه ولایت چنین است حال آنکه همچون در عصر آن اکثر اعزّه هستند میرزا محمد بیگ که
که از اهل الله بود گفت که تو هم شاعری و هم عارف صاحب دو صفت کمالات

قرنها باید که یک کودی از راه عقل عارف کامل بود یا شاعر شیرین سخن

میرزا میردل گفت شاعری عبارت از معنی تازه یا بیست و پنج تو صاحب تلاش و عمدتو بیست -

قطره ایرج خالص چنین آمد گفت خاک بر فرق کسی که وطن آید برین

هر گه که بتخت معدلت بنشیند موسی است بطور مصطفی و معراج
صاحب سخنانی که در آن عصر بودند همه بوج و شنای آن سپه سالار بخت جوان رطب اللسان بودند -
باد قروشان در اشعار بزبان هندی مبالغه از حد گذرانیده بصدمات و انعامات لائقه منتظر و
مباهی گشته اند - خود نیز گاه گاه طبع آزمائی میکرد و بر باغی و دیتی و دهره زبان را گل افشان می نمود -
معنی کلام الملوک ملوک الکلام از عباراتش واضح و لایح است - یک رباعی و یک بیت ایشان
بالفعل بخاطر بودت ملی گردید -

سهایجی در قصه عشق مرد ناگویا به اندیشه عشق و خون دل کیجا به
تا قدر وصال دوست ظاهر گزید بهجو شب قار و صبح ناپیدا به
وله نیم فصول که جویم وصال بهجو توئی بس است بهجو منی را خیال بهجو توئی
فیض سرخوش در جواب این بیت گفته -

کجاست درک حقیقت مجال بهجو توئی بود خویش گذشتن کمال بهجو توئی
چون ذکر احوال کریان محرک سلسله شوق جو دو عطا است - و باعث سرنگونی مسکن حیل گریه حیا نقلی
چند از سخاوت و احسان آن کان کرم بقید رقم درمی آید -

نقل - بهیمتی بی برگ و نوا بدست یکی از مقریان معروض داشت که من و تو همزلفیم از حال من
اینقدر غافل چرائی - نواب سپه سالار شنیده او را طلبیده بر پهلوی خود نشاند و گفت از احوالش
نمود و وقت رخصت نفاد و جنس آنقدر نجشید که از در طه افلاس برآمد - مقریان التماس نمودند
که این هندو چگونه نسبت همزلفی بنواب دارد - فرمود که سمپدا و بیتا هر دو خواهر اند - سمپدا که
عبارت از تو نگری باشد در عقد من است و بیتا که معنیش مفلسی باشد و جباله اوست -

نقل - گویند ملا نوعی که یکی از مداحان این خدیو کشور کش بود - قصاید و ساقی نامه در مدح
آن سپه سالار گفته - مکرر صلات و انعام لائقه یافته - یک دفعه بجائزه ده هزار روپیه نقاد و خلعت
خاصه و یک زنجیر فیل و اسب عراقی سر بلند گشته - چنانچه ملا رستمی گوید -
ز نعمت تو بنوعی رسید آن بایه که یافت مهر معتمدی ز دولت بنجر

ز گلبن املش صاچمن گل امید شکفت تا که به رخ تو نشد بان آو

عرفی و نظیری و غیره با هر که مدحت این ستوده زمانه گفته صله و جائزه بکام آرزو یافته -
نقل - گویند جهانگیر بادشاه با فروشی را بسبب تقصیری فرمود که زیر پائی فیل اندازند - باد
فروش فریاد بر آورد که بادشاه سلامت من با و فروشم ضعیف و حقیر چه لائق پائی فیلم را در پای
بلبل و کجخلی و صعوه بایدا نداشت - زیر پائی فیل خانخانان را بایدا نداشت - بادشاه بسم نموده
از سر قلش در گذشت - نواب سپه سالار شنیده چند هزار روپیه انعام بآن با و فروش فرستاد -
نقل دیگر گویند با و فروشی شعری بزبان هندی گفته آورد و مضمونش آنکه جفت سرخاب که
روز و اصل و شب انهم جاری باشند بزبان مادیه میگوید که وقت آن رسید که شب که در میان من و تو
پروژه مفارقت می اندازد از عالم بر طرف شو و ما را وصال دائمی میسر آید - ماده گفت چگونه گفت
نواب خانخانان جو او دست به بخشش و بدل کشاده و خدائن تمام عالم را بخشیده دست بکوه سمیر
می اندازد و درش را نیز بغارت میدهد - شب که آفتاب در پس آن پنهان میشود نمی تواند شد -
در عالم همیشه روز خواهد بود و ما با هم یکجا خواهیم بود - مقرر اهل هند است که سمیر کوهی است از
طلا و محیط است بکره زمین و بحساب آنها هر روز آفتاب در پس آن غروب می شود و هم از فوق
آن سر بر می زند - نواب گنج بخش فرمود که چند ساله عرض کردی و پنج ساله ام - فرمود عمر آدمی چند است -
گفت نهایت صد سال - فرمود که سی و پنج سال وضع کرده شخصیت و نجسب را طلب این بحساب پنج پویه
یومیه شمار کرده باینکه تا باقی عمر محتاج کس نماند -

نقل - گویند طعام می خورد و خدمتگاری که بر سرش ایستاده گس را می کرد و بگریه درآمد -
پرسید چرا گریه میکنی عرض کرد که از انقلاب زمانه - فرمود که توجیه کنی و پس گیتی - گفت فلان بن فلان
خامن - نواب بر سبیل امتحان پرسید که اگر دولت مند زاده بگو که در مرغ کدام چیز لذیذ تر است گفت
پوست مرغ - نواب ریحتم دل فرمود که دستهایش بشویند برابر خود بسفره نشاند و در صد احوال
پروازش شد - و از آنک فرصت بپایه دولت رساند - بعد از چند نگاه خدمتگاری دیگر از راه
تغذیه بگریست - نواب قدر دان استفسار احوالش نموده - همان بلرز تقریر نمود - فرمود اگر عداوتی
بگر که در گناه کدام چیز لذیذ تر است - مقلد احمق گفت پوست - نواب خنده کرد - و او را نیز از

فضل و کرم محروم نگذاشت .

نقل . روزی که حکیم جهانگیر شاه همایت خان بقریبی نواب را در قید داشت . سرهای
دو پسر رشید ایشان را بریده و خوانی گذاشته و خوان پوش انداخته پیش نواب فرستاد . نواب
بتلاوت قرآن مجید مشغول بود . خوان آورده پیش نظرش گذاشتند پرسید که چه چیز است آورده
عرض کرد که نواب همایت خان بزرگ برای شما فرستاده چون سر خوانها و اگر دند سرهای پسران خود را
دید . بستم کرد و گفت همایت خان برای بزرگای شهید می فرستاده .

نقل . گویند روزی با راجه مان سنگه نردو بازی میکرد و با هم شرط بستند هر که بازی بسازد
یکبار آواز گریه کند . قصار نواب بازی باخت از چهار خاست و عوم رفتن محل کرد . راجه دامن
گرفت که شرط با بجا آرید . گفت می آیم . درین لفظ ادائی آواز گریه کرد .

نقل . گویند مصوری شبیه زنی غسل کرده نشسته و کنیزی بر کف پای او سنگ پامیز زد کشیده
در سر سواری گذرانید . بکند دیده بر بالش پاکی گذاشته برای مجرای باد شاه رفت . وقت گزشتن
مصوری خود را نمودار ساخت . فرمود که پنجره را رویه بدهند صورت گریه کرد که تصویر من پنجره رویه
زیاده نمی آید و اما صنعتی که درین کرده ام اگر نواب واقف شده داد من میدهند میگیم . فرمود
صنعت کار تو همین است که در وقت سنگپازدن خارش در کف پامی شود و اثر نباشد از آن
در رنگ رخسارهای این تصویر نمایان کردم . مصور گرد پای آن دقیقه باب گریه .

حکایت . درویشی تلکی صفات در پرگنه از جای نواب مدد معاش داشت . عامل آنجا سند
مجدد از او درخواست نمود . درویش بخدمت نواب آمده عرض حال کرد . بمنتی امر شد که پروانه در
باب معافی محصول این درویش برنگارد . و مجلس سر و گرم بود . درویش را بعد و حال دست داد
برقص آمد و بفرحت تمام چرخهای میزد . هرگاه از پیش نواب میگذشت . در عین حال میگفت که
پروانه نوشتمند . نواب میفرمودی نگارند . باز چرخهای زد و هرگاه پیش نواب گذشت در عین حال
میگفت پروانه نگارستمند . هرگز نند . نواب بتاکید تمام نویسانده و هر خنده بدانش داد . بر سر
گذاشته رقص تا کرد . چون مجلس تمام شد درویش هخص گشت . مصاحبان بجنده درآمدند که
عجب صوفی طاماتی بود . صوفی در وقت حال بایده که بی خبر و مدحش بود . نواب گفت

کامل الحال بود چون خطرۀ پروانه در آن وقت در خاطرش بند میشد برای رفع آن میگفت که زود
پروانه حاصل شود که وجد بفرغ دل کنیم -

مرزا حلقی

خوش سخن بود بهین بیت از و بارست افتاد

رسید بر سر بالین بوقت نزع میار چرخ ز ناز گیم شام مرگ روشن شد

قاسم خان خازن

یک بیت نیز از و بگوش خورده خالی از ادائی نیست

نگاهم را بدام افتاد عکس شعله پزایی غمش ای هم نفس بیدم که در صید پریز اوم

میرزا رضی دانش

در عهد شاه جهان بادشاه بهنار آمده گوی باغیت از اقران ربوده - بسیار خوش اندیشه و صاحب
تلاش و معنی یاب بوده - شاهزاده بلند اقبال ولی عهد بادشاه عالم پناه این بتیش را خوش کرده
طرح نموده

تا که را سیل کبی بر نیسان در بها قطره نامی تواند شد چرا گوهر شود

هر کس موافق طبع خود در جواب آن تلاش کرده - شاهزاده نیز بیتی رسانده

سلطنت مهمل است خود را آشنای فقر کن قطره نادریا تواند شد چرا گوهر شود

من اشعار دانش

رفتی و از اشک بلبل بر چمن طوفان گذشت روز برگل چون چراغان شب باران گذشت

خدا ز دست دشمن کار خنجان برین آرد - خم می محاسب بشکست عیب پادشاه خواران شد

شکست شیشه و می ریخته است دل تنگم - ببال برگ خزان دیده می پرورد هم

در آن اوی که من میگورم آبادی نمی باشد - سیاهی میکند از دور گاهی چشم آهوتی

لهج: میرداعی ۵۴ج: قاسم خان دیوان ۵۴ج: در ذکر این شاعر عبارت قبل نیز دارد: -
"یک دو مرتبه او را در خانه دیدم بسیار بر خود مغرور بود - ابتذال شعر هر کس بر می آرد - کمالش این بود که معنی نایسته نامه
فقر چو شعر خود بخواند - گفتم ابتذال بآرد - در مانند خیمهها کرد و شاعر بخت بود"
لهج: دارا شکوه ۵۵ج: قطره نامی میتواند شد چرا گوهر شود -

بهچو دزدی که بباغ از گذر آب رود — از رگ تاک بهیخانه ره پی را کن
 باغ را از رخنه دیوار می بنیم مباد — باغبان تا در کشاید موسم گل بگذرد
 بر سرم آمدولی بسیار زود از من گذشت — دولت تیزی که می گویند شمشیر نو بود
 تو چون سیل از برستان گذشتی — چو صحرای سینه چاکي بماند
 نشان آب جیاهم چه می دهی ای خضر — کجاست سرمه از دیده هانها گشتن
 فرصتی خواهم که یکشب با تو بزم آراشوم — میکنم تا شمع روشن صبح روشن می شود
 کسی در عاشقی هم پیشه را چون من نمی خواهد — خورم گر آب شیرینی بیاد هم کو بکن آید
 چون سر زلفش بدستم افتد از خود می روم — بهچو طفلان اول شب آب میگیر و مرا
 روز وصل تو گم کنم خود را — نو بدولت رسیده را مانم

میرزا رفیع دستور

در اول عهد بهمانگیری در گذشته در خنوری و نکته بنجی دستور العمل بوده - دور باغی از پنجاطر است

ای درد تو ام قرین قرین را چه کنم — دین پرده روی تست دین را چه کنم
 ز اندیشه غیر تو هستی سازم دل — فکر تو حجاب تست این را چه کنم
 از مهر شود عکس آن بدر منیر — کز وی شده نور دلبری عالمگیر
 عالم همه آینه و انسان در وی — جامی است ز آئینه که شد عکس پذیر

ملاوانا

بعنوان نشگیری در سر کار آماری عظام بسرمیبر و صاحب تلاش و معنی یاب بوده - این چند بیت

از زوایای طبع اوست

در عشق ابلهست بتقلید گفتگو — این راه را چو سایه بی پای کسان بهو
 بر بند سنگ بر شکم از فاقه چون گهر — بفروش خویش را و گداز آبرو
 اضطراب اندر سخن عیب است دانا چون لال — مصرع جریسته باید گویش از ماهی رسد

۱۰۰ پ: لب تشنه تیغیم بجو قاتل مارا — کو آب که شیرینی جان زد دل مارا
 ۱۰۱ پ: در سر کار امیر خاں نسک بود -

محمدا بین ذوقی

صاحب مذاق چاشنی سخن بوده - یک بیت از وی یاد است :
گناه هم را غباری باید از دوزخ فرو نترسم که سوزاندم بدلیغ بهر فردای قیامت هم

عاقل خان رازی

دعوت خوان جوانی مشق شعر کرده کتاب مرقع در زمین شنوی مولوی تقلید عارفان گفته بیشتر مطالب
نسخه امواج خوبی بنظم آورده چند تصنیف بی مزه دیگر هم دارد این دو بیت از ویست :
عشق که آسان نمود آه چه دشوار بود بهر که دشوار بود یار چه آسان گرفت
تنها نشسته ایم و طلبگار چون خودیم مکتوب اشتیاق بقفا نوشته ایم

میرزا حسن بیگلربیغ

پیش نذر محمد خان والی توران بخدمت نشی گری علاقه داشت چون بهند آمد بادشاه قزوین
شاه جهان ادرابنصرب پانصدی سرفراز ساخت در عهد عالمگیر شاه بخدمت دیوان بیوتات کشمیر
شرف اندو زگر دید آخر در دار الخلافه با جل طبعی در گذشت چون بادشاه اورا خدمت جانی
میفرمود - بنودی تغییر نموده بحضور می طلبید این بیت گفته گذرانید :

یک زمان فاصله نیست سفرهای مرا رفتن و آمدن من به نفس می ماند
برین بهیت خود اکثر فخر میکرد و شهرت تمام دارد :

عمر گر خوش گذر و زندگی خضر کم است ورنه با خوش گذر و نیم نفس بسیار است
میر معزموسو بخان دخل کرد که بنا خوش درست نیست یا بنا خوش می باید گفت یا بنا خوشی - مرزا
شنیده تلخی گذر و درست کرده - اما شعر از مرز افتاد - دیگر اشعار تلاشی بسیار دارد شنوی
در تعریف شاه جهان آباد گفته چنانچه در تعریف تخت مصطفی کار گوید :

لحج : دریا : ۵ : رادی ج : رجا : ۵ : نسخه ب : اینجا عبارت ذیل دارد : -

"نواب عاقل خان رازی صاحب صوبه دار الخلافه شاه جهان آباد - امیر یار پیر - عادل - انصاف گستر - عیبت پرور - نیکو
حق شناس - صوفی مشرب است - خلق خدا در سایه احسان و الطاف او آسوده و مرقه الحال در عالم جوانی مشق شعر بسیار کرده -
کتاب مرقع در زمین شنوی مولوی روم عارفانه فرموده - گل و بلبل - شمع و پروانه - قصه پادشاهت و مدح کالت را بنظم
آورده نام نهاده - در آنجا او سخنوری داده خداش دیرگاه دارد -
لا اله الا الله - بگوید با فخر و جوی بود - شهابا هم صحبت میداشتیم - در جلال طبع فیتیر حیران میشد مدنی بدل بود خداش بیامزد -

خدا رفعتش را بجائی رساند
و ز تعریف انار باغ حیات بخش گفته

انار و لکش آن تازه بستان یوونی وانه پوچو نار بستان

نواب علیہ العالیہ بیگم صاحبہ این بیت را بسیار خوش کرده پانصد روپے صلہ و اوند این را باغی

در تنزل احوال خود گفته بعضی عالمگیر شاہ رساند کہ بیت آخرش این است :

گفتم قدیمی پیش روم پس رفتم
این چند شعر از زاد ما می طبع اوست

چورشته از گم گر لباس پوشانی بر گروم سر خود را همان به عریانی

پونچھ نکر و درمیان خرمن گل ششتر ام پدل جمع و پریشانی

نوشتیم که غیره گنج میانه من و تو چو خاتم و نگین است خانه من و تو

از وطن یاری نیاید یا من شهید ابرون آمدم مانند دست از آستین تنها ابرون

خوش را آشنائی حرف مکن — نقطه امتحان کاتب باش

ای ہمیں این ہمہ فریادوں کی گنجی جہیست شکر یا کن کہ دولتہ جاتی طہ پیدل وارو

چہاں ہم دل او گر شود بضر ما نخم جنوں بے پروا دسترس لبیک میناو

فی لبائل تومی خوردیم دل را از شراب
مختب پشیم که ما را با دوزخ و کرب و اختیاب

سید ایک گوہر میر محمد علی راج

از سادات پسا کت مر و بیت قلندر وضع آرا و مشرب پیشین سخن را ختم کرده و در جماعت پانز

و معنی بلند است از دوست ۵

جز بهوائی نبود این همه ما و من ما خالی از تن چو جبابه اند بهر این ما

هرگز آدنیا و دین هر دو به طلب باشد — در نظر جلوه قسرت آن منتجب باشد
 ای حریفان را بر ابریت رفته از سرپوش ما — ز انتظار دیدن قربانیان آغوشها
 ز چین ابروی او جوهر شیر میریزد — ز دگرگان چه بریم یک نیستان نیز میریزد
 که بر صفحه وحدت تواند بست نقش او — ز رنگ خود مصبور رنگ این تصویر میریزد
 بهت زوئی وصل یا دور به مطلب آسان بود — نمی شد که برون از آستین دست تو دامان بود
 بچنگ ما دین روزیکه از وحدت کمر بستم — ز خود بیرون شدند ما در فم شیر عریان بود

سید الانسب محمد زمان راسخ

از خوش خیالان زمان و بلند فطرتان جهانست طبعی عالی و شکرت رسا دارد — و در نازک بندی
 معنی یابی داد سخنوری میدهد صفائی ذهن و وحدت طبع او بمرتبه کمال است — فقیر تر خوش مطلعی
 گفته بود — میر معز و غیره صاحب سخنان همه خوش کرده و پسندیده بودند — هیچکس جای انگشت
 نداشت

سر خوش باندک تلخی اندوه عشرت هانی ارزد — به تشویش خلل این نعمت نیانی ارزد
 میر شنیده گفت لفظ تلخی بیجا است — همان ساعت فکر کرده لفظ کاوش بجای آن رسانیده
 فقیر باین قدر اصلاح او را اسناد خود میداند — و در شهر سر میزند و بیعت جبات سپر و تیغ رحلت آن
 عزیز الوجود فقیر چنین یافته

محمد زمان راسخ خوش خیال — در بغا بجان آفرین جان سپرد
 چو تیغ فوشت دل از عقل خواست — نرد گفت با دل که راسخ بمرد
 دیگر ماده تیغ این مصرعه است

راسخ دم بود محمد زمان

این شعر از او نامی طبع او است — ادائی دارد

یادی از شام غم ناله خموشان کردیم — مستی از سرمه گرفتیم و پریشان کردیم
 جامه صبر به بالائی چون تنگ آمد — هر چه از دست برآمد بگریان کردیم

له این بیت در بعضی نسخ نیست که: ای جانانی ازین لفظ و قالب شعر میدرسد: در دیگر آبا و مدنی با هم صحبت داشته ایم

ز گشت چمن بیرون چو آن سرو خرامان شد کشاد بال قمری باغ را چاک گریبان شد
 خرابی های عاشق بر فردرنگ ششارش پریدنهای رنگم آتشش را باد و امان شد
 از ظهور عشق عالم یک تبسلی بیش نیست یخت رنگی در پریدن طرح این کاشانه است
 بود از درد وحشت نشسته در خون طپیدنما شد و دامن تیر پا صید را گرد و میدنها
 جهان دیگرم پرواز را باید کزین عالم چو چشم خفته بگذشتم ببال آرمیدنما
 اثر بناله عاشق را اضطراب خود است چو برق جوهر تیغم ز هیچ و تاب خود است
 سرم خوش است ز جام شراب تشنه لبی جبین با دیده را صندل از شراب خود است
 یا چشم سرمه آلودش ز غمیشم می برو میکند گروم آهوز خود پنهان مرا
 جلوه گاه آه که گم گر شود میخانها خشک گرد می چو خون نافه در پیهانها
 خرمم در انتظار برق هستی سوزاوست میپرد همچون شر از شوق چشم و انما
 گشت خون از درد عشق آلود غم پیشام از می خویش است چون یا قوت زین پیشام
 هر قدم در پی ستون خون دل گم کرده ام باشکست شیشه می جو شد صدای تیشه ام

میر و جی

بر حقیقت او کماهی آگاهی نیست یک شعرا بمن رسیده و خوش آمده
 بکیش سخت و لالان هم فسوگی ننگ است گواه این سخن است آتشی که در ننگ است
آقا ضوی

یکتا بیت او از بیاض شاه ماهر انتخاب شده است
 بر مدار عشق هرگز دست از دامن سخن که سوزی سرو را قمری بسند می شود
محمد رضی کشمیری

یک بیت او نیز خوش گاه اهل سخن گشته - خوش انانیشه بوده است
 محبت را پس از قطع محبت لذتی باشد که شاخ نخل پیوندی به از اول ثمر گیرد

ملارضوان

از ولایت آمده در لاهور وطن گرفته بود. صاحب دو بیت بیش نبود. در آن دو بیت نیز
ابتدایال برآورده بچاره را پیمانه ساختند
گر ساقی کمر و خدایت میخانه می بندد که چون نگس بهر انگشت خود پیمانه می بندد
معنی این رباعی را تازه یافته بود یا دلان پسند نمودند مطلع بخاطر نیست
چون پیر شدی مشو ز مردن غافل صبح شب هتتاب نهان می باشد
حاجی محمد جان قاسمی یک بیت در جواب بیت اولش رسانده
نیچام خوارم نیر و کاش چو نرگس بودی بهر انگشت مرا ساغر دیگر

نرکی همدانی

از احوال او کماهی اطلاع نه. این تنه بیت ازوست
نه نکستی ز گلی فی پیامی از خاری دین چمن بچیدل خوش کمن ز گرفتاری
غرض الم بود از زخم ورنه فرقی نیست میان چاک دلی و شکاف دیواری
اگر حریف بلای هلاک خویش نخواه چرا که آرزوی مرگ غایت طلبی ست

زمانا

در معنی یا بی یگان زمانه نبود. این چند بیت ازوست
درو سر کفایت پیمانه فرزانگی ست نشسته آسودگی در بادیه دیوانگی ست
فی لقا فل از تو بی پیغم نه روی دل نه طور که چنین است آشنائی صفره و بیگانگی ست
قوت بال طلب تا هست کوتاهی کنی از حرم تا بی یک پیر از مرغ خانگی ست
آه چو بی روی تو منظور غم داشته ایتم آستین هست که بر دین تو داشته ایتم
آنکه در راه طلب تحت توان هست مرا زحمت کام از این یاد بپر داشته ایتم

شعب: برگشته جهان آبادی آمد با اگر چه شرمناک شد: این بیت که در مخوری فخر میکرد از دیوان محمد جان قدسی
ابتدایال آن دیار شد شعب: فیض این ستمی با چنین درست کرد. ستم خویش
فدایا قوت ناک رنگ پیش لعل می نوشش بود موج شب ماهتاب که بر و بنا گوشش
شعب: در این شاعر در تنه نیست. ۴: زمانه شعب: دو شسته ام -

محمد قلی سلیم

دور زمان شاه جهان بادشاه انولایت بهند آمده داد خوش خیالی و معنی یابی داده - در طاعت
نواب اسلام خان وزیر عظم میگذرانید - و شعرهای برجسته دارد - ازوست ۵

چشم نوز بیماری خود بر سرناز است — درنگان تو همچون شب بیمار دراز است
گدای کوی خراباتم و غم این است — که باوه آتش سوزان کاسه چوبین است
دل چو شکر گرم زمی جلوه مستعشق کند — ماهی موم با آتش چو رسد آب شود
در تلاش سوختن چو کاغذ آتش زده — و اغهای سینه ام با هم بجنگ نتاده است
توان از دانه های سحر دانست — که دلم را بدلمای هستی راهی
نوبهار است چمن و در پی سامان گل است — ای بر روی هوا و در چرخان گل است
بسته مگر کنیم از قبضه کمان او — در کشتن من تیغش افتاد و بیک پهلوی
بیماری چشمش را تو یزد چو بنویسند — از پرده چشمم آرد خوابان برق آهو
بعیش آبا و همدستان غم پیری نمی باشد — که مونته انداز شرم کمر باشد سفید اینجا
مگر نیم از قیصر و فقیر که من هم — در بهند سینه بجای خود شاه سلیم
سالمک یزدوی سالمک یزدینی

هر دو هم عصر بودند و عمارت شاه جهان بادشاه در بهندوستان آمده کوس سخودی نواختند
در تلاش سخن و کوشش معنی یابی هر دو کامل و استاد فن - اما غیرت آنقدر نداشتند که یک تخلص را
دو کس چرا اختیار کرده اند - این چند بیت از سالمک یزدوی است ۵

شکست شیشه خاطر ز ساغرم پیداست — چو لاله دل از کاسه سرم پیداست
جواب نامه من غیر نا امید نیست — دوست سودن بال کبوترم پیداست
از بس بدشت کرده ام آشفته نالها — چون زلف لیران شده شاخ غزالها

۱- قیاب هرگاه ذوق شعر خوانی پیرای که در میفرمود که دیوان سلیم که مضامین به شعر دوست بیاید - یعنی بحر متاج بود - معنی
از هر که می یافت می بست - سواي این از خود هم شعرهای برجسته دارد ۲- ب: حریفان ۳- ب: اهروی کعب: ۴-
در او اثر عهد شاه جهان و ولایت جات سپردند ۵- ب: اهروی -

در دور رخسار زلف بصدقیت جانست دیوانه ز بس پرشده زنجیر گرانست
 عجب مدار که طوطی شود شریک هما — فکرت زود تو در شیر استخوان دارم :
 ز دست یکسر ناخن مدو نمیخواهم — بزنگ غنچه بدل شوق جامه دارم
 از ما بسیران قفس باد بشارت — کز میضی یک منزل دایم بسیدیم
 صحبت ما عاقبت بادوست در خواهر گرفت — ما سراپا خا خشکیم او سراپا آتش است
 من اشعار بلاغت شعار سالک قزوینی
 کجک از حیرت رفتار قیامت زایش — بسکه ایستاده بره ریخته خون در پایش
 بیرون نرو و در قید هنر خویش — طاعت اسیر است به گلام پر خویش
 چنین بر چین ز جنبش هر خس نمی زنند — دریا و لان چو آب گهر آرمیده اند
 سائر مشهدی

شاعر خوش خیال بوده و بهند نیامده. این چند بیت او از بیاض میر معصوموسی داشته اند
 پر تو عمر چرا غیبت که در بزم وجود — به نسیم مژه بر هم زونی خاموشست
 میخانه از گردش چشمی خراب شد — خم گرد باد و بادیه اضطراب شد
 چون گرفتاری من دید محبت فرمود — که و گردام نسا ز نقض نفروشد
 قافلان بیگ سپاهی

خوش فکر بوده و همراه ایلچی هند بایران رفته با صاحب و غیره شعرای آنجا صحبت داشته
 یک برین صاحب با مالشافه تحسین کرده هند آورده پیش محمد علی مانه نقل کرده و ایشان پیش فقیر
 صاحب مجنون بریگ بادیه غمهای دل شمرده یا وزمانه که غم دل حساب داشت

له ب: خط له ب: به یک منزل در دام رسیدیم له ب: افتاده له ب: سائر مشهدی و قافلان بیگ سپاهی
 نیز همصدا را یکدیگر بودند. فقیر حقیقت ایشان نیز مطلع نیست. اما اینقدر میداند که هر دو خوش فکر و تازه خیال اند. سائر
 و هندوستان نیامده و قافلان بیگ سپاهی همراه ایلچی هندوستان بایران رفته با شعرای آنجا صحبت داشته مخصوص با صاحب
 که هم صحبت بود یک بیت صاحب با مالشافه ترفیع بسیار کرده هند آورده پیش محمد علی مانه نقل کرده و ایشان پیش فقیر
 اینست ۵ مجنون بریگ بادیه غمهای دل شمرده نادر زمانه که غم دل حساب داشت صاحب بایران هم بود
 اما او را همین خوش آمد ۵ ۵: چهرت -

اشعار میرزا صاحب این هم بلند تر است مگر آن عزیز را همین خوش آمده - منته
 رسید یار من از گرد راه می خواهم کمر کشاید و خجسته یمن حواله کند
 شد سفید از گریه چشم بسته شد راه نظر رشته کی از پنبه نمناک می آید برون
 از آن میان که تو داری گذشتن آسان نیست زوجه گر گزری آب تا کمر باشد

حکیم سید

صاحب این شعر است خوش فکر معلوم میشود
 در انتظار ای شردل شکوفه دار چشم سفید گشت و تو در دیده بودم

حاجی محمد اسلم سالم

از تو کران عمده عظم شاه عالیجاه است - بسیار خوش فکر و معنی یاب است - این بیت او
 آینه خیال بلند است

دنبند و بر قفا از بار دست جور ظالم را همان پیش است پیکان از هوا چون تیر بر گردد
 فقیر سر خوش نیز بشوق این معنی قصه کرده - بلکه تیری بر تیرش زده

بایز رگان بی ادب تیری مزن سوی فلک وقت برگشتن بود پیکانش آخر سوی تو

محمد صلح ستار

بطرف بنگاله بوده - بسیار خوش ادب است - از دوست
 کبابم میکند در می پستی همت پنا که گریک ساغرش کمتر دوی ز ناری بند

مشیرز اسفخر

در زمان شاه جهان سر آمد خنوران بود - این چند بیت از دوست صاحب تلاش بود
 چشم بر راهند میخواران که کی باران شود ابر بخوانند شان خانه گوهران شود
 از آب زرنجهر شیر و یه نقش بود - کین را نسب به تیشه فرما و میر ستار
 دغم نهک خشک شد و زخم بالماس آگه کن ازین بجزیره مرهم طلبان را

هج: حکیم سید - سید: ج: سید: ج: حاج محمد اسلم سالم: ج: در قفا: ج: محمد ستار: ج: سالکان: ج: و
 ج: همین یک بیت نوشته است - در کمره شعره ذکر ستار درج کرده است -

تیره نشینی گرت خالیت از روغن چرخ کلبه فقر و قناعت را بود و وزن چرخ

سیلح

صاحب بهین بیت است دیگر اندی شعر خوب بگوش نخورده
ولی با عقده در جمعیت سامان نمی باشد صدف را تا بود گوهر لب خندان نمی باشد

میر سید علی سید

سید مختص داشت در ولایت با میر معزم طرح بوده مشق او را نیز کم از مشق می توان
گفت این چند بیت از زاده های طبع اوست

از باد به فروخته حسن فرنگ را	خوش بشیشه کرده پریناز رنگ را
در بحر جوش دو جهان نقش بر آبست	با هستی او هستی با موج سرباست
معماری استلیم دل مانعوان کرد	چندان که در دیده کند کار خرابست
نموده می شفقی چهره فرنگ ترا	بناد بالش گل تکیه و اورنگ ترا
قد گر جانب بستان گذر آتش سرکش را	کند گلگون پیر نهانی رنگ لاله ابرش را
بقدر خویش در بر نشسته هر کس عالمی دارد	پلهری چون جباب می نباشد در شکش را
خوش آن ساعت که نیم در کنار خویش جایش را	چو گل واکرده باشم غنچه بند قبایش را
نیم غافل کند گر جلوه برخاکم پس از مردن	جواب اول طپیدن می و هم آواز پایش را
فرنگی زاده در اصفهان دل برده از دستم	که هند از تیره بختی های من باشد خدایش را
چنانم دیده لبریز از خیال آن بدن باشد	که هر مو بر تن سیمین او مژگان من باشد
ز بس لهار و ناز خود ز شوق گفتگوئی او	صدای پا بگوش آید چو جانان در سخن باشد
نگارین کی شود سید کف دریا و لان هرگز	حنای نیچهره جریان ز خون خویشتن باشد
بصرای که ناز از جلوه گرداند عنانش را	جواهر سرمه سازند آهوان ریگ و انش را
مرا افکند و ششهای عشق او بصرای	که از مژگان شیران بهره باشد آهوانش را

لهج: بی عقده و لهج: خلف میرضی بیوتات کثیر بر از رزور و میر جفان دانا شامقاز خان سید مختص میگرد و هند نباده
لهج: خطهم بطر ولایت بسیار شیرین می نویسد اشعار او را بر معجزه هند آورده لهج: بتار لهج: صحر لهج: یار که لهج: شیرین -

چنان آرم در غوش آن بت گیسو سلسل را — که نتواند خود بخوابد وید از ناز محفل را
 چمن را فترک گیرای بدست اندازد دوست — شوخ چشمان را رنگ گردن کند ناز دوست
 هر کجا گردد شکار افکن قیامت میشود — شور و محشر گوش بر آواز طبل باز دوست
 این چهر نگست که از عکس گل رخسار است — جوهر آینه ابر شفق آلود شود

سید علی خان

خوش نویس جوهر رقم خان خطاب داشت به گاهی فکر سخن میکرد چون تخلص نداشت نیش را
 بجای تخلص اعتبار نموده شد از دوست ه

نفسم سوخته فریاد خموشی دارم — ناله در گریه سرمه فروشی دارم
 بیابیل با هنگی که میدانی بخش هوی — که از خود رفتی در پیش دارم تا سر کوی
 من آن مرغم که آهنگ نوبی در هر نفس دارم — صفیری میکشتم تا غره داری از نفس دارم

میر جلال الدین بیاد

در لاهور وطن داشته صاحب فکر معانی و تلاش بلند بود اما چون من طالع شهرت و قومیت
 نداشت ه

موجودت اگر چون مورخ خواهی سر خود را — مکن مقراض عجز خویشتن بال و پر خود را
 تماشائی جهان اهل عدم را در نظر باشد — توان از خانه تاریک دیدن حال بیرون را
 لذت حیات از غفلت نیا فیتیم — چون نشسته شراب که در خواب بگذرد
 نمی خواهیم که دنیار را نظر بر حال من افتد — که چون طاول از زینت گره بر بال من افتد
 خبر زنده ولی نیست اهل مدرسه را — که دل بسای گیس و کتاب می میرد
 چه آفتاب لب بام آخر وصل است — رسید بر سر ناخن جنای عشرت ما
 مگر ستاره بخیم شرار کاغذ بود — که تا سوختن هر از سرم نکرده گذر

لهب: ناز هب: رخسارش که و سیر عنایت خان هب: خدمت دارد و کلی کتابخانه سرکاره الادب است هب: ده
 نوی لهب: جمال الدین بیاد - هب: سعادت خلف میو حال الدین محدث بوده هب: وقتیکه برای مطلق بشاه جهان
 آباد آمده بود - یک دو صحبت فقیر را با وی اتفاق ملاقات افتاده - مرد عزیز می بوده - قریب یک ده جز و در بیاض سن اشعار
 بخط خود نوشته - در سنی های تازه یافتن و خوب بستن کوتاهی نکرده -

بعد از قید کرامی ندارد و جان محزونم

ملا سیرانی

و عهد چنانکه شاه بنده آمد و خوش طبع و خوش منکر بود و گویند وزی در مجلس نواب قلیچ خان حاضر
شد نواب فرمود که ملا سیرانی ما هم منکر میکنیم شعرهایی ما را شنیده - عرض کرد نشنیده ام
عنایت فرمایند مستفیض خواهیم شد - فرمود که سفینه من بیاید - بیاض آوردند - بارست گرفته
چند غزل بی سرو پا و چنار بیتابی معنی و نامر بو طبر خواند - سیرانی چند جادخل کرد و اظهار
استادی خود نمود - نواب بر آشفقت و زبان نفیجش و دشنام کشود - شاعر سرفرو کرده می شنید
بعد از آن بر خاست و عرض کرد که نواب سلامت - این نثر نواب به از نظم نواب است - از
اشعار او با الفعل و شعر بنظر در آمده - ازوست

در چشمم نرم رنگ جهان برق و سرب است تا دیده بهم بر زخم این خانه خراب است
مشرکان من اگر نیاید بسیار فرو نیرخت آغوش آن نخل که نزد یک باب است

حکیم

مجنوب و وضع سرو پا برهنه بود بمذاق تعاقب آشنائی تمام داشت و گاه گاه فکر باغ می کرد
و ار اشکوه خلف باد شاه از راه موحدی او را دوست می داشت پیش پا و شاه تعریف او کرد
خلیفه الهی عنایت خان آشنای برای تفتیش و تحقیق کشف و کرامات او فرستاد - خان معز الیه
آمده او را دید و باز بخیر مت شاه رفت و اظهار احوال او به این بیت نمود
بر سر مدبر نه کرامات اتم است کشفی که ظاهر است از کشف عورت است
در او اهل جلوس عالمگیر شاه بسبب اتحاد و عربانی بقوای علمای زمان تفتیش رسید از سر مد است -
سرمه چهل طلم را که در واکردم در شام دریچم سحر واکردم
هر چنانکه خواب را ز سر واکردم دیدم همه خواب تا نظر واکردم

۱- نخب این بیت نیز دارد - مست ساغر کیف انجمن نصویرم که خود پیشتر از باده کشیدن نظم ۵۵ ب-
سرای ۵۴: در چشم جهان ریگ جهان بر من مر است ۵۵ که شمر می کرد - رباعیات او مشهور است بیشتر رباعی میگفت
۵۵ ب- پسرکان شاه جهان ۵۵ ب- پیش باد شاه تعریف کرده طلب حضور نمود و وزی که داخل اردوی معنی نشد -
حضرت خلیفه الهی عنایت خان آشنای برای تفتیش ۵۵ ب- در واکردم - ۵۵ ب-

سرمد که ز جام عشق مستش کردند
بالا بروند و باز پستش کردند
میخواست خدا پرستی و هشیاری
مستش کردند و بیت پرستش کردند
هر کس که ستر حقیقتش باورش شد
او پهن تر از سپهر پنهانورش شد
ملا گوید که بر فلک شد احمد
سرمد گوید که فلک با صحرورش شد

سر خوش

خادم درویشان بلکه خاکپای ایشان محمد افضل سر خوش از خانه زاده آن شاه عالمگیر است یکچند
در عالم جوانی در پی دولت و دنیا و تلاش منصب جاه سرگردانی بسیار کشید آخر بتوفیق الله در شاهجهان آباد
گوشه عزلت اختیار نموده خدمت درویشان را سرمایه سعادت دانست

نیست در عالم بهشتی خوشتر از خلوت مرا دوزخی نبود بهتر از گرمی صحبت مرا
دولت بیدار عرفان و ادعای نعم البدل کردگر گردون دون محروم از دولت مرا
بکرم الهی اکثر عزیزان کامل را که درین عصر بودند دریافت و با جمیع خوش خیالان که درین زمان کوس
سخنوری مینواختند صحبتها داشت و استفادها نمود تا اعتماویج کمالی بر خود ندارد و مگر گاهی
بخاطر میگذرد که با صاحب کمالان آمیزش داشته ام هر آینه بی نصیب نخواهم بود - جمال
همنشینان اثری کرده باشد چنانچه مرزا صائب فرماید

اگر چه نیک نیم خاکپای نیکانم عجب که تشنه بمانم سفال ریحانم
گفته اند که شناخت عارف و شاعر خواننده اصول موسیقی با خبر و غیر هم بسیار دشوار است
مگر تحقیق شود که با کدام کامل صحبت داشته و با کدام هنر و اختلاط ورزیده قیاس حال او
از آن عزیز کنند چنانچه مولوی معنوی فرماید

گر تو شناسی کسی را از ظلام بنگر او را کوش سازنده امام
چند شعر از زوای طبع ناقص خود می نگار که باری باین وسیله دشمار عزیزان و قطار بندگان
ایشان در آید - این چند بیت سر خوش کرده عزیزان صاحب کمال است

له با: آخر چون دید که سعی بجای نرسید بوسیله نذر متی بعلو قلیل قناعت نموده در شاهجهان آباد پای در و اس عزت کشید -
خدمت درویشان را سرمایه سعادت دانسته از فیض صحبت ایشان بهره تمام حاصل کرد و له با: سازنده -

سرخوش بهوشیاری را حجاب یا دیدانیم ما بیخودی را از هم بی اغیار میدانیم ما
 تیزی ساز و قتل عاشقان شمشیر را این قدر هم تهم از ویسار میدانیم ما
 چنین گر میگذازد و ضعف جسم ناتوانم را جباری میتواند آسمان گشتن جهانم را
 بتجالی نیست در شب بچران ز تب مرا کدورت تو خیمه زده جان بلب مرا
 کجا فقیر بدل جادو تو نگر را زمین فرو بروی چو قطره گوهر را
 پیووه ایم بکه زه کلعدار را از فرق پا چو شانگد زشتت غار را
 مبنی دل بزر و مال و بجهان سرخوش بهر و دوست صدف سان محب گوهر را
 آئینه دار حسن بود زده ذره ام گشتم سپند آتش خود چون شرار را
 کنم زباده گوار ابدل غم اورا توان باب فرد برو تلخ دار و را
 چه گفتگوی که چشمش نمی کند بامن از و پیرس که داند زبان آه و را
 نفس را غالب چو بینی از لباس تن بر آ را هنر آن چون تیغ بر و از و پیر این بر آ
 نظری بگل شبنم زده افتاد مرا آمد از زخم نمک سوو جگر یاد مرا
 ز چشم شوخ کردی تیره روز لاله گل را بنجاک سرمه کشتی شعله آواز بلبل را
 نیست ذوق گفتگو طبع مال اندیش را میکنم چون خامه خود پایال حرف غولیش را
 نیستم آواز قید خطش هر جا روم چون قلم پایم ز خود پیدا کند زنجیر را
 عمر چون تصویر صرف را ز پوشی شد مرا هر و لب چسبیده عشق خموشی شد مرا
 شکوه پادشهانست کشته گان ترا جنازه تخت روان است کشته گان ترا
 کوزه دولاب شد پروانه اش بسکه گرید سجده بر تقوی ما
 معنا از احوال ز باقیست تار و حساب نشنه آخر نشنه خیز و کر کشور با بخواه
 رشته داری از تعلق ساز نقص عزلت است لغمه تار رگ گوهر شکست قیمت است
 برق جولانی کبی پناه ازین اوی گدشت چشم آموچو ابر تیره از باران پراست
 رام گشته وحشی مطلب بنا کامی مرا بخت من چون چشم آمو در سیاهی شست
 نیست شایهی جدا از فقر که طبل گویم از پوست کنده کشکول است

تا مرا یک پای ثابت و طریق یار گشت پای دیگر گردان از شوق چون پکار گشت
 بهیوده دل زنده کشان سوسه ناک است از یک قارح یاده حساب همه پاک است
 از خوشه انگور عیان شد که درین باغ شیراز جمعیت دلمارگ تاک است
 شریک صاف دلالان اندر خاشاک در ریخ شکست آئینه زخمی بروی تمثال است
 غنچه تر سبب بر آه نازنینم بشکند برگ گل در زیر پایش کم ز لحوت شیشه است
 بود و اعظم ز علم باطن اعمی که چشمانش چون عینک در کتاب است
 ای خورشید خاک من بیتاب چه شور است بر داشت همین خطه خواب چه شور است
 از ورق گردانی در دکان کبی وارسته نیست در همه یوان او یک مصرع جسته نیست
 از دامن وصال جدا نیست نیست عشق پای چراغ حسن تو بخت سیاه ما سرت
 شیرینی سخن بر رعایت مقدم است کی حق این نبات ز حق نمک کم است
 ز احسان پیر بند خسته دیوار و شمشیر زخمی دمان پر گل را لقمه مرهم است
 بر اوج جاه غرور دلی رسا گردد به پشت بام دوبالا صدای پا گردد
 کفر و دین متفق بود حدت او است سخن هر دو لب یکی باشد
 سازیم عشرت با بی رخت از کار ماند لغه از لبس نارسائی چون گره در تار ماند
 تا نظر حسن صیادم قنار از زیر دام دانه از حیرت چون مغز پسته و در نقار ماند
 سازیم در جنگ بر دل ساز جنگی میشود فی چو گیر و وصل با پیریکان خانگی میشود
 ناگهان گیر است کین است از جان شسته دل چو پیر از داغ حرمان شد پلنگی میشود
 رونق پیدا و او از اضطراب مابود جوهر شمشیر نازش بیج و تاب مابود
 برق پیش رخسار با پای خواب آلوده است عرصه کونین یک گام از شب مابود
 تنزل پیشه کی از تیره روز بهارین باشد که بالاشام اگر شد صبح در زیر زمین باشد
 زمین و آسمان در یکیشی فرمانبرد گردد سرت چو گرد و دانستی جهان گرد سرت گردد
 محالست این که بعد از هر گاه هم دست از تو بدارم که زمین خاک گرد و دامن تو خواهم شد

تن بده اختلاط چسبان را — جامه تنگ زود چاک شود
 چنان بی روی او آماوه شیلون بود گلشن — که گزناخن زنی بر ساغر گل در صدر آید
 رزق را روزی رسان مقدار هر چه بماند داد — خوشه را چندین شکم داد و هر یک دانه داد
 از زرو مال جهان عریان تنان ارسته اند — غنچه سان اندر گره خود را چو گوهر بسته اند
 ناله ماصورتی بگرفت بلبل ساختند — لخت های دل بیک جامع شد گل ساختند
 خط او شایسته ی کز بخت ما برداشتند — دو دو دل آمد بر روی کار کا کل ساختند
 آنچه کم از طاقت ناشارت یکنیش فرو د — صبر ما بر وند در چشمش تعاف قل ساختند
 مرم و از جستجوی او نیاسایم هنوز — میدو و چون ریشه زیر خاک اعضا میهنوز
 بسکه از نا محرمان پوشیده دازم راز خویش — بهنجو خط سرتا پیایم سمره آواز خویش
 نه بند و درم صورت نمائی خط و خالش — ز شوخی نقش بر آبست و آئینه تمثالش
 چسان بر خوان آن مه نامه مشتاق دیدارش — که خط را پنحو ظلمت محو سازد نور زخارش
 بر دهن دست گذار و ز ادب گل نجمن — که بگوش تو کند عرض پریشانی خویش
 رنگ صلیب طپیدن ریختی در جان برق — در گرفت از شعله شمع زدت و امان برق
 سینه سوزان محبت را بحشتم کم مبین — هر شراری دارد اینجا و فعل سامان برق
 ظلمت زوایای هستی من شد ضیائی دل — گشتم همان برنگ گهر در صفائی دل
 بسکه بگذر از شرم حسن آن زخار گل — عطر ماند بر کفش چیدند چو در گلزار گل
 زیب خوابان دگر از زیور و لعل و وراست — بلبت بس رنگ پان و گوشه دستار گل
 کی شود از ناز با خاکساران چا چشم — آه که می پوشد ز گرد سبزه در گلزار چشم
 دین دنیا خور در هم تا که ما پیدا شدیم — از میان این دو کف پنحو صد پیدا شدیم
 افغان من خبر و در حال خسته ام — بر تیر آه نامه اعمال بسته ام
 عشوه هر دم چشکی میزد شوخی سوتی من — من هم از رنک خود اشارت داشتم

له و بهار غم این شعر چنین آمده است -

تن بده اختلاط چسبان را — جامه تنگ زود پاره شود

جنبش لب در حدیث عشق پری لطف بود از طپیدنهای دل با او حکایت داشتم
 بداحتی گز نشسته سرخوش بعزالت یافتم داشتم قصد صلح گر با خضر صحبت داشتم
 تا ز حرف جستجویش دم زدم چون دو لب کونین را بر هم زدم
 سکوت داد و نشاط دگر درین چنم سخن بجزده بدل شد چو غنچه در دهنم
 ز بس سحر دگر هر گام در راه فسادام چو برق از گرمی رفتار آتش زیر پا دارم
 ز بس شرم تو ریزد رنگ خاموشی بکام من چو شمع گز زبان جنبه عرق گرد و کلام من
 ز آبادی فزاید شور سودا و داغ من سواد شهر مشک سوده افشاند داغ من
 چه پروا عاشق و ارسته را از آفت دوران که باشد آستین چون غنچه دامن چراغ من
 فزاید کاوش غم حسن شور انگیز سودا را که ناخن جلوه ابرو کند بر چشم داغ من
 هموار ز کس نه بیند آزار نتوان کف دست را گزیدن
 مروم از حسرت ز پیغامی دلم را شاد کن ای که میگفتی فراموشت نسازم یاد کن
 سرمه چمن گلوی عاشقان از نال بیت هر قدر میخواهی اکنون جور کن بیداد کن
 هر زه ناله های دل سخت در دهر فرو دور شوی صبر از پهلوی ما فریاد کن
 بصرای مرا افکند حسن بی نشان او که از خود رفتن مجنون بود ریگ و ان او
 گرانت از زناکت نشسته می بر دلخ او ز بار رنگ صبا بشکند چون گل ایلخ او
 مزاجش تاب شور نغمهستان کجا دارد که بر هم می شود از قتل مینا دلخ او
 چه پرسی ظالم از حال بخون آغشته تیغ که بر روی نمک خوابیده همچون لاله داغ او
 شد آب بسکه پیش رخت از حیا نگاه ریزد بر رنگ اشک ز مهرگان مانگاه
 لبرین ناله گشت ز بس پائی تا سرم چون فی بود بیدیده زارم صد نگاه
 شکار افکن دیدن صحرانگذا کرد دگر وی چو داغ لاله در خون خفته بر چشم آهوی
 ز گرداب گریه و رمای ابل دنیا را بساکشی درین یک قطره آبست دریائی
 کشیم و چین آه از غم آن گل با فوسوی درون بیضه بلبل سوخت چون شمع بی فانوی
 شراب ز شرم لعش بسکه بر هم رنگ گرداند نایم نیشه صباست یاد جلوه طاقوی

سربازی خواهی که قدم بر راه حق بگذاری باید که بجف و امن پیری آری
 بی آینه پنبه در نگیرد و هرگز یک عمر اگر در آفتابش واری
 از باد مرافزون شود عقل و شعور ساغر خضر ره نشاط است و سرور
 می روشنی طبع بود سر خوش را روغن همه در چرخ گرد و نور
 در ابل جهان بود قناعت کمتر مایه ز ادبست حصص طبع بشر
 بنگر که غور و طفل ز یک پستان شیر در دست بگیرد و سپستان دیگر
 هر کس که بود ز سیم و زر زیب و فرش باشد پس مرگ ناگزیر از سقرش
 بنگر که چو شود جامه زرباف کن سوزند و آتش از پی سیم و زرش
 شامی شکو

صاحب سخن و استاد فن بود و شعرهای برجسته دارد و مثنوی در مدح شاه عباس فرزند وای ایران بسیار تلاش گفته. شاه بیت اول پندیده او را برادر کشید

اگر دشمن کشد ساغر و گرد و دست بطق ابروی مستانه اوست
 صد روز بهر ساعت در شهر تومی گروم من گرد و سر شهری زبیر تومی گروم
 عشق چنان گذاخت که دوران ترم غم عضو ی نیافتند که ناخن فرو کنند
 دیروز توبه کردم و امشب به پای خم آن طاقم نماند که می در سبک کنند
 ملاش پیرا

در او اثر عجمها انگیزی و او اهل جلوس شاه جهان بهر صفت همد آید و هنگامه سخنوری را گرم داشته
 شاه شعرایی که قافیه پیماست و در عمار خود یکجاست زمانه بود روزی در مجلس سخنوران و کرامین

له ب؛ با اعتقاد خود معنی های تازه می یافت اما یاران او بتنازل اندر یک شعر او بهی آورده و چنانچه قیصر و سعاد الله
 خانی را بادی در دارالخیر اجیر اتفاق صحبت افتاد هر بیت که او بخواند بتنازل آن می خواند. عاجز شده و گفت آخر هم من
 چیزی دارم گفت ظاهر از شما باشد.

شیدان ای بروی تو کرد آینه را چشم نیاز شاه را دست دعا در شام زلف تو دراز
 این بیت هم حرف زدن پیش نیست. رساله درین ماده ترتیب داده هر چه میشد قوافی و اندیش در آنجا نوشته. میر معتر
 موسوی یک مطلع اش را روزی بسیار تحسین میکرد. فقیر گفت مطلع خوب است لیکن پیش مهر رخ خوب نرسیده. آخر مایه فقیر
 آخر مایه و راسطای دیگر ساخت و هر دو مصرع خوب رسانند.

مطلع او در میان آمده همه خوش کردند

بسکه انباشته اشکم رخ کاهی از خون
فقیه گفت بدین مصرعه خوب نرسیده است - بدیهه مطلعی ساختم

بسکه میریزد و سرشک از دیده گریان ما
بسته از خون چو پرهای بهم مرغان ما
وقتیکه این مطلع قصیده را گفت و در میان آورد

شیدا چیست دانی باوۀ گلگون مصفا جوهری
یاران خوش کردند و در ترانهها بستند چون سبوح مبارک
با و شاه دین پناه رسید - بیدار شد
زبان بتکفیر او کشود که تعریف این امّ الحیاء است که حرمت آن به نص قرآن ثابت است
چنین گفته - پایدار که از ملک ما بدر آید - چون حکم باخرج او صادر شد - بوسیله یکی از مقرران
این قطعه گذراند و پادشاه رحیم دل را بر حال خود هر بیان رساند

شیدا جهان پنا ما شاما بقدر جاه و کلال
نیافرید خراج چون ترا عدیل و نظیر
بوصف می زده سر از من این دو مشت خوش
که گشته و روز بان همه صغیر و کبیر
اگر چه نقش عام هست منیش خاص است
بخاص تمام بود شهره آنچه بار منیر
چنین که میکش اسرار مولوی جامی
که هست گفته او و روز و تقصیر
بوصف می ز صراحی دوباره قلقل می
به از چهار قلقلش گفت و فارغ از تکفیر
مرا به کفر چه نسبت بود که به زنی
سخن چنین گفت و هیچ نایابش بضمیر
مرا چون شاه بر اندکجا تو اتم رفت
بگناه را ندان از کف بجای و شمشیر

این بیت ملا جامی برای استنشاء و ملا این جا نوشته شده

از صراحی دوباره قلقل می
نزد جامی به از چهار قلقل است

بر قصیده خان زمان محمد جان قدسی ملک الشعرا که گفته

عالم از ناله یمن بی تو چنان تنگ فضا است
که سپید از سر آتش نتواند برخاست
مناظره کرده که همه صاحب بخنان پسندیدند -

مشهور است که شاعر ظریف طبع بی باک شوخ و هین بچو گو حاضر جواب بوده بچو استاذ زمان
طالب آملی که از امرای پادشاهی بوده چنین گفته ۵

شب و روز محروم ما طالبها پی جیفه و نیوی و تنگ است
مگر قول پشیمبر آمد بجای که دنیا است هزار طالب سگ است
بیت دیگر در بچو جناب مسکی و نجلی حکیم حافق چنین گفته ۵

بچو میرزا امیر الله پسر خانخانان که او را مخطی میگفتند بسیار بلطاقت گفته ۵

۵۲

گویند وقتیکه ریایات عالمیات بسیر کشمیر تشریف برو در آنجا شالی کمند چند ساله ذخیره و بر سر کا
جمع شده بود و حکم شد که چهارم حصه بشاگرد پیشه نخواه نمایند برات شیدا این بند شد پیش اسلام خان
دیوان اعلی رفته اظهار ابرام نمود و یسا ولان بی حرمتش گروه از پیش نظر را زدند چنانچه و تارش
از سر افتاد بانگ برداشت که نواب سلامت عرضی دارم برای خدا بشنو چون قدری نزدیک
بردند گفت عزتی که من در دیوان شما یافته ام شما نیز بدیوان من نخواهید یافت - نواب متعجب شد

له ب: چه تصرفات و گفتگوها و مناظر با کرده ۵ فحش است (لهذا حذف شد ۵ این هم فحش است ۵ ج: روزی در
جعی شعر افشوده بود - اطری شاعر نابینا در آنجا حاضر گشت یک بیت تازه گفته بود و در مجلس بی محابا بر خواند ۵

خواه با اطری و خواهر بیکانه نشین
مجلس شرم تمام بر تو نگهبان کردم
ما شیدا لذت بخش هندی مشهور است که زمین تابینا را خدا انجمن است ۵ ج: حکم شد که چهارم حصه مطلب نقدی بشاگرد
پیشه ذبح نموده شالی ذخیره نخواه نمایند - دیوان ایام شیدا انجمن رو میرومیه داشت برات این هم بند شد پیش نواب اسلام خان که
ذخیره عظیم بود عرض کرد که من شاعرم و پادشاه این قلیل و بیهوده تصدق فرق مبارک بمن میدهند شالی اگر حق بمن چه مناعت
دارد - نواب فرمود حکم عام است که بشاگرد پیشه چهارم حصه شالی نخواه نمایند - برای تو من ضابطه دیگر ندارم کرد - اگر میخواهی بچو
الان شیدا سلجوق و ابرام زیاده از حد بود - نواب فرمود که دور کنید بچو حکم یسا ولان و میرزا و کائناتش کرد چنانچه
دستارش از گردنش بر زمین افتاد - گرفته بیرون کتفه انگشت در شیدا را بانگ برداشت نواب سلامت عرضی دارم
برای خدا بشنو - نواب فرمود که بیارید - نزدیک آمده گفت نواب سلامت عزتی که من در دیوان شما یافته ام -
شما هم در دیوان من خواهید یافت - نواب خندید برات او و خط معانی کرد و در -

بر آتش در دست گرفته دستخط معانی نوشت. اگر چه اشعارش مشهور است این چند بیت خوشگانه
میر معجزتلمی گزید.

مرانیاز تر از ناز هر دوی زبید — چنانکه زیر دهم ساز هر دوی زبید
چون غنچه دل ز دوست جدا شد گره را — مشرکان بهم چو بند قبا شد گره را
بنجه اهل سخا و جانب و ست گدا — وقت رفتن غنچه و بهنگام بختن گل است
مروغم را ز طرب تازه و ماغی نبود — خانه آتش زده محتاج چراغی نبود
ساده کوچی که بیک غمزه دلم شیرا کرد — آفتاب و شوق ستم کرد که خطیب را کرد
تو از تخمین من از حیرت نه ایامی نه فقری — بدان مانند که همیزم است تصویفی تصویر
اگر کس بر افشانی هوا و مشک تر پیچی — و گزین ساره بنمای شب ما در سخن پیچی
فسو نگردان آن خاکی که از وی بوی ما را آید — شناسم بوی زلفت را اگر و مشک تر پیچی
خورم ز دست غمزه خون ناب راتنها — چنانکه میکش مفلس شراب راتنها
گهی بروی تو و گه بسوی گل نگرم — کند مقابله کس چون کتاب راتنها
چو عند لبیب بخواند کتاب خنده گل — بستم تو بود انتخاب خنده گل
جفا نگردد که بدیوان عشق می طلبند — ز آب و پیده بلبل حساب خنده گل
حیرت حلقه مارا در آب می یافتند — کتان ما بشب ما هتاب می یافتند
بعشق خواب طلب میکنی برو فافل — بکار خانه و مخمل که خواب می یافتند
یک ابر بر نیامده با چشم تر که ما — یک لاله سر نکرده بدخ جگر که ما
گل خنده این قدر نکند روز و شب که تو — بلبل نثار این همه شام و سحر که ما
عشق با صحن است در هر جای جوت که هست — حلقه گرد و طوق قمری گر شود در چوب سرو
شهرت و حسرت آن خوش است ای نازک بدن گشتم — بجای موی سر در ماتم بند قبا بکشتا

شادمان

از سلاطین زادای قوم گزیده است. ملک ایشان مابین پنجاب و حسن ابدال واقع است.

لهب: یار لهب: غش لهب: شینا حیرت عشق تو ای نازک بدن گشتم.

منصب ترک نموده در وطن گوشه انزوا اختیار کرده - طبع درست داشت - دیوانی بطرز قدما
ترتیب داده - اما آنچه صاحب نغان از وی شهرتی دارد این بیت است ۵
شاخ شکسته گل ندید یک لاف یا هر جا شکست خورد گل آفتاب داد
روزی شیخ عبدالعزیز وار و غده عرض کر که عزت تخلص داشت پیش فقیر نقل کرد بادشاه عالمگیر
امروز از من پرسید که شادمان سوائی این بیت شعر دیگر هم خوب دار - بنده عرض کرد یک بیت
دیگر او بنیستم بر بستره و در هم تلاشی است - از دوست ۵

جز من کسی دگر ز سلاطین روزگار سدی بروی بحر گوهر نه بسته است
فقیر گفت بادشاه عالمگیر شعر فهم نیست ابطال شما جهانگیر شاه نبود الا امید دید که کار یکی میکشید
در حضور بادشاه این چه طور شعر بود که خواندند بیت فخریه اوست - از شعور شما بهیتر است -
تا مل کرد و گفت - فلا فی راست میگوی خطای عظیم بود حق تعالی بخیر عفو کرد -

شوقی

از وی این بیت شوق افزاست - غیر از این بگوشتش نخورده ۵
ایسر عشق و گرفتار قید تقدیرم چو شیر از دلف میگذرد زنجیرم

میرزاوی شاعر

دین عصر و ایران هنگامه سخنوی را گرم دار - شد عارفانه میگوید ۵
بیاد لوگلی چو غنچه شب و لنگ نبشتم سحر چو جریب صبرم چاک شاد و راهان دیم
فقیر سرخوش نیز ازین قبیل بیتی رسانده ۵

دست در و امن متشوق زهوش خواب و امن خود بکنم بود چو بیابان شدم

شرف الدین حسین

ازین عزیز نیز یک بیت از زبان میان ناصر علی شنیده شد ۵
حسرت نظر نکرده چشم سیاه کبیت شور جنون صدای شکست کلاه کبیت

۵ در نسخ ج این شعر در ذکر شادمان نوشته است ۵ ب - میرزاوی شاعر تخلص در ولایت هنگامه سخنوی را
گرم دارد ۵ ج - محمد شرف الدین -

شریف تر شیری

یک رباعی او از سفینه محمد علی ماهر نوشته شد - میبای

پوشیدن چشم من بدیدن ماند بر پای نشستم بر فتن ماند
پایند هیچ مانده ام بر سر راه چون حرف که بزبان اکن ماند

شعری

از و در بیت بنظر آمده خوش فکر و صاحب خیال و تلاش است
لبت زخمه نمک بجز جوت جان ریخت نمک ز تنگی جا الزب نمکدان ریخت
زمانه دفتر اوصاف حسن یوسف را ز شرم حسن تو برده بچاه کفان ریخت

شوکت بخاری

بسیار نازک خیال و صاحب تلاش و معنی یاب بوده است - گویند از خاک توران مثل او برخاسته
اشعارش در ایران و بخوران شهرت تمام وارده

بچو گندم گندم ز او سفر می بندم - نان نه کرده خود را بگری بندم
از هر قطع کردن شغل حیات تو - چون آره دو نفرش اندر کشاکش است
خطی که بیا قوت تو نظاره پند هست - گردیست که از آمدن خنده بلند هست
شهادت نامه ما قاصد دیگر نمی خواهد - برو بکتوب مار چون دم تیغ تو برگرد
خانه ما کم از فنا کرده نیست - چشم عنقا چو مرغ خلوت باست
دوران چشم تو نکشاید دل از بستان مرا - می نماید ترکش بر تیر نرگس دان مرا

ب: نمیدانم که کجاست و کیست ب: از تازه گویان می نماید ب: صاحب تلاش بود در درست

کفتن عاج چنانکه این دو بیت معلوم خواهد شد

شوکت: خطی که بیا قوت تو نظاره پند هست
سر خوش: غبار خط که بیان اولی نگار شده
شوکت: و در قفا با خاک یکسان بود از پستی
سر خوش: پست تر باشد در کنگه فنا از خاک بهم

ب: ز عدم -

از غبارم گرد باد سرخیز و بعد برگ بسکه دار و گردش چشم تو سرگردان مرا
 عیار رنگ عاشق گرد و از بخت سیاه کامل طلای زعفران را جبهه بند و محاک باشد
 در شهر فنا با خاک یکسان بود از پستی پی داخل شدن چون شمع وز دیدم قدر خود را
 سواد هند را میخانه اندیشه میدانم خنای پای سبز از امی ته شیشه میدانم
 در از بریگانی شوخی بروی آشنا بندو که از وحشت بشام ویده آه و خابند
 نیست از حسرت دیدار تو چشم خالی نم اشکم چه هوا گشت نغمه میگرد
 آوازه فنا نمکند نغمه قبول دست زده است رعشه پیری حیات
 فزون شد از سواد خط فرغ حسن جهان را صفایین و میل سرده شد چشم سلیمان را
 غریق بحر وحدت جلوه کثرت نمی بیند بنیر آب نتوان دید موج روی دریا را
 قامت خم باشد انگشت اشارت همی خاک خویش را پیران نشان از منزل خود میدهند
 می نماید گردش گردون ضعیفان را قوی مور مار حلقه میگرد و بروی آسیا
 یک داغ می نماید از دل هزار داغ آینه خانه است چراغان بیک چراغ
 رشته نظاره خود بین کم از زنا نیست چشم پوشیدن ز خود خود را مسلمان ساختن
 زینهار از جاوده افتادگی بیرون مرد کین ره خوابیده دارد سر بر زلفی بهشت
 نمک از زنده دارد پسته لعل سخن گویش ز شیرینی بود حلوا ای سوبان چین ابرویش
 دیوانه کرد بسکه هوایت بهار را یافشد کف از شکوفه بلبل خسار را
 مباد اول ز بیم شام هجرانش غمین باشد پرویز مل میخواستیم که عالم بیزمین باشد
 چون و فغان هر دو عالم را بهم آورده اند عاشقان از پای خود تا خار را بیرون کنند
 بود موج تبسم جنبش کمواره نازش خبر از گریه ام آن طفل بی پروا کجا دارد
 نموده است تشافی بغیر نام زمین مرا کسی که به بیم تو برو نامم برو

مرزا محمد علی صاحب تبریزی

در ملک اصفهان کوس رستمی می نواخت - در تمام عالم آوازه اشعار و عیار خویش انداخته

از زمانی که زبان سخن آشنا شده چنین معنی یاب خوش خیال بلند فکر بر روی عرصه نیامده.
در صحن حیات دیوانش مشهور و اشعارش عالمگیر بود. خنکار روم و غیره پادشاهان در نامه های
خود از والی ایران درخواست دیوان او میکردند. شاه پیرسم تخفگی و هدایا میفرستاد. و در عهد
صاحب قران ثانی شاه جهان پادشاه بهند آمده چندی یا ظفر خان در کابل بوده همراه او تا
وکن سیر کرده باز باصفهان رفت. با نواب جعفر خان نیز دوستی داشت. از ولایت این بریت
بنواب نوشت ۵

دورستان را با احسان یاد کردن مهت هست ورنه هر تخیل بیای خود شرمی افکند
نواب پنجه از روی صیقله این بریت بوی فرستاد. و قدرت سخن آفرینی و جدت طبع بحدی داشت
که روزی راقم که یکی از شاگردان او بود مصرعی جعل طرز گفته آوردی
از شیشه فی می می بی شیشه طلب کن

صائب بدیه پیش مصرع رساند ۵

حق را نول خالی را ازایشه طلب کن
وقتی با یاران در راهی میگذاشت سگی نشسته دید. حالت سگ اینست که در وقت ایستادن
سرنگون و هنگام نشستن سر بلند می باشد. مصرع بر زبان آوردی
سگ نشسته را ایستاده سرفراز تر است

بعد از آن بی تا تل پیش مصرع رساند ۵

شود ز گوشه نشینی فزون بخونت نفس

و پیش مصرع مطلع با باغانی تصریف کرده که مستحسن جمیع سخن سخنان گردید ۵

فغانی به بیت صمیم نالان بگلگشت چمن رفتم نهادم روی پردی گل از خوشیتن رفتم
صائب به بیت صمیم گریان خوشنم چمن رفتم نهادم روی پردی گل از خوشیتن رفتم
پنجمین کارستانیهما در سخن بسیار کرده استاد استادان است. منته

۵ ب: بریل متخان گفته گمانش این که پیش مصرعه این رسیدن از جمله حالات است. الحق غیر از طبع صائب کراچال که
چنین پیش مصرع رساند و این را بیت معنی دار کند.

نماند ناله دل و درد پیشه ما را — بنگ سرمه شکستند شیشه ما را
 ورق گردانید پرواز نشاط از دفتر عالم — بچشم انتظار افتاد دوران پریدها :
 بروی غافلان جهان خنده سپهر — از روئیل کوچه بفرعون وادان است
 داغ فرزندی کند فرزند دیگر را عزیز — تنگ تر گیرد مجنون و بغل صحرای
 چون قلم شد تنگ بر من از سیر روزی جهان — نیست جز یک پشت ناخن و تنگانه خنده
 روی گردان نشود صاف دل از شمع خورشید — آخر آینه به بالین نفس می آید ؟
 بحر حمت را تصور کرده بودم بیکبار — از غبار خط بدور عارضت چیران شدم
 طاعت کند سرشک ندامت گناه را — بارش سفید میکند ابرسیاه را
 زینت خود ساخت دولت هر چه ارد کرد فقر — مشعل شاه از کونج گدایان روشن است
 زمین کان نمک گردیده است از شور و دلم — بجای گرد مجنون خیزد از دامان صحرایم
 بآئین تمام از خم شراب صاف می آید — عجب خیل پریزادی ز کوه قاف می آید
 نیست هر آینه را تاب رخ گل رنگارنگ او — هم مگر آینه سازند از دل چو سنگ او
 تو و بختی عاشق زهی اندیشه باطل — غبار خط مگر آرد بیات خاکساران را
 پیشانی عفو ترا بر چین لسا و جرم ما — آینه کی بر هم خورد از زشتی تماشاها
 بچشم کم منکر جسم خاکساران را — که این غبار بیدامان یار نبرد بکست
 خط است این نمایان گشته از طوفان گشتش — که شد گرد و غبار سیاه افکن از در گشتش
 تماشا می جمال خود چنان بر داشت از بهوشش — که بیرون آورد از خانه آینه بروشش
 زشت صاف از دل بگذرد که آنچنان تریش — که از بوی کباب فتد بفرخ خم نخیرش
 هر که را دیدم هری دار و پایی یار خویش — از برای تیر آه من کسائی میشود
 طلبکار خدا را منزل از راه دور تر باشد — بدی چون رسد سیلاب آب غار سفر باشد
 بیک کرشمه که در کار آسمان کروی — هنوز می پرد از شوق چشم کوکبها
 بر کف دست اگر گوی بر من می آید — میرسد دست بموی کمر یارها
 پاک طینت را کمالی نیست و انشور شدن — هیچ حاجت نیست خاک کربلا از ر شدن

این دو بیت بنام مرزا صائب شنیده بودم - حال معلوم شد که از دیگر بیت ۵
 داغ فرزند یکنفرزند دیگر را عسیر بن الخ

دوم این بیت که ۵

زینت خود ساخت دولت هر چه را زد کرد فقر الخ

مرزا صائب اشعار دلپسند عالمگیر یار و تاجا نوشته آید - روزی در مجلس میر معز
 موسویان نشسته بودم - سوداگری از ولایت آمده ظاهر ساخت که مرزا صائب خانات یافت
 میروید و گفته که در آنجا حاضر بودند افسوس ناخوردند - فقیر گفت "صائب وفات یافت"
 تایید رحلتش بی کم و کاست می شود - میر حساب کرد و درست برگزید فرمود که مگر پیشتر فکر کرده
 بودی - گفتم دو سال پیش ازین تایید حکیم صاحب را "صاحب وفات یافت" یافته بودم
 در "یا" و "حا" تفاوت دو سال دیده فی الفور گفتم - بهر دو تایید تحسینها کردند - گویند مرقدش
 در باغچه پرازیار حین بر کنار رود واقع است - صاحب سخنی در آنجا رسیده - این بیت
 نوشت ۵

ای صبا آهسته پا بر برگهای غنچه نه پاسبانان ز کلاما صائبان خوابیده است

میر صیدی

نازک خیال و بلند فکر بوده - در زمان شاه جهان بادشاه بهند آمده غلغله این مطلع
 در جمع سخنوران پای تخت انداخت ۵

برقع برخ افکنده بر دوازده باغش تا نکست گل بیخته آید بدماغش

دیوان رنگین و اشعار پر مضامین دارد - استاد فن و کامل سخن بود - گویند روزی بر لب جوی طرح
 ضیافت انداخته بایاران صاحب سخن نشسته تماشای ماهیان میکرد - این مطلع برجسته
 از طبع رسایش سر بر زد ۵

۵ ب: گل بنه ۵ د: میر صلابی ۵ ب: از هر طرف تحسینها شنیده بر سر دوازده جاگرفت - روزی یکم بر عمارت فیلی سوار شده
 برای سیر باغ صاحب آباد میگذاشت - از بالای بام به بانگ بلند برخاسته - مطلع
 برقع برخ افکنده بر دوازده باغش تا نکست گل بیخته آید بدماغش
 یکم شنیده خوش شد - پانصد روپیه صله عنایت فرمود -

ازین خود کام یاران بنگ الفت می پرومارا که به صید باهی خشک می خواهند در یار
تضار اماهی از آب بر حبت و در امن او افتاد آن را صله این شعر من جانب اللہ انگاشت
بشگون نیک برداشت و روز دیگر ضیافت این عطیه عظمی ترتیب داد فقیر نیز مطلعی و حسن
مطلعی در جوابش رسانده

خوش ازین بی رحم صیادان رمائی کی شود مارا که آتش می زنند از بهر یک نخیر صحرارا
بگزار ای که بنید از عرض لشکر شنش تماشا کن شکست فوج رنگ گل مارا
این نیز مقبول سخوران گردید خان والا نشان مکرّم خان خلف نواب شیخ میر سپه سالار شاه عالمگیر
بیک دست عدلت این منتظر فضل الهی را نیز سرفراز نمود حسن مطلعش را نیز جواب گفتم
صیدی براه انتظارش در گذارتن چه خواهد شد ز غصه جنتی و پای چو نرگس پس بود مارا
خوش ز اسباب طرب چیزی دیگر میکش نمی خواهد همین دوستی و جوامی چو نرگس پس بود مارا
من اشعار میر صیدی

از باغ رفتی و دل بلبل بناله ریخت گل را شراب رنگ تمام از پیاله ریخت
بی تو بلبل میکشد بناله آهنگ مرا بوی گل قسیم تمکین میدید رنگ مرا
در خیال دل هو سه ماران همان کردیم پاک در حیات خویش بریم آرزو ما را بجا ک
سنگشتی بطالع من باب کرده اند یک می بساغر من و گرداب کرده اند
عجب دارم از طالع ساغر خود که در ساختن نیز گردیده باشد
سوخت رخسار حله شمع که در راه طلب از نظر ما کرده پنهان جاوده پیوده را
کم طالعی نگر که من و یار چون دو چشم همسایه ایم و خانه هم را ندیده ایم
کشته ناز تو آرا منیب اند چیست گویا کش کنی آسودگی از خاک آود
ز بسکه حسن تو هر ذره را برنگی سوخت توان شناختن از هم غبار سونو نگان
در جهان بود این پیش نشاطی و کنون مامکافات کش عشرت آن یار اینم
ندیدم چه نفس بجای دیگر ندیده ام خود را همین در ریختن ما کرد پرت از می پرو مارا

عجب یار عجب بی طالعی -

وزیرم او بحال نشستن نیافتیم — چون نرگس ایستاده کشیدیم جام را
 غباری دارد از خط ماه خسارتش که گریه بجا — مصور جمع سازد صورت خالی نمیکرد
 مرز شرم محبت بس که دور از بزم او دارد — سخن گر و بر و گوید بمن پیغام نمیکرد
 بعد مرگ افغان و خیزان در هوای کوئی او — استخوانم چون پر افتاده آید سوتی او

حکیم محمد کاظم صاحب

خود را مسیح البیان میگرفت - صاحب آن تخلص داشت - اکثر شعر بطرز مولوی روم میگفت
 دیوانی ضخیم پراز رطب و یابس ترتیب داده - بر پشت سر ورق هر دیوان تصویر خود نقش کنانید
 صورت و معنی خویش را در عالم جلوه میداد و مشهور به اشتغال و در هر یکی را نام خوشی نهاده - یعنی
 آئینه خانه و پری خانه و ملاحت احمدی و صباحت یوسفی و کمال محمدی - و مجموع کلیات را
 به "انفاس سیحی" موسوم ساخته - بر طبع و استادی خود مغرور بود - از غایت بر خود غلطی اکثر شعر
 پوچ و بی معنی میگفت و از مردم چشم تحسین میداشت - گویند روزی میرصدیدی پدیدش آمد
 او در خانه بکاری مشغول بود - میر ساعتی نشست - دیوانش بر محل مثل معصوف بنوعی تمام نهاده
 بودند - بگشود - نگاهی کرد و برخواست و رفت - حکیم چون برآمد و شنید که میرصدیدی آمده بود
 میر سامان خود گفت که چرا گفتی که تا بر آمدن من بمطالعہ دیوان مخطوط می شدی - باین تقصیر
 چند گره بآن بیچاره زد - این ماجرا میرصدیدی رسید - روزی در دربار با هم دو چار شدند
 حکیم عذرخواهی کرد که چرا انتظار من نکشیدند - زود برخواستند - باری دیوان من آنجا بود
 بنظر گذشته باشد - حفظ کرده باشند - میر گفت یکدو صفحہ خواندم اما عجب انصاف است
 که شعر شما گویند و صدمه میر سامان بسیار است - این چند بیت از دست ۵

قدح کج کرده اشکی نان بیت پیمان کن دارم گل ابری بجزرگان یادگاری ز آنچمن دارم
 ولی و نبال چشمم او روان از خوشی تنم دارم پی آه و چون آه و میزد و این دل که من دارم

۱۵ و مسیح البیان خطاب داشت - و پانصدی منصب از قدیم الخدیو عثمان عالمگیر بادشاه بود صاحب تخلص میکرد ۱۵ ج - باشد
 ۱۶ ج - بعضی بعضی عزیزان گاهی فقیر میگفت که این چطور شعر است که حکیم بر آن می نازد و از پادشاهان تحسین می خواهد - این را
 شنیده از فقیر آزرده شده کلمه میگوید -

غافل آمد و بر هم آشوب بی پروا نشدست نمی طرد در سینه دل ترسم خبردارش کند
 در گلستان بار ما چشم ترا مالیده ام — برگ گل نبود شنا سم گوشه دامان کیست
 ما بخود دوست ندیدیم کسی را هرگز — که دعا کرد بدام تو گرفتار شدیم
 بر لاله خط کشید کان بنبل دوست گل را بگلایه شست کین صدف روت
 عالم همه دوست لبیک نتوان گفتن شده را بسرا انگشت نمودن نکوست
 ما را بخدای خویشتن را بی هست — در خلقت تن نور شمشاهی هست
 چشمتک دن تار بی چیزی نیست — در پرده عنبرین شب ماهی هست
 پوشی تو اگر اطلس اگر باشی عور — کو آنکه ز زنی یک بد بیند یادور
 شرم از که کنی درین حصار نیلی — در خانه متاریک چه بینا چه کور
 خط بر آفت جان بود نمیدانستم — دام در سبزه نهان بود نمیدانستم
آقا محمد صادق

دانشمند خانی فاضل کامل بوده گاه گاهی فکر سخن نیز میکرد ساقی نامه بحسن ادای گفته این بیت

از دست ۵

رحم می آید مرا بر بلبل آن بوستان — کز نزار کتهای گل قریب تو است کرو
صبوحی

خوش فکر بوده یک بیت از و بگوش خورده ایست
 غم افزون شود چون دیگران گریه بر عالم — بلی دریا افزون میگردد از باران ساحلها
صامت

سوداگر در زمان شاه عالمگیر بهند آمده دیوانی مختصر موافق فکر خود دارد و این دو بیت

از دست ۵

شگفتن غنچه بی رنگ و بویا میکند رسوا — همان بهتر که دست بی کرم در آستین باشد
 ما را آنکه چشم تو از چشم تو خوشتر — بادام صفای گل بادام ندارد

له ج: مرزا محمد علی ماهر شعار خود پیش او میگذاشتند یک بیت او بخاطر است ۵۵: صوفی -

میرضیاء الدین دہلوی

خوش اندیشه بود یکدو صحبت در او اتل جلوس عالمگیر اورا دیده ایم - ازوست ۵

نشسته در طلب دلربای خوشنتم — چو چشم می پریم اما بجای خوشنتم
جاده همراهی من تا بلبل دریا کرد — عاقبت همزه کوته قدم تنها کرد

هر که با جانان نشد سرگرم با رام نیست — خالی از آسیب نبود با و تا در جام نیست
گه دمان یاری بوسم زمستی گاه چشم — پیشستان هیچ فرق از پسته تا با دام نیست

طالب آملی

صاحب طبع و ذوق کمال و خوش فکر و خوش خیال بوده و اشعار عالمگیر دارد - مرزا صاحب غیور
مختوران اورا باستادی قبول دارند - این مطلع او در خاص و عام تمام شهرت دارد ۵
بتن بویا کند گلهای تصویر تمالی را — بپایدار ساز و خفتگان نقش قالی را
گویند برای این مصرع شش ماه فکر کرده پیش مصرع رسانده ۵

ز غارت چمن بر بهار منتهاست — که گل بدست تو از شاخ تازه تر ماند

منه جسم از غم فرهم نزار است — یک برگ گل و دو جامه در است

آبم بکن ای شرم به نزدیکی آن کو — شاید بغلط یار از من دست بشوید

شدر ز نظار گیان خانه همسایه خراب — مومن با تو که فرمود که بر هام برآ

خانه تست دل و دیده نه بالان سر شک — گر چکه آب دلدان خانه درین حانه بیا

هرنگ که بر سینه زوم نقش تو بگرفت — آن هم صنی بهر پرستیدن من شد

گرمی عجب ز خوبی تو نبود که در جهان — هر آتش که مرد بخوی تو جان سپرد

خواستم تا سینه بخراشم بناخن جسم ار — در میان نچرام مانند مودر شانه ماند

لب از گفتن چنان بستم که گوی — دمان بر چهره زخمی بود به شد

۱۵۵ ج: میرضیاء دہلوی ۵۵ ب: در مدح پیر کوکل در دانه نشست گاه داشت مرد غریب خوش فکر بود ۵۵۵ نسخه ب: این شعر

نیز دارد ۵ خالی زیر پرست جهان ورنچون عصا — یک گام هر که پیش نهادی من است

۵۵۵ ج: و اما شیخ عالم از امرایان جهانگیری مرد صاحب کمال و صاحب طبع ۵۵۵ ب: هیچکس جواب آنی نتوانست گفت

۵۵۵ ج: چشم ۵۵۵ ب: تاریخ وفاتش "سمرقانی ابن ابی طالب یاد" یافته اند -

حاجی طیب

صوفی مشرب بوده - بیشتر رباعی فکر کرده اند و ست

رباعی ای دل سفری ازین جهان و دل کن از بهر گریز رخسار در گردون کن
در خانه تاریک ازین پیش خواب بنگر که چه وقتست سری میزن کن
در خواب که جهان من شیرازی چشمی بچشادم از سر بینائی
دیدم که در و نبود بیدار کسی من نیز خواب رفتم از تهائی

میر محمد طاهر حسینی

از مردم طالقان - و را و آخر سلطنت جهانگیر بادشاه بهند آمده بود - پیشه تجارت داشت
و از تاجران عمره و دولتمند بود و بحلیه تقوی آراسته بود - در زمان شاه جهان با ظفر خان او را
خلطه و محبت عظیم بود خان قدر دان از راه آشنائی ذکر کمالاتش را در حضور بادشاه نمود -
بر زبان مبارک گذشت که اگر تو کمری اختیار کنی به پانصدی منصب سر بلندی سازیم -
خان معز الیه آمد و گفت اگر قبول این معنی کنی از تو میر محمد میر این غزل در جواب انشاء کرد و غزل

دیوانه ایم بر ما باشد لباس زندان زنجیر گردن ماست زنجیره گریبان
بر ما پیچ بسیار خواهیم بر چگون شود یک نعره و راه است از شهر تا بیابان
زافتا دکان نیامد استادگی بخردست چون نقش پای و نیم برون ز راه نتوان
چون تا سحر نتوان از به روی درون شد صدر در نمیتوان گشت از بهر یک لبان
طرز غزل سرای ختم هست بر تو طاهر معنی زلفت امر و چون همت از ظفر خان
نسخه و وران زلف آفتاب افتاده است آنچه من میخواهم اکثرین کتاب افتاده است
بهم این دستگیری منعم از عین نادانی است بدان ماند که دست کور را کور در گیر و

ملا طاهر

شاعر خوش فکر و معنی یاب و منشی طبیعت بود - بیشتر در انشاء پر دازی اوقات بسر میبرد -
در تعریف کشمیر و راه آن رساله ها نوشته - در آنجا و سخنوری داده - اشعارش نیز خالی از

لهج: طیبی - ج: حاجی محمد طیب - د: طینتی - ه: در خواب این شاعر مذکور نیست - ه: خالی از چاشنی معانی نیست -

مضامین نیست

خوش آن ساعت که بزم آرائینی بر لب جوی
خط پشت لب چشم قبح را گردا بروی
آبرو میرود از دست با که شد غیر
چون جباب از همه جانب به کاشانه بند

میر نظام الدین چهار طالع

از مستعدان زمانه است - و در جمیع علوم و فنون یگانه - از بس در تحقیق و تصوف دعوی
همه دانی دارد و بهمتش تنها بقیع شاعری سرفروشی آورد - از دیگر علوم تصوف و تحقیق نیز چاشنی دارد
فقیه را در خدمت او اشخاص و اخلاص تمام است - و در باغی فقیر و گواه این مدعا است -

شعرش توصیفی صاف صاحب تمکینی تو مادی کامل و حق آئینی
من مخلص تو بجان و تو مشفق من من بنده چو خمر و تو نظام الدینی
دل به کمالات پریشان چکنم کافیت مرثیه عرفان چکنم
مرزای نظام دین محمد همه وان من سرخوش بیچاره یکی آن چکنم

در موم خرپزه سروده های شیرین فرستاد این رباعی نوشتم -

رباعی از خرپزه های بخشش مرزایم چون جان شیرین شده است بر تریایم
در شکرش خواستم زبان بکشایم چسبید ز شیرینی آن لب مایم

مرزای صلاوت پنج معنی این رباعی در جواب نوشت -

رباعی ای دلدل اهل ذوق و وجدان جایت عبد اخلاص خالصت مرثیت
از بس که بقلب خوشی تو واری دوست چون اهل زمانه و انشد لب ماییت

این درسخ (ج) این شاعر در باب نوزی مذکور است - و آنجا تخلصش باطل رقم نموده است - اما در نسخ (ج) نوشته است که
مائل تخلص برادر کلاش میر قطب الدین بود که ج: میرزا قطب الدین مائل برادر کلاش ششی از راه آتمز گفت - ایشان خود
لیاقت سلطان نظام الدین شدن دارند - بر ظاهر است شاد و کمال خسرو دارد - گفتیم و گفتیم که ایشان نظام الدین اولیا
خواهند بود - مرا خسرو شدن چه قدر بعید است - قصیده در لغت گفته بود چون باین بیت رسید -

فخر دهرم به جفید و شلی به بایز بد

از جانب آتمز گفت نظام الدین پنج طالع

محمد اخلاص و اتقی (۸۰ و ۸۱) تخلص حاضر بود - گفت اول از جانب بر آئید - بعد از آن فخر بر پا کمال کنید -

روزی این بیت حافظ شیراز در لغت میخواندند خوش آمد با هم طرح کرده ایم - حافظ راست

مزبوع سبز فلک دیدم و داس مه نو یادم از کشته خویش آمد و هنگام درو
عزیزی دیگر راست

تخم دیگر بجف آریم و بکاریم ز نو	کاخچه گشتیم ز خجالت نتوان کرد و درو
هر کس انبار کند غرضی از گندم و جو	من ناکاشته تخمی خجلم وقت درو
باشدت رنج دلتی حاصل این گندم و جو	آنچه ناکاشته حیث تو هنگام درو
جدا از هستی خود شو که هم رنگ صفا گردی	اگر قالب تهی از خود کنی ماه سما گردی
تناموت عالمی دارد خدا را پایدار من کش	ز طفلی رم نمودی پیر گشتی تا کجا گردی
بخیر اندیشی عالم برآور نام چون طالع	دلی را اگر بدست آری بجانم در با گردی
بر سر خودش میا و حسا طر پر شور را	نیست آسان دست کردن خانه زبور را
وقت پیری بی مذاق تلخ نتوان زیستن	کی تواند داشت بی طفل کسی کافور را
از غلط اندازی دوران شوایم که شخص	پیشمار و خست تابان چراغ دور را
بیخ دل از تیغ ادبی ریش نیست	آب در جریان بضبط خویش نیست
کثرت تکرار کلفت میسدهد	عشرت دنیا نگاهی پیش نیست

محمد طاهر

معلوم نیست که همان محمد طاهر است که بالاند کورشید یا دیگر است
لطف دشنام تو تسکین دل مدبوش است آتش از آب چه گرم چه خنک خاموش است

ملا ظهوری تبریزی

در بجا پور و کن علم خوشحالی افراخته - در نظم و نثر بد میضاد داشت - در نثر رساله نوری و خوان
خلیل و گلزار ابراهیم بنام ابراهیم عادل شاه بسیار خوب نوشته و در ساقی نامه که بنام پیران الملک
گفته و ادب منوری و آوده - گویند و قتی که پیش نظام شاه در احمد نگر فرستاد نظام شاه با وجود نا آشنائی

ب: رنگ ب: تشریحی ب: گفته هر قدر او جمع و معنی تازه دارد گویا نظم رنگین است که او را نثر کرده میخوانند -
ب: بسیار مبوط و پخته و استادانه گفته و تلاشها کرده و در شعر اقرار است که چنین ساقی نامه کسی نگفته و نتواند گفت -

سخن چندی ز خیمه قیل برآز نقد و نقاس و جنس صله آن فرستاد و غلوری و قهوه خانه نشسته بود و تنباکو
 میکشید: فرستاد با قبض الوصول خواستند قلم برداشت بر پاره کاغذی برنگاشته و
 که تسلیم کردند تسلیم کردیم

یک چند از وجه کتابت قوت بهم میرسانید کتاب روضه القفا را صد کزت نوشت و فروخت
 از دست

چشم پرده خود کرده دیدن رفتم	پنبه در گوش نهادم بشنیدن رفتم
سجده و ایستای بود تمشائی جبین	کر و پیری مدد اینک بخیدن رفتم
از دم تیغ ننگ دم به طبعیدن دهم	سر مشهیرت کشیم پیده باران دهم
بند نقابی کشیم تیغ و تیغ آوریم	یوسف و یعقوب را کف بجزایان دهم
چراغ عاریتی تیرگی زیاده کند	بروشنائی شبهای تارگونز دست
ذوق غش بر تماشاخی گل رخسار داشت	گر نمی بروند زو آئینه با خود کار داشت
دل پر از سوز محبت و اغدار افتاده ام	لاله زار از دیگران در شعله زار افتاده ام
سر بلندی می کنم دعوی گواه افتادگی است	از غزنه انم و لیلیم این که خوار افتاده ام
بجگر تشنگی خضر برگ میسوزد	که ز حشر شیشه بقی دم آبی نمکشید
بحذر میگذر از خاک جگر سوخته گمان	دست بیرون نکشد شعله و امن گیری

عربی شیرازی

از مستعدان زمانه بود در قصیده گوی و غزل پر دازی یگانه - اشعارش بسبب اشتها
 ابر او نبافت - بهین بیت که خوشگاه میان ناصر علی بود اکتفا نموده شمه از حالش رقی
 گشت - از دست

من ازین دور و گرانمایه چه لذت یابم که اندازد آن صبر و شایم و او ند
 در مداحی میر ابو الفتح گیلانی و خواب خانان سپه سالار چه که نیافت - و بی و شش سالگی
 در سنه تسع و تسعون و تسعمایه در لاهور و رگدشت و بهما نجان فون کردند استاد البشر

لهج: هفت ۵۵: که تسلیم کردند تسلیم کردیم ۵۵: تن به طبعیدن دهم ۵۵: یوسف و یعقوب را کف

می باید ملک الشعراء عصر باشد - این رباعی فقیر در تعریف او شاید کمال اوست - مهملی

در ملک سخن بود جهانگیر علی در مشرب دل ولی علی پیر علی
باشعر علی نمی رسد شعر کسی ز انسان که خط کس بخط میر علی

در آخر عمر با شاه مجذوبی در دار الخلافه بعموی قطبیت اقامت وزید - چون ساخته بهم رسانید
وم از دوستی بوعلی تسلند میزد و ششم مبارک رمضان سنه یک هزار و یکصد و هشتاد و هشت
فقیر نایخش یافته -

وارسته علی بهمت بی پروا از راحت و رنج دهر مستغنی رفت

دائم چو توجش سوی معنی بود دل کنده ز صورت کده هستی رفت

سرخوش ز خرد سال فاقش پرسید گفت آه علی ای عالم معنی رفت

دراوا بل مشق روزی فقیر راوی گفت که بعضی اعزه میگویند که مسوده اشعار ملا ندیم بدست

ناصر علی افتاده و اشعار آنرا بنام خود خواند گفت امتحان شاعر طرح غزل است بیائید

بایم طرح غزل کنیم - این غزل در پیش بود - آب استاده است و آفتاب استاده است

او و فقیر اسب و رمیدان تا ختم و این مطلع بدیده گفتیم -

تن ز اشکم تا بگردن روی آب استاده است سر بروی تن عیان همچو جباب استاده است

میان ناصر علی حسن مطلع رساند - جو آب در عیان بایں عبارات ادا کرده -

اهل بهمت را نباشد تکیه بر بازوی کس خمیه افلاک بی چو بطناب استاده است

روزی بفقیر گفت در تمام عمر ازین شعر نگفته ام - چیزیکه بمن داده اند همین بیت است - به

اعتقاد خود به از همه شعرهای خود میدانم -

تو چو ساقی شوی در قونک طرخی نمی ماند بقدر بحر باشد وسعت آغوش ساحلها

فقیر گفت قریب به این معنی بیتی دارم اما داخل بیاض و انتخاب خود نگرفته ام -

عشق بخشند انبساطی در دل غم پرورم همچو مه باله بقدر باده بر خود ساغر م

ومن بیطالع هرگاه در دیوان خود نظر میکنم اینقدر معنی های تازه می یابم که شعرا می دانند و دیگر برای

ایک مصرع عاجز اند نمی یابند - اما هیچ کس خریدار نیست - بلکه بگوشت چشتم هم نمی نگرده -

پوسنی در پرده بودم کس خریدارم نشد خویش را بفروختم با خویش سودا باز گشت

ایک بیت در تعریف معنی یابی خود گفته ام فی الواقع چنین است -

سرخوش از طبعم نجسته معنی ناسته بعد ازین هر کس که گوید شعر مضمون این است
اگر چه اشعار میان ناصر علی از انتخاب مستغنی است - با اعتقاد فقیر هر چه گفت خوب گفته - این چند
شعر خوش کرده میر معتر موسویجان و غیره اعزّه صاحب کمال است

و چشم از دل بر دزد نه نمایان کردند - آفتاب جمع نبودم که پریشان کردند
جاده راه محبت که دهم شمشیر است - نفس سوخته بود که پنهان کردند
یک شهر چشم خوش نگهان فرشت راه او است - آنجا که سر مرگرو کند جلوه گاه او است
بمغلی که حرفیان بیاد حق مستند - نفس زوی و چو آئینه بر تو در بستند
برق تازان فضا تا کمر دل بستند - چون شر بر نفس سوخته محمل بستند
توبه از نفس باز پسین دست و دست - بی خبر دیر رسیدی در منزل بستند
عرق شیرین تو شمع از جالت هچم حسن است این - بهر محفل که باشی خوشه تا که است ناکوستش
هوای ابر ز خود می برد مرا امروز - چو برق جسته ام از چایی گرفتن خویش
جفا بجوی که صحرای برق قصه آورد و بخیارش - ز سیله های خون من سیه تابست شمشیرش
در دای که تیره بشم جلوه می نمود - نور بر اشع زبان غزال داشت

ز جوش باوه درد نه نشین بالانشین کرد - ز موج خنده ترسم خط بر لب آید از ان لب ما
روشنی گم میکند در ظلمت کاشانه ام - هست خال چهره نهنگی چو مرغ خانه ام
اگر آن طلال ابرو بپایان نشسته باشد - مهر تو بچشم مردم مژده شکسته باشد
چنان تقرر حال دل کنم پیش چشمی - که گرد و شمع خاموش از نگاه سر مرگ آلودش
رم خوردگان تجسید جای که برق تازند - پا در حانات اندر نگلی بخویش بسوق
چرخ سیلی خورده طوفان استغنائی است - در غبار شب مه ز نقش لپشت پایی است
بحر من کسوت دیگر نشود آفتاب من - ز در و خویش دار و نشیبه چون افکار شراب من
یکی شد چو در دو صاف می روز و شب عالم - ز بس از زید چرخ نشیبه رنگ از خطرات من
به دست و رویش از منم شدن کمتر شود - از چکیدن باز ماند قطره چون گوهر شود

له جاب من و شوخی که صحرای برق قصه آورد و بخیارش له ج بحرن کسوت و یک پوشد آفتاب من -

بیا ای نور چشم پاکبازان رنگ سیمایت که چون رنگس درون دیده خالی کرده ام جایت
 شنوی در زمین یوسف زلیخا بسیار رنگین و بطر ز تازده گفته از و ست ۵
 تخفتم یک شب از خندیدن دل که دیر سوختنم بود منزل
 بتی میگفت پنهان با برهن خدای من توی ای بنده من
 مرا بر صورت خود آفریدی بر دهن از نقش خود آخر چه میدی
 در همان شنوی در تعریف و استندگان میگویی و خود نیز برین بیت مخطوط بود ۵
 بدنی و بعضی در ستیزند چو برق از هر دو جانب میگریزند
 مرد پیری از یاران او که نامش بردن باعث رشید او تا ابد است در مطلع این شنوی تصرف
 کرده پیش فقیر خواند فقیر آنچه در جوابش گفته بنظم در آورده ۵

علی آید پیشوای خوش خیالان چو شد در شنوی کلکش در افشان
 رساندش پایه از معنی بمعراج بو این مطلع آن ذرّه التاج
 الهی ذرّه در وی بجان ریز شر در پنبه زار استخوان ریز
 درین مطلع نمود از اجمعیها یک از پیران جابل و خل بیجا
 که باشد پنبه نرم و استخوان سخت کجا این نرم را نسبت با آن سخت
 بتغییر حروفی چند فی الفور در ستش کرد در زغم خود این طور
 الهی ذرّه در وی بتن ریز شر در پنبه زار موی من ریز
 من این حرف از زبانش چو شفقتم چو گل خندیده بر رویش بگفتم
 چرا این حاجت از حق خواهی ای یار تو انم کرد من هم این قدر کار
 که مشتاق خس با تش بر فروزم همه موی سر و ریش بسوزم
 سزای آن که در شعر بلند می کند زبگونه دخل ناپسندی
 مناسب تر درین هنگامه افتاد بر اهل سخن این بیت استاد
 چراغی را که این در سر و زو هر آنکوف زبند ریشش بسوزد

له ب: تقریر شخصت سال عمر سانه ... تا که در رمضان سنه ۱۲۵۸ هجری قمری در شهر محمدا کف آه آه از رحلت ناصر علی آید
 مافته در رحلت

عظیما ی نیشاپوری

صاحب معنی بود و بهندنیاده غزل سلسله بند او مشهور است و این بیت از غزل او است
 گفت جسم لاغرش را از غضب ای هم سوخت گفتش من سوختم در باب خاکستر چه گفت
 سواي این یک بیت بر حسب آتش را از زبان میر معز شنیده ام و میر نیز در جوابش بیتی گفته - هر دو
 نگاشته می آید

عظیما ناخن زدم پسین و بر سنگ کعبه غورو نزد یک بوده راه و نشان و در داده اند
 میر معز نزد یک شد که کعبه فلاخن نشین شود کوی ترا نشان مگر از دور داده اند
 آقا عظیما

دیوان بیوتات لاهور نیز خوش و کراست - ازوست
 داغهای تازه از نخل تم گل کرد و ریخت او گل چیدن نیا مد گلشم گل کرد و ریخت
 این مطلع قافیه مستعد گیرندارو

خراش ناخن مار اول ناشامی داند زبان نیشته فرما در افسر و میداند
 طفل بادستی داده ام دل را که از شوخی رود گر عالمی بر باد کاغذ با و میداند
 برنگ گرد میگروم پی رم کیده آهویی که در و نباله خود سایه صیاد میداند
 شیخ عبدالعزیز عربی

فصل کامل بوده سلیقه سخنوری نیز درست داشته توجه بادشاه جوهر شناس و صدر و تربیت او مصروف
 بوده است میخوانستند که بمرتبه سعد الله خان رسانند - زندگانش و فائز کرد - من اشعاره
 یک لحظه دل ز ناله خواهد فرغ ما آتش ز رنگ سرمه نگیرد چراغ ما
 لگو که بسمل تیغ تو از رسیدن رفت که راه صدرم و حشمت ز یک طپیدن رفت
 مجوی را از تجلی زهرت عالم نور کلیم را بگلوس سرمه کرد آتش طور

۱۵۱۳ هجری: میرزا عظیما ۵۵۳ هجری: عزیز الله ب: در علم عقول و منقول سر آمد زمانه بود در فحوی سپهری و سلیقه شعرا و اشاعه گانه
 بادشاه دین پناه او را میخوانست که بپایه سعد الله خان رسانند به منصب هفت صدی و قدرت در دین و علم عرض کرد که از اسب
 سعد الله خان مرحوم در او اتل داشت سرفراز ساخته - همیشه توجه بادشاهانه در صدر و تربیت او مصروف بود که بقضای
 الهی و ولایت حیات سپرده -

ز بس نگاشته ام سر و مهری گردون — کند ز نامه من بال اگر پرد کافور
شعار کار کشایان ملال خاطر نیست — گره چکونه کند جابر بروی ناخن
راز دل خستگیم هست ز فرکان تو فاش — عرض عالم نکست هیچ زبان بهتر ازین
چشم طنازش ز نیم سر زش های حیا — پرده مستی کند بیماری پیوسته را
— وقتیکه که این مطلع برجسته را فرموده

صدای برنج و دوم بمل زنجیرش — مگر ز آن شکار افکن بسنگ سر شمشیرش
عریزی دخل کرد که تیغ بر سنگ کشیدن مصلح است و بر سنگ زدن بجای بنظر شریف درآمده باشد
فرمود جای دیده ام - اما حجتی از اشعار سلف میخواست - ملا محمد سعید اعجاز از دیوان سلمان سادجی
پیدا کرد و شاهداستوار پیدا کرد

سلمان چون ندید رنگ تیغ آن شوخ خوش می آیدم — آید چنان غلطی روی سنگ گرد و خوشگوار

باقرای سوادگر

این نیز عزت تخلص میکرد و مرغی بود - آن قدر عزت نداشت شعرش بهم موافق حال او
بوده ازوست

بی غنچه دلی را نخورد و ندانی — بی سیلی غم حال رخ زرو ندانی
تا رام نگردد و تورم خورده غزالی — در دیار نگاهی که بمن کرد ندانی
پیشی بکوه طور که جا گرم داشتست — دستی بآتش دل با گرم داشتست

۱۵۶: پیکان ۱۵۵: صدای برنج و دوم بمل زنجیرش ۱۵۴: ج: محمد باقر سوداگر عزت تخلص - باقر سوادگر این نیز عزت تخلص
بود این جلد بعضی نسخه ها ذکر دو سه شاعر دیگر هم کرده اند که در نسخه را نیست - حالات ایشان از نسخه: این جا نقل میشود -

۱۱) حکیم میرزا محمد علی تخلص

در فضائل و کمالات از مستعقل زمانه است - در انواع فنون شعر و انشا پر داری محو و اقران - دیوان رنگین و نشان پر مضامین ارد -
شاهنمای شاه عالم بهادری فصاحت و بلاغت تمامی نگار و - ولایت

عیش از قرب بزرگان چل مغرور خوش است — دیدن کوه ندانست که از دور خوش است
بی کمال از بی صحبت به خودی نخواهد — چون زین زشت که در بهر بی کور خوش است
دل شکالان بکند تو گرفتار شدند — خود و نشان همه پیش تو فریدار شدند
چون فتاد آتش زار تو در شمع وجود — خفتگان عدم از غلغله بیدار شدند
غزل ردیف جنگ که یک بیت از ان ایرادی یابد

هریک از اینها چنانش میکشد دل را بخوش
میشود صید افکنان را بر سر نخچین جنگ
از دکن بعد از آنکه در آن دیوان بیوقت شاه جهان آباد نوشته بود: خان مولا علی طرح کرد و خود گفت و بفقیر تکلیف کرد و فقیر
هم گفت: دیگر هیچ موزونی در دار الخلافه ندارم که طبع آزمائی نکرد. هنوز هنگام آفرین بیت بازنگون گرم بود که خبر شفقار
شدی عالمگیر بادشاه رسید طرف هرچ مرج و در عالم پیدا شد و اعظم شاه بار دوی ظفر قرین از دکن روانه شد و
شاه عالم بهار را ز کابل راهی گشت و در نواحی آگر آباد جنگ عظیم واقع گشت. اعظم شاه با دو پسر رشید و چندین
خوانین همراه و جمعی کثیر بهزب تلفنگ و تیر کشته شدند چنانچه فقیر تفصیل این جنگ در ظفر نامه شاه عالم بهار بنظم آورده
و در تعریف فعل چنین گفته:

برنگ تن و هر دو دندان او بگویم چه رمز است ای راز جو
ظفر رانی دولت بادشاه در آنست هر شب و دست دعا

در آن غزل بدین دوسه بیت فقیر و یک (از) مرزا جودت خوب بود نگاشته آید:

شک ز دیدنی آید خوب شیخ جنگ تیغ چوین کی تواند کرد با شمشیر جنگ
عشق در دل خانه کو عقل بر فاش بود بر سر و می کند بهسایه بهیچ جنگ
جودت گرمی مرد انگلی از سر و طبعان کم طلب چشمه نتوانی آشتن از مردم شیخ جنگ
کرد با ابروستم چون ناز داشت حرف بود ترکش او شد چو فالی کرد با شمشیر جنگ

(در نسخه: اسم این شاعر میرزا محمد حکیم است و در نسخه ۴: حکیم میرزا محمد دانشمند خان عالی تخلص)

(۲) میر کریم الدین عاشق تخلص

زلفش که الله خلق محرم نواسه او ابغفران پناه اقل خان به کمالات صوری و معنوی آراسته با خلاق همواره و اوصاف پسندید
پیراسته طبع بلند و فنی رسا دارد و در ظاهر اما در تلاش میدهد بقدرت و سامان تمام میگردد این چند بیت از انرا می طرح اورست:

نمی خواهم بروی آن پی زحل نقاب افتد مبادا وطن و عشق یک مینا حجاب افتد
در پرده بود دل که حجت بسیار بود این شیشه را بسنگ پرستی چست نه زاده بود
فیض آزادی سر قنات رعنا طلب تا بهی از خود درد از قنات پا طلب
تا شوی محفل بدوش کاروان اعتبار چون جری این جاول خامش به با طلب
یادی زمانی کند آن بی وفای ما از مادرش چراست که خالیست جای ما
دل خسته را نیز بآه و فغان کنند ظرف شکسته را بهی از امتحان کنند
(در نسخه: جانش میر کریم الله عاقل خان عاشق نوشته است)

(۳) شیخ عطا الله عطا تخلص

بظرفت یقین فکر کنی شعر شسته و صاف دارد:

پیری دیده ام تا کیستم بخون می پیچم بسم کیستم
ناله ام کجا برو حیرت مرا ز خود رفته ام در دل کیستم
ندارد شکستم صد چون حباب عطا شیشه محفل کیستم

ملا علی قلی

دو بهند نیاده یک بیت او عالمگیر است از دست ۵

نشد که از سر یافتند دست بردارد بهر دیار که رفیقم آسمان پیر است

خواجہ عبداللہ عرفان

خلف خواجہ کی طبع رسا دارد شعر محققانہ بسیار خوب میگوید اما جنون بردماغش غالب است ۵

جد از خود چه میخواستی تو هم کردی هجرت اگر معنی همین معنی اگر صورت همین صورت

ملا عارف لاهیوی

شاعر ماهر بوده از دست ۵

بی برگی منعم بود از کثرت سامان لب تشنگی بحر بسیاری آب است

نامه شوق مرا قاصد بجانان میبرد در قفای چشم من چون نقش خاتم است

خسته بجزان او دل بسته جان کند است مرغ بسمل گشته راپرد از از خود رفتن است

تیزی مزگان خونریز ترا حاصل نکرد تیغ نای آهنی هر چند سر بر سنگ زد

عالم

از شاگردان رشید مرزا صاحب بوده از دست ۵

چه یاری بهتر از کردار خیر اندیش میخوابی چه حسنی خوشتر از حسن سلوک خویش میخوابی

پنبه حلاج را رسم رسد داری بود خانه بدوش فسا سامان اری هم نشاست

در ثنوی هر دو فاکتصیف او است در تعریف ناف گوید از دست ۵

نه ناف است این که دل را کردیتاب کز وافت او فکر من بگرداب

ز تاب جلوه سرو روانش گره افتاد در موی میانش

له ب: یک بیت خوب او در ریاض صفی لکنان بنظر دلاور له ب: میخوابی له ب: همتان چو بزمی بسیار در بیان بودند دیوانی ترتیب داده
ثنوی همراه گفته موافق طبع خود تلاش کرده له ب: ذکرش در نسخ نیست له ب: از پروردگار خویش میخوابی - ۵: از کردار خویش خوب میخوابی
له ب: رشته له در نسخ این جاشاعر غزل مذکور است و ذکرش در دیگر نسخه نایست - از ب: نقل میشود -
خواجہ عبدالرحیم عماد محلی مشق سخن بسیار کرده - دیوانی ترتیب داده یک میرالدینانی بیت که در نهفت در ویشای هند فرموده بودند
بفقر رسانده دانه های سحر مانند درویشان هند گر یکی داسوی خود خواند کسی صدی رسد فقیر سرخوش چون خادم درویشان
هند بود از راه غیرت این معنی را این قسم صحت داده معقول نیست ۵ برنگ انهای حیدرویشان بختان اگر سراجوانان کنیز یک یک میخواست

میسر بر بان عروس

عروس تخلص داشت - صاحب تخلص بوده - این بیت ازوست ه
 بهر زب دل ز تن میخواستم گلهائی راغ صدچین برهم زدم تا یک نفس آراستم :

غنیمت

از خاکیان هندی غنیمت بوده طبعی درست داشت و دیوانی مختصر دارد و ثنوی نیز فکر کرده -

این چند بیت ازوست ه

نگار دو قطع هرگز جاده عشق از دویدها کرمی بالذخود این آه چون تاک از بریدنها
 بیا و اغهای کمنه دل دارد تماشا سائی شود طواس را سیر چین برگشته دیدنها
 چشم بزور و طاقت زیر دست افتاده است همچو موج از خوی بکار من شکست افتاده است
 طاقت بر خاستن چون گردن منما کمساند خلق میداند که میخیزد دست مرگ تنهاست
 چاه راه خویش گردیدند چون گرداها همت ارباب دنیا بسکست افتاده است
 نیست غیر از گرمی الفت چایغ بزم وصل جست برق شوق از موسی و شمع طور شد
 نظر بروی که نشد آشنا که میگردد بگرد خویش چو گرد آب دیده ترما
 کرده ام از هر لب نقد بیانها و رگه بسته ام چون غنچه سوسن در باها و رگه
 بخلق آزرده گشتم دیارش و خویش وصل شد غبار خاطر آخر تو تیا تی دیده دل شد
 جنونم کرد کل از گردش چشم دلا راهی بچوب گل نمی آید علاج چوب بادامی
 محمدا جمیل غافل باز نمانی

هندوستان را در فن خطید بهیضا داشت - بخطاب روشن رقم سر بلندی یافته در خط
 نسخ و تعلیق نظیر نداشت و در خطوط دیگر مثل ثلث و ریحان و رفاع و غیره بی مثل بود - اوراقی
 از قرآن خطی یا قوی و کتاب خط صریضائع و تلف شده بود - نوشته و کمنه کرده بجایش گذاشت
 و از نظریاد شاه گذرانیدنی آنکه او ظاهر بسیار معلوم نشد که تازه نوشته شد - و در انشا پردازی
 یگانه زمانه بود و بهد بیری خاص اختصا ص داشت - از فکر سخن نیز بهره مند بود -

له ذکرش در نخب نیست - در نخب تخلص عزلت است له ذکر این شاعر هم در نخب نیست -

ناخلفی از و مانده همه مسودات و اشعارش ضلوع ساخت - این چند بیت و رباعی که برالسته اعتره
مانده بود ایراد یافت

کجا از نازکی تاب هم آغوشی بگل دارد مگر بر رنگ دیوی گل کشد نقاش تصویرش
ز شوق لذت زنجش ز بس در اضطراب افتد مشک گردان یک تیر سر تا پای نخچیرش
چنان خورگه بتیابی بود سودا فی زلفت که بی زنجیر نه نشیند بروی صفحه تصویرش
ستمگنی و فابید صیادی که من دارم نگاهش نگذرد بر من گراز دل بگزرتیرش
کار آسان نیست بی اوزیستن سخت جانها حساب دیگر است
چشم بلبل میبوزد ز گین بهاری در ره است بی نواهی ناله بی هی موسم فریادی
چون پیر شدی کار جوانان نتوان کرد پیرست نه کافری نهان نتوان کرد
در ظلمت شب هر آنچه کردی کردی در روشنی روز همان نتوان کرد
از گرمی عشق بحسرو بر میسوزد صبر دل و طاقت جگر میسوزد
عشق آفت ز بهر خشک و امان تر است آتش چو گرفت خشک و تر میسوزد
بشناخته تا دهر بدین هوش مرا هر دم بغمی ساخته مد هوش مرا
بیکند بنام و گرم باید خواند شاید که کند دهر فراموش مرا
عمر شد صرف جنون خطیم از بهفت قلم تا شوم زمین هنر از محنت گیتی آزاد
گفتم از یاری خط تنگ و آغوش کشم نو عروس امل و شاد بگرنگ مراد
ضعف پیری چو قوی گشت قوی با ضعیف طاقت افتاد ز جولان هوس رفت بباد
گشت پید که دین عرصه حریان امید کس به نیروی هست عقده طالع نکشاد

محرطاه غنی

صاحب طبع عالی بوده - پایتختنوری را بدرجه کمال رسانده از خطه کشمیر بلکه تمام تسلیم دهند
همچو او سخنوری خوش خیال نازک بند معنی یاب بر نخاسته - دیوانش که سراپا انتخاب است مرزا

و: بی نواهی ناله بی هی موسم فریادی ۵۲ ب: بهره در طالب علمی کمال داشت - در او امل مشق اشعار
خود را پیش شیخ محمد حسن فانی میگذرانید -

محمد علی ماهر ترتیب داده چنانکه دیوان میر معز و ناصر علی را فقیر تدوین نموده - اکثر شعرش بطرز
ایهام است و غنی "تاریخ ابرای شعر گفتن و تخلص یافتن" او است - روزی مطلقاً تازه گفته پیش
شاه ماهر خواند ۵

نی چرا غمت اگر بزم خیالم غم نیست مصرعی ریخته شمع است که در عالم نیست
شاه نظر بر ایهام او شوخی نموده گفت - مصرع ریخته که در غم گفته باشد همین خواهد بود این چند
شعر انتخاب نموده میر معز موسوی است ۵

فراغتی به نیستان بوی یاد ام - مباد راه دین بدین شیره ستالی را
کند و هر دم فریاد غمناک - که حسن گل خان پاور رکابست
با دامن ترشدم بمحشر - گفتند در آفتاب بنشین
می نواز ساز عیش آن دم که طالع یافت قوت - باشد از پای گس مضرب تار عنکبوت
بر نداریم ز اشعار کسی مضمون را - طبع نازک سخن کس نتواند برداشت
جهان بلب از ضعف نتواند سید - مابز و رنا تو افی زنده ای کم
ضعف تن بجز نامی نماند آخر من باقی - نگی می نمایاگر نهند آینه و پریشم
تلم تحریر کرد از سینه چاکم مگر حرفی - که مکتوبم ز صد چایاره چون بال کبوتر شد
میان بانزاکت همچو مو آن دستاورد - پر مو راست شمشیری که بر موی میان دارد
چو آن آستین همیشه جبینم ز چاین پر است - یعنی دلم ز دست تو ای نازنین پر است
میفرستد به پدر پیر من حسالی را - یوسف از دولت حسن این همه خود را کم کرد
اثر یکسخت ز غم من از طالع و اثر دل - ز فریاد پسندم چشمم بد از خواب برخیزد
چو آن عاتقی که بر سر سجده موم فرو - ز دم چو بر دست پستی بلند شد نامم
دل برون نه غمی چون قامتت گردیدم - بهر این خاتم نگی نیست جز سنگ مرار

۱۵ ب: فقیر او را ندیده اما جودی از اشعار خود پیش وی فرستاده بودم ۵ ب: هنگام فکر شعر از جمع مردم
انزوا یافت میگردید از متعلقانش در هنگامیکه مضمون تازه دست داده بود آید از کرد که حضور دلش برهم
خورد - آن یعنی از خاطرش رفت ازین امر خیلی مضطرب گشت - به غضب تمام برخاست و بیک ضربت تیغ سرش از
تن برداشت ۵ ب: دارد ۵ ب: نامم شد -

جلوه حسن تو آورده مرا بر سر فکر تو چنانستی و من معنی رنگین بستم
 یاران بردند شعر مارا — افسوس که نام ما نبردند
 رفیق اهل غفلت عاقبت از کار می ماند — چو یک پا خفت پائی دیگر از رفتار می ماند
 گویند صائب یک بیت اورشک آنقدر میبرد که میگفت ای کاش آنچه درین عمر گفته ام باین
 کشمیری میدادند و این بیت او بمن میدادند
 غنی حسن سبزی بخط سبز مرا کرد اسیر دام هم رنگ زمین بود گرفتار شدم
 حکیم صاحب از روی این شعر معنی پیدا کرد و فقیر نیز هر دو نوشته میشود
 حکیم خط سبز آفت جان بود نمیدانستم دام در سبزه نهان بود نمیدانستم
 غرض خوردم ز خط فریب جمال عذار او — هم رنگ سبزه بود لباس شکار او
 شیخ محسن فانی

خود را از موهبتان میگرفت و از اکابر کشمیر صوفی مشرب بود. از مصاحبان داراشکوه است
 دیوان و مثنوی خوب دارد. دو بیت از ویاد است
 دیده نهان داشت نقش آن کفیا را — اشک بر دم نمود رنگ حس را
 موی سفید خنده صبح اجابت است — گشتم پیر بر در اقامه عار سید
 میرزا ابوبکر

از فصیحای زمانه بود. اشعار ریخته دارد و استناد یگانه است
 ای کاش که نازکی باز بستم بر نمی تابد — بخون غلظتم که امروزش بدشنام آشنا کردم
 خویش را بر نوک مژگانم کیشان نمودم — آنقدر زخمی که دل میخواست در خنجر نبود
 حدیث شوخ و لعلت نازک افکاش کندهم — مگر آهسته آن لب را بستم و اربکشی

له و تخرجه (و) بعد از غنی ذکر غروری مرقوم است که در دیگر نسخه های نیست. از نسخه رد نقل میشود غروری صاحب
 تلاش است. این بیت از دست
 بهر زیب دل ز تن میخواستم گلهای دارغ — چنین بر دم تا یک نفس آردم
 (رجوع شود بکرمیر بر آن عروس که ایراد یافت) هج. محمد حسن فانی هج. ب. کامل العصر بود. طالبی علی و غیره فضلا
 زبان او را بیاد قبول داشتند. اشعارش از بیاض میر معز نوشته شد هج. ب. لبش.

جرم ماگر با ده آتشیست مستی جرم کسیت — عکس لعل خویش را ما در شراب افکنده ایم
 چون ماهی ساحل طید از آرزوی دل — زخمی که شمیمان ترا بر سپر آمد
 شب که غمهای ترا پرده نشین میکردم — از تبسم لب زخمی نمکین میکردم
 ووش تقلید جرس کردم صد قافله سوخت — آه گر ناله پریشان ترا زین میکردم
 چمن پیرای صحیح کیمیای خار و خن دارم — بهر شلخ ترنجی آفتاب پیشرس دارم
 کو چون تا هر نفس در دل سراغی گم شود — سینه همچو موج در گرداب داغی گم شود
 شوق اگر نیست مغز آشفته گان عشق را — نهکت فردوس ترسم در داغی گم شود

در یک بیت مرزا فصیحی فقیر تصرف کرده - هر دو نوشته میشود -

فصیحی ما تو ایتم با گل رعنا دیرین چمن — کو خون پریم و رنگ به بیرون نمی دهیم
 رخس هم مشرب است با گل رعنا بیالام — کو خون پر است رنگ به بیرون نمی دهد

آقا محمد ابراهیم فیضان

خلف آقا محمد حسین ناجی - در عنوان شباب بکمالات ظاهری پرداخته و اکثر علوم سیما و علم
 معقولات اکمل علمای عصر خود است - و در فن انشا خود ثانی ندارد - و در نظم فی نظیر چنانکه
 میان ناصر علی میفرمود و درین زمانه به ازین جوان دیگری درین هنر نیست - و خوش نویس هم بود -
 چند بیت از زاد های طبع اوست که بگویش رسیده تحریر می یابد -

آل اختلاف از دست صنعت یکم باشد — تفاوت های کفر و دین شکاف یکم باشد
 بود منزل رسیدن دل بدست آوردن خوبان — بلند و پست راه عشق لطف پیش و کم باشد
 ستم فمد زبان غمره خو خوار قاتل را — میان ما و نازش ترجمان تیغ دودم باشد
 نصیبت کرد بود همچو صدف زق از سمایزد — چو قسمت نیست وزی از دهن چو آسمایزد
 بی تو تا چند بسا زو بدل تنگ کسی — از گرانجانی خود چند خورد تنگ کسی
 در دل صاف خیال سخن ساخته نیست — آب آئینه نیامیخته بارنگ کسی
 کردم از ضبط نفس های خموشی معلوم — که شسته است پس پرده آهنگ کسی

له این بیت از لفظ (ب) افتاده است له ب: خونریز -

نبود از شیوه ظلم اینقدر با چشم میگری
 مرا بر دل رسد زخمی ترا چین بر چین افتد
 جفا فی دل شست در دکنه از بهمانه ام
 روشنی پوشیا چون آئینه عیب خانه ام
 عداوت در کمال دوستی اندر هم جنسان
 چو اختر ز دجیم نور و امن بر چراغ من
 نمی باشد چون حسرت نصیب محشر دردی
 ز هر چه و بدن جو شیر چون آغردم سردی
 بهم ناز و نیاز آینه سازه الفت اندانجا
 خرام آن پری دارد ز رنگ بسته ام گردی
 پیوده چه سوزی پی دنیا جگر خویش
 در خاک چو آنگه نری مشت ز رخویش
 بر دهر کس که در بزم خموشی راه می داند
 که فیض نشیبه رطل گران گوش گران دارد

میر غیاث الدین منصور فکرت مخلص

از شرفای ولایت بوده در عهد شاه عالمگیر پناه پانصدی منصب داشت خوش خلق و خوش فکر بود - این بیت بخط خود در بیاض فقیر نوشته از دست ۵

نمی ماند سیاهی در دوات دیده آهورا
 اگر دیباچه بنویسم بیاض گردن اورا
 ز اشکم گاه مستی نامه اعمال افشان شد
 مرا کوه گناه از باد لعل بدخشان شد
 خمار افروده ام دار و تیراب آتشینی کو
 که خون مرده را در پوست چون مهر لب تواند
 به چون بکین شهیدی هیچ کافر دیده است
 صبح محشر هم دمید خون من خوابیده است
 در نامه من نیست بفرموده حق هیچ
 یک حرف به تسلیم درین مشق ندیدم
 عمر آفریش و تا میکشی دل از جهان
 کاروان فکرت تا خاسی توان پامیکشی

عبد الرزاق قیاض

یک بیت او از زبان میر معز موسوی شنیده ام و میزنید در جوابش بیتی گفته و فقیر نیز بیتی بهم رسانید

له ب: زخم و له ب: شسته ب: رنگی له ب: از راه قدرانی فقیر بسیار التفات و مهربانی میکرد فقیر قصیده که در مطلع بخشی المملک روح الله خان در زمین قصید شاه طاهر و کتی گفته بود که این بیت از این قصیده است ۵

ترک شوخی مکن در انسب استاد ازل
 به چو اطفال کشید دست فلک را به فلک

بزرگ صاحب چه گذرانید زلفی از راه خوش طبع نیز در میان آورده چون ملاحتی جواب این قصیده را گفت فرزندان و مریدان شاه بر آشفتنند و پیش یکی صاحب طبع رفته بشورش تمام گفتند که ببینید بی ادبی و ملاحتی را که قصیده شاه را جواب گفته - آن گفت که بی ادبی دیگر آن که از شاه خوب گفته - تو اب خنده کردی برای فقیر آنچه دلم خواست صلیع طاهر مود میرزا بمنصب پانصدی مرفرازی داشت - در کشمیر فوت شد - (این حکایت یا ندرک تغیرهای دیگر در مثنوی مرقوم گشت)

هر سه رقی میگردند

فیاض یکبار ناله کرده ام از خوش اشتیاق
او شش جهت هنوز صدرا میتوان شنید :
میر معز باد بهار و بوی گل آشفته خاطر اند
پیغام او ز ناله ما میتوان شنید
نخترش منصور سنگسار طامت بود هنوز
یک حرف را از گفته هایتوان شنید

فغفور

از تازه گویان و معنی یابان بوده یک بیت او عالمگیر است
فلک دیگر بکام رند و آشام میگرد
عس و خواب احت کن که مشبهم میگرد
خوش کجا غافل ز حق در دیر و آشام میگرد
بسی سجده گر میگرد و اینجا جام میگرد

فرقی

تازه گوی خوشخیال بوده ازین بیت عروج کمال فکرش ظاهر است
مراقیامت مژدن بصوت و گسست مسافران عدم انتظار من مبرید

لح: در دو لاله ذکر هر دو زنجیر نیست لاله در زنجیره (بعد از فرقی ذکر فائق درج است) از آنجا نقل میشود.

فائق

میر سید احمد برادر میر جلال الدین سیاون در لاهور بعلاقه منصب و خدمت خزانة اقامت دارد. از خوش فکران است
از کیفیت و تشد معنی غافل نیست. چنانچه او که نازکی داشت بزنگاشت - منه

نصیحت میفرماید زنبیر پاکیزه گوهر را
که آب از پیش راه بسن هند و پلندیها
از شرم چشم مست تو خوابان نهفته اند
در آستین چو غنچه زرگس پیا له را
افشای را ز عشق بود کار دیاره را
منصور دان بر تنک بزمگان رسید را
عجز نکسته بالان هم پیجه غرور است
بای ز راه مانده بازوی مست و است
تا نرگست بر بزم فسون نگشت
چشم بتان ز سرمه بجاک ریش است
پیمان من بجامشی از بس درست بود
چون ساغر جاب شکست صدانرا است
شوخی پر از رنگم که در جولان کسی است
تدا هم سایه سر و خرامان کسی است
سینه چاکان حجت را قیامت شوره است
صبح محشر گرده شور غمگاران کسی است
دیوانه عشق تو سرانجام ندارد
چون نقش مستم خانه من بام ندارد
دل گرفته من مشکل است باز شود
که قفل بر در بیخانه از درون زده اند
علاج غفلت پیدا نمی توان کردن
نگیم بخت سیه را بخواب می بافند
خردون زریگه وان تشنه در بیان حجت
هنوز دام فریب سراب می بافند
بارغ لاله غداران درین چمن رفتم
بجائی گل بفشانید لاله بر حرف اکم

محل بوضوح است چنانچه در این عالم
چون بزمینا نثار نرند با غم

فارس

بخش فکر و معنی یاب بود - از دوست ۵

عشق آمد و ز آتش تن بی اثرم کرد - از پرده دل صاف چو آب گهرم کرد
غنچه سان بهر گلی سر بگسیان دارم - از دلی خون شده راهی بگلستان دارم
یار بهتر زمن احوال مرا میداند - من چنان عجیب خود را ز این پنهان دارم

فوجی

از شعرای بنگاله بود اما صاحب فکر می نماید از دوست ۵

موج آب گهر از تاج شهبان میگذرد - قطره در مرتبه خویش کم از دریای نیست

دراز شکوه قادری

ملقب به شاه بلند اقبال ولی عهد شاهجهان بادشاه زاده خوش خلق و خوش رو متجمل و صوفی
مشرّب فیتر دوست - مؤید محقق بوده - طبعی بلند و ذهنی رسا داشت - مطالب صوفیه را در
رباعی و غزل منظوم میکرد - بحسب اعتقادی که در سلسله عالییه قادریه داشت قادری متخلص
میکرد به ملا شاه خلیفه میان شاه میر لاهوری دست بیعت داده - تجمل و وقار بجزی داشت که
محمد علی باهر نقل کرد که روز طوبی سلطان سلیمان شکوه خلف بر درکش شاعری قصیده گفته آورده
سردیوان میخواند - در یک بیت بسته بود که بادشاه زاده کریم الطرفین است - شاه بلند اقبال
شنیده فرمود که راست گفته - پسر کریم الطرفین است هم از پدر و هم طرف مادر بادشاه بن بادشا
است - حاجی تمکین که بطرافت پیشگی در مجلس عالی راه داشت عرض کرد که ملا و پیازه چه خوب
گفته که کریم الطرفین ۱۹۰۰۰۰ شاه سرفروانداخت لرزه بر اندام اهل مجلس افتاد -
همه را یقین شد - همین که سر بر میدارد این مسخره را گردن زد و میفرماید - بعد از ساعتی از
منابر خاست درون محل تشریف برد و نزدیک بارخانه فرمود که دیگر این مسخره را در
دیوان خاص نگذارند - در علم تصوف تصانیف عالی دارد - سوالهای دقیق نوشته - دیوان
مختصر از جمیع شاره - این چنان بیت از دوست ۵

لهب: محمد دراز شکوه قادری ۱۹۰۰ طوبی معرب توی که لفظ ترکی است بمعنی عروسی ۱۹۰۰ عبارت فحش است لهما حذف شده

هر خم پچی که شد از تاب زلف یار شد — دام شاد زنجیر شد تسبیح شد ز تار شد
 خاطر نقاش در تصویر حشش جمع بود — چون بزلف او رسید آخر پیشانی کشید
 بشکست دل آبله از گردش پالم — در کار من آنهم گری بود که داشتند
 بقدر مال باشد سرگرائی — ز دوزن ز رفزاید بار دستار
 بخیه بر خرقه فنا کیشان — موج آبجیات را ماند
 همه چیز تو خوب لیک این بد — که تو بسیار دیر می آئی
 بادوست رسیدیم چو از خویش گذشتیم — از خویش گذشتن چه مبارک سفری بود

قصه در

نمیدانم که کیست و کجاست یک بریت از و بگوش خورده صاحب قدرت می نماید
 از دست ۵

سر نوشتی نیست جز خجلت جبین سوده را — چنین پیشانیست موج آبرو آزاده را

خان زمان حاجی محمد جهان قدسی

ملک الشعراء عصر شاه جهان بیخود صاحب قدرت بود - در قصیده گوئی و غزل پردازی - گوی
 بلاغت از اقران می ربود - ظفر نامه شاه جهان را با حسن وجه و دخواه طرز فصاحت و بلاغت
 تمام ادا کرد - چون دید که نام عبداللہ خان بہادر فیروز جنگ درین بحر گنجایش ندارد - باین حسن
 ادا ذکرده ۵

ننگی که از غایت احتشام — نگنجد بہ بحر از بزرگیش نام
 داز آنجا که بین الدولہ آصف خان سلطان بولاقی پسر خسرو را برای مصاحبت بہر سریتند و بیرون
 داده بیتی باین خوبی و رسائی گفته ۵

مدان عیب تزویر و الاکر — بود آب در شیر گوہر ہنر
 چون فیل سفید از جای بہ تحفگی و غرائب ہار گاہ همان پناہ آمار بادشاہ جم جاہ بزر و وزیر وزیرین

۱- و ۲- ذکرہ در نسخہ (ج) نیست - در نسخہ ۴: حسان زمان بجای خان زمان ۳- شعرای قراش
 بسیار میگفت ۴- از سر تا زیر ۴: بر سریتند و بیرون ۵- داز آنجا کہ بین ۶- سیر -

خود بدولت و سعادت سوار شده - ملک الشعراء باغی گذرانیده -

برفیل سفیدش که مینا دگرزند شد شیفته هر کس که نگاہی افکند
چون شاه جهان بروبر آمدگوی خوشیاش از سپیده صبح بلند
بجائزه لائق مفتخر و مباحی گشت مثنوی در تعریف کثیر و صعوبت راه خوب گفته - و قتی که بیگم
صاحب از شمع سوخته بودند - رباعی گذرانیده بیت آخرش اینست -
تا سرزده از شمع چنین بی ادبی پروانه ز عشق شمع واسوخته هست
گویند بآن کمال و ملک الشعراء روزی غزل تازہ گفته بود - پیش ملائی مکتب داری خوانا چون این
بیت رسید -

ساقی بصبوحی قدری پیشتر از صبح برخیز که تا صبح شدن تاب ندارم
کو دکی می شنید گفت صاحب! اگر بجای قدری - نفسی گفته شود برای صبح مناسبت تمام دارد
حاجی قبول کرد و در جودت طبع آن کوک حیران ماند -

اتحق جای حیرتست - همین طور ابونواس شاعر عرب این بیت گفته بود و زبان عربی -
أَلَا فَاسْقِي خَمْرًا وَقُلْ لِي: "هَيَّيْ الْخَمْرَ" وَلَا تَسْقِي سَاءً إِذَا امْكَنَ الْجَهَنَّمُ
روزی گذرش بر یکبستی افتاد - کو دکی گفت با استاد خود که میانی ابونواس از قلی صی الخمر چه
اراده کرده است - استاد گفت نمیدانم - گفت از گرفتن جام شراب چهار حواس متلذذ میشود
باصره از دیدن - و ذائقه از چشیدن - و شامه از بوئیدن - و لامسه از گرفتن - باقی ماند سامه
از گرفتن که این شراب است سامه نیز لذت یاب میگردد - ابونواس گفت بخیر ای پسر معنی از کلام
من بر آوردی که من هرگز قصاص نکرده ام -

این چند بیت از زادای طبع اوست -
زود به کردم من بی صبر و اغ خویش را اول شب میکشد مفلس چرخ خویش را

له ب: نواب علیعلیه السلام صاحب له ب: پنج هزار صله یاد است له ب: حاجی آفزون تحسین کرد و نفسی را بجای ده
نوشته و گفت له ب: گاه باشد که کوک نادان بغلط بردف زند تیری
له ب: برای شعر ابونواس رجوع شود به اخبار ابونواس ۱۲۴۲ مطبوعه مصر ۱۹۲۲ له ب: مرتبه این منظوم مصری -

باز من شسته تا مژه در دل نگاه کیست روزم سیاه کرده چشم سیاه کیست
 دل دادن و سخن نشیندن گناه من دل برون و نگاه نکردن گناه کیست
 جوانی رفت و داغی ماند و دل یادگار دوی چو آن مرغی که بر ناخن پس از رنگ حنا ماند
 اگر دستم رسد روزی بحیب زاهد خود بین چو شمع آرم بهرون یکدسته ز تار از گریبانش
 باین قدر که ببالین من نهی قدری مترس هیچ کسست مریان نخواهد گفت
 عیش این باغ با ناز یک تنگدل است کاش گل غنچه شود تا دل ما بکشد
 نگذاشت خواب عدم شیون بلبل گل ریخته بودند مگر بر سر حنا کلم
 در چنین فصلی که بلبل مست و گلشن پرگست گریه پیامه عمر است خالی خوب نیست
 بجاتاب آور و پیش سرشک دیده فرسایم دو اندر ریخته چون شمع شکران تا کف پایم
 چو غنچه گل صدر برگ آسمان دورنگ بصد پیرینه دایک قبا و آن هم تنگ
 من آن نیم که کنم سرکشی ز تیغ جفا چو شمع زنده سرخویش دیده ام در پا
 بلاست بهر عزیزان اگر چو مردم چشم ز هم بقدر یک انگشت راه خانه جد است
 سخن بس لعب الم پناه بخنور صدق را بود مهر پشت گوهر
 دنیا معشوق عاشق دین نشود شهیدای آن شیفته این نشود
 بار دل عارف نشود جلوه دهر آینه ز عکس کوه سنگین نشود
 هر کس که سخن ز قدر و مقدار کند کی حالت خود توانا ظاهر کند
 خواهی هنر عیان شود پستی جو شمشیر فرو آید و کار کند
 هر کس که کمال خواهد اظهار کند فکر یاران نیک کردار کند
 گرد و هنر تبسعی احباب عیان شمشیر بزور و ستم کار کند

سرای

۱۵ اینجا نسخه (ب) اشعار ذیل نیز دارد :-

عمریست که در پای خم افتاده غم ایام همسایه دیوار بیدوار شمرایم
 دریا کشیم روزی روز از هوای تو آخر هوای سرو تو ما را نهال کرد
 ۱۶ ب: شمشیر فرو آمده هم کار کند -

قاسم دیوانه مشهدی

از شاگردان رشید مرزا صاحب است - تازه گوئی بلند خیال نازک بند معنی یاب بوده -
 در پهن نیامده اما اشعارش در سخنوران اشتها تمام دارد این چند بیت از دوست - رفیق شاد
 یکسبت حسن به جلوه از نقاب چکید - رگ چراغ ز دم خون آفتاب چکید
 تشبیه کی بکنج خلوت اگر مدهی اجازت - بمکم چنان لبست را که در سخن ننماید
 هست چون اجزای عالم ذره یک آفتاب - آستین بر هر چو افشانی چراغی کشته
 نمیدانم که از ذوق کد این مرغ او سوزم - بان پروانه مانم که افتد در چراغانی
 میروی مستانه برخاکم نمیدانی که من - در کفن همچو کبابی در نمک خوابیده ام
 زویرانی بود بام و در کاشانه مارا - زمین چون نقش پا دیوار باشد خانه مارا
 کس با دیو عشق بیایان نرسا ندست - چند آنکه نظر کار کند یک رم از دوست
 ندارم پاک از موج خطر باد و دست پیوتم - غریق آب حیوان را غم درون نمی باشد
 برت عاشق چو مضمون در پیا هم خواند آید - دری چون نامه ام بانگ شکست استخوان آید
 خونریز ستم چو یار من شد - گل حلق بریده چمن شد

قاسم خان

همزلف جهانگیر شاه طبع رسا داشت از دوست

بعد از این در عوض اشک دل آید بیرون - آب چون کم شود از چشمه گل آید بیرون
 عشق آمد پی دل برون و در سینه نیافت - دزد از خانه مفلس چهل آید بیرون
 چنان بدم بجدائی که بعد از این هرگز - بخنده نیز لب از همدگر جدا نکند
 مروت ز تشنگی چند به بنیم که جام می - لب بر لبست گذارد و قالب تهی کند
 هر که در مجلس ما با ده نوتو شد قاسم - گر همان مروت چشم است برون باید کرد

هـ ج: محمد قاسم مشهدی هـ ب: بسیار زیاده گو خوش فکر - سه من تو نشسته تنها اگر مدهی اجازت هـ ج: این بیت نیز دارد هـ طفلم آمدم که تن پرین جان پوشید شیر مادر کفنی بود که پنهان پوشید
 هـ ب: شوهر منیه خالم که خواهر نور جهان بیگم بود - طبع موزون داشت - در عصر جهانگیری کوس سخن میزد و در نسخه ب ایوه برت بنام قانع نوشته است -

روزی بادشاه آب خالص و خاصه طلبید - در پیاله گلی بغایت نازک آوردند - همین که بدست گرفت از جنبش آب شکست - بادشاه بدیده این مصرعه فرمود ع
کاسه نازک بود آب آرام نتوانست کرد

قاسم خان پیش مصرعه رساند ع

دید عالم را و چشمش ضبط اشک نمود

قلع

بر تحقیق حال او کماهی اطلاعی نیست - بیک بیت اوقالیم - از دست ع
چون مرد ک چشم تو در عالم نیست چرخ که خدنگ غمزه را نیز نکند

محمد یوسف قدیم

عم زاده مرزا مائل طبع درست داشت - در عین جوانی گذشت - از دست ع
یک نفس گرشا و گشتم عالمی غمناک شد خنده ام چون برق چاک سینه افلاک شد

اسما و سخنوران ابو طالب کلیم

شاعر عمده پای تخت صاحب قدرت معنی یاب و در فنون انواع سخن سنج طاق و در جمیع
کمالات نکته و رمی شهره آفاق بود و طفر نامه شاه بهمانی را با دانه ای رنگین نظم نموده در تعریف اکبر آباد
و قحط و کن و صعوبت راه کشمیر و غیره مثنویهای دلکش دارد - دیوانی پر مضامین تربیت آوده در گفتن
اشعار فراموشی قدرت تمام داشت - برای تخت مرصع و سپهر و شمیر و قلمدان خاصه با مقط
شعرهای مناسب هر چیز گفته - بر همه اشیا ی سرکار بادشاهی اشعار او کند و نوشته اند - و قتی که

له: محمد یوسف قابل - ب: میرزا محمد شریف قدیم ع پسر عم مرزا قلیا الدین مائل - جوان قابل بود و قدیم خاص
می نمود و کثرت نوی داشت عمرش و فاکر د ع ب: فقیر نیز برای خاطر مطلع گفته ع
در لباس فقر دل آلود گیها پاک شد خرقه پر خیمه مالکیده دلاک شد
بزد اینجا در نسخه (۴) شاعر ذیل مذکور است - ذکرش در دیگر نسخه ها نیست -

عبدالقادر خان خلف وزیر خان عالمگیر شاهی - قادر تخلص میکرد - خوش فکر است - از دست ع
از بهج میبکشان بر پیشه می لرزودلم جایمنا تنگ گرا باشد در آغوشم گزار

که خوند کار و روم در تنیست نامه جلوس و الا تحریر نمود که شما خود را شاه جهان لقب کرده اید - اگر ملک ما
و ایران و توران و غیره داخل جهانست شما پادشاهی آنجا ندارید - بهترین نامها نزد خدا عبد الله
و عبد الرحمن و عبد الرحیم است - ازین اسماء اختیار کنند - پادشاه بعد مطالعه در فکری شده
با صنف خان یمین الدوله مصالحت کردند که باید این لقب خطاب را تغییر داد و حکیم خیر یافته قصیده
در ملح گذرانید و این مضمون را باین بیت جواب داد - از دوست ۵

هند و جهان ز روشی عدد چون برابر است برشته خطاب شاه جهان زان مقرر است
با و شاه خوشوقت شد و همین بیت را در جواب نوشتند - و حکیم را بر سر خجیدند - چون خان جهان
لودهی که سابق پیران نام داشت با غی شده و بدریا خان رو همیله پیوست - دریا بسبب اعانت
او بدست افواج قاهره کشته شد - بعد از ان پیران نیز بقتل رسید - رباعی گذرانید بجا نژده لائق
سفر از گشت -

سراجی این مژده تج پی به پی چه زیبا بود این کیف دویا لاجه نشاط افزا بود
از کشتن دریا سر پیرا هم رفت گویا سر او حباب این دیا بود
چون سر پیرا و دریا و دو پسران رشید او یکجا بدرگاه آمد چنانچه تاریخ گذرانید بصلاحت با و شاهانه
مفتخر گشت - گویند و او اهل جلوس که ریایات عالیات به تخر قلع دکن متوجه بود و در یکسال چهل
قلعه تصرف در آمد این رباعی گذرانید - از دوست ۵

شاه با بخت که تو را قبال گرفت تیغ ز عدل ملک و ز رومال گرفت
چل و تلعبیک سال گرفتی که یکی شاهان نموانند بچل سال گرفت

اگر چه دیوانش مشهور است - اما چند بیت نوشته میشود ۵

بود آرایش معشوق حال در هم عاشق سیه روزی مجنون سرمه باشا چشم لعل را
نیست سامانی بغیر از رخه در کاشانه ام گر بزنک ام ماهی آب دارد دانه نیست
غرق وصال آگه ز آسید چشم بد نیست تا دام بر نیست ماهی خبر ندارد
نجات غرقه بحر عشق آسان نیست مگر به تخته تابوت بر کس را افتد

لهب : چهارم تا بخت گرفت او گفته گذرانند لهب : کشورا قبال لهب : نیاید لهب : ز تخته -

نیست یکشب که نرسیم کل بستر نشود — تار و پیر بنم رشته گوهر نشود
 ابر تا برخواست یاران باوه در ساغر کنید — چشم اختر تا نمی بیند دماغی تر کنید
 ستم ظاهر او لطف نهانی دارد — صبر را بیکند آشوب که لاغر نشود
 سپاه غمزه ات را در نه میت فتح می باشد — شکست افتاد در دلا چو برگ بر دین گانت
 سرسیر دلهائی آگه دانه یک سبجه اند — آنچه ما را در دل است از بهر گمستو نیست
 مرگ تلخ و زنگی هم هر سرور و سراسر است — پشت و روی کار عالم هیچ یک نخواه نیست
 در کشیم گوشه گیر شده بود بهمانجا و دیعت حیات سپرده — ملاطهر غنی تیغ و فانش چنان یافته ع

طور معنی بود روشن از کلمه
 در کشیم جنت نظیر بهشت نصیبش شد مرزا محمد علی ما به نقل میکرد و عجب مرد خلیق خوش محاوره بود
 هر که در صحبتش می رسید فیضیاب می شد و مخطوط بر میخواست -

خواجہ کلان

بزرگیش از کلامش پیدا است - از دست

منع بی تابی و بی طاقتی و جاهله دری — نا توانی چو تدر کرد که زنجیر کند

شیخ سعد الله گلشن

طبعی درست دارد - مدتی پیش فقیر مشق کرده جنونی بهمرسانده - از دار الخلافه برآمد -
 الحال در گجرات بسر میرود - آخر بصحبت مرزا بیدل هم جنسیت اورا کشید
 بدل شوخی نفس زد و دیده طغیان میکند نازش — پرسی و شیشنه پنهان گشت نیز نیست پرازش
 گشتم شهید تیغ تغافل کشید منت — جانم ز دوست برو غزالانه دیانت
 حیرت بهار گلشن نظاره خودم — آئینه خانه دل صد پاره خودم
 ز شوق مهر رخسار که چشمم گریه پیرا شد — چو گوهر در گره هراشک من در دوسر گاهی

لهب: از لهب: بر لهب: سخت لهب: معلوم نیست که کجا بود و که بود - یک بیت از وثنیلام
 لهب: جوانی آزاد طبع و صاحب فکر است هفت بهشت سال پیش فقیر مشق کرده لهب: آخر بصحبت
 مرزا ادا حسد - همه ما کتد لهب و لهب: خودم لهب رخسار -

روزی یک مصرعه گفته آوردی

بیک پمانه چون یا قوت دارم آب آتش را

فقیه پیش مصرعه رسانید

ز بس با نرم خونی رام کردم طبع سرکش را

سرخوش

عبدالرحیم کلم گوشت پیری

چندگاه پیش فقیه شعر میگذاشتند - فکری درست داشت - بطرف دکن رفت - بهانج

درگذشت از دست

بهار آمد ز جوش لاله دار و کوه دیدنها
شهر خارا شکافی میکند از دل طپیدنها
ما خراب است زنجش بجای او گردیده ایم
گر بر افشانند غبار از دل شود تعمیر ما
گرفته زخم دلم در دهن خدنگ ترا
بلذتی که مکمل طفل شیر خوار انگشت
ز زنجیری که عشق انداخت دیاتی من ای قهری
فتاد آخر ترا هم حلقه در گردن ای قهری
مگر سر و مرادیدی که از دیوانگی بر تن
زبال و پرتیرا صاپاره شید لیلن ای قهری

لامع

بحقیقت حال او اطلاعی نیست اما اینقدر معلوم میشود که تازه گوئی معنی یاب است -

از دست

ای سپند برق حنوت بشنم گلزار را
دست دیاگم کرده شرفقت رفتار را
در بهارستان حنوت بلبلان فیس را
بوی گل خیزد بجائی ناله از منقار را
دیار گر آب رنگ از گفتگو یا قوت خندانرا
گیربان چاک همچون گل کند لعل بختانرا
شود گردشت پیمان ناله مجنون سودایت
بفریاد آورد مانند شلیخ غزالانرا
گذشتی بر مرز ام شورشی انداختی رفتی
کف خاک مرا صحرائی محشر ساختی رفتی

له جا: گفت که پیش مصرعه این ایس بنی رسید پیش شاعران دیگر مثل مرزا بیدل و غیره خوانده ام کسی نرسانده فقیر یادیه گفت
له جا: در صد تریش یو دم که قمت اورا بطرف دکن برد له جا: خواب از له جا: نسخه چا شعر خیل نیز دارد :-
چرخش باشد که گرد آستانها هم بردوشی رستاخو کمان مصلحه آغوشی باغوشی

خلاصه دودمان مرتضوی میرزا معزالدین محمد موسوی
در خوش خیالی و معنی طرازی و شعر فنی و التیاف و دانی نظیر نداشتند - در حدت طبع و دقت
آفرینی و علم معقولات بی بدل بود - باین فضل و کمال از ملک ایران کم کسی برخاسته باشد چنانکه
خود گوید

من مرغ خوش ترانه باغ فضیلتم طبع مرا به مزه شاعری چه کار

درین بیت مرزا صائب که در تعریف عمارت گفته

صائب چون لباس غنچه تنگی میکند بر دوش گل بر شکوه این عمارت پر نیان آسمان

رو بروی او در پیش مصرعه دخل سجا کرده و نادریست و انمود - صائب بتاتل بسیار برقع این بیت
مطلع شد و قائل گشت: فقیر چنین درست کرده برخواند فرمود که حالا درست شد

چون لباس غنچه زنت گفته تنگی میکند بر شکوه این عمارت پر نیان آسمان

روزی عزیزی در مجلس او این بیت برخواند

ز تیره بختی خود آن زمان شدم آگاه که مادرم سر پستان خویش کردیم

گفت معنی تازه است خوبتر این باید بست - خود فکر کرده خوب تر از آن بست

این تیرگی ز روز ازل داشت گویم مادر زاده ام سر پستان سیاه کرد

جواب این بیت مرزا طاهر و حیدر خوب گفته - خود نیز این مخطوط میشد - هر دو نوشته میشود

وحید هر گل بیاد شمع تو بای کشوده است خاکستر چمن شد و پروانه ام هنوز

معز شد گرد باد دامن صحرا غبار من بر باد رفت خاکم و دیوانه ام هنوز

روزی این بیت عزیزی را خواند

بچه اندیشه ام از خاطر ناشاد روی چه بخاطر گذرانم که توان یاد روی

فقیر فرمود که بیایم طرح کنیم - بدیده گفت

میر معز آنچنان روی که چو حادثه بر یاد روی حسن معنی نگذارو که توان یاد روی

لح ب: خلاصه دودمان مصطفوی - نقاد خانان مرتضوی - سیاه پاک گوهر عالی نسب میر معزالدین محمد موسوی

لح ب: از اولاد امام ضامن ثامن موسوی الرضا بوده -

فقیه نیز بدیده رسانده

خوش، غیش را خاکِ هی سازی بر بادوی بزدانست که بر تخت روان شادوی

روزی این بیت ناصر علی در میان آوردند

علی ز جوش باوه در دونه نشین بالانشین کرد ز موج خنده ترسیم خط برین آید از ان لبها

خود بفکر تمام فرمود

نگه بر نیست بالیده می بار و ز مژگانش سخن در برگ گل پیچیده می ریزد از ان لبها

فقیه سر خوش نیز لنگ لنگان رسیده

خوش نظر باز لطافت بر رخسار آن در آست سخن نقش نگین گشت از فرو رفتن در لبها

در حسن ابدال غلغلان مطلع در شعرائی پائی تحت انداخت مطلع تازه

معز هیچ کس آگاه ز شرح اشتیاق نماند نامه با چون زبان لال هرگز نماند

خوش هیچ دل از ریزش دنیا نشاط افزاند عقده کار کس از دندان گوهر نماند

همه عزیزان گفتند که کم از مطلع می رنست - فقیه گفت تشبیه می ر تازه و از من متعارف این قدر

تفاوت است - هرگاه فقیه بخوانش وارد میشد در علوم عربی موقوف میداشت و میگفت که با سر

خوش صحت تصوف و شعر تازه میداریم - و اکثر از راه مراباتی میفرمود که در هند سه شاعر دیدم -

له: نشر له: انان له: اناله من له: انتر شرای از وی معالی مثل شیخ عبدالعزیز عزت تخلص میسر زبان
 دلس و غیره می گفتند که تو را زیر گفته می گفت که میر به زمین گفته - فکر می کرد و غور می نمود که آیا چه سبب مطلع میسر از مطلع است
 میسر می شنید هیچ در یافت - بعضی گفتند که چون هم از شاعر وی میسر میزدند تو ضاع میگوید - آخر می گفتند که ما در نمی یابیم - باری تو
 بیان کن - گفت که تشبیه می که نامه پیچیده را بزدان لال داده تازه است - از من متعارف هزار کس گوهر را بزدان دندان را
 بگو به تشبیه داده - میسر بسیار حفظ شد و یا زبان نیز قبول کردند و گفتند زهی طبع منصف له: ب: برین فقیه اینقدر در فانی
 و شمتند که در عین درس چون فقیه وارد میشد میفرمودند که کتابها را بزدانید که با سر خوش صحبت شعر و علم تصوف میداریم -
 و بر هر مقدمه انصاف میدادند و میفرمودند که قدرتی دارم که هیچکس در علم عقولات و تحقیق تصوف از من پیشی نتواند -
 گرفت و لیکن وقتی که حرف فساد در میان می آمد من و میمانم زیر که - انکار می نمود و نه اقرار - و احوال جمیع مثل خوانده ام
 که در ذات حق فانی میشوند و ظاهر در میان خود و ایشان هیچ فرقی نمی یابم - همچون من خوردند و می آشامند - ایشان چه قسم فانی
 گشته اند و من نیستیم - فقیه میخندید و می گفت سبحان الله

چشم باز و گوش باز و این ذکا خیر و ام در چشم بندی خدا

صاحب عقل و شور و افضال و کمالات - دین قادر معامله بوی پیدا است -

غنی و ناصر علی و سرخوش - و در او اهل فطرت تخلص میکرد - و در آخر با موسوی مقرر کرده و ازین تخلص بسیار مخطوط بود - خطاب خانی بهم برین تخلص گرفت - روزی گفت که افضل اهل زمانه "تایخ ولادت من است - موافق سنه هزار و پنجاه هجری - فقیر گفت تولد من هم دین سال است و نام من افضل این بن عنایت فرمایند و برای خود فکر دیگر کنند -

روزی شخصی برایشان گفت مصرعه گفته ام پیش مصرعه شمارسانید

فالوس گرد باد شود و بر چراغ ما

فرمودند سرخوش منبع اشعار تازه گویان است - از و پیغم اگر کسی نگفته باشد پیش مصرعه میرسانم چون بفقر و چار شدند و در این مصرعه در میان آمد گفتیم مطلع صائب است -

آشفته گی ز عقل پذیر و دماغ ما فالوس گرد باد شود و بر چراغ ما

روزی دو منصبدار خلعت پوشیده برای تسلیم حضور الیتاوند به من فرمود که تحقیق کرده بیا که این هر دو راجه خدمت شده - آمده تحقیق کردم یکی را دیوانی برادر مقرر گشته و دیگری را خلعت که خدائی شده - رفته میرساندم که یکی را خدمت در آرشد و دیگری را خدمت برادر شده - میفرخنده ما که در تخمین نمود - این چند بیت از زاده های طبع شریفش بر سیل مشتاق نموده خردار است - از میر معزم موسوی -

له ب: که ازین هم نسب من ظاهر است و هم حسب من - ب: چون بیایه وزارت ماکان کن دیوانی تن و هزاری منصب سلف را گردیدند فقیر از شاهجهانی آباد بود تنبیت و مبارکباد ریاضی نوشت - سماعی

ایام یکام دوستداران گشته کار میر از معز بسا مان گشته

چیزی که بجا شده بعالم نیست کان سیر پاک موسویان گشته

له ب: خنده کرده گفت خوش باشد - روزی مطلعی گفته بخار من گذر اندرم -

خانه دهر تنگ بسیار است پشت بام فلک هوا دار است

بسیار تخمین فرمودند و پیش مصرعه عبادت آخر بسته اند بسیار تنگ می یابا - گفتیم که صاحب برین خود بسته اند از او چه عالج -

مبادا نامه بیناییم را تکی قاصد درین مضمون نازک کرده ام بسیار مضمون را

شندیه خاموش ناچار - عجب شفیق و فزاین بوده وقتی فقیر در راه و بر زنی عاشق بود - چون کج ریایات عالیات بجانب

شاهجهانی آباد شد بصد پریشانی ناچار همراه رکاب سعادت روانه شدم - روزی بجانم میر شسته بودم ذکر آن مشوقه در میان

آمد - مرا گریه بافتان دومی داد - میفرماتر گشته ریاضی بارید فرمود - سماعی

اشکی که مرا ز چشم نموده برفت نجات دل من بود که شلیده برفت

در هر تو این نکته بمن ست معلوم کرد دل برده تیر تیر از دیاره برفت

شدم خاک هنوز از عشق آتش بجای دارم — در آغوش کفن جوی خوشب و دستخوان دارم
 سدر راه معصیتها شد پریشانی مرا — داشت عربانی نکه ز آلوده دامانی مرا
 کار با پیوسته در بند از کشاد ناخن است — عقده ما بچو گوهر خانه زانو ناخن است
 نا طائر عشق و قفس بال و پر باست — چون بوی گل چیده وطن هم سفر باست
 عیب صاحب هنر آن چو تنک ظریفی است — آب یا قوت چو زو جوش رگ یا قوت است
 چو سوز عشق را کامل کنی عیبیت هنر گردد — شود یا قوت هر سنگی که لبریز مشر گردد
 عاجز شد از رفاقت ما رهنمون ما — استا و آب تیغ دروانست خون ما
 بحر و کائنات را سا اقامت و فیض — گوهر آب دیده و یا قوت خون دل نشد
 شوقش بر قع از دل بیتاب کم نشد — این مهر گرفت و شوخی و متاب کم نشد
 ندارد آفتی چون غنچه از صحرای مرغ من — برنگ لاله در آغوش ناخن خفته دلغ من
 آتشم در تیره پا بود ولی پیموسپند — گام اول نفسم سوخت از این آه پیرس
 مروتی در عین دنیا داری از دنیا پرست — ملک در دست سلیمان نیست در انگشت پرست
 این شایسته می مرا از با ده خود پرورست — شیشه ناموج شکستن میزند بال پرست
 عشق در مصر جنون لاف خدای میزند — حسن گریوسف شود در کسوت پیغمبرست
 فوق عشق آینه دار را زود لهما میشود — چون بخود بال و خوشی ناز پیرا میشود
 حسن عی کو کهن از نقش شیرین ظاهر است — کار چون نیکو بود خود کار فرما میشود
 حق شناسی حیرت افزای دل آگاه شد — جاوه بالیبا تقدیر خود که سدر راه شد
 حیرتم بر قع کشای شهاب مقصود گشت — عقده دل عاقبت پیکان تیر آه شد
 نهان نگذاشت افسوسش در پرده ناموسی — پیری و شیشه رسوا سوخت چون شمع بفانوسی
 شب پیر و نه شرح انتهای شوق پر سیدم — کف خاکستری افتاد بر دامن فانوسی
 در ملک و کن بر حجت حق پیوست — بر جمیع خدو ران ماتم شد میان ناصر علی این خبر شنید از بگریست
 و برین فقیر و بگریست معصیت گذشت آنچه گذشت

حیف دانا مردن و افسوس نادان زیستن

دو تیارخ و فوات آن مرحوم این اخلاصمند یافته

سرخوش معزالدین محمد موسوی حیف ز عالم سوی ملک معنوی رفت

کشید آه و بگفت عقل تیارخ معزالدین محمد موسوی رفت

در یغا و خست هستی زین سرالست معز موسویان سخن دان

نحیرت جنت دل تیارخ فوئش خرد گفتا کجا شد موسویان

از برهمی هنگامه سخن و کساد بازاری اشعار چه نگارم که این قطعه شایه حال است

در یغا شعر رخسار از دهر برالست سخن باموسویان از جهان فوت

ز فوت راجه ایدل نفس هم مرد نشان عیش از بهند و تان فوت

زمن باقیست سرخوش جوش غرغان پس از من خواهد اینم از جهان فوت

آرامش باطن ظاهر میرزا محمد علی ماهر

استاد همه آن نخته کار انسان صاحب دل کامل عیار بوده با کلیم و قدسی و میر سخی و غیر هم از
شعرا عصر جهانگیری تا نازک خیالان عهد عالمگیری صحبت داشته فقر اختیاری استیقلال داشت
تا در جهان بود و در فکر سخن بود برای بعض پیش مصرع ششماه و هفت ماه فکر میکرد چنانچه برای این مصرع
انتقام پدر از خصم پسر میگردد

در ششماه مصرع رساند

حاصل سخن داغ رحمن سخن است

دیوانی ضخیم و تشویمهای رنگین دارد در نشر مثل ظهوری پر مضامین تازه نگاشته بگل اورنگ

لهب: صاحب نادان زیستن لهب: خواست لهب: واقف اسرار باطن ظاهر لهب: پیش از آشکوه مرغان شد بود
چنانچه فرموده بیتا کرده بارادت انتخابم بخشیدم مرید خان خطایم
بدر و کز نادان شکوه ترک علائق و دیوی نموده گوشه عزلت اختیار کرد و دیگر که نه بستاند روزی تفرقت که ایاب دانشمند خان
میر بخشی و بهت خان بخشی تن هر دو بحال شهادت مریدان چه انصاف متقول نمی گیرید بنده گفته بترک دنیا مشهور گشته ام دم
از فقری می زنم اگر الحال باز رغبت بدینا نمایم مثل من بآن زن بهند و مانند که باشد هر مرده برای سوختن آمده باشد حرق
آتش سوزان دیده خواهد کرد بگریزد و حلال خورانش شکسته بسوزانند.

در لوح شاه اورنگ زیب گل سرسید فکرهای اوست چنان فقره ازان کلامسته معانی ایراد می یابد -
 "در عهد صبی بمقتضای سن اگر بازی گنجینه دست کشادی بشمشیر سروا کردی و ز سرخ و سفید نخرج
 دادی تا از مرکب ساز سرکارش نام سیاهی بادام شنیده بادام چون پسته خندان در پوست نگنجد
 ماهر آرد از بهر عشق شاه مدام چشم غویان سیاهی بادام
 در عهد خوش نویسی اش از بسکه یا قوت را مناسبتی بقطعه نویسی نمی بیند محرران دفترهای اویش یا قوت را
 قطعه نمی نویسند" از تمام نثر ملا میرزا هوری همین فقره انتخاب نموده "خواجہ ریحان که با خواجہ سنبل
 نسبت همزلفی داشت" میگفت و دیگر همین تالیف است - و از ساقی نامه من یک قطعه در لغت
 و یک بیت در بهار بیت تازه برآورده بود که این نصیبه تست - قطعه شنوی ساقی نامه سر خوش ۵

شترابیکه پرواز از ماسوی سر و ساقی آن رسول خدا
 خرواز میشم محو مطلق شود ز خود بی خبر آگه از حق شود
 باین بی خودی او بود در نمونه کند آخرین جام مستی فزون

این معنی را در رباعی بسته ۵

احما چشم و چراغ ایام بود رونق افزای بزم اسلام بود
 زوگشت رسانشته عرفان بکمال مستی افزون ز آخرین جام بود

من ساقی نامه از بهار بیت سر خوش ۵

سر زلف و اگر ده سنبل بناز شده از مریدان گیسو دراز
 شنوی جامع نشانی تن در زمین تحفه العارفين گفته بود - اقتلح کلام از بهار بیت کرده مطلعی
 برای آن میخواست حسب المدعا دست نمیداد و فقیر گفته بنظر گذرانید ۵

سر خوش ای بر سر نامه گل ز نامت باران بهار رشحه جامت

او برای ساقی نامه فقیر مطلعی گفته عنایت فرمود ۵

ماهر بود نامه نقش بخش ادا که بر سر کشته جام حمد خدا
 شنوی در لوح بیگم صاحب گفته بمعرفت مادر عنایت خان آشنا فرستاد بیگم صاحب بطوله
 برین بیت مخطوط شدند ۵

ماهر بذات اوصفات کردگار است که خود پنهان و فیض آشکار است
 پانصد روپیه عطا فرمود. با اعتقاد فقیر پنج ندا و بالیستی برین بیت اورا بزر می سنجید-
 پایه برج بالا تر ازین چه باشد- فقیر در جوانی مدتی شعر در خدمتش گذرانیده و اصلاح گرفته-
 سلامت نفس و شکستگی و گذشتگی بجدی داشت که روزی بخانه مرزا قطب الدین مائل مجلس
 شعر خوانی گم بود حکیم صاحب و ملا محمد سعید شرف و غیاث الدین منصور فکرت با هم صحبت داشتند
 بفقر تکلیف شعر خواندن کردند این مطلع تازه گفته بودم خواندم
 غرض کی تو انم دید زاهد جام صبا بشکند میسر و زخم جانی گرد بر ریالشکند
 همه صاحب سخنان زبان آفرین و تحسین کشوند- حکیم صاحب تا نصف شب این مطلع بربان داشت
 و میگفت سبحان الله در بهند روی پیدا شود که چنین شعر میگوید- روز دیگر در خانه دانشمند خان بشاه
 ماهر دو چار شد- گفت ویر و ز سر خوش شاگرد شما را را مخطوط کرد- بسیار صاحب تلاش و
 خوش فکر است- بارک الله خوب تربیت کرده ایید- شاه گفت او کی شاگرد من است- ما با هم
 یاریم پیش یکدیگر شعر میگزاییم حکیم گفت که او بی میگفت که من شاگرد شاه ماهرم- فرمود که
 از راه بزرگ زادگی خود تواضعاً میگفته باشد و الا من کی لیاقت استادی او دارم چون فقیر
 بخی متلش رفت فرمود که شما چرا گفتید که من شاگرد ماهرم- این برای شما خوب نیست و مرا خود
 چه مضائقه بلکه فخر است که چون تو شاگرد دوشسته باشم- جمعی بلند فکر نیز هستند که مرا و شعر مرا
 در نظر نمی آرند- شاگرد مرا و چشم ایشان چه قدر و منزلت خواهد بود شعر شاگرد خدایند-
 برادر کلان فقیر خیر الدین محمد طبعی موزون داشت عجزی تخلص میکرد شعر بطرز قدیام میگفت
 فقیر در خدمت او تربیت می یافت در سن هشت و نه سالگی روزی برای میزوت خواجه سرائی خوش
 روی دید که بر بالائی چاه ز نخلدان خالی داشت- این معنی بخاطر آورده مطلعی گفته
 بر ز نخلدان تو خال سیبی افتاد است بهجود و لولیست که بالای چای افتاد است
 پیش برادر خود خواندم مخطوط شد و مرا در بر کشید و بر پیشانی بوسه داد- ازان روز در صدد اصلاح
 کار من شد- در سن یازده سالگی در قصه کرانه دختر صاحب حسن رسن بازی را دیده این
 رباعی گفتم- سرباعی

نخست آن دلبرو العجب که ماهیباست بالائی علم چو گل بشلخ رعناست

فی غلظت که آفتاب محشر یک نیزه برآید قیامت برپاست

غلظت این رباعی در تمام میان دو آب افتاد و قاضی پیر محمد رمانی و غیره سخنوران که در آن گلی
زمین بودند پیش پدر فقیر آمده گفتند که این پسر چیزی میشود از حال این غافل میباشد. در مشق
چند مدت کار از اصلاح برادر گذشت. ملا یحیی و مراد بخت درت مرزا محمد علی ماهر بر دو صحبت
با ایشان موافق افتاد. همیشه شعر گفته بخدمت میگذرانیدم و اصلاح میگرفتیم. به بیان ناصر علی
اکثر میفرمود که در کار طبع این جوان حیرانم هر گاه می آید معنی مانعی تازه می آورد. از کجای میاید.
بر همین پسری مقبول فکر سخن میکرد و روزی پیش نواب سعد الله خان این بیت از زاده های

طبع خود بر خواند از دست

زمیدان سخن گوی سبق برو بر همین زاده از دو بر همین

نواب خنده کرد. درین آنام مرزا محمد علی ماهر رسید. فرمود که بشنود بر همین زاده از دو بر همین چه
میگوید. باز بر خواند. میرزا گفت از صلابت نواب عبارت را منقلب کرد. ظاهر آنچه گفته باشند

بر همین زاده گوی سبق برو زمیدان سخن از دو بر همین

بر همین یکی از هندوان پیشتر بود و دیگری چند بهان تخلص میکرد.

گویا و جویا و برادر بودند و کثیر روزی بشاه ماهر گفتند که ماهر و برادر و تخلص طالب کلیم را
با هم چه قسم بخش کرده ایم. جویا طالب و گویا کلیم. شاه گفت معنیهایش را چه قسم با هم قسمت کردید.
فقیر تاریخ و فائش را چنین یافته.

نخست حیف نبرم جهان ماهر معنی طراز مست کنج وصال از قبح موت شد

سر خوش غم دیده خوبست سال فائش نول گفت خرد آه آه ماهر مافات شد

این چند بیت از زاده های طبع او است

ماهر چشم چگونیدیدن رویت هوس کند — نظاره بر چراغ تو کالفس کند

میکند معشوق از پهلوی عاشق دلبری از پر خود شمع را پروانه بیساند و پری

لهج: نام و تخلص لهج: در.

تا بدل گردیده ام خورسند عالم از من است — در قناعت مورا ز یکدانه صاحب من است
 بسکه در هر تو چون نال قلم کا بیده ام — از تنم صابرین بالیده تر پیراهن است
 سخن گر عالم از من ادا گردید تسخیرش — خموشی لطفها دار که نتوان کرد تفریش
 بسکه شده دل بسته احوال ملک لشکر است — زنگ بر آئینه داغی بر دل اسکندر است
 آمد شرف نفس که بر و شد مدار عمر — باشد دو سپه تا ختن شهنشوار عمر
 تنم ز تش چو ترقی با اختیار مدان — که این نفس زدن شخص وز کار بود
 دوبار سوز و از انرو فغان بلند کشد — می دوا گشته در سوختن سپندر کشد

حکیم رکنای مسیح

از امرای صاحب سخن عهد بها گیری بود در معنی یابی بد بیضا داشت بسیار خوش فکر است

از دست ۵

در من آمیخته از تو اش پیرانیست — همه شیر است دیرین کاشه کپیرانیست
 آنچنان با تو یکی گشت وجود من دوست — که تری تو توان دیدن و بی من نتوان
 تمام عمرم با شاه دو ساله گذشت — جاب و اهرام و پیریه گذشت
 روز اول کان دین ویرانه نهادم و ترم — بازی بایست گشتن هر دیواری داشت
 همچون نگین که بهر نگین دان شد دست خلق — اورا خدا برای کس آفریده است
 رباعی — آنانکه ز یکدیگر جگر ریش تراند — قومی پسته جماعتی پشت تراند
 در غربت بهم گتتهائی نیست — یاران عزیز آنطرف بشت تراند

سید الله مسیحی بانی بیتی

شاعر غرا از هم صحبتان شیدا بود — با هم اتحاد و یگانگی بسیار داشتند چنانچه خود گفته ۵
 در من و مشیرانما اندر حقیقت امتیاز — من بشیدا نامم و ماند بمن شیدائی من
 قصه راسم و سینا از زبان من جاری نموده آورده در آنجا بیتی در نعت گفته که همه شعر پسندیدند ۵

لهب: بالیده ۵ و ۵ این هر دو شعر از تسخیر افتاده است لهب: لا سید الله مسیح ۵ و ۵ در مرقه اش اگر چه خام است
 موافق تازه گوین عراقی نیست اما بعضی معنی های تازه و غریب فکر کرده چنانچه در مرقه شیرینی گفته ۵
 غزای نفس زهر فاقه داده غلط گفتیم که نفسش زهره زاده

میجا دل از عشق محمد ریش دارم رقابت با خدای خویش دارم
اگر چاین معنی ملا سحابی در رباعی بسته -

سحابی آنرا که خدا رقیب باشد چه کند

اما این فصیح تر بسته - شاید توار و شنده باشد - و یک بیت در تعریف عصمت سیتا گفته که جمیع
خوشحیالان پشت دست گزیدند - و این یک بیت را به یک بیت سنجیده اند -

تنش را پیرهن عریان ندیده چو جان اندر تن و تن جان ندیده
روزی مرزا محمد علی ماهر این بیت را میخواند و تحسینها میکرد و می دانست که در نعت گفته -
فرمود که کاش این همه اشعار که در تمام عمر گفته ام بآن هر دو نصیب میشد و این یک بیت بمن
میدادند - فقیر گفت که در تعریف عصمت سیتا گفته - شنیده بی اعتقاد شد - گفت عجب بیت
فطرت و دون همت بود - چه طور معنی را در چه محل فرود آورده و یک بیت در محل فرود رفتن
سیتا در زمین نیز گفته اما خوب گفته -

میجا گریبان زمین شد ناگهان چاک در آما چو جان در قالب خاک
فقیر نیز در تعریف رسن بازی رباعی نوشته بود که بالاخر بر یافته - در مرثیه امام حسین شهید
همان معنی در رباعی و قصیده بسته - سحابی سرخوش

که دند چون کوفیان سوی شام روان بر نیزه حسین شاه و جهان
لرزید فلک که شاد قیامت بر پا یک نیزه بر آرد آفتاب تابان

من اشعار سبج -

در بر دم عاشقان چو بر آرم ندیده آه چه بهیزی که دو کند و درم افکنند
گر از خراش دلم منکر می نمایی بی رحم که پوست کنده سخن میکند و اناخن

له ب: هیچ یک قدرت ندارد که چنین تواند گفت ۵۵۴: فقیر این معنی را در رباعی بسته گذرانید -
شرم آئینه دار است زبس جانان را پر ساخته از گل جیسا دانا را
عریان بدنش ندیده پیرهن هم چون در تن جان و تن ندید جان را
میرا شنیده گفت بارک الله این معنی را خوب سلمان کردند ۵۵۵: همیشه پشیمان بود که چرا چنین معنی در ملح بزرگی بسته نشد - آخر
برای مرثیه امام حسین توفیق یافته و در زده رباعی مثل دوا زده غزل محتشم گفته در هر رباعی تلاشه نکرده - وقتی که کوفیان سر مبارک
امام بر نیزه روانه شام نمودند - در اینجا این طور بسته ۵۵۶ ب: بهین بر ختم -

بحکیم مقرب خان ریاضی نوشتند کہ بیت آخر نقل این است :-

برخوان عطای تو میسای محروم چون صورت تصویر که بانها برخوان

مستفید بنی

از خاک تو را این همچو او معنی یاب صاحب تلاش برخواست - تازه فکر او دور او اتل جلوس عالمگیر

شاهی و در بلدهٔ لنگران حضرت ممتاز پویشست. فقیر بعد از استماع این واقعه تیارخ فوتش گفته۔

مرد ملا مفتی سردار ملتان این سخن چون بگوش سرتوش خود

بر کشید آه و سال تار نشین گفت ملا مفید بلخی مرد

منفید از رثائی گو که چون طلاس پرو بالهم بهر ضیاء هست

زینت خانه حبیب بود و مرغ اسیر از گرفتاری طاعتش نفس گلو را راست

نگار و تافتان من هم آواز گز قنادی زمیل مهر و صیاد و مرایوب قفس باشد

هر اشور محبت برد از جا
پر پرواز شد و غم چو طایوس

بک پریشانہ ہر پریشانہ — شاد رنگ شاد رنگ گلشن

تیکمہ و سپرین نمی بخند — از ہم آغوشی گریپاش

نالہ بشن تھو فی جانم بلب آورده بود یاد چشم سہمہ آلودش بفریاد ہم رسید

رہسکہ کرد و پریشان غبار خط تو ام

رُوست طالع ناسا از خویش رسوایم سیاه بختی من به مشک بوارد

مقامی کتب خانہ

گویند کہ بود هر چه از انگشت بر روی هوا مینوشتند در می یافتند و جواب امیرداد و یک بیت

از و شما مطر است

صدای دلچسپین از شکست رنگ می آید

نہ بیان خاموشی دیر پر وہ رسوا میکس مارا

۱۵۶: فقیر صحبت اور نیافتہ اما بعد از استعمال این واقعه تا این فوت او بطریق تعلیم گفته ۵۲: و با وجود عدم آشنائی

۵۲ پ: نالہ ول کے د: معی - ب: مفتی۔

صالح بیگ هم

یک بیت از وی یاد است

جلوه حسن تو شد و ام گرفتاری مرا / موج رنگ گل بود زنجیر پای عنایب

منی کلال

رواج خنوری در عهد جهانگیر دیده این را هم سرشاعری پدر آند طبع موزون بهم رسانده و لایق
مختصر ترتیب داده - کلال و خدمتیه قومی اند که در بانی پادشاهان هند و امرای عظام بهمن ایشان
مقرر است - غیر از چوبداری و اهتمام سواری قابل هیچ کاری نیستند - جهانگیر شاه ایشان را چندال
یعنی بدترین مردم میخواندند - چندگاه در رکاب نواب محلی خدیو جهان نور جهان بیگم نزد او حاضر و
عرضی کرد که اگر بتقریبی ذکر سلیقه موزونیت خانه زاو و پیشگاه خلافت جهاننداری و میان
آید باعث ترقی احوال و افزونی عزت و اقبال من خواهد بود - بیگم صاحب وقت یافته عرض کرد
که منی کلال هم شعر را خوب میگوید امیدوار است که بسج مبارک رساند - پادشاه فرمود که الحال
کار شعرا با اینجاست که چندال بگوید بیگم عرض نمود که خانه زاو است در حضرت تبریت یافته -
حکم شد که بسیارند - چون حاضر شد بشعر خوانی فرمان یافت - بی تاأل بر خواند

منی بگریه می دارد ای نصیحت گر / کناره گیر که امروز روز طوفان است

پادشاه فرمود که من نگفته بودم که این را بشعر چه مناسب است اینجا هم رعایت اهتمام که پیشه اوست
از دست نداده - دور کنید - بعد از مدتی در پی سواری بیگم صاحب دیده التماس کرد که یکبار
دیگر اجازت شعر خوانی در یابم - بیگم باز پادشاه را برین آورد و طلبیدند - حکم شد که چیزی بخوان -
قصار این بیت بخواند

من میروم و برق زنان شعله آهم / ای هم نفسان دور شوید از سر راهم

پادشاه بخندید و فرمود که بهر بینید باز پیشتر خود را جلوه داده و رعایت نموده -

منعم حاکم شیرازی

شاعر معنی سخن خوش تلاش بود و شومی در تعریف اکبر آباد خوب گفته و در خورد سالی فقیر پیش او

له ب: شائسته له ب: هزار و پانصدی منصب هم داشت -

مشق میکرد - در او اهل جلوس عالمگیری و ولایت حیات سپرد - از دست ۵
 آنرا که زور بازوی کسب نکر بود دست پر آبله صد فاسد پر گهر بود
 در خمارم روز و شب هر چند صبا میکشتم - خشک لب چون ساحلم بآنکه دریا میکشتم
 می زخم رقص کنان بی و فسادنی می آید دست بر دوا نره باشی که می آید
 مشهور ۹

بخوش فکری مشهور است - این دو بیت از ونگوش خورده ۵
 خدایا آرزو مطلب کن حسرت نصیبان را مده دم سروی صبح وطن شام غریبان را
 لبالب اردمانی زاشکم چون گل از شبنم مکن از خنده بچون غنچه ام پر گل گریبان را
 میر معصوم کاشی

نیز تلاشی بوده یک بیت از ونگوش خورده ۵
 تو از سنجاب اری طوق من از آهن ای قمری بدین سرو تویی رحم هست یا سمن ای قمری
 میرزا ابیستم
 دو بیت او از بیاض میر معز نوشته آمد ۵

از روی رحم گوش بفریاد مابده و آلتد کام خاطر ناشاد مابده
 ای آشنایا چنان آشناشدی این شیوه را بیا بخدایا مابده

میرزا قطب الدین مائل

جوان خوش فکر و خوش نویس و قابل بود - از طالب علمی نیز بهره داشت - با حکیم صاحب و
 میر معز صاحب بود - آخر کارش بچون کشید ترک منصب نموده در دار الخلافه شاهیجهان آباد
 فروکش کرد - بیست و هفتم رمضان از سنه یک هزار و یکصد و هشت بعد از هفت روز از
 فوت میان ناصر علی درگذشت محمد عاکف "جعل جنت مشواه" تاریخ یافت - این چند بیت
 از دست ۵

له ب: نجم ۵ ج: مناسب ب: مشهور شاعر خوش فکر ایران بوده این دو بیت او از بیاض میر معز موسیقی انتخاب شده
 ۵ ب: بخی ۵ د: منعم ۵ ب: بالله که ج: والله که ۵ ب: ویر فقیر خود از قدیم هر بانی دارد -

مردم ام آما بیدار و بیهوشان چمن — می پندل چون جرس و چنگل بازم هنوز
 پاک طینت راز دنیا دوری در کائنات — میتوان چون آب گوهر از سر گوهر گذشت
 در کسوت محبت همدلق را پندند — گر تو سیاه چشمی من بهم سیاه روزم
 بزم ما بر هم ز سنگ مختسب کی میشود — شیشه ما چون عنب گریختندی می شود
 بچشم تیره دلان روشنی غبار بود — سحر بکله شب سیل تو بهار بود
 به بزم بی خلل میکشان خاموشی — دمان پر گله خمیازه بهار بود
 جوش زن ای تو بهاری تا همهستان شویم — شور کن ای عنایلی تا همه نالان شویم
 هستی ما را قضا میدرخش کتانی قبا — جلوه کن ای مه لقای تا همه یان شویم

مجدائی منصف

شاعر خوش کلام بوده - یک بتیش را فقیر ادعای دیده معنی کرده بسته بهر دو نگاشته

می آید -

خوی بد ما باعث آسودگی است ز بخیر در خانه دیوانه جنونست
 خوی بد باعث آسایش دیوانه شود گر به جهه ما قفل در خانه ماست

اخواند محمد باقر

یک چند مناسب تخلص میکرد - آخر مشتاق قرار داد و در او اهل جلوس عالمگیری با فقیر
 به هم دهم صحبت بود مرد کوکناری در محبت دیاری بسیار درست بود - از دست ۵

ب خواب عدم راحتی داشتم — ازین خواب مارا که بیدار کرد
 در تیره ابر طالع خود برق خیر تم — بی گریه هیچگاه تبسم نمی کنم

ملا مالک فنی

در بیجا پور از اعیان آنجا بود - ظهوری ذکرش در ساقی نامه آورده است - از دست ۵

خونچکان است ملک تنخ جفای ترسم
 که پی اجر بدر خانه قاتل برود

له ب: شود ۵ ب: اخواند سیران بهت خان ۵ ب: شمر بسیار گفته ۵ ج: حشر تم -

ملا مشرقی

خوش فکد بود و خوش کلام ازین بیت فکدش روشن است
ز کعبه آیم و ز شک آیدم بخونبانی که از زیارت دلهائی خسته می آید

نظیری نیشاپوری

گوئی فصاحت و بلاغت از اقران زمان می ربود - سخن سخنان عصر جهانگیری اورا استاد
میدانستند با نواب خانخانان ارتباط تمام داشت - در همان عصر یک نظیری دیگر هم رسیده
هر دو برای تقریر تخلص با هم درآویختند - این گفت این تخلص را بگذار و آن میگفت تو تخلص
دیگر بیا کن - آخر قرار برین افتاد که نظیری نیشاپوری صاحب مال است ده هزار روپیہ
خود موافق عدد "یا" باین نظیری مفلس بدهد که او "یا" را داده و کرده نظیری برای خود تخلص
نگاه دارد و سبحان الله عجب زمانه و خوش عهدی بود که چنین معامله پیش می رفت - الحال اگر
صد تا بر سر هم کشته شوند در می بکس نمانند - ازوست

پرده برداشته ام از غم پنهانی چند بنیان میرود امروز گریه بیانی چند
کشته از بس هم افتاد فکدش توان یافت فکر صحرای قیامت کون و معرانی چند
بیت و ششم در درازی از شب بیدار گذشت آفتاب مرو چون بزنی از سرای ما گذشت
نیش خاری نیست که خونش کار می بخیزد نیست آفتی بود آن شکار فکدش کزین صحرای گذشت
جلوه اش نبود از بس محور خسارش شدم ناله ام شنید از بس گرم است تن او گذشت
عشق را کام بهد بخ کلفام نویست صبح امید شب وصل را ایام نویست
محبت بادل غماید الفت بیشتر گیرد چراغی را که دودی هست در زمره و در گیرد
آن دهد در گریه پند ما که با ما دشمن است آنکه میگردد دشمن او را بر باد دشمن است

نادم کیلانی

بیا خوشگو و صاحب تلاش بوده - حاجی محمد جان فلسی هر بیتش را بیک شرفی می خرید من اشعار
گشت زیر کستان شیفتگی فزون مرا ناله غم دلیب شد زمره و چون مرا
داغ دلان عشق را سیر چمن غم آورد لاله شکفته دیدم و نیش از روشن مرا

۱۵۴: مشرقی ۱۵۵: با: تا اول جلوس جهانگیری برگزیده ۱۵۶: با: همچنان کرد ۱۵۷: با: اشرفی طلا -

معشوق با بزم هرب کس برابر است — با ما شراب غرور و بزم اهنه ساز کرد
 بیمار عشق را ز مار دا چه فائده — دارد لب تو فائده اما چه فائده
 بپشت لب خط آن قبله را شمار ابرو — چو رکن کعبه چهار است شا چهار ابرو
 درین بوستان خوارم از نار دانی — غریبم چو گل بر سر روستائی
 ز عکس رخ خاک هر کوچه ز رشد — ترا کیسه خالی و من کیمیائی
 دو گوشه ریخ (و) عذاب است جان من خون را — بلای صحبت لبلی و فرقت لبلی
 دلم در وصل از تاب رخ جانانه میسوزد — فروز دگر چرخ تیره تخمان خانه میسوزد
 پیشی در کفنی خواهم و کنج لحاری — غریبم کار گرافتا و ششپان مردودی
 باغبان چیدن گل سخت عقوبت آرد — بلبل و زلفی به که گلی در سبیدی
 خرقه کردم من او تکیه که دولت ساخت — بسکندر نمدی داد و بجا هم نمدی
 هر جام مشک گفته تر ز جام دگری — در دست تو باده آب ریای گل هست
 عالم تمام یک نفس از بلبلان تست — تا حلقه گشت زلف تو صبا دوام سوخت
 ابو طالب کلیم بر پیش مصرع این بیت مصرع رسانده مطلع ساخت ۵
 آن شایخ کل که سینه من گلستان اوست، — عالم تمام یک نفس از بلبلان اوست ۳

ناظم هرودی

استاد خوش خیال و صاحب زبان بود و فتوی یوسف زلیخا بادامی رنگین گفته همه جا در وی

لب: همیچا ۵ این بیت از انتخاب افتاده است ۵ این جاد زنجب ۵: حالات میرنجیات نوشته است - اما در گوشه
 (۱) نیست - از لب نقل میشود -

میرنجیات

درین عصر تازه گویان خوش فکر و معنی یا بان صاحب تلاش در ایران بود طبع سلیم و ذهن متیقم و همت با فضل
 غزلی از در بحر خفیف بر زبانها است ۵

شوخ بیدار کرده ایم ترا — مطلب استاد کرده ایم ترا
 آفت در ما که یادمان کنی — آفت در یاد کرده ایم ترا
 من غلام کسی که گفت نجات — نالی آزاد کرده ایم ترا

روزی معشوقه او جامه زرد پوشیده بود بدیده گفت ۵

چون باقیات زرد قدش ز لبری کند — آینه را بهار گل جعفری کند

تلاشها کرده بهند نیاده - اشعارش شهرت دارد - من اشعاره ۵

آن بلبلیم که هرگاه از دل کشم فغانرا — از خون چو ساغر می پر سازم آشیانرا
گر لب خنم شهبان خشک باشد و در نیست — جوهر تیغ تو در زنجیر دارد آب را
در خانقاه وحدت ذکر مخالفت نیست — چون تار سبزه یک حرف از صد هنر برآید
هستم آزادگان را همخوان افتاده ام — سایه مهر و موی بیای راستان افتاده ام

محمدرضا بیگ اشقا

صاحب طبع است دیوانی مختصر بطرز قدیم دارد - و بهریت از و بیاد است ۵
هرگز نمرند او نسال بیان ما — باشد ز برگ بید زبان در دهان ما
چنان گداختی از عکس خویش آئینه را — که جمهرش چو خس از آب میتوان چیدین

ملا نوعی

دلا و اهل عهد بهمانگیری فوت اشعار غزلی اکبری بوده - ثنوی سوز و گداز بسیار بسوز و گداز
گفته - و قتیکه هندوزنی بالغش شهره برای سوختن می آید و پروانه وار قصدا آتش میکند - این بیت
در این وقت گفته ۵

نوعی چنان نماند بر آتش نظر کرد — که از بدستش آتش حذر کرد
این دو بیت از جمله غزلهای او بالفعل بخاطر آمده - من اشعاره ۵

نوعی بغیر رابطه جویم که در طبیعت عشق گل شگفته به لهای بیخمان ماند
سویش چو روی پیشتر از دیده قدم نه — و رنگامی از دور شوی پای پسین باش ۵

۵ مرد ایرانی است - در اجمیر متصل فقر خیمه زده بود از بند های هم سفر بهادر گرانندیدیم -
بلا در نسخه ۵ (بعد از نوعی ذکر نصرت و ندرت درج است که در دیگر نسخه های نیست از (لا) اینجا نقل میشود -

دلاور خان نصرت

خلف دلاور خان مرحوم جوان کج خلق آراسته و با جمیع فضائل پیراسته فکرهای بلند و اندازهای رسا دارد و غزلهای
طرحی را خوب میگوید و عشق پیچیده ساخته - من ۵

میشم بی او می نابی که میسوزد مرا — آتش افتاد در چنین آبی که میسوزد مرا
حکم چند ندرت مختص

پیش فقر شمع میگذارد - طبع درست دارد - این ابیات از و است ۵

ای لاله ساخته گل حسن فرنگ را — ابری بود غبار غلط برق رنگ را (باقی انکلی صفر پر)

ملانا زکی

فکرش خالی از نازکی نیست - من اشعاره
 فی کلاب است اینکه بر رخسار خوش منینی تانسوز و عالمی آبی بر آتش میترنی
 فقیر هم بیتی مناسب این معنی او کرده
 سرخس چشم مست ز گرمی کلاب می باشد بروی قلعه خوابیده آب می باشد

طالب نصیب

از و نیز یک بیت نصیب شده - من کلامه
 غبار خاطر او گشته ام از ناتوانیها گرانند قوتی میدادم میفرستم از یادش
 میرنجابت

برادر میر سیادت طبعی رسا داشت - جنونی بود - از دست این دو بیت یادگار
 هم هنرمین گهریم عیب یاب گوهرم چون نگاه جوهری غواص آب گوهرم
 مادرین باغ نسل چنین تصویریم هست در خانه نقاش رنگ در پیشه ما
 آقا محمد حسین حاجی

برادر محمد اسمعیل غافل در فن خط نسخ یا قوت ثانی است و در کسسته تعلیق خطش اکیمال
 خط میرزا محمد حسین و اضع الاصل میگیرند در علوم ظاهری نیز دستی دارد و در انشا پر دانی
 عظیم المثل است - مدتی در سرای شاه عالمگیر رفیق برادر بود - از آنجا که بادشاهان بقدر
 سلطنت سیما چنین بادشاه صاحب کمال در هر فن از حرف خود نمیتوانند برگشت -

(بقیه نوٹ) سوز و خجاک هم ز تپ عشق تن مرا چون صبح آتش است نهان در کفن مرا
 خار خار عشق باشد در دل دیوانها جز خوش فاشک نتوان یافت دیوانها
 شود گر جلوه در بزم می آن برق مشربها بجایانند ز جرات بام چون تجاله بر لبها
 باند از شکار کست چشم عشوه ساز او که بهجور شنه دام است مرگان دراز او
 ز بزم من برون چون بهار باغ جانم شد چون شاخ گل افشان ز آتش دل سخاوتم شد
 ز جوش بخودی گردید روشن راز نهانم بمحفل جرقه می شعله جمع ز با نغمه شد
 ز تاب صحن چون آتش بجوش آمد لم ندرت چو مینا باوه ریز از شعله عشق آستخوایم شد
 ۱۵ ب: معلوم نیست که بجای نیست و که بود اما یک بیت او از انتخاب میر معز بنظر در آمده نوشته شد -
 ۱۶ ب: نمی دانم که کارش بجای رسید یکد و صحبت او را دیده بودم - این دو بیت از دست -

واورانظر بر کمال خود تجمل بر غلط و سهو و شوار بود. خود مستغنی ازین کار گشته در اهل خدمت بندگی
 بجای آورد. چنانچه روزی لفظ طیار را بطای حطی نوشتند بود حضرت ظلّ الهی قلموده بتای
 قرشت نوشته و بر زبان مبارک گذشت که اشرف خان عرض کرده است که این لفظ
 فارسی است و طای حطی در فارسی نمی آید. او در جواب عرض کرد که اینهم کلیه نیست. جهرت
 رفع اشتباه. صد و شصت و طلا و اکثر الفاظ را بحروفی که در فارسی ممنوعند مینویسند
 و اگر این لفظ فارسی باشد مخفف خواهد بود که در یک کلمه فارسی تشدید نیست. حکم شد که
 در دراج و فرخ و خرم چه میگوئی. عرض کرد که دراج عربیست. و خرم معرب و فرخ
 دو کلمه است که ترکیب یافته فربعنی زینت و این قسم کلمات بسیار است مثل شپور
 و شبور و شبهار. حرف آخر کلمه اول و اول کلمه آخر اگر از یک جنس یا قریب المخرج باشد
 در غم میسازند یا تخفیف میدهند مثل اینکه در وضو کن به نیم من استنجا. ظاهر میشود که
 درین لفظ مصطلح تو سخنانه است که جانور هرگاه از گریز بری آید میگویند طیار شد. بر زبان
 مبارک گذشت که فلانی بسیار تند و تلخ و ناقباحت فهم است. او باین سبب از خدمت
 استعفاء نمود یا هیچ یک امیری ملتجی نگردید در سینه چهل و پنج عالمگیری که آیات ظفر آیات
 به تسخیر قلاع دکن متوجه بود با التماس تولیت درگاه حضرت قطب الاقطاب یافته در کسب
 سعادت دنیوی و آخر وی میکوشید. از منتخبات غزلیات او این چند بیت است ۵

چون خس فتاده ایم بگرداب اضطراب — چون رشته بانده ایم در آغوش تابها
 در غمت بخودی گشت گریبان گیرم — تا برم نام رفو پیرهن از یادم رفت
 قلعه را نسبت بحشمت می پرستش میاریم — نیم مستش دیده ام ساغر بدتش میاریم
 سرگرد غمت بر لب دل تا زدم انگشت — خاری آمد رفتم برسانم

ششوی و رشکایت روزگار گفته. این چند بیت از ان نیز قسمی میگردود ۵

فلک در چاره آنکس هلاک است — که فکر خاکمانش سنگ خاکست
 و دافسه هر آنکس را که افسار — طپید از نام او چون نبض بیمار

۱۵ ذکر این ششوی از بعض نسخه اقتاده است.

میانی را که بایزدنگ خربست کمرهای مرصع در کمر بست
 سری کوازه جدا افکار گشته ز بالایش بهای کز گذشته
 بجز خاک ندلت افسرش نه بجز غم صندل و روسرش نه
 چو دیدم اندرین نه طاق افلاک بود چون گنجفه اوراق افلاک
 قماشش کم غلامش بیشتر شد بندرت نکته آن معتبر شد
 ز سرخ و سفیدش خرج داده بجف تنیغ و بستر تاجش نهاده
 بچنگ او برات نشادمانی همین میرو و زیرشش کامرانی
 چه میران کاندین بازی شده خوار ای کلویشان که حکمش سوخت ناچار (۹)
 درین بازی مرا سروا گرفته تخم نیست از غم جا گرفته
 ز ضعفم زور برین میرساند نارخم زیر دست که نشاند
 از آنجا که بایست خان معز الیه خواند چندی بیت در محض گفته این قطعه از آنست
 شود گر امر طغش سایه افکن برای مزین امید چون من
 شود زان خشک سالیها گریزان بود بالیدگی چندان که دهنقان
 بهنگام درو آمد هراسش که ناید خوشه پیون بد اش
 بملاحظه آن که خان ناکور تکلیفی کند این چند بیت در عذر آن خواند
 ز بهمت دادن جهان در برین بود آسان تر از چیزی گرفتار
 گرفتار آنچنانم هست مشکل که نگذارم بگیرد از غم دل
 گرفتار بد بود چندان برایم نگیرد شاید از سرمه صدایم
 رباعی خوش باش بنا کامی و مقصد مطلب بگذر ز طلب دولت سرمد مطلب
 از صورت این لفظ بمعنی پی بر یعنی مطلب ز هر چه باشد مطلب
 دل و اشک و هر چه بود در من یایم یک غنچه بهار کرد و گلشن دیدم
 میپرو از اشتیاق بخودی چشم جاب وصل را ندیستی جو خانه هستی خراب
 بشکند از جوگر و دگر نسوزد دل ز عشق دانه کز برق سالم جیت رزق آبیست

آمد بقی بجلوه دل برق آب کن — از زین فرو نیامده پا در رکاب کن
مگر خواب برویتو واشود چشم — خدا کتا که خواب آشناتو چشم
برنگ آه نوبیری بچرخ آهنگ کین ارم — چوناوک گرچه دست کوتی در آستین ارم
تا در آمد یار در آغوش از خود رفته ام — عمر با چو برق قدر یک بغل اگر دست
در قصیده منقبت معنی تازه ایجاد نموده

بود یک سایه در دو گوهر پاک — جمک در جنبش بیان باشد
با اعتقاد فقیر بانی این معنی شیخ بهاء الدین بهائی در نعت بسته و این هر دو توفیق یافته اند
بهاء الدین مر از روی تعصب معاندی پرسید — پدر ز روی چه معنی داشت روح الله
جواب دادم و گفتم که او بیشتر بود — با حمد عربی جمع حلق را از الله
بیشتر از پی آنکو بشارت آرد زود — روا بود که دو منزل یکی کند در راه

ناطق

کلامش بحسن کلامش ناطق است — خوشگو و معنی بند بوده — از دوست
دل دران زلف اگر آه نیاید غم نیست — گو با باش پریشانی ما هم کم نیست
جنونم ناله زنجیر را فسانه میداند — دلم سرگشتگی را گردش پیمانه میداند
مفلس تر شخی ز تو نگ ندیده است — کس رشته را باب کهر تر ندیده است
نازک تنان بلفش حصیه آشنایند — اوراق گل شکوه مسطر ندیده است

ملا نسبتی مختصایسری

شاعر نخبه بود بطرز قیام و بزبان هندی نیز شعر میگفت — نسبتی یعنی ماه تخلص میکرد
این چند بیت انتخابی از دوست

جد از ما دل مارا بزیر خاک کنید — باین ستم زده در یک هزار توان بود
هم ز دل دزدید صبر و هم دل دیوانه را — دزد ما با خانه میدزد و متاع خانه را

له در نخبه: این قصیده بر ملا ندیم منسوب است ۱: ناطق ۲: نسبتی دران زبان تخلص میکرد - یعنی ماه -
نسبتی زبان هندی شب را میگویند بقی ابروی شب که ماه است ۳: همچنین در همه نسخه ها -

چون پی دل بر آن مد عقل اول بود — دزد و دانا میکشد اول چراغ خانه را
 در پرده خاک نغمه با هست بسی — آنکه شنوی که گوش بر خاک نهی
 سیننه وزن چکنی چون زبهرم خواهی فوت — گرتو همسایه شوی رخنه بدیدوار خوش است
 نسبتی دل بدر و معتبر است — لاله باداغ آب رود در دله

قاضی نوری

در عهد جهانگیر شاه بر سندان خوری مشکلی بوده - از دست
 چنان کز دور آید اهل ماتم را غز پر سی — فغان از بلبلان خجسته چون در چوین فتم
 بتاراج دل با هر زمان ای غم چه می آئی — منتزع خانه درویش غارت را نمی نشاید
 میرزا طاهر وحید

باصائب همسر بود و همعصر - هر پیش ورد زبان سخنوران است و دیوانش محراب نماز
 معنی گستران - فکر لائش همه تلاشی و الفاظش مزین بخوش قماش - چند نگاه که از شغل خدمت
 بتقریبی معزول شده بود - بشاه جم جاه نوشته
 چون کمان حلقه بیکاریم با چندین هنر — زور بازو دست مار بر قفا چیده است
 چند بیت از اشعار او که انتخابی خوشبختان است نوشته میشود
 وحید چنان کز سنگ آهن آتش سوزان شود پیدا — زنی که در ده عالم را بهم جانان شود پیدا
 ز فانوس گل نتوان فروغ شمع را دیدن — چون بشین غبار چشم نور جان شود پیدا
 میرود و اندول تر و دو اکنی گردیده را — خضر بیداری بود در خواب گم گردیده را

له و: دارا شکوه یکم تمیز پیش خود طلبیده بود این دو بیت در جواب نوشت
 بدون نیامده ام چکه ز خانه خویش — سفر چه داند عنقا ز آشیانه خویش
 نمی پرسم به پرد بال عاریت چون تیر — نشسته ام چون کمان در و نشسته خویش
 در نسخه (۱) این آقعه به قاضی نوری منسوب است له ج: ۱ سر و سر کرده سخن پیر از ان زمان و قبله معنی طرازان میرزا طاهر
 وحید المشهور بواقعه نویس با میرزا اصائب همسر و همعصر بوده - بهند نیامده دین (ایام) بمنصب وزارت شاه سلیمان والی
 ایران سر بلند سر فراز است در اصفهان همیشه کس خوشحالی می توانسته و علم معنی تازه یابی می افراخته - هر پیش مرد زبان
 سخنوران است و دیوانش معنی گستران است - و بعضی فکر لائش مرزا اصائب و دیگر شعرای میخندند و اکثر تلاشهای کار -
 درست بسته است که حارثه تمیز است -

چون نماز فقر غریب زادگان راه عشق — با وجود ناتمائمها قبول درگه اند
 ز شرم حسن تو آبی و من افتاده چون خاکم — بمن افتاد چون گذرت هزاران نگ انگ آبی
 گل به پیش عارضت از شرم بزرگی کم هست — سرمه در چشت چو خال چهره زنگی کم هست
 شب را از وجودش دست تصرف کوتاه هست — کی تواند دیده احوال دو دیدن روز را
 اشک ریزان است گوهر در کفش وقت تنگ — مال منعم گریه بر احوال منعم میکند
 زیاران کینه هرگز در دل یاران نمی ماند — بروی آب جانی قطره باران نمی ماند
 میبرد آخر ترا خواب عدم بیدار باش — آمد و رفت نفسها جنبش گواره هست
 درو که یکی نیست بعا شوق سخن تو — بادام دو مغز است بان جردین تو
 نه اموز است این بزرنگی مار که چون گوهر — نشان از ما نبود و کشتی ما بود دریائی
 اعتبارات جهان رفت است پیش از آمدن — ناچار در وقت کندن از نگین افتاده هست
 رشک چشم احولم سوزد که اسباب جهان — هر چه می بیند بیک دیدن مکرر میشود
 بسان مغز بادامی که از تو ام جدا ماند — در آغوشم نمایان است خالی بودن عایت
 تا بخوانی از رخ حال درون تنگ را — شرم میگرداند اوراق کتاب تنگ را
 با استقبال عیشم تا بنزل میدود محنت — بخوش آید شکست شیشه ام از سینه خار
 قتل گیس که پرواز آن فلک پیماست — بهال سایه گرفتست اوج دست رهها
 دشتم بست بزنجیر و بصیاد سپرد — نفس صیاد چو در سینه پیچیده ام است
 مانند شان موم که ریزند شمع زو — شد خانه تا خراب که سرش نهال شد
 ز شرمم در پس دیوار چون برگ گل رعنا — اگر بالاله روی خویش در یک پیرون باشم
 لبی که ز فزونه خواستن بود سازش — صدای ریختن آبروست آوازش
 شهر گرچه رشته من تار صنوبر — از بسکه در و ناخن تند بکشتم
 نباشد از ضعیفان عشق عالم سوز را عاری — قباي شعاع چپا نیست بر اندام خراش
 مانده بر رخار انسان صورت شیرین هنوز — شیشه دل را بین فرما چون بر سنگ نه

نگاه گیر آلودم چو گوهر ز پشت دیبای پوشیده پیداست

یک بتیش را میر معز و فقیر جواب گفته - هر سه نگاشته می آید

و جید اگر نالم در پنج خار در پازفته نامردم ولی در زیر پای من گشت این میکند مردم

میر معز قدم بر محلم افسون تکلیف وطن هر دم که بچو عضو از جازفته افزون میشود مردم

خوشش بخرانی مراد لگبری دیگر بود هر دم چو اخگر جنبه بنجای پوشیدن کند مردم

و جید یک بیت را معنی خوب بسته فقیر نیز بیتی نزدیک رسانده هر دو قلمی میگردد

منه کی کسی پنهان تواند شد ز دست انداز مرگ شمع کاغذیست ز دست جل موی سپید

خوشش یک پیری چون سبایان فتن کن ز دهر نامه سجده مرگ است هر موی سپید

✓ محمد رفیع واعظ

در صفایان بفضائل و کمالات مسند آرائی افادت و افاضت است - و بلای

آبدار و عطف و نصائح گوش هوش عالمیان را منین میدارد - و در نسخه ری و معنی گسری

بازوی پهلوانی با صائب و مرزا طاهر و جید نیزند - دیوانش را میر معز به دست آورده

شهرت داده - شنوی جنگ شاه عباس با تسلیم خان اوزبک بسیار خوب گفته و

اقوال دوازده امام را جمع نموده کتاب مسجع و زنجین و پر مضامین نوشته - ابواب الجنان

نام نهاده - قطعه در حمد آن گفته -

عطا کرده از گنج انعام خویش بدل یاد خویش و بلب نام خویش

نفس در میان شد چنان بیسکون که یکپا در ولست و یکپا بریدن

من اشعاره -

عرق ناکرده پاک از محفل باشد نگار ما - دین گلشن سبکتر خاست از شنیم بهار ما

گشت یک شب در میان مهر سبزه بالی ما - که بلای شد لباس تیره بختی های ما

بزمین بر دفر و خجلت محتاجانم - بی زری کردیم آنچه بقارون ز کرد

باز دار و راحت دنیا ترا از بندگی - از خدا غافل شدن تعبیر خواب محفل است

لحاج: الحق صاحب سخن بخت و استاد فن است - فکرهای خوب از لفظ و نسخه (اسم خان نوشته است در دیگر نسخه)

شش بر اسیان نگذرد بی روی چون ماهش که از چشم سفید عاشقان نبود سحرگاهش
 ز آتش پاره خود گرمی و امیکشم امشب چو اشک شمع در هر گام میگرم مهر ماهش
 دلم همچون و لیلی آن نگاه عشوه ساز او طناب نیمه لیلی ست مژگان دراز او
 نماید خاک را هر دم با انگشت عصا پیری که امر و راست یافردا که خواهد بود جانیجا
 از بزرگان وحشی و با خاکساران بهمدم کوه گر باشتی تو ما سیلیم و گر خاکی نیم
 با چو حرفی که کتاب افتاده باشد بر کنار گر بصورت دور از یاران بمعنی بهمدم
 چنان ز شتم که ترسم چشم حیرت بنگردیم مگر فردا کشد رنگت خجالت پرده بر رویم
 نداشتیم ز حیرت یار کی بر خاست از مجلس طپید نهامی دل هر چند دستی زد به پهلویم
 بدو عشق کاهیدن ز کافر نعمتی باشد چو چین جبهه می یاید ز غم بر خویش بالیدن
 چون نگردد حال بر مغلس ز شرم قرض خواه میله دزدیدن خورشید رنگ از روی ماه
 به پیری از چه روی افکنی کار جوانی را نمیدانی که سلخی هست ماه ز زندگانی را
 کسی که ز پیری حلقه شد قد چو شمشادش سراپا چشم گردید است و می جویدانی را
 در آفت خانه دنیا تلاش خاکساری کن زمین بودن سپر باشد بلای آسمانی را
 فدا چون خمیده جمله خواست زبون شود لشکر شود شکسته علم چون گون شود
 منظور ما ز ترک جهان نیست جز جهان چون باز بهر صید بود چشم بستیم
 برگشتیم از جهان ز انسان که رو و پس کنیم مرد نقاشی که مستقبل کشد تصویر ما
 بخون ریزی همانا داده الفت چشم جادورا که از مژگان نهد انگشت هر دم تیغ ابرورا
 محبت طرفه صحرایست که ز غیرت در انودی گریبان چاک توان دید نقش پای آهورا
 نقطه جیم جمال آن غنچه خندان اوست مستزاد مصرعه ابر و صفا مژگان اوست

میرزا حسن بیگ افغانی

فکر عالی داشت و معنی یابی استاد - و را و اهل جلوس عالمگیری منصب گذاشته
 رخصت ولایت گرفت - یکدم مرتبه فقیر را با و ای اتفاق صحبت افتاد - یکسب بیت

۱- آتش پاره خون گرم چون دامن شمع بیرون ۲- ب: زنگ ۳- ب: والا -

تا زده مرا بخط من در بیاض خود نویسانید و مرا گفت که تحفه که از هند میبرم این بیت
برجسته است ۵

خروش پوشیده تر خرقه پشمینه کشم می چون ابر بود آب نهان در غم من
این چند اشعار از دست ۵

وائق راست بودن با کج اندیشان بکاست عکس سرو از آب متواج اثر و است
بانگین کنده هم گایم در افشای راز میتوان فهمید حال دل ز نقش پامرا
آئینه ایست بر سر راه عام وجود هر کس رسید کز نگاه بی در گذشت
کوه و صحرا همه یک لعل باخشا فی شد رنگ گل بسکه ز شوق تو بیا بانی شد
حیرت گداز آن مژه سرمه سایی را آمد شد نگاه شمار نفس بود
در و حرف صاف خاموشیت لب خاموشی این سخن از طوطی و از عکس طوطی گوش دار
چو نام تو بر زبان نگر دو فاش صد بار اگر زبان بگردانم من
ای جوان در قامت خم گشته پیران نگر رفته رفته زندگی بار گرانی میشود
پیر شدی وائق و از کبر نرستی کوه بزر آرد و پلنگ نیامد

محمد اخلاص و اتق مختلص

نوسلم و صغیر سن صحبت حقائق آگاه شیخ محمد درویش دریافته کسب کمال میکرد
و توفیق اسلام یافت - مدتی از معارف پناه اسلام خود را پوشیده می داشت -
پدرش که قانقونگوی کلانوز بود خبر یافته قصد ملاکش کرد - از آنجا که رنجینه بخیرت فضائل
و سنگاه مولوی عبداللہ خلف مولوی عبدالحکیم سیالکوٹی رفت - برفاقت ایشان
در سنه بیست و دویم جلوس والای عالمگیری بحضور پرنور آمده احراز ملازمت نمود -
بتلقین بادشاه دین پناه شرف اسلام دریافت - در علوم ظاهری و انشا پردازی
نظیر ندارد - گاه گاهی بتقریبی مصرعی موزون میکند این چند بیت از زاده های
طبع اوست ۵

له ب: جز نام تو بر زبان نگر دو - صد بار اگر زبان بگردانم من - محمد اخلاق و اتق -

محتسب میکشی از دست تو شکل شده است شیشه می بغل آبله دل شده است
از پیش آسُون دل شاهد مرگ دل هست نبض از جنبش چو آساید رگ آب فناست
بیتو میریزد نمک در ساغر من ماهتاب گرد و کلفت میشود بر بستر من ماهتاب
میرسی ظالم بفریادم اگر وقتست و قوت میزند ورنه شبنون بر سر من ماهتاب

در ویش والہ

بطرف بنگاله بسر میرود صاحب معنی بود یک بیت او که برابر یک بیت میتوان گفت

تحریر می یابد از دست ۵

آسمان کو خلعت منت پیوشان بر تنم زانکه همچون نعمت تاری بس بود پیرانم
فقیر در جوابش مطلعی رسانده ۵
خوش زیر بار خلعت منت کجا باش تنم چون حبابست آبروی خوشی تنم

ملاولی

از حقیقتش کما بی اطلاعی و آگاهی نیست دو بیت او بدست افتاده ۵
ولی در مانده احوال خود من چه حجابست فارغ بگذر طاقت نظاره که دارد
تهمت زده ام کرد عشق دگری کاش کبریا که غیر از تو بعالم دگری هست
عبدالواحد وحشت

جوانیست از تحانیسرنو بفکر در آمده تلاش لفظ های شوخ و استعارات بلند دارد

از دست ۵

چشم را خالی کن از دیدن تماشا نازک است آرزو در سینه بشکن جلوه آرا نازک است
صدربیا بان ناله پرد از خموشی گشته ام سرمه میدادند فریاد دل نازک است
شوخی چشمی ت ابل کیفیت دیدار نیست شیشه از جیرانی دل کن که صبا نازک است
بسنه از یاد تو جیرانی قیامت شور بود جوهر آینه من فریاد دل رنجور بود
در بیابانی که چشم بخودی واکرده ایم هر کف خاک تجلی خانه منصور بود

له ۵: ۵: ۵: ۵: در مانده یا احوال خودم ۵: ۵: پرسند

خانمان پردازي همت تماشا کرده ایم صديا بيان عالم از ويراني مالدور بود

مهر عاشق همت

جوان صاحب همت طبع خوشخيال است - فکرمای تازه دارد اين شعر تازه
طبع اوست

کی جدا حسن از خيال عاشق دلنگ بود آتش بود آن پری تاشیشه مانسک بود
در انتظار او نگم خون شد و چکید چشم جدا دوست گلوی بریده است
بیا هنوز غم از خار حسرت نیست بجام آینه نه جرعه نفس باقیست

همت خان

خلف اسلام خان نجفی والا شاهي از امرای عمده بود طبع مثل همت خود بلند داشت -
گاه گاه مصرعی فکر میکرد

من چه گویم که چه مقدار بدل نزدیکی چشم بد دور که بسیار بدل نزدیکی
بجز خاری که مجنون داشت در دل بیابان جنون خاری ندارد

مهر هاشم

پدر زن فقیر سرخوش - مرد صاحب کمال بوده - هفت قلم مینوشت گاهی فکر باعی میکرد
از دست

رو فقر گزین که فقر بهتر ز غنا کان سایه کند و آفتابش فردا
دولت ندر نجات ز آتش چون فقر خنخانه به از قصر بود در گرما

میر بجایی کاشی

از شعرای پای تخت - رؤسای شاهجهان بادشاه بود - تاریخ آبادی شاهجهان آباد را
خوب یافته از دست

شد شاهجهان آباد از شاهجهان آباد

له ذکرش از نوحه؛ افتاده است لهب؛ میرزا محمد هاشم لهج؛ در آفتاب فردا -

پنجم زار رو پیہ صلمہ یافت۔ از پیشگاہ خلافت حکم نظم کردن بادشاہ نامہ نیز بوی شدہ بود
داستانی موزون کردہ گزارانید۔ دران نظم بستہ بود ۵

سر را چو تان جگت سنگہ بود کہ بر شیشہ نہ فلک سنگ بود
محمدا علی ماہر ہر چند گفت کہ سنگہ و سنگ قافیہ نمیشود۔ گفت کہ ما تعلیم تفویض این چنین
الفاظ را چہ میسرانیم۔ معذوریہم۔ آخر بہ ہمین بیت از نظر افتادہ۔ بسبب این کہ
جگت سنگہ در چہ شمار بود کہ سر را چو تان گفتہ۔ بادشاہ فرمود از قافیہ ہم خبر نہارد۔
از دست ۵

حرف تو میر دزدل شوق می شبانہ را لب بکشا و باز کن قفل شراحتانہ را
خرم در خاک غربت نیست من بچہ نہال مشت خالی از وطن ای کاش بر میداشتیم
این ہوسہا از وجود دل تو الہ میسند مرد نادرسینہ دار و دل زن آبستن است
این بیت با تاریخ وفات او بر لوح مزارش نوشتہ بودند ۵
ای کہ از دشواری راہ فنا ترسی مترس بسکہ آسان است این اہلیتوان خوابید رفت
تاریخ وفاتش۔ مصرعہ

اجہائی سخن چو کہ و بچی جان داد
دیگر شاعری کہ سر حرف تخلصش یا باشد یافتہ نشد ناچار بہمین صاحب سخن ختم تذکرہ نمودہ
آید۔ اگرچہ شعرای نامدار در عالم بسیار اند و مخور ان بی شمار و بی حد و اینہم نمیتوان
گفت کہ انتخاب اشعار تازہ گویان بہمین قدر است کہ درین نسخہ ایراد یافتہ۔
ظاہر است ۵

”در ہر دہن تنگ نیاتی دگر است“

اما فقیر بر احوال و اقوال ہمین عزیزان کہ نام ایشان دین اوراق مرقوم شد اطلاع
داشت و این اشعار کہ از ہر کس نوشتہ انتخاب نمودہ سر آمد سخن سخنجان میر معز موسوی
خان کہ در سفینہ خویش بی قرینہ بخط خویش نوشتہ بود و بگلشن فطرت موسوم ساختہ

لہ ب! حضرت خلافت مرتبت بسیار خوش شدہ پنجم زار رو پیہ صلمہ آن عطا فرمودند ۵ د: ذوق -

نقل گرفته شد و بعضی انتخاب میر محمد زمان راسخ و میر محمد علی ما هر که بر سخن فحی ایشان
همه را اتفاق است - تحریر یافته - اجازت است که اگر شعر خوب و معنی برجسته از
تازه گوئی بگوشش خورده باشم از احوال و موافق ترتیب که مقرر گشته در حاشیه یا
در متن داخل کنند - حقاً که اگر چشم انصاف نظر کنند عجب مجموعه کمالات خوشحالا است
و طرفه گلرسته رنگین صاحب کمالات عبارت از استعارات مبترا و الفاظش از
تکلفات لغات معرّ - فارسی صافش همچون آب روان است و روزمره شسته
و رفته شیرازیان نظمش از نظم پروین سبقت جو - نشرش بر نشر گلستان سخن گو -

سوز این نسخه را اگر بر نویسد بهر گنگل ز آب زر نویسد

هر که این کتاب سر پای انتخاب را بدست آورد - با انتخاب نمودن هیچ دیوانی اخیلا چ ندارد زیرا که
اکثر شعرا که بتازه گوئی شهر دارند اشعار خوب و برجسته ایشان در اینجا مسطور است -

و السلام علی من اتبع الهدی - هر انتخاب چون پنجه ایست اما پنجه بد بیضا - اگر یکی از این
کم نمی عیب است و اگر برای میفرزای حماقت و این نمیگویم که این اعزّه سوای این اشعا
منتخب دیگر ندارد - بفقیر بواسطت میر معز و غیره اعزّه همین قدر رسیده -

تاریخی چند که صاحب طبعان بلب فکر از آیات قرآن مجید استخراج نموده اند - کمی و زیاده
بعضی را بتعمیه درست کرده اند و بعضی تاریخات و قوعی و زاده که بگوش فقیر خورده قلمی میگردد -
تاریخ فتح روم که امیر کبیر صاحب قرآن امیر تیمور و رگه گان انار اند برانه کرده و شیخ صفی خواننده
بطریق تقاول فرموده - غلبه الروم ادنی فی الارض یافته اند شاه جهان خوش کرده فرمود که
از کتابهای تاریخ تحقیق تاریخ کنند که در هشتصد که عدد ضاد است این تاریخ دست داده است -

این عبارت در نسخه ۸۰ نیست و بجای این عبارت ذیل است که در دیگر نسخه ها نیست -

ازد قتی که به تسوید این نسخه غریب پرداخته ام - چهار پنج مسوده خود نگاشته ام و تسوید را باطلان از غایت
شوق بی روفت و دروب نظر ثانی دست بدست نقل گرفته بر نهاده و جایجا شهرت داده - اگر چه مقصود حال کلیت است اما در اکثر
عبارات تغییر و تبدیل واقع گشته و اشعار بعضی اعزّه دیگر داخل شده قصه کوتاه که این نسخه تاریخ جمیع مسوده است - هر که
سابق دارد و بشوید و این بجا بر بردارد و از کاتب این نسخه التماس نکند بنوعی که فقیر نظم را نظم و ترانه تر نوشته همین قسم سطر موافق
سطر بر نگارد و السلام غلبت الروم فی ادنی الارض -

چون دیدند ظاهر شد که در سینه هشتصد و پنج فتح روم شده - بادشاه فرمود که تفاوت پنج بسیار است -
 فضل خان وزیر عظمیٰ بعض رسا نید که ضاد ملفوظی بگیرند فن تعبیه است - مضائقه ندارد -
 تاریخ جلوس شاه عالمگیر عبدالرشید صاحب فرهنگ رشیدی - اطيعوا الله واطيعوا الرسول و
 اولی الامر منکم یافته

تاریخ فتح بیجاپور که بادشاه عالمگیر نمود قابل خان ولد میر کاظم منشی بنغمیه - آخر جناب هم من جنات
 و عیون و کنوز و مقام کریم - یعنی حرف بهم را بر آورده حساب باید نمود -

تاریخ حامی ان کنتم جنبا فاطهروا یافته اند -

تاریخ فوت شیخ حاتم مسنطلی عند علیک مقتدر یافته اند -

و تاریخ فوت شیخ عبدالواحد که از انفاشی شیخ سلیم حبشی بود کان من الخالصین یافته اند -
 فقیر تاریخ والده خود فی جنة عالمیه یافته -

تاریخ فوت عزیز می و دخل الجنة بلا حساب یافته یعنی عدد فقط حساب باید برآورد -

تاریخ وفات نواب زیب النساء یگم و ادخلی جنتی یافته -

جلوس شاه طهماسب صفوی اهل توران ندرت ناسحق یافته بودند - ایرانیان ندرت ناسحق
 درست کرده -

تاریخ فوت اکبر شاه در فارسی عی الف کشید ملائک ز فوت اکبر شاه -

تاریخ فتح بلخ و گرچین نذر محمد خان و الی توران نصیر بسیار خوب گفته -

والی توران برآر از ملاک توران بعد از این ثانی صاحب قران نشان بجایش کن حساب

تاریخ شکست ملک عنبر حبشی از فوج داراب خان خلف خان خانان سپه سالار در کتاب
 مآثر جیمی آورده -

خبر رسید که عنبر برادر کمر کی بکشتی که شد از گرد و روز و شمشیر

بیم دولت و اقبال خان خانانی شکست آتش داراب خان شکست عجب

برای ساعت و تاریخ فتح شان گفتیم سر غلام پیر که کن و حساب طلب

تاریخ فوت شیخ ابوالفضل که با اشاره جهانگیر شاه قتل رسید شیخ اعجاز رسول الله مرغانی برید

تاریخ فوت حافظ رخنه که یاقی باغ نو لکمه سهرنا است ۵ باغ را رخنه شد و آب نماهر
و قتی که شاه عباس صفوی نهر آب بروضه منوره رضویه آورده حاتم بیگ اعتماد الدوله
تاریخ یافت - آب آمد بر روضه داخل شد

در همین ایام میر محمد باقر دانا و تصنیفی کرده بحلیه ملکوئیه موسوم ساخته بود با اعتماد الدوله
تکلیف تاریخ آن کرد - اعتماد الدوله پرسید که تصنیف شما در چه علم است - گفت در کل علوم اعتماد
الدوله بی تامل گفت - کل علوم از حلیه ملکوئیه بیرون رود - تاریخ است که چون حساب کردند
درست بود -

پادشاه روزی بهر حیدر رحمانی تکلیف کرد که بهای انگشتی من که نو ساخته ام تاریخی بگو
میر گفت انگشتی تاریخ است - بعد از آن انگشتی دیگر بر آورد که بزرگ بود تاریخ بگو - گفت -
دو انگشت تاریخ است - مورد عنایات گردید -

تاریخ فتح بیجاپور و حیدر آباد که شاه عالمگیر کرده محمد علی جواهر کن علم تخلص
ز روی فضل بیجاپور شد فتح یافته -

تاریخ فتح حیدر آباد ۵ مدد جواز علی وانگاه برگو مبارکباد فتح حیدر آباد
تاریخ فوت حافظ داود مفتی ۵ از نغمه داود بیرون شد آهنگ یافته اند -
تاریخ حوضی که شیخ لطیف نام بزرگی ساخت - از حوض لطیف آب بردار - تاریخ یافته اند -
تاریخ حسین نام شخصی حوضی ساخت - دم آبی بخور بیاد حسین - یکی نصرف کرد که دم آبی بخور
گفتن خست است - جام آبی بخور بیاد حسین - درست کرد -

فقیر سر خوش حوض و قناره در خانه خود ساخته بود و حوض و قناره - تاریخ شد ۵

تاریخهای چند و قومی که سمیع فقیر رسیده

تاریخ فتح مکران نواب خانخانان در چهار زبان گفته اعجاز است -

عربی یوم الاحداثانی ربیع الاول

له جا: فقیر تاریخ خلافت و مجاهد نشینی خود را بیان اربع بتیمه لطیف درست کرده در باغی بسته -
مروغش چو رسید کار فقرش بکمال مرشد او از خلافت از استقبالی
روی طلب آورده جهانی به نیاز تاریخ شده خلیفه شاه جلال

ہندی	اتوار بیج الاول کی دوجی
ترکی	پیر شنبہ ایک بیج الاول (۹)
فارسی	روز یکشنبہ دویم بیج الاول
تاریخ تولد پادشاہ شش محرم یافتہ شش در حساب عدد خیر است خبر نیز تاریخ است۔	
تاریخ جلوس طماسپ شاہ ظل اللہ یافتہ اند۔	
تاریخ فوت شاہ طماسپ جلوس شاہ عباس ۵	
دوازده امام گفت نبشت دوازده امام گفت برخاست	
تاریخ جلوس شاہ عالمگیر ملا شاہ ظل الحق یافتہ۔	
تاریخ جلوس شاہ جهان بادشاہ۔ شاہ جهان باشد شاہ جهان۔	
تاریخ فوت شاہ جهان بادشاہ غازی۔ ز عالم سفر کرد شاہ جهان۔	
تاریخ فوت جہانگیر۔ جہانگیر از جہان رفت۔	
تاریخ فوت زمانہ بیگ مہابت خان۔ زمانہ آرام گرفت۔ یافتہ اند۔ عجیب تاریخ است۔	
مشتمل بر دوزم نیز کہ مہابت خان بشرارت وغرور مشہور بود۔	
تاریخ فوت شیخ سلیم حشتی خوشگاہ فقیر است و تاریخی بہ ایں متعذر است۔ کم اتفاق می افتد	
تمام قطعہ نوشتہ شد۔ قطعہ	
مغیت لکت و دین شیخ اسلام آنکہ در قہر بت	بہ شبلی و جنیدار باز پرسی گویمیش ثنائی
ربود از عرصہ دنیا و دین گوی کمالبت	ز درویشان بدرویشی ز سلطانان سلطانی
فنا از خود بقا باختی بود معلوم درویشان	از ان شد سال تاریخش بحق باقی ز خود فانی
تاریخ ہمایون بادشاہ از بام افتاد۔ مشہور است۔	
روزی اکبر بادشاہ با شہزادہ سلیم کہ جہانگیر باشد بخانہ عزیز کو کہ کہ عظیم خان خطاب	
دہشتہ همان شد۔ همان عزیز اندشتہ و شہزادہ۔ تاریخ یافتہ۔	
تاریخ فوت زن فدائیان جہانگیری۔ زن فدائیان مرد و زبان ہندی فدائیان کی جو روموئی۔	
لے ب: تاریخ تولد عالمگیر شاہ۔ آفتاب عالمتاب۔ یافتہ۔	

تایخ فوت نواب جعفر خان پیران اعلیٰ شاه عالمگیری بربان هندی میر عز یافته جعفر خان جو موی -
تایخ فوت بهمت خان - مای بهمت خان رفت - بطریق تمجید یافته اند - "ما" را دور کرده حساب
باید کرد -

رسول خان روز بهائی در راه عیدگاه کشمیر بکی بسته بود - تایخ آن - بر ره دین رسول پل بسته -
تایخ بسجده عیدگاه که شاه جهان بادشاه ساخته - کرد بنا عیدگاه شایر جهان بادشاه -
تایخ چند که فقیر سرخوش یافته

چهار کس از آشنایان فقیر در اکبر آباد در یکسال فوت کردند - از نام هر چهار تایخ پیر آورده
وای از دل کام و طاس فولاد و سیدی یا محمد و عبدالواحد -

تایخ تولد پسر میرزا قطب الدین مائل محمد امان الدین باقی که رکن الدین نام داشت -
رکن الدین محمد بن قطب الدین محمد امان الله باقی - یافته -

تایخ تولد پسر خود - اکمل محمد افضل - یافته ام -

تایخ ده جوی خود در یک رباعی بسته بر دروازه کنده - سماعی
از لطف عظیم و ارباب عز و جل چون گشت عمارت همه متکمل
شد سال بنای خانه سابق و حال آن مسکن افضل این مقام افضل
تایخ تولد سکندر نشان پسر عظیم علی خان عالیجاه فقیر وزارت سکندر آمد - یافت -

تایخ کتختائی شاهزاده محمد اکبر - قرآن سحر که شد بنامید - یافت -

تایخ مسجد خود را که پیش دروازه خود ساخته ام -

چون گشت از فضل این در عز و جل آراسته این مسجد پر زینب و حسن

اندیشه طبع سال تمامش خواست دل گفت که مسجد رحمت افضل

تایخ مسجد زیب النساء بیگم که در کشمیر ساخته - کعبه حاجات شد مسجد زیب النساء یافته ام -

تایخ گرختن رانا - ند آمد که کافر از میان رفت -

تایخ فوت شیخ سلیمان

له له باقی له له واجب له له اکمل له له سکندر شاه پسر عظیم شاه با زینب و حسن له له تایخ فوت شیخ سلیمان
که فضائل خان شده بود - فقیر از نامش یاد آورده - چنین بسته شده بود -

شده شیخ سلیمان بسوی دار بقا و درست ز قید مستی بی سرو پا
 بهم شیخ سلیمان شده تیغ و فدا پیمانہ عسکر بود نامش گویا
 خدمت مشرفی عدالت و غیره که در حسن ابدال بفقیر شده بود تیغ اشراف عدالت یافته ام -
 تیغ فقیر در خواب می بیند که شخصی میگوید که تیغ فوت محمد علیخان میرسان شاه عالمگیر بخود
 فقیر میگوید مرا چه مطلب که در فکر پیوده وقت ضائع کنم گوینده میگوید مرد خوب بود البته بگوید
 چون بیدار شدم و حساب میکنم محمد علیخان بمرد تیغ بی کم و زیاد برآمده
 فقیر سرخوش رباعی بعضی الفاظ را بهم عدد و یافته بسته -

از غیر بریست فوات یزدان محمد بگزار دوئی بگوی اللہ احد
 سر رشته وحدت محکم از کثرت گم چون هست یکی وجود و واحد بعد
 سرخوش اگر نشسته بهوش فرو دست بشتاب براهی کیه پیسر بلد است
 بر ذات رسول رهنمائی شده ختم زانو که رسول و راهنمایا یک دست
 اسلام بضد کفر فی مشبه شک از تقویت شیر خدا شد تبرک
 با اول من آمن آمد بحساب اعدا و علی ابن ابیطالب یک
 بر حسب مناسبت چو کردیم نظر آمد بعد دینز موافق یکسر
 تلخی و غم و یاس و هوس سهو حساب عامی اعمی عشق دوست هر مادر
 سرخوش گرایم عجب که از روی حساب افتاد و بتعداد موافق دریاب
 شعور کشمیر و فقر و عیش و کل و می قرب شربت بهر و هندی راحت خواب
 سرخوش عجب این که از اتفاق بجد افتاد موافق بحساب ابجد
 ناز و محبوب و عاشقی و آفت بی عقل و دراز و قلند و کونته قد
 تمت کلمات الشعر الضعیف سرخوش محمد فضل

له ب: تیغ تولد برادر زاده خود که اسد الله نام داشت - شیر خدا - یافته ۵۵ ب: بهم عدد

فہرست اسماء الرجال

اشارات

ح : حاشیہ

* : این نشان اسمی آن شخصواران است کہ داخل این تذکرہ گشتہ

* آتشا، غایت خان ۱۰۳/۵۰۵	* انوری - ۵۸ ح	* باؤل، رفیع خان - ۱۰
* آقا محمد صادق - ۶۸	* اعجاز مولوی محمد سعید - ۶۹	* باسط - ۱۰۹ ح
* آصف قتی - ۶	* اعظم شاہ - ۸۰/۲۷	* باقرای سوداگر عزت - ۶۹
* آصف خان جوہر جمع شود بہ جمعہ	* اعظم علی خان - ۱۳۱	* باقر تبریزی - ۱۰
* ابراہیم اوسم - ۳	* اعلیٰ تورانی - ۹	* باقرواوا - ۱۲۹ ح
* ابراہیم عادل شاہ - ۷۲	* افضل خان - ۱۲۸/۱۸	* بختا ورخان - ۲۶/۲۵
* ابوالحسن، رکن سلطنت خواجہ - ۴	* اکبر بادشاہ - ۲۹/۲ ح	* برہان الملک - ۷۲
* ابوطالب کلیم - رجوع شود بہ کلیم	۱۳۰/۱۲۸، ۱۱۲/۳۳	* بہمن چادر بھان - ۱۰۵/۱۸
* ابوالفتح گیلانی - ۷۳	* اتقا، محمد صادق - ۸	* بوعلی قلمبر - ۷۵
* ابونواس - ۹۱	* الہی - ۲	* بہانی - ۹ و ۱۸ ح
* احسن ظفر خان - ۷۳/۵۴	* امام حسین - ۱۰۷	* بخود لاہوری - ۱۰۵/۱۱
* اوسم - رجوع شود بہ ابراہیم اوسم	* امافی - ۲	* بیدل، میرزا عبد اللہ - ۷۵
* استغنا، میرزا عبد الرسول - ۹	* امجد خان، میر علی - ۲۶	۱۲-۱۸، ۱۹ ح ۳۳ ح ۹۶
* اسد خان، امیر الامراء - ۱۱	* امرالندہ - ۵۸	* بیغم، بیراگی - ۱۹
* اسکندر شان - ۱۳۱	* انصاف - ۸	* بیگانہ، ابوالحسن - ۱۰
* اسلام خان، نواب - ۱۲۵/۵۸/۲۵	* اورنگزیب - رجوع شود بہ کلیم	* بندیش کشمیری - ۱۰
* اسلم خان، اوزیک - ۱۳۱	* ایجاد، میر محمد حسن - ۸	* پیرا - رجوع شود بہ خانبہاں لودھی
* اسیر مرزا جمال - ۲۰/۳	* ایما، علی تورانی - ۹ ح	* پیرا، نائب - ۲۰ ح
* اشرف، ملا محمد سعید - ۱۰۴	* رجوع شود بہ اعلیٰ تورانی	* تجلی - ۱۹
* اشرف خان - ۱۱۶	* یابر بادشاہ - ۱۳۰	* تشبیبی - ۲۱

<p>* تقی - ۲۰</p> <p>* ملاش، حافظ محمد جمال - ۲۱</p> <p>تکلیف - ۸۹</p> <p>* تنها - ۲۰</p> <p>تیور - ۱۲۴</p> <p>* ثاقب، میرزا محمد حسین - ۲۱</p> <p>جامی - ۵۴، ۲۲، ۱۶</p> <p>* جرأت - ۳۰</p> <p>* جعفر آصف خان - ۲۹</p> <p>جعفر خان نواب - ۱۳۱، ۹۳، ۱۲</p> <p>جگت سنگه - ۱۲۶</p> <p>* جلال سیر، رجوع شود به اسمیر</p> <p>* جیوت - ۸۰، ۳۰</p> <p>جویا - ۱۰۵</p> <p>* جهانگیر بادشاه - ۲۲، ۲۹</p> <p>۵۴، ۵۰، ۳۹، ۳۴، ۳۶، ۳۲</p> <p>۱۱۲، ۱۰۹، ۱۰۶، ۹۳، ۷۰، ۶۴</p> <p>۱۳۰، ۱۲۸، ۱۱۹، ۱۱۴</p> <p>* جیشی، مرزا عبدالرحیم - ۲۹</p> <p>* چند بیکان - رجوع شود به برمن</p> <p>حاکم بیگ اعتماد الدوله - ۱۲۹</p> <p>* حافظ - ۵۸، ۲۰</p> <p>حافظ دادو - ۱۲۹</p> <p>حافظ رنده - ۱۲۹</p> <p>حافظ شیراز - ۱۵، ح - ۶۲</p>	<p>حافظ نور محمد میرزا خان - ۲۸، ۲۴</p> <p>* حسین مشهدی - ۳۱</p> <p>* حشمتی - ۳۱، ح - ۱۹</p> <p>* حقیقی - ۳۱</p> <p>* حکیم سید - ۲۴</p> <p>* حکیم محمد کافم صاحب رجوع شود به صاحب</p> <p>حضره مرزا - ۱۱</p> <p>حمیدزاده - ۵</p> <p>* بهران، شیخ محمود - ۳۲</p> <p>* خاتونی، قاسم خان - ۳۸</p> <p>خاقانی - ح - ۳۱</p> <p>* خالص، محمد حسین - ۳۲</p> <p>خانجهان بهادر کوکانش - ۱۰۶، ح</p> <p>خانجهان لودی - ۹۵</p> <p>* خاتمان، عبدالرحیم - ۲۲، ۲۴</p> <p>۱۲۹، ۱۲۸، ۱۱۲، ۷۳، ۳۸</p> <p>خسرو - ۹۰</p> <p>* خلقی - ۳۸</p> <p>* خلیل محمد ابراهیم صاحب خان - ۳۲</p> <p>* خلیل مرزا - ۲۳</p> <p>خواجه کی - ۸۰</p> <p>خونیکار، روزبه - ۹۵، ۹۳</p> <p>خیالی - ۲۹</p> <p>خیر الدین محمد عجزی - ۱۰۴</p> <p>داراب خندان - ۱۲۸</p>	<p>* داراشکوه - ۳۸، ح - ۵۰، ۸۵</p> <p>۸۹ - ۱۰۲، ۹۰، ح - ۱۱۹</p> <p>* دانا - ۳۹</p> <p>* دانش - ۳۸، ۵</p> <p>دانشمند خان - ۲۸، ۱۰۲، ح - ۱۰۲</p> <p>دریا خان، رویه - ۹۵</p> <p>* دستور - ۲۹</p> <p>ذوالفقار خان بهادر نصرت جنگ</p> <p>رجوع شود به اسد خان</p> <p>* ذوقی - ۴۰</p> <p>* زاری، عاقل خان - ۲۴، ۲۵، ۲۸، ۴۰</p> <p>* زلیخ - ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲</p> <p>زاقم - ۴۳</p> <p>* زارنج، سیاح کوفی - ۲۱</p> <p>زستی - ۳۵</p> <p>رسول خان، مقدر دانی - ۱۳۱</p> <p>* زنونان - ۲۲</p> <p>* زوی - ۲۳</p> <p>* زوی کشیری - ۲۲</p> <p>* زویج - ۲۰، ۴۲</p> <p>* زکات، شیخ - رجوع شود به شیخ</p> <p>زمانی، کلاوندت - ۱۳</p> <p>زودی - ۲</p> <p>روح الله خان، توانبخشی، لایک - ۲۴</p> <p>روحی - ۲۳</p>
--	--	--

شاه عباس - ۱۲۹۵/۱۳۰	سلطان لولائی - ۹۰	روقی بهرامی - ۴۳
* شرف میرمادی - ۶۰	سلطان نظام الدین - ۱۷۱	زکی بهرامی - ۴۲
* شرف الدین حسین - ۶۰	سلطان سادگی - ۷۹	زلالی - ۱۶۱۳
شرف یار خان - ۱۱	* سلیم - ۴۵۱۵	* زمانا - ۴۲
* شرف نریشیری - ۶۱	سلیمان شکوه - ۸۹	زمانه بیگ بهایت خان -
* شعیب - ۶۱	سلیمان شیخ - ۱۲۲/۱۲۳	رجوع شود به بهایت خان
شکر الله خان - ۸۰	سنجر - ۳۵	زیر الدین بیگم - ۱۲۸/۱۳۳
* شوقی - ۶۰	* سنجر میرزا - ۴۷	* سالک قزوینی - ۴۶/۴۵
* شوکت بخاری - ۶۱	* ستیاج - ۴۸	* سالک یزدی - ۴۵/۴۵
شهران محمد اکبر رجوع شود به محمد اکبر	* سیادت - ۴۹/۴۸	* سالم حاج محمد اسلم - ۴۷
شیخ ابوالفضل - ۱۲۸	سیتا - ۱۰۷	* سائر مشهدی - ۴۶
* شیخ بهاء الدین ربانی رجوع شود به ربانی	* سید علی خان - ۴۹	* سپاهی - ۴۶
شیخ حاتم سبغی - ۱۲۸	* سید علی سید - ۴۸	* ستار - ۴۷
شیخ سلیم شش - ۱۲۸/۱۳۰	سید مظفر - ۳۲	سجانی - ۱۰۷
شیخ صفی - ۱۲۷	* سیرانی - ۵۰	* سرخوش - ۱۲/۱۴/۱۵/۱۶
* شیخ عبدالعزیز عورت -	سینف خان - ۴۷	۱۲۳/۱۲۴/۱۲۵/۱۲۶/۱۲۷/۱۲۸/۱۲۹
رجوع شود به عورت	* شادمان - ۵۹	۱۴۷/۱۴۸/۱۴۹/۱۵۰/۱۵۱/۱۵۲
شیخ عبدالواحد - ۱۲۸	* شانی تکیو - ۵۶	۱۸۱/۱۸۲/۱۸۳/۱۸۴/۱۸۵/۱۸۶/۱۸۷
شیخ فیروز سید الله خانی - ۱۵۶	شایر جان بادشاه - ۱۴۵/۱۴۶	۱۸۸/۱۸۹/۱۹۰/۱۹۱/۱۹۲/۱۹۳/۱۹۴
شیخ محمد درویش - ۱۲۳	۱۲۸/۱۲۹/۱۳۰/۱۳۱/۱۳۲	* سرحد - ۵۰
* شیراز - ۱۲۹/۱۳۰/۱۳۱/۱۳۲	۱۴۵/۱۴۶/۱۴۷/۱۴۸/۱۴۹	سور الله زمان - ۱۰۵/۱۰۶
صایر اصفهانی - ۷۲	۱۴۹/۱۵۰/۱۵۱/۱۵۲/۱۵۳	سور الله شیخ ناسم - ۲۸
* صاحب - ۱۶۵/۱۶۶/۱۶۷/۱۶۸	۱۳۱/۱۳۲	* سور الله شیخ رجوع شود به شیخ پانی
۱۱۰/۱۰۲/۱۸۵	شاه سلیمان - ۱۱۹	صدی - ۱۸
* صامت - ۶۸	شاه عالم بادشاه - ۸۰	سکندر - ۲۷

* غیاث الدین منصور فکرت -	* عامل - ۸۱	* صاحب - ۴۴۴۶۱۴۵۴۴
رجوع شود به فکرت	عبدالحکیم سیالکوٹی - ۱۲۳	۸۵۸۱۶۹۶۵-۶۲۵۱
• غیوری - ۳۲	عبدالرشید - ۱۲۸	۱۲۱۱۱۹۹۸۹۳
* فارس - ۸۹	عبدالقادر خان - ۸۰ ح	* صبوحی - ۶۸
* فانی، شیخ محسن - ۸۵	ح ۹۳	* صیدی - ۶۵، ۶۷
* فاتح - ۸۸ ح	عبداللہ - ۱۲۳	* طالب آملی - ۸۵، ۹۹، ۵۸ ح
قدایت خان - ۱۳۰	عبداللہ خان بہادر فیروز جنگ	* طالع - ۷۱
فردوسی - ۱۰	* عرفان - ۸۱	* طاہر حسینی - ۷۰
* فرقی - ۸۸	* عرفی - ۷۲، ۷۳، ۷۴	طاہر دکنی - ۲۷
* فصیحی - ۸۵	* عروس - ۸۲	* طغرا - ۷۰
* فطرت - رجوع شود به میر	* عزت - ۷۹، ۸۰، ۸۱	طہماسپ صفوی - ۱۳۰، ۱۲۸
معتمد موسوی خان	ح ۹۹	* طیب - ۷۰
نقانی - ۶۳	عزیز کوکہ - ۱۳۰	* ظفر خان - رجوع شود به حسن
* فقہور - ۸۸	* عطا - ۸۰	ظہوری - ۱۱۱، ۱۰۳، ۷۳، ۷۲، ۷۱
* فکرت - ۱۰۲، ۸۷، ۲۷	عطار - ۱۷	* عابد - ۸۱ ح
* فوجی - ۸۹	* عطیما - ۷۸	* عارف لاہوری - ۸۱
* فیاض - ۸۷	* غلطجائی نیشاپوری - ۷۸	* عاشق - ۸۰
* فیضان - ۸۶	* علی قلی - ۸۱	* عاقل خان - رجوع شود به ازی
فیضی - ۳۳، ح ۳۱	علی ولی تھڑی - ۷۲، ۳۳	عالمگیر بادشاہ - ۱۰، ۷، ۲
قابل خان - ۱۲۸	* عنایت خان آشتنا -	۵۱، ۵۰، ۴۱، ۴۰، ۳۲، ۳۳
* قادر - ۹۰	رجوع شود به آشتنا -	۸۷، ۸۰، ۶۹، ۶۸، ۶۶، ۶۰
* قادری - رجوع شود به الانسکوہ	* غافل مازندرانی - ۱۱۵، ۸۲	۱۱۵، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۸، ۱۰۲
* قاسم خان - ۹۳	* غروری - ۸۵	۱۲۸، ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۱۶
* قاسم دیوانہ - ۹۳	* غنی - ۱۰۰، ۸۵، ۸۳، ۸۱	ح ۱۳۲ -
قاضی پیر محمد رانی - ۱۰۵	* غنیمت - ۸۲	* عالی - ۷۹ ح

* قافلان بیگ سپاهی - *	* مجرای منصف - ۱۱۱	* مشهور - ۱۱۰
رجوع شود به سپاهی	مختتم - ۱۰۷	* معصوم کاشی - ۱۱۰
* قانع - ۹۲	* محمد اسماعیل غافلسل - *	معتفی - رجوع شود به امر الله
* قدسی - ۹۰، ۵۷، ۲۲، ۱۵	رجوع شود به غافل باز در لانی	معتفی - ۱۲۹
۱۱۲، ۱۰۲، ۹۲	* محمد افضل سرخوش - *	* معنی کشمیری - ۱۰۸
* قدیم - ۹۲	رجوع شود به سرخوش	* مفید بلخی - ۱۰۸
قطب الاقطاب - ۱۱۹	محمد اکبر شاهزاده - ح ۱۳۱	مقرب خان حکیم - ۱۰۸
قلج خان نواب - ۵۰	* محمد باقر مشتاق - ۱۱۱	* مقیم - ۱۱۰
کامگار خان - ۱۱	* محمد جان قدسی - *	مکرم خان - ۶۶
* کلان - ۹۶	رجوع شود به قدسی	* ملا جامی بخود لا هوری - *
* کلیم - ۹۶، ۹۲، ۲۳، ۵	* محمد حسین ناجی - *	رجوع شود به بخود
۱۱۳، ۱۰۵، ۱۰۲	رجوع شود به ناجی	ملا حمید لا هوری - *
* کم گو کشمیری - ۹۷	* محمد طاهر - ۷۲	رجوع شود به حمید
* گلشن - ۹۶	* محمد طاهر غنی - *	ملا دو پیاز - ۸۹
گوهر آرای بیگم - ۲۷	رجوع شود به غنی	ملا شاه - ۸۹
گویا - ۱۰۵	محمد طاهر وزیر خان - ۱۰	ملک عنبر - ۱۲۸
* لایح - ۹۷	محمد عاکف - ح ۱۱۰	* ملک قبی - ۱۱۱
لطیف - ۱۲۹	محمد علی خان میرامان - ۱۳۲	* ملهم صالح بیگ - ۱۰۹
لهراسپ بیگ - ۱۳	محمد فاروق - ۳۲	* منعم حاکم شیرازی - ۱۰۹
مانند راجه - ۳۷	* محمد هاشم - ۱۲۵	منیر لا هوری - ۱۰۳
* ماهر مرزا محمد علی - ۱۸، ۶	مردمی - ۲۸	منیره خانم - ح ۹۳
۱۰۷، ۹۶، ۲۳، ۲۹، ح ۷	مرید خان - ح ۱۰۲	مولوی رومی
۱۰۷، ۹۶، ۸۴ - ۱۰۷، ۱۰۷	* مسیح پانی پتی - ۱۰۶	مولوی معنوی
۱۲۷، ۱۲۶	* مسیح حکیم رکنای - ۱۰۶	جهانت خان - ح ۱۳، ۳۷، ۴
* مایل - ح ۱۱، ۱۰، ۹، ۲، ۱۱۱	* مشرقی - ۱۱۲	* معنی کللال - ۱۰۹

اسماء البلاد والاماكن

روم - ۶۳، ۹۵، ۱۲۷	اجیر - ۵۶، ۱۱۳ ح
سامانه - ۸	احمد نگر - ۷۲
سرتپند - ۲۲، ۲۱	اصفهان - ۶۳، ۱۱۹ ح، ۱۲۱
سیالکوٹ - ۳۱	اکبر آباد - ۱۳۱، ۱۰۹، ۹۴، ۳۱
شاهجہان آباد - ۲۳، ۵۱، ۸۰ ح	ایران - ۵۱، ۴۵، ۴۶، ۵۶، ۶۱، ۶۹
۱۰۰ ح، ۱۱۰، ۱۲۵	۹۸، ۱۱۹ ح
شیراز - ۱۹	بارغ حیات بخش - ۳۱
ظاہقان - ۷۰	بختاور نگر - ۲۵
کابل - ۴۳، ۸۰	برار - ۱۰۰
کرانہ - ۱۰۳	بلخ - ۱۲۸
کشمیر - ۴، ۵۸، ۷۰، ۸۵، ۸۳	بنگلہ - ۱۲۴، ۸۹، ۴۷
۱۰۵، ۹۶، ۹۴، ۹۱	بیجاپور - ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۱۱، ۷۲
گجرات - ۱۲۹، ۹۶، ۳۱	پنجاب - ۵۹، ۲۰
لاہور - ۴، ۴۴، ۴۳، ۷۸، ۷۱	توران - ۱۲۸، ۱۰۸، ۶۱
۸۸ ح، ۱۰۰ ح	تھانیسر - ۱۲۴، ۱۱۸
ماتان - ۱۰۸	حسن آباد - ۱۳۲، ۹۹، ۵۹
میان دواب - ۱۰۵	حیدر آباد - ۱۲۹، ۳۲
نجف اشرف - ۷۴	دکن - ۴۴، ۶۲، ۸۰ ح، ۹۴، ۹۵، ۹۷
ہمدان - ۲	۱۱۶، ۱۱۱
	دھلی - ۲۵

فہرست کتب

فرہنگ اتندراج - ح ۴	آئینہ خانہ - ۶۷
فرہنگ رشیدی - ۱۲۸	ابواب الجہان - ۱۲۱
قصہ رام و سیتا - ۱۰۶	امواج غوثی - ۲۰
کتاب مرقع - ۲۰	انفاس مسیحی - ۶۷
کمال محمدی - ۶۷	بہار عجم - ح ۵۲
گل اوزنگ - ۱۰۲	پری خانہ - ۶۷
گلزار ابراہیم - ۷۲	شحفۃ العراقرین - ۱۰۳
گلستان - ۱۲۷	چار عنصر - ح ۱۳
گلشن فطرت - ۱۲۶	حسن نامدار خانی - ۱۲
لوارح - ۱۷	حلیۃ ملکوتیہ - ۱۲۹
مآثریحی - ۱۲۸، ۱۲۷	حماہ حیدری - ۱۰
مثنوی جامع نشاتین - ۱۰۳	خوان خلیل - ۷۲
مثنوی سوز و گداز - ۱۱۴	دیوان نظیری - ح ۴
مثنوی قضا و قدر - ۷	رسالہ نورس - ۷۲
مثنوی مولوی روم - ح ۱۴، ۴۰	روضۃ الصفا - ۷۳
مجمع النفائس - ح ۲۹	ردائح - ۱۷
محیط اعظم - ح ۱۴، ۱۶	زیب المنشآت - ۳۳
مخزن الاسرار - ۱	شاہنامہ فردوسی - ح ۱۴، ۱۰
معارج النبوت - ۱۰	صباح یوسفی - ۶۷
ملاحات احمدی - ۶۷	طلسم حیرت - ح ۱۴
منطق الطیر - ۱۷	طور معرفت - ح ۱۴
ہفت قلزم - ح ۲۳	ظفر نامہ شاہجہان - ۹۲، ۹۰
یوسف زلیخا - ۷۷	ظفر نامہ شاہ عالم بہادر - ۸۰

یہ کتاب اور دوسری قہریم کی کتب

ملنے کا پتہ

شیخ مبارک علی تاجر کتب

اندرین لوہاری روارہ لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



سرشناسه	: سرخوش لاهوری، محمدافضل، ۱۰۵۰-۱۱۲۷ق.
عنوان و نام پدیدآور	: کلمات الشعراء / نگاشته محمدافضل سرخوش؛ تصحیح علیرضا قزوه.
مشخصات نشر	: تهران: کتابخانه، موزه و مرکز اسناد مجلس شورای اسلامی، ۱۳۸۹.
مشخصات ظاهری	: ۳۱۲ ص.
شابک	: 978-600-220-002-0
وضعیت فهرست‌نویسی: فیپا	
موضوع	: شعر فارسی - مجموعه‌ها
موضوع	: شعر فارسی - تاریخ و نقد
موضوع	: شاعران ایرانی
شناسه افزوده	: قزوه، علیرضا، ۱۳۴۲-، مصحح
شناسه افزوده	: کتابخانه، موزه و مرکز اسناد مجلس شورای اسلامی
رده‌بندی کنگره	: ۸۱۳۸۹ ک ۴ س / ۴۰۳۲ PIR
رده‌بندی دیویی	: ۸۱۰/۰۰۸ فا ۸
شماره کتابشناسی ملی	: ۲۲۵۳۱۵۰

کلمات الشعراء

نکشته

محمدافضل سرخوش

(۱۰۵۰ - ۱۱۲۷ق)

تصحیح

علیرضا فروه

کتابخانه، موزه و مرکز اسناد مجلس شورای اسلامی
تهران - ۱۳۸۹



کلمات الشعراء

نگاشته محمدافضل سرخوش (۱۰۵۰-۱۱۲۷ق)

تصحیح علیرضا قزوه

نمایه‌ساز و نمونه‌خوان مهری خلیلی
حروفچین مهربان بیری دیزج
صفحه‌آرایی ملیحه بوجار
کاغذ مورد استفاده ۷۰ گرمی تحریر خارجی

شماره انتشار ۲۴۸
ناظر فنی نیکی ایوبی‌زاده
لیتوگرافی نقره‌آبی
چاپ فرشیوه
صحافی سیدین
چاپ اول ۱۳۸۹
شمارگان ۱۰۰۰
بها ۷۰۰۰۰ ریال
شابک 978-600-220-002-0

تمامی حقوق چاپ و نشر این اثر در انحصار کتابخانه،
موزه و مرکز اسناد مجلس شورای اسلامی است.

انتشارات و توزیع:

مرکز پژوهش کتابخانه، موزه و مرکز اسناد مجلس شورای اسلامی، خیابان انقلاب،
مابین خیابان ابوریحان و دانشگاه، ساختمان فروردین، طبقه ۷، واحد ۲۷ و ۲۸؛
تلفن: ۶۶۹۶۴۱۲۱

نشانی سایت اینترنتی: www.Ical.ir

نشانی پست الکترونیکی: Pajooheshlib@yahoo.com

به نام آنکه جان را فکرت آموخت

وقتی در کشوری مانند ایران، رسم و رسوم حفظ اسناد نیست، یا اگر هست، در یک جنگ و تغییر حکومت، همه چیز دستخوش آتش و انهدام قرار می‌گیرد، باید متونی یافت که بتواند جایگزین اسناد شود. این جایگزین چیست؟

یادداشت‌های پشت نسخه‌های خطی که حاوی آگاهی‌های بی نظیری درباره تبادلات اطلاعات علمی و کتابی است، یا برگهای متفرقه‌ای که لابلای آثار خطی گذاشته شده، یا اجازه نامه‌های علمی که به صورت ورق‌های مجزا دست خانواده‌هاست، یا انجامه‌های نسخ خطی که اشارتی به اوضاع آشفته شهر و کشور دارد، یا ... هر ورق پاره دیگر. روی این اوراق، آگاهی‌هایی وجود دارد که برای شناخت محیط فرهنگی در ایران ما بسیار ارزشمند است. ارزش اینها به دلیل آن است که مستقیماً ما را در جریان برخی از دیدگاه‌های مردمی قرار می‌دهند که درگیر زندگی روزمره بوده‌اند. چندی پیش نسخه‌ای از /ربعین شیخ بهایی به کتابخانه عرضه شد. این یادداشت در پایان آن بود: «اتفق الفراغ من مشقه يوم الثلاثاء ثامن عشر من شعبان المعظم من سنة ۱۱۳۵ ... علی يد الفقير محمد صادق بن عبدالعظیم الملقب ببندار فی عهد سلطنة الطهماسبیه الصفویة فی حین دخول المحمود المردود المطرود فی محروسة اصفهان، و العرائس فی الرشت، و ملکنا فی الارdebیل و کان الوباء فی محروسة بار فروش ...» توجه کنید، از همین یادداشت چه اندازه می‌توان آگاهی‌های تاریخی به دست آورد.

تذکره‌ای که می‌خوانید، گرچه به طور عمده مربوط به محیط هندوستان است، اما به هر حال در حوزه ادب فارسی نوشته شده و مهم آن است که آنچه در آن آمده، حاصل تجربه‌های شخصی مؤلف است. محور این دیدارها، شرح حال و تذکره شعراست، شرح دیدارهای آنها،

نکات ادبی، اشعار زیاده، و حکایت‌هایی از ملاقاتها و دیدارهایی که میان شعرا با شعرا و پادشاهان و امیران صورت گرفته و هر کدام حاوی مطلبی و نکته‌ای بدیع است. این قبیل مجموعه‌ها، جدای از فواید تاریخی، نوعی تفریح علمی برای ادب‌دوستان است که با خواندن آن، با حوزه‌ای متنوع از شعر فارسی آشنا شده و با غوطه‌ور شدن در این قبیل متون، گذشت زمان را با نوعی عیش فکری مثبت طی می‌کنند. روزگاری که این همه داستانهای ساختگی و رمان نبود، این متون، همان نقش را شاید بهتر از امروز ایفا می‌کرد.

درباره کلمات/الشعراء و اهمیت آن در مقدمه کتاب سخن گفته شده و ارزش آن نیز بر شما دوستداران و محققان، با مطالعه آن آشکار خواهد شد. در اینجا باید پرسید، آیا امروزه هم کسانی هستند که به تألیف این قبیل متون بپردازند و یادگاری از شاعران و فرهیختگان ناشناخته برای آیندگان بگذارند؟ ای کاش باشند. از مصحح ارجمند و همکاران مرکز پژوهش کتابخانه مجلس برای آماده سازی این کتاب سپاسگزارم.

رسول جعفریان

ریاست کتابخانه، موزه و مرکز اسناد مجلس

شورای اسلامی

فهرست مطالب

۱۳.....	مقدمه مصحح
۲۵.....	نسخه‌های خطی و چاپی مورد استفاده
۲۶.....	شیوه تصحیح
۴۳.....	بهای تخلص
۴۳.....	باقر داماد
۴۳.....	بینش کشمیری
۴۴.....	باقر تبریزی
۴۴.....	ابوالحسن بیگانه تخلص
۴۴.....	رفیع خان باذل
۴۵.....	ملا بیخود نامدارخانی جامی نام
۴۸.....	میرزا عبدالقادر بیدل
۵۳.....	چندریهان برهمن
۵۴.....	بیغم بیراگی
۳۳.....	میر الهی
۳۳.....	میرزا جلال اسیر
۳۴.....	میرزا ابراهیم ادهم
۳۵.....	امانی
۳۶.....	ظفرخان احسن تخلص
۳۶.....	عنایت خان آشنا
۳۷.....	آصف قمی
۳۹.....	ملا محمدسعید اشرف
۴۰.....	محمد ابراهیم انصاف
۴۱.....	محمدصادق القا
۴۱.....	میر محمد احسن ایجاد
۴۲.....	ملا اعلی تورانی
۴۲.....	میرزا عبدالرسول استغنا
۵۵.....	ملا علی رضا تجلی
۵۶.....	محمد تقی
۵۶.....	عبداللطیف خان تنها
۵۶.....	میر تشبیهی
۵۷.....	حافظ محمد جمال تلاش تخلص

◀ ث = ث	◀ ر = ر
میرمفاخر حسین ثاقب..... ۵۹	عاقل خان رازی..... ۸۹
جهانگیر بادشاه..... ۶۰	مرزا حسن بیگ رفیع..... ۸۹
آصف خان جعفر..... ۶۹	میرزا محمد علی رایج..... ۹۱
آقا نجف قلی جرأت..... ۶۹	میرمحمد زمان راسخ..... ۹۱
میرزا عبدالرحیم جیشی..... ۶۹	میر روحی..... ۹۲
میرزا محمد ایوب جودت..... ۷۰	آقا رضی..... ۹۳
	محمد رضا کشمیری..... ۹۳
	ملا رضوان..... ۹۳
	زکی همدانی..... ۹۴
	زمانا..... ۹۴
	◀ ن = ن
حکیم حاذق..... ۷۳	محمد قلی سلیم..... ۹۵
حسین مشهدی..... ۷۳	سالک یزدی و سالک قزوینی..... ۹۶
میرحشمتی..... ۷۴	سایرای مشهدی..... ۹۶
محمد بیگ حقیقی..... ۷۴	قافلان بیگ سپاهی..... ۹۷
شیخ محمود حیران..... ۷۵	حاجی محمد اسلم سالم تخلص..... ۹۷
	حکیم سعیدا..... ۹۸
	محمد صالح ستار..... ۹۸
	مرزا سنجر..... ۹۸
	سیاح..... ۹۸
	میر سید علی سید تخلص..... ۹۹
	سید علی خان..... ۱۰۰
	میر جلال الدین سیادت..... ۱۰۰
	ملا سربابی..... ۱۰۱
	حکیم سرمه..... ۱۰۱
	محمد افضل سرخوش..... ۱۰۲
	◀ ه = ه
قاسم خان دیوانه..... ۸۵	
میرزا رضی دانش..... ۸۵	
میرزا رفیع دستور..... ۸۶	
ملا دانا..... ۸۷	
محمد امین ذوقی..... ۸۷	

عظیمای نیشاپوری.....	۱۳۶
حکیم میرزا محمد عالی تخلص.....	۱۳۷
شیخ عبدالعزیز عزت.....	۱۳۹
باقر سوداگر.....	۱۴۰
میرکرم الله عاقل خان.....	۱۴۰
شیخ عطاءالله عطا.....	۱۴۰
ملاعلی قمی.....	۱۴۱
خواجه عبدالله عرفان.....	۱۴۱
ملک عارف لاهوری.....	۱۴۱
عامل.....	۱۴۱
خواجه عبدالرحیم عابد تخلص.....	۱۴۲

غ

میرزا برهان غروری.....	۱۴۳
غنیمت.....	۱۴۳
حاجی محمد اسماعیل غافل مازندرانی.....	۱۴۴
میرمحمد طاهر غنی.....	۱۴۵

ق = قی

شیخ محمد محسن فانی.....	۱۴۷
میرزا فصیحی.....	۱۴۷
آقا محمد ابراهیم فیضان.....	۱۴۸
میرزا غیاث الدین منصور فکرت تخلص.....	۱۴۹
عبدالرزاق فیاض.....	۱۴۹
فغفور.....	۱۵۰
فرقی.....	۱۵۰
میر سید احمد فایق.....	۱۵۰
فارس.....	۱۵۱
فوجی.....	۱۵۲
محمد داراشکوه.....	۱۵۲
عبدالقادر خان.....	۱۵۳

ش

شانی تکلو.....	۱۰۹
ملک شیدا.....	۱۰۹
شادمان.....	۱۱۳
شوقی.....	۱۱۳
میر محمد هادی شرر تخلص.....	۱۱۳
شرف الدین حسین.....	۱۱۴
شریف ترشیزی.....	۱۱۴
شعیب.....	۱۱۴

ص = صبی

میرزا محمد علی صائب تبریزی.....	۱۱۷
میرصدی.....	۱۲۰
حکیم محمد کاظم صاحب.....	۱۲۲
آقا صادق.....	۱۲۳
صبحی.....	۱۲۴
صامت.....	۱۲۴
میرضیای دهلوی.....	۱۲۴

ط = ظ

طالب آملی.....	۱۲۵
حاجی طیبی.....	۱۲۶
میرمحمد طاهر حسینی.....	۱۲۶
ملک طغرا.....	۱۲۷
میر نظام الدین احمد طالع تخلص.....	۱۲۷
محمد طاهر.....	۱۲۹
ملک ظهوری ترشیزی.....	۱۲۹

ع

عرفی شیرازی.....	۱۳۱
میان ناصر علی.....	۱۳۲

۱۸۲.....	ملا ملک قمی	۱۵۳.....	حاجی محمدجان قدسی
۱۸۲.....	ملا مشرقی	۱۵۶.....	قاسم دیوانه مشهدی
	◀ = گ	۱۵۶.....	قاسم خان
		۱۵۷.....	قانع
۱۸۳.....	نظیری نیشابوری	۱۵۷.....	محمد یوسف قدیم
۱۸۴.....	نادم گیلانی		◀ = گ = گ
۱۸۵.....	ناظم هروی	۱۵۹.....	ابوطالب کلیم
۱۸۶.....	محمدتقی نشئه	۱۶۱.....	میرکلان
۱۸۶.....	ملا نوعی	۱۶۱.....	شیخ سعدالله گلشن
۱۸۶.....	ملا نازکی	۱۶۲.....	عبدالرحیم کم گو کشمیری
۱۸۷.....	طالب نصیب		◀ = ل = م
۱۸۷.....	میر نجابت	۱۶۳.....	لامع
۱۸۷.....	آقا محمدحسین ناجی	۱۶۳.....	میرزا معزالدین محمد موسوی
۱۹۰.....	میرنجات	۱۶۹.....	میرزا محمدعلی ماهر
۱۹۰.....	ناطق	۱۷۵.....	حکیم رکنا مسیح تخلص
۱۹۱.....	ملا نسبتی تھانگیری	۱۷۵.....	شیخ سعدالله مسیحای پانی پتی
۱۹۱.....	قاضی نوری	۱۷۷.....	ملا مفید بلخی
	◀ = گ	۱۷۸.....	ملا معنی کشمیری
۱۹۳.....	میرزا طاهر وحید	۱۷۸.....	صالح بیگ ملهم
۱۹۵.....	محمد رفیع واعظ	۱۷۸.....	منی کلال
۱۹۷.....	حسن بیگ واثق	۱۷۹.....	منعم حکاک شیرازی
۱۹۸.....	شیخ عبدالواحد	۱۸۰.....	مشهور
۱۹۸.....	میان محمداخلاص وامق تخلص	۱۸۰.....	میرمعصوم کاشی
۱۹۹.....	درویش واله	۱۸۰.....	میرزا مقیم
۱۹۹.....	ملا ولی	۱۸۰.....	میرزا قطب الدین مایل
۱۹۹.....	عبدالواحد وحشت	۱۸۱.....	مجدایی مُنصف
	◀ = ه = گ	۱۸۱.....	آخوند محمدباقر
۲۰۱.....	محمد عاشق همت		

همّت خان..... ۲۰۱

محمد هاشم..... ۲۰۲

میریحی کاشی..... ۲۰۲

[خاتمه]..... ۲۰۳

تصاویر نسخه‌های خطّی..... ۲۱۳

نمایه‌ها..... ۲۲۱

نامها، القاب، خاندانها و خاندان‌ها..... ۲۲۳

جایها..... ۲۳۵

کتابها..... ۲۳۷

ماده تاریخها..... ۲۳۹

اصطلاحات نقد ادبی و سبک‌شناسی..... ۲۴۳

کشف‌الایات..... ۲۴۷

کتابنامه..... ۳۰۷

مقدمه مصحح

یکی از ارزشمندترین تذکرة‌های شعری در پایان سده ۱۱ و اوایل سده ۱۲ ق تذکرة کلمات/الشعراء نوشته افضل الشعراء محمد افضل سرخوش است. سرخوش، معاصر شاعر بزرگ سبک هندی، عبدالقادر بیدل دهلوی است. کلمات/الشعراء تذکرة‌ای است به زبان فارسی و شرح حال شاعران عهد جهانگیر تا عهد عالمگیر (اورنگ زیب) را شامل می‌شود. عهد عالمگیر اگرچه در هند، دوره کساد و قدرندادن به شعر و سخن بوده است، اما دوره ظهور شاعران بزرگ نیز هست و با فاصله تنها چهار سال بعد از ولادت سرخوش، شاعر بزرگ سرزمین هند، بیدل دهلوی، پا به عرصه وجود می‌گذارد.^۱ در این دوران اگرچه بازار شعر و شاعری و قدرشناسی از شاعران کساد یافته بود، اما بازار تذکرة نویسی شعر فارسی، بیشترین رواج را داشت. بیشتر شاعران این تذکرة در هند تولد یافته، یا در آن سکنی داشتند، اگر چه برخی شعرا نیز بودند که در ایران زندگی می‌کردند و هرگز به هند نیامده بودند، ولی به سبب شهرت و تأثیرشان در شعر آن روزگار، یا ارتباط دوستانه بین مصنف و آنان، نامشان در این دفتر نیز به ثبت رسیده است. این تذکرة، بیشتر، محصول دیدارهای شخصی مصنف است، اگرچه در تهیه این

۱. بیدل، متولد ۱۰۵۴ ق است و سرخوش متولد ۱۰۵۰ ق و این را از ماده تاریخ تولد هر دو شاعر، که اولی «فیض قدس» و دومی «افضل اهل زمانه» است، می‌توان دریافت.

دفتر، سرخوش، نگاهی هم به بیاض میرمعز موسوی خان موسوم به گلشن فطرت، بیاض محمدعلی ماهر، و بیاض محمدزمان راسخ داشته است.

مطابق اظهار نظر بسیاری از تذکره‌نویسان روزگار سرخوش، وی در زمان خود از شاعران معروف و مورد اعتماد بوده و با بیشتر شاعران روزگار خود مراوده دوستانه داشته و در حلقه‌های ادبی آن روزگار، که به فراوانی در شاهجهان آباد (دهلی) تشکیل می‌شده، حضور داشته و جزو گردانندگان و منتقدان آن حلقه‌ها نیز بوده است. مطابق معلومات این تذکره و تذکره‌های دیگر، سرخوش، شاعری حاضر جواب و نکته‌یاب نیز بوده و از حافظه‌ای قوی برخوردار بوده و توان نقد هر شاعر و شعری را داشته و با شاعران بسیاری نیز دیدار کرده و خاطرات تلخ و شیرین این دیدارها را در تذکره خود آورده است. برخی از این دیدارها و گزارش‌ها جنبه تاریخی دارد. مثلاً در جایی، اشارتی دارد به شاه عالمگیر که شاعری در حضورش شعر خوانده و سرخوش می‌گوید: «بادشاه عالمگیر شعر فهم نیست. به طالع شما جهانگیر شاه نبود والا می‌دید که کار به کجا می‌کشید...»^۱.

این عالمگیر، همان کسی است که برای به دست گرفتن قدرت، تمام برادرانش را از سر راه برداشت و داراشکوه (برادر بزرگ و ولیعهد پدر) را در اوج نامردی و سلطان مراد (دیگر برادر بزرگ خود) را که با وی سوگند قرآن خورده بود، به دسیسه تا دهلی کشاند و در خیمه‌ای دستگیرش کرد و با پدر (شاهجهان) نیز جفاها کرد. شاعری چون سرخوش باید یا پشتش به جایی گرم باشد، یا سری بسیار بی‌پروا داشته باشد که درباره پادشاهی چون اورنگ‌زیب، این گونه بی‌پروا دم می‌زند. و از این بی‌پروایی‌ها در کلمات/الشعراء کم نیست و همین‌ها خود بخشی از ویژگی سبکی این تذکره است.

کلمات/الشعراء به شیوه مرسوم روزگار خویش، با حمد خداوند آغاز و با نعت نبی معطر می‌شود. در ادامه، شاعر از تکرار مکرراتی که پیشتر در تذکره‌های مرسوم زمان وی معمول بوده است، شکایت می‌کند و آن را ملال‌انگیز می‌شمرد و کار خود را کاری نو و بدیع می‌داند و با این الفاظ به شرح نیت خود از نوشتن کلمات/الشعراء می‌پردازد:

... پوشیده نماند عزیزانی که پیشتر به تألیف و ترکیب تذکرة الشعراء پرداخته‌اند، ابتدا از احوال و اشعار حکیم رودکی کرده تا به سخنوران عهد خویش رسانده‌اند. اکثر تواریخ و تذکره تا زمان عرش‌آشیانی اکبر بادشاه^۱ غازی رقمی گشته. در هر تاریخی، احوال ایشان مسطور است و در هر تذکره ذکر اینها مرقوم. به‌خاطر فاطر گذشت که از روی یکدیگر، سواد برداشتن و نقل‌نویسی کردن لطفی ندارند... لهذا شمه‌ای از احوال و اقوال سخن‌سنان عصر نورالدین جهانگیر بادشاه تا نازک‌خیالان عهد عالمگیرشاه، که پایه معنی‌یابی را به معراج کمال رسانده‌اند، و فقیر سرخوش، فیض صحبت بعضی دریافته و با بعضی نسبت هم‌عصری داشته، و آنچه به گوش خورده، کم و بیش به موافق حروف تهجی به قید قلم و ضبط رقم درآورده، به کلمات الشعراء [۱۰۹۳ق] موسوم گردانید و تاریخش نیز از همین نام برآورده. هرکه از نعمت الوان این خوان احسان، فایده بردارد، امید که این ریزه‌چین زلف کرم را به فاتحه خیر، یاد آرد:

داخل اهل سخن نیست به پیش دانا آن که نامش نبود در کلمات الشعراء^۲

البته واضح است که در این بیت آخر، چه اندازه اغراق گنجانده شده است و این از خصوصیات سبکی مصنف است که در مراودات و شعری‌اش نیز همه‌جا خود را و جنس سخن خود را بالا می‌برد و گاه خود را با بیدل مقایسه می‌کند و حتی در جاهایی، خود را در منزلتی بالاتر از وی می‌بیند که البته جامعه ادبی و حافظه تاریخی مردم، کمتر دچار چنین اغراق‌هایی می‌شود و از کنار آن با تبسمی می‌گذرد. مقام و مرتبه ادبی بیدل چنان است که او را شاعر و اندیشمند قرن لقب می‌دهند و اندازه مصنف این تذکره نیز معلوم است و همین که ما مجبوریم درباره شاعری‌اش توضیح بنویسیم، خود دلیل آن است که مقام و مرتبه‌ای به مراتب پایین‌تر از بیدل داشته است. اگر چه از انصاف نیز نباید دور شد و شاعرانگی و ذوق ادبی و بخصوص هجوها و گاه طنزها و ماده تاریخ‌هایش را نباید نادیده گرفت.

۱. اکبر، سومین پادشاه بابری هند بعد از بابر و همایون است و بعد از وی نیز پادشاهی به جهانگیر و شاه‌جهان می‌رسد و آن‌گاه در جنگ فرزندان شاه‌جهان، اورنگ زیب به قدرت می‌رسد و روزگار شاعری و پختگی مصنف بیشتر با دوران شاه‌جهان و اورنگ زیب و فرزندش همزمان بوده است.

۲. ر. ک: صص ۳۰-۳۱.

سبک نگارش این تذکره، ساده و عوام‌فهم و البته همراه با فصاحت و روانی است. گاه صراحت لهجه نیز متن را خواندنی‌تر و خاص‌تر می‌کند. لفاظی و آرایه‌های زبانی و بلاغی و به رخ کشیدن صنایع ادبی در نثر، که روزگاری جزو افتخارات سبکی به حساب می‌آمد، در *کلمات الشعراء* چندان راه ندارد و این خود از نکات قابل اعتنا در جذب مخاطب است که نویسنده به خوبی از عهده آن برآمده است.

کلمات الشعراء بعد از بیان سبب تألیف، با نام میرالهی همدانی آغاز می‌شود، و در سبب الویت نام این شاعر، سرخوش چنین می‌گوید: «چون به نام الهی تخلص کرده، تعظیماً ابتدا از وی نموده شد»^۱

در *کلمات الشعراء* احوال شخصی مصنف فراوان آمده است، مگر احوال زمانه کودکی و دوران تحصیل وی که از آن سخنی به میان نیامده است، اگرچه به سرودن نخستین شعرش در نوجوانی اشاره دارد و این که در مکتبخانه تحصیل می‌کرده است. سرخوش، احوال شاعران *کلمات الشعراء* را به حروف الفبا به رشته نگارش درآورده و درباره خود نیز در ردیف «س» به اختصار نوشته است، اما این اندک توضیحات درباره خود را در جای جای دفتر *کلمات الشعراء* جبران کرده و در ذکر بسیاری از معاصران و دوستانش نیز خود را شریک و سهیم کرده و جابه‌جا کلام خود و افتخارات خود را به رخ کشیده است.

علاوه بر شاعران، در این تذکره، قصه‌های امرا و عرفا نیز با روایتی دلنشین وجود دارد، حکایاتی که برخی از آنها در کمتر کتاب تاریخی و تذکره‌ای دیگر به چشم می‌خورد.

سرخوش، راجع به خود در تذکره‌اش چنین آورده است:

خادم درویشان، بل خاک پای ایشان، محمد افضل سرخوش، از خانه‌زادان شاه عالمگیر است. یک چند در عالم جوانی در پی دولت دنیا و تلاش منصب و جاه و جاگیر،

۱. ر. ک: ص ۳۳.

۲. درباره سرخوش، ر. ک: تذکره‌نویسی فارسی در هند و پاکستان، صص ۲۱۰-۲۲. تاریخ تذکره‌های فارسی، ج ۲، صص ۳۶-۴۱. *دانشنامه ادب فارسی*، ج ۴، ص ۱۳۷۱. مقدمه نسخه‌های چاپی *کلمات الشعراء* (چاپ لاهور و مدراس) و منابعی که در آثار *الشعراء*، ص ۲۰۳ معرفی شده است.

سرگردانی بسیار کشید. آخر به توفیق‌الله در شاهجهان‌آباد، گوشه عزلت اختیار نموده، خدمت درویشان را سرمایه سعادت دانست.

من کلام مصنفه

نیست در عالم بهشتی خوشتر از خلوت مرا دوزخی نبود بتر از گرمی صحبت مرا
دولت بیدار عرفان داد حق، نعم‌البدل کرد گر گردون دون، محروم از دولت مرا

بعداً می‌نویسد:

به کرم الهی، اکثر عزیزان کامل را که در این عصر بودند دریافت، و با جمیع خوش‌خیالان، که درین زمان، کوس سخنوری می‌نواختند، صحبت‌ها داشت و استفاده‌ها نمود، اما اعتماد هیچ کمالی بر خود ندارد. مگر گاهی به‌خاطر فاتر می‌گذرد که با صاحب کمالان آمیزش داشته‌ام، هرآینه بی‌نصیب نخواهم بود و جمال هم‌نشینان اثری کرده باشد. چنانچه میرزا صائب فرماید:

اگرچه نیک نی‌ام، خاک پای نیکانم عجب که تشنه بمانم، سفال ریحانم^۱

تاریخ ولادت سرخوش نیز در ضمن حکایتی که خود در کلمات/الشعراء آورده، معلوم می‌شود. سرخوش که خود از دوستان نزدیک میرمعزموسوی، متخلص به «فطرت» و «موسوی» - در گذشته ۱۱۰۱ق- بود، در باره وی چنین نقل کرده است:

روزی، گفت که: «افضل اهل زمانه» تاریخ تولد من یافته‌اند، موافق سنه هزار و پنجاه. فقیر گفت: تولد من هم در این سال است و نام من افضل. این به من عنایت فرمایند و برای خود، فکر دیگر کنند. خنده کرد و گفت: مبارک است، از شما باشد.^۲

سرخوش در تذکره خود درباره والدینش سخنی به میان نیاورده است، اما راجع به پدر زنش «محمد هاشم»^۳ مطلبی آورده، از این رو که وی نیز شاعر و خوش‌نویس بوده است.

سرخوش در کلمات/الشعراء تنها از یک پسر خود آگاهی می‌دهد که تاریخ تولدش

۳. ر. ک: ص ۲۰۲.

۲. ر. ک: ص ۱۶۶.

۱. ر. ک: صص ۱۰۲-۱۰۳.

را «کمال محمد افضل» بیان کرده است که به حروف ابجد، سال ولادتش برابر با ۱۰۹۴ق است. و اسم او شاید محمد کمال باشد. خان آرزو هم از سرخوش، پسری را نام می‌برد که اسم او «فضل الله» است و می‌نویسد:

بعد از او شعر می‌گفت و «هنر» تخلص می‌نمود و در عین شباب، جهان‌گذران را وداع نمود.^۱

مصنف گل رعنا تخلص «فضل الله» را «خوشر» برمی‌گزیند و او را پسر میانه سرخوش می‌داند.^۲

برخی از حکایت‌های کلمات الشعراء ذکر خیر و بزرگی‌های خود مصنف است که گاه با شکسته نفسی‌هایی توأم می‌شود، اما این شکسته نفسی‌ها در برابر آن بزرگی‌ها و خود بزرگ‌بینی‌ها چندان نمودی ندارد. و این از ضعف‌های کلمات الشعراء است. به روایت سرخوش در کلمات الشعراء می‌توان وی را شاگرد میرزا محمدعلی ماهر دانست. در ذکر ماهر چنین آورده است: «همیشه شعر به خدمتش گذرانیده و اصلاح می‌گرفتم».^۳

وفات سرخوش بعد از عمری ۷۷ ساله در سال ۱۱۲۷ق اتفاق افتاد. اگرچه برخی تذکره‌نویسان، از جمله سرخوش، سن مرگ او را یک سال کمتر می‌نویسد و معتقد است که سرخوش در هفتاد و شش سالگی و در عهد پادشاه محمدفرخ سیر در سال ۱۱۲۶ق در دهلی درگذشت و متصل قدم رسول مدفون شده.^۴ لاله سکهرج «سبقت»، تخلص «آه افضل دهر» یا «افضل دهور» و حکیم چندندرت از شاگردان وی، قطعه تاریخ فوتش را «از جهان رفت آه عارف پاک» گفته است.^۵ در آخر عمر، به سبب کم‌بینایی، خواندن و نوشتن را کنار گذاشته و خانه‌نشین شده بود. خان آرزو، در عهد آغاز سلطنت فرخ‌سیر، یعنی دو سه سال قبل از درگذشت سرخوش، او را ملاقات کرده بود و از این ملاقات، چنین یاد می‌کند:

سرخوش از شعرای قرارداده هندوستان است. نسخه کلمات الشعراء ... تصنیف نمود. خیلی

۱. مجمع النفايس، ج ۲، ص ۶۷۶. ۲. گل رعنا ← تذکره‌نویسی فارسی در هند و پاکستان، ص ۲۱۳.

۳. رک: ص ۱۷۲. ۴. سفینه خوشگو، دفتر ثالث، ص ۷۵. ۵. همان، دفتر ثالث، ص ۷۶.

معنی یاب و انصاف‌گزین بود. فقیر آرزو اوائل سلطنت محمد فرخ‌سیر بادشاه شهید در خدمت او رسید و چون از حلیه بصارت در آن وقت، مردم چشمش عاری شده بود، دیوان خود را به فضل‌الله نام پسر خود، که بعد از او شعر می‌گفت و «هنر» تخلص می‌نمود و در عین شباب، جهان‌گذران را وداع نمود، داد که پیش فقیر بخواند. فقیر گفتم: میرزا صاحب، نورچشم این معنی دارد. باری بعد از فراغ خواندن، به‌این عاجز، تکلیف شعر فرمود. من چون نوجوان بودم، از راه ادب، عذر همراه نداشتن سفینه آوردم. آن مرد بزرگ بجد شد، ناچار این بیت خواندم:

افتادگی ست مایه نشو و نمای من نخلم چو گردباد ز خاک آب می‌خورد
و این رباعی در نعت:

امی لقبی که هست دارای سخن از عجز، کلیم شد به‌وصفش الکن
از بس که جهان کرد ازو کسب علوم گردید سواد سایه‌اش هم روشن

به مجرد شنیدن، سر مرا در کنار گرفت و بر پیشانی بوسه داد و فرمود که: تا حال، فکر هیچ نوجوانی به این پایه ندیده‌ام. به هر حال، خدایش بیامرزد. انصافی که در مزاج آن عزیز بزرگ دیده شد، کم به‌نظر آمده. در طبع میرزا بیدل، خود عشر عشر آن نبود. شعرش به ایران رسیده و نصرآبادی داخل تذکره نموده.^۱ هرچند شاگرد محمدعلی ماهر است، اما استفاده تمام در خدمت میرمعز فطرت المخاطب بموسوی خان نموده و کفی به شرفاً با میرزا عبدالقادر بیدل، معاصر و هم‌طرح بود. رباعیات او خیلی معانی تازه دارد و بسیار عارفانه گفته. سال سیوم یا چهارم محمد فرخ سیر بادشاه از جهان رفته...^۲

معروف‌ترین اثر سرخوش همین تذکره کلمات/الشعراء اوست که در سال ۱۰۹۳ق نوشته شده بود، ولی بعد از این تاریخ نیز مصنف بارها و بارها آن را از نظر گذرانده و تا سال‌های پایان عمر، حتی در آن دخل و تصرف‌هایی داشته است. به عنوان مثال در برخی نسخه‌ها نیز ذکر درگذشت ناصرعلی سرهندی که در سال ۱۱۰۸ق واقع شده و نیز تاریخ تولد برادرزاده مصنف که اسم او اسدالله بوده است و تاریخ تولد او به حساب ابجد «شیر خدا» بوده که با ۱۱۱۵ق برابر است. از این رو می‌توان دریافت که این تذکره تا ۱۱۱۵ق یا حتی بعد از آن نیز مرتباً مورد بازنگری مؤلف قرار می‌گرفته است.

۱. تذکره نصرآبادی، ج ۱، ص ۶۵۴.

۲. مجمع‌النفایس، ج ۲، صص ۶۷۶-۶۷۷.

از دیگر تألیفات وی می‌توان به دیوان فارسی او اشاره کرد که طبق سنت رایج به حروف الفبا و بر اساس ردیف مرتب شده بود، که بهترین نسخه خطی آن در کتابخانه دولتی نسخ خطی شرقی حکومت مدراس موجود است.

خود سرخوش درباره دیگر آثارش چنین آورده است:

فقیر، خلاصه مطلب کتاب منطق الطیر عطار را در رباعیها بسته و سوای آن چندین مطالب صوفیه عالی و حکایات غریبه در رباعیها بسته، و در رساله روائح که در تتبع لوائح مولوی جامی نوشته، بتفصیل مرقوم است...^۱

علاوه بر این، تدوین دیوان میرناصرعلی سرهندی و فطرت مشهدی هم به سعی و کوشش سرخوش انجام گرفته است.^۲

بندرا بن داس خوشگو در تذکره خود آورده است که کلیات سرخوش تقریباً مشتمل بر چهل و پنج هزار بیت است و تصنیفات دیگری به شرح زیر را نام می‌برد:

مثنوی نور علی نور در پیروی مثنوی مولانا روم نوشته، که مطلع آن این است:

شیشه از قلقل حکایت می‌کند غمزه ساقی روایت می‌کند

مثنوی حسن و عشق مشتمل بر قصه سسی پنون. ساقی نامه. مثنوی قضا و قدر. مثنوی در بعضی خصوصیات هندوستان. جنگ نامه محمد اعظم شاه از آثار منظوم اوست. و در نثر هم کتابهای جوش و خروش و کلمات الشعراء، را می‌توان نام برد.^۳

علاوه بر اینها در کتاب کلمات الشعراء از دو تصنیف دیگر هم ذکر به میان آمده است: یکی مثنوی در تعریف خسخانه و دیگری رساله روائح که در تتبع لوائح جامی نوشته است.^۴

مصنف گل رعنا می‌نویسد که سرخوش دو دیوان نوشته: یکی از شعر قدیم و یکی شعر جدید که در آن قصاید و غزلیات و رباعیات و نظمهای متفرق نوشته بود، ولی تصنیفات این به سبب بی احتیاطی پسران سرخوش، تلف شده‌اند.^۵

۱. ر. ک: ص ۵۲.

۲. ر. ک: ص ۱۴۵.

۳. سفینه خوشگو، دفتر ثالث، ص ۷۶.

۴. ر. ک: ص ۵۲.

۵. ر. ک: تذکره نویسی فارسی در هند و پاکستان، ص ۲۱۲.

جای شگفتی است که از همه کتاب‌های مذکور تنها تذکره کلمات الشعراء باقی مانده که نام سرخوش را زنده نگه داشته است و از دیگر کتاب‌ها اطلاع چندانی در دست نیست.

سرخوش، شاگردانی نیز تربیت کرده است که به روایت تذکره‌اش این شاگردان کسانی هستند که از وی اصلاح می‌گرفتند. از شاگردان وی می‌توان به حافظ محمد جمال تلاش^۱، شیخ سعدالله گلشن^۲، عبدالرحیم کمگوی کشمیری^۳ و محمدیوسف قدیم^۴ اشاره کرد که در این میان، شهرت سعدالله گلشن آن هم به دلیل نوشتن تذکره گلشن از دیگران بیشتر است.

سرخوش، شاگردانی نیز پرورده است که هندو مذهب بودند و این نشان از وسعت دید و آزادمنشی شاعر دارد. بیغم بیراگی^۵، حکیم چندندرت^۶ و بندرابین داس خوشگو مصنف سفینه خوشگو از آن جمله‌اند. بندرابین داس می‌نویسد که از چهارده سالگی شاگرد او [سرخوش] شدم^۷. تخلص «خوشگو» را هم سرخوش مقرر کرد. البته نقل دیگری هم هست که این تخلص را بیدل به خوشگو داده است.

سرخوش، مسلمانی سنی با مشرب صوفیانه بود. بیدل نیز شاعری سنی با دلی سرشار از محبت اهل بیت بود. اتفاقاً این محبت در شاعران دیگر از جمله در سرخوش نیز بود و آن طور که خود نقل می‌کند بیست و دو رباعی نعت و مناقب در شأن چهاریار و ائمه معصومین گفته، همه صاحب سخنان زبان‌آفرین و تحسین‌گشودند و همچنین در مرثیه امام حسین - علیه السلام - دوازده رباعی گفته^۸.

البته نباید از نظر دور داشت که برخی از این شعرها و رباعی‌ها در پاسخ شعرهای بیدل و طبع‌آزمایی شاعران و به رخ کشیدن قدرت ادبی خود در مجامع و جلسات ادبی حاصل شده است. بخصوص این درباره بیدل و سرخوش صدق می‌کند. اگرچه بیدل، مستغنی از این هم‌اوردی بوده است، اما سرخوش تلاش می‌کرده تا در جواب برخی

۱. ر. ک: ص ۵۷.

۲. ر. ک: ص ۱۶۱.

۳. ر. ک: ص ۱۶۲.

۴. ر. ک: ص ۱۵۷.

۵. ر. ک: ص ۵۴.

۶. سفینه خوشگو، دفتر ثالث، ص ۷۶.

۷. همان، دفتر ثالث، ص ۷۴.

۸. ر. ک: صص ۵۲، ۱۷۷.

رباعی‌های بیدل، قدرت کلام خود را به رخ بکشاند و در جاهایی حتّی اعتراف نیز می‌کند که رباعی او برتر از بیدل است و دلیل نیز می‌آورد که: «انصاف به دست عزیزان است». اما اگر ما شاعران و منتقدان روزگار پس از بیدل نیز در شمار داوران و عزیزان باشیم، هرآینه در این داوری، بیدل را - برخلاف نظرخان آرزو - برتر از سرخوش می‌دانیم.

این شیوهٔ مقابله و داوری‌های یک طرفهٔ توأم با ادعای شاعرانه را سرخوش در برابر بیدل و میرناصر علی سرهندی هم دارد و جالب آن که هم بیدل و هم ناصرعلی، چندان توجّهی به این رجزخوانی‌ها ندارند.

به عنوان مثال، بیدل، حکایتی را در مثنوی محیط اعظم خود می‌آورد و سرخوش آن را در یک رباعی خلاصه می‌کند و در محافل و انجمن و حتّی در تذکره‌اش یادآور می‌شود که من قادر به آن بودم که ابیات فراوان بیدل را در یک رباعی خلاصه کنم.^۲ سرخوش اگرچه در بخشی از روزگار خود، به گوشه‌گیری و عرفان‌گرایی پیدا می‌کند، اما در روزگاری نیز در طلب صله از دربار پادشاهان و صاحب منصبان ریز و درشت، بخت خود را نیز امتحان می‌کند و شعرش اگرچه بی‌تأثیر و قوتی نیست، اما بختش در گرفتن صله چندان بلند نیست.

کلمات الشعراء سرخوش بیش از آن که به بزرگ کردن این و آن و به قول معروف نان قرض دادن دچار شود، از صراحت لهجه و بی‌پروایی بهره برده است و این خود از نکات مثبت این تذکره است که شاعر در بیان حقیقت بی‌پرواست. او از حق‌گویی نمی‌ترسد. عیب‌های شاعران را در تذکرهٔ خود بیان می‌کند.

تصوّر کنید اگر نویسنده‌ای در این روزگار در متنی در وصف شاعری چنین بنویسد: بر طبع استادی خود مغرور بود، از غایت برخورد غلطی، اکثر اشعار پوچ و بی‌معنی می‌گفت و از مردم، چشم تحسین می‌داشت.^۳

آن شاعر تا چه حد با نویسنده دشمنی خواهد کرد و شاید که کار را به محکمه نیز می‌کشاند.

۱. رک: ص ۵۱.

۲. رک: ص ۱۲۲.

این سخنان را سرخوش درباره شاعری به نام «حکیم کاظم» متخلص به «صاحب» نیز نوشته^۱ و این جا این سؤال پیش می‌آید که اگر شاعر مورد نقد تا این حد بی‌بهره از شعر است، چه نیازی به آوردن نام چنین شاعری در تذکره است؟ جز آن که به این نتیجه برسیم که شاعر مورد نظر با سرمایه اندک شاعری، کوس بزرگی می‌زده و یا در جایی مثلاً با نویسنده این تذکره، خرده حسابی شخصی داشته و یا سرخوش با خرج کردن از آبروی دیگران، خواسته برای خود صراحت لهجه و پایگاه نقد دست و پا کند تا دیگر شاعران از او حساب ببرند.

اما شاعران مورد نظر، همیشه نیز شاعران گمنام و نویسندگان کوچک و خرده‌پا نیستند، به عنوان مثال او با شاعران و نویسندگان مطرح روزگار خود، امثال ملاعبدالحمید لاهوری، و عنایت‌خان آشنا، بینش کشمیری و حتی بیدل دهلوی و صائب تبریزی نیز با نگاه منتقدانه برخورد می‌کند. به عنوان مثال درباره عنایت‌خان آشنا می‌نویسد:

احوال سی سالة پادشاهی شاهجهان را از ملّاحمید و غیره فصیح‌تر نوشته. اما به اعتقاد فقیر از «خیر الکلام ما قلّ و دلّ» این هم بهره نداشت.^۲

درباره شاعری به نام «بینش» که از حیث شاعری، شاعری است در حدّ و اندازه‌های خود سرخوش، نیز چنین اظهار عقیده می‌کند: «تمام دیوانش را سیر کردم، غیر ازین دو بیت تلاشی تازه به نظر درنیامده».^۳

اما درباره بیدل چاره‌ای ندارد که جز تعریف و توصیف چیزی بگوید، اما سرخوش، بیدل را هم بی‌نصیب نمی‌گذارد و بعد از چند توصیف و تعریف، زبان به تنقید می‌گشاید و از عدم حُسن خُلق بیدل می‌گوید که چندان نظر صائب و درستی نیست. علاوه بر این، سرخوش، طوری حرف می‌زند و گمان می‌کند که انگار وارد شدن نام شاعران در تذکره‌اش موجب جاودانگی نام آنهاست. وگرنه در مقدمه کتابش چنین با جسارت، این بیت را نمی‌نوشت:

۱. رک: ص ۱۲۲.

۲. رک: ص ۳۶.

۳. رک: ص ۴۳.

داخل اهل سخن نیست به پیش دانا آن که نامش نبود در کلمات/الشعراء^۱

در بیشتر حکایت‌های کلمات/الشعراء شخص سرخوش حضور دارد و تاحدّ زیادی نیز قهرمان داستان‌ها و حکایت‌های او خود اوست.

به عنوان مثال درباره شاعری به نام قاسم خان دیوانه می‌نویسد:

یک دو مرتبه او را در قهوه‌خانه دیدم. بسیار برخود مغرور بود. ابتذال شعر هر کس برمی‌آورد... فقیر، چند شعر خود برخواند. گفتم: ابتذال برآر! درماند و تحسین‌ها کرد...^۲

یکی از مهارت‌های سرخوش، گفتن ماده تاریخ‌هایی است که برخی از آنها را در پایان تذکره‌اش آورده است. در این مورد نیز سرخوش، خود را فراموش نکرده و ماده تاریخ خانه سابق و لاحق خود به همراه ماده تاریخ ساخت مسجدش را به رخ می‌کشد و اینها یعنی که شاعر ما از حیث مکنت و مال دنیا نیز بهره‌هایی داشته و بعد از داشتن دو حویلی (حیاط)، به فکر ساختن مسجدی هم افتاده و امیدوار بوده که خانه آخرتی هم برای خود بنیاد کرده باشد.^۳

و این هم بیتی از سرخوش که انگار در وصف ما و روزگار ما گفته است:

بران گروه بیايد گريست کز پس ما حکايت کرم روزگار ما گویند^۴

اما درباره نسخه اساس باید گفت که آن را به طور اتفاقی در کتابخانه خدابخش پتنا دیدم. راستش بر طبق اطلاعات فهرست نسخه‌های خطی هند، تصوّر می‌کردم که قدیم‌ترین و معتبرترین نسخه کلمات/الشعراء نسخه کتابخانه مدراس باشد، که در سال ۱۱۵۳ق کتابت شده است. در سال ۱۳۸۷ در ضمن سفری دو روزه که برای ایراد یک سخنرانی به کتابخانه خدابخش پتنا رفته بودم، ضمن بازدید از گنجینه نسخ خطی آنجا، بخصوص نسخ خطی آثار بیدل، از کتابدار آنجا خواستم تا اگر نسخه‌ای از کلمات/الشعراء هم موجود باشد، به من نشان دهد. به طور اتفاقی، نسخه بسیار قدیمی و موثق و نایاب را دیدم که به گمانم باید یکی از قدیمی‌ترین و معتبرترین نسخ کلمات/الشعراء در زمان حیات مصنف بوده باشد.

دو نسخه خطی دیگر، یکی متعلق به کتابخانه آصفیه حیدرآباد دکن است که تصویر

۱. ر.ک: ص ۳۱.

۲. ر.ک: ص ۸۵.

۳. ر.ک: ص ۲۱۰.

۴. ر.ک: ص ۶۲.

آن را استاد ارجمند جناب آقای دکتر مهدی خواجه‌پیری در اختیارم گذاشت. و دیگری نسخه خطی متعلق به کتابخانه مرکز تحقیقات فارسی راینی فرهنگی در دهلی‌نو است. البته امروزه نسخ خطی کلمات/الشعراء در هند و شبه قاره کم نیست.^۱ چند نسخه سنگی و سربی نیز توسط برخی محققان به چاپ رسیده که ارزش و اعتبارشان و فضل تقدّم‌شان را در عرصه تحقیق ارج می‌نهم. اما به گمانم در این نسخه‌ها به نکاتی تازه می‌توان رسید. در تصحیح این متن، از راهنمایی‌های دوست ارجمند و محقق فاضل، جناب آقای بهروز ایمانی، نیز بسیار بهره بردم که با حوصله و دقت زایدالوصفی، مرا در رسیدن به یک کار پژوهشی قابل قبول و معتبر، بسیار راهنمایی کردند. اجرشان مأجور و سعی‌شان مشکور باد.

نسخه‌های خطی و چاپی مورد استفاده:

۱. نسخه خطی کتابخانه خدابخش (پتنه - هند) شماره HI-3364: این نسخه به خط نستعلیق دُرشت در ۸۵ برگ کتابت و در سال ۱۱۲۰ق (در زمان حیات خود سرخوش) توسط میرزا فتح‌الله اصفهانی مقابله شده و افزوده‌هایی در حواشی دارد. با توجه به قدمت و دقت ضبط، این دستنویس، اساس تصحیح حاضر قرار گرفته و با نشان اختصاری «س» معرفی شده است.
۲. نسخه خطی کتابخانه مرکز تحقیقات فارسی دهلی‌نو، شماره ۲۳۵: نسخه‌ای است که در سال ۱۲۷۶ق کتابت شده است. نشان اختصاری آن در پانوشتها «د» می‌باشد.
۳. نسخه خطی کتابخانه آصفیه حیدرآباد دکن (هند)، شماره ۹۷: نسخه‌ای است کتابت شده به خط نستعلیق در سده ۱۳ق (با تاریخ کتابت نامفهوم؟) و در پاورقیها با نشان اختصاری «ص» مشخص شده است.
۴. نسخه چاپی لاهور در سال ۱۹۴۲م، به کوشش صادق‌علی دلاوری. در این تصحیح، پنج نسخه خطی محفوظ از کلمات/الشعراء در کتابخانه دانشگاه پنجاب (لاهور) مورد استفاده قرار گرفته، که دستنویس‌های تاریخدار آن مربوط به سالهای ۱۲۵۴ق و ۱۲۶۱ق است. برای این نسخه، نشان اختصاری «ل» را در نظر گرفته‌ایم.

۱. ر.ک: تذکره‌نویسی فارسی در هند و پاکستان، صص ۲۱۹-۲۲۰.

۵. نسخه چاپی مدراس (دانشگاه مدراس) در سال ۱۹۵۱م، به اهتمام محمدحسین محوی لکهنوی. کهن‌ترین نسخه خطی مورد استفاده محوی در تصحیح کلمات الشعراء دستنویس محفوظ در کتابخانه دستنویس‌های شرقی دولتی مدراس (هند) با تاریخ کتابت ۱۱۵۳ق است. این نسخه در پاورقیها با علامت «م» معین شده است.

شیوه تصحیح

چنانکه خود سرخوش در خاتمه کلمات الشعراء نوشته، از این تذکره، چهار - پنج مسوده نگاشته و مرتب کرده بوده و این مسوده‌ها دست‌بدست گشته و در اکثر عباراتش تغییر و تبدیل واقع شده و اشعار بعضی دیگر از شعرا در آن راه یافته بوده، و به همین دلیل است که در دست‌نوشته‌های موجود از کلمات الشعراء کاستی‌ها و افزونی‌هایی گاه در متن نسخه‌ها و گاه در حواشی آنها می‌توان دید. معلوم نیست آیا این افزوده‌ها از خود سرخوش است یا از دیگران؟ به هر حال، باید در تصحیح کلمات الشعراء به این افزوده‌ها توجه نمود و آنها را از قلم نینداخت، و مصحح نیز چنین کرده است.

از میان نسخه‌های مورد استفاده، دستنویس کتابخانه خدابخش را که در زمان حیات خود سرخوش مورد مقابله قرار گرفته، به لحاظ قدمت و صحت ضبط و کمال نسبی‌اش، به عنوان نسخه اساس برگزیده‌ایم و با دو دستنویس محفوظ در کتابخانه آصفیه حیدرآباد دکن و در بسیاری از موارد با دو نسخه چاپی پیشگفته سنجیده‌ایم و با توجه به نسخه‌های موجود، در تکمیل کلمات الشعراء کوشیده‌ایم. گاه در نسخه اساس، به مطالبی برمی‌خوریم که در هیچ یک از نسخه‌های خطی و چاپی مورد استفاده ثبت نشده‌اند، و گاه در نسخه‌ها چاپی و یا نسخه بدل‌های آنها مطالبی افزوده بر نسخه اساس می‌توان یافت و همه اینها ناشی از بازنوشت مکرر کلمات الشعراء توسط خود مؤلف و یا تصرف دیگران در آن است.

در پایان، بر خود فرض می‌دانم تا از دانشمند محترم، جناب آقای دکتر رسول جعفریان که با چاپ و نشر این تذکره توسط کتابخانه مجلس شورای اسلامی موافقت نمودند، از صمیم دل، سپاسگزاری نمایم.

علیرضا قزوه

دهلی - تابستان ۱۳۸۹

كلمات الشعراء

نگاشته

محمد افضل سرخوش

(۱۰۵۰ - ۱۱۲۷ ق)

بسم الله الرحمن الرحيم

سخن جان است و^۱ دیگر گفتگو جاننا!^۲ ز من بشنو
اگر هر لحظه جان تازه‌ای خواهی،^۳ سخن بشنو

بعد حمد سخن‌آفرینی که خلقت انسانی را به شرافت امتیازِ نطقِ اشرفِ مخلوقات ساخته، و نعت نبی امّی که نوک^۴ قلم از عارِ شق^۵ نکرده، به شق‌القمر پرداخته، فقیر سرخوش، واضح می‌گرداند که سخن قدیم است و لایزال، زیرا که کلام از جمله صفات سنّیه^۶ الهی است. چون ذات قدیم و لایزال است، صفاتش نیز می‌باید که قدیم و لایزال باشد.

غرض، تا بهارِ نطق در جوش^۷ است، هر زبان به الفاظ رنگارنگ گل‌فروش. در جمیع افواه و السنه، مرتبه کلام موزون از ناموزون، و نظم از نثر زیاده و افزون است.

آب بُود معنی روشن، غنی! خوب اگر بسته شود، گوهر است

گواه صدق این دعوی،^۸ مصرعه^۹ برجسته «بسم الله الرحمن الرحيم» است که دیباچه طراز و عنوان آرای قرآن است. بیت بلند برجسته ابروان را جای بالای چشم‌های خوبان و خوش‌نگاهان است. حکما گویند، که: در بدن آدمی عجایب بسیار است، اما

۱. ص: - و. ۲. ص: جانان. ۳. ص: جانی تازه خواهی این. د: جان تازه می‌خواهی.
۴. ص: لولاک. ۵. د: عار عشق. ۶. ص: شمع. د: سته. ۷. ص: سرخوش است.
۸. ص: معنی. ۹. ص: مصرع.

دو چیز بغایت غریب و نادر است، که عقل در ادراک آن عاجز و قاصر است: اول: جستن نبض که بی‌نطق، خبر از اعتدال و اختلاف امزجه^۱ می‌دهد و اطبا از آن بر سقم و صحت ابدان مطلع می‌گردند. دوم: شعر، یعنی کلام موزون که گاهی بر باد بیش نیست، چنانچه فصاحت و بلاغت و نزاکت ترکیب می‌یابد که موجب یادگار و باعث زندگی نام در روزگار می‌گردد و سخن‌سنان به سبب^۲ آن از همدیگر ممتازاند و به تلمیذالرحمانی معزز^۳ و سرفراز، چنانچه ملّا ظهوری فرماید:

بیت

ز حیوان به نطق آدمی برتر است پس آدم‌تر آن‌کو سخنورتر است

نسبت شعرای کرام به انبیا - علیهم‌السلام - اقرب واقع^۴ است، زیرا که رجوع این هر دو طایفه عالیّه، همیشه^۵ به مبدأ فیاض و عالم غیب است، چنانچه مولوی نظامی می‌فرماید:

پیش و پسِ قلب صف کبریا پس شعرا آمد و پیش انبیا

به یقین باید دانست که ذکر احوال و استماع^۶ اقوال این عالی‌فطرتان، خالی از فایده کلی و منفعت تام نخواهد بود. پوشیده نماند عزیزانی^۷ که پیشتر به تألیف و ترکیب تذکرةالشعرا پرداخته‌اند، ابتدا از احوال و اشعار حکیم رودکی کرده تا به سخنوران عهد خویش رسانده‌اند. اکثر تواریخ و تذکره تا زمان عرش‌آشیانی اکبر بادشاه غازی،^۸ رقمی گشته. در هر تاریخی،^۹ احوال ایشان مسطور است و در هر تذکره ذکر هم^{۱۰} اینها مرقوم. به‌خاطر فاطر گذشت که از روی نوشته یکدیگر، سواد برداشتن و نقل نویسی کردن لطفی ندارد.

بیت

مکرر گرچه سحرآمیز باشد طبیعت را ملال‌انگیز باشد

مناسب چنان می‌نماید که چون در این ایام، رواج سخنان رنگین‌خیالان و

۱. س، د: او.	۲. ص، ل، م: نسبت.	۳. ص: مغرور.	۴. د: واقعیت.
۵. ص، د: همیشه.	۶. ص: - استماع.	۷. د: عزیزی ... پرداخته... رسانیده.	
۸. ص، د: - غازی.	۹. ص: تاریخ.	۱۰. ص: همه.	

معنی تازه‌یابان بسیار است و اشعار جواهرعیار ایشان بیاضی و بر روی کار^۱، اگر به ترتیب احوال و تدوین اقوال ایشان سعی نموده آید، پُر^۲ بجاست، لهذا شمه‌ای از احوال و اقوال سخن‌سنجان عصر نورالدین جهانگیر بادشاه تا نازک‌خیالان عهد عالمگیر شاه، که پایه معنی‌یابی^۳ را به معراج کمال رسانیده‌اند، و فقیر سرخوش، فیض صحبت بعضی دریافته و با بعضی نسبت هم‌عصری داشته، و آنچه به گوش خورده،^۴ کم و بیش به موافق حروف تهجی، به قید قلم و ضبط^۵ رقم درآورده، به کلمات الشعراء موسوم گردانید^۶ و تاریخش نیز از همین نام^۷ برآورده. هر که از نعمت الوان این خوان احسان، فایده بردارد، امید که این ریزه‌چین زلّه کرم را به فاتحه خیر، یاد آرد:

داخل اهل سخن نیست به پیش دانا هرکه نامش نبود در کلمات الشعراء

۱. ص: + آرد. ۲. د: - پُر. ۳. ص: معنی.
 ۴. ص: - و آنچه... خورده. ۵. د: حیطه. ۶. د: گردانیده.
 ۷. ص: - همین. د: تاریخ ۱۰۹۳ق را ذیل عبارت کلمات الشعراء با حروف قرمز نوشته است.

میرالهی

در عهد جهانگیربادشاه، از ولایت همدان به هندوستان آمد. شاعر نازک مزاج و خوش خیال بوده و دیوانی مشهور دارد. چون نام مبارک الهی تخلص کرده، تعظیماً ابتدا از وی نموده شده. ازوست:

- مطلع خورشید می سازد رُخت کاشانه را	سوده می گردد زبان در وصف زلفت شانه را
- روی در هم می کشد از روی ما آینه هم	چین پیشانی است گویا آیه‌ای ^۱ در شان ما
- دهر انتقام آن کشد اکنون ز من ^۲ که داشت	آسوده چند روز به پشت پدر مرا
- نیم جو کام از فلک حاصل نشد کان تنگ چشم	خوشه سان در کیسه پنهان می کند هردانه را
- ز بس طراوت رویش نمی توان دانست	که شبنم است به گُل یا گره به پیشانی ^۳

میرزا جلال اسیر

از نجای ایران بوده، به هند نیامده. دیوانش مشهور است و اشعارش خالی از دقت آفرینی نه^۴. ازوست^۵:

- کدام روز که سرمشق انتظارم نیست کدام شب که سرگریه در کنارم نیست؟

۳. د: + است.

۵. د: وله.

۲. ص: از من مرا.

۴. ص: دیوانش مشهور و خالی از دقت آفرینی نیست.

۱. س: آینه.

- خاطریم زیر فلک از جوش دلتنگی گرفت
- گشتم غبار و از سر کویش نمی‌روم
- شکستی کز دل افتادگان خیزد، خطر دارد
- دامن این خیمه کوتاه را بالا زنید
- دیگر چه خاک بر سر طاقت کند کسی
- مبادا شیشه‌ای یارب ازین طاق بلند افتد

ناصرعلی، این دو بیتش را اکثر بر زبان داشت و محظوظ بود:

- نکند فیض ادب، رنج خموشی ضایع
 - شش جهت مشت غباری شد و پرواز گرفت
 - هر سؤالی که نکردیم، جوابی دارد
 - برق جولان که در خرمن خاک افتاد است
- فقیر به جای «مشت غبار»، «مشت شرار» مناسب‌تر می‌داند، اگر قبول افتد.^۱

میرزا ابراهیم ادهم

سید عالی‌نسب صفوی‌نژاد است. در زمان شاه‌جهان بادشاه به‌هند آمده. دیوانه‌مشرّب بود. جنون ساخته داشت. با همه بزرگان به‌شوخی پیش می‌آمد. طبعش به طرز ایهام میل تمام داشت و از جمله مثنوی زلالی، سه بیت انتخاب نموده. الحق، این سه بیت، انتخابی است.

یکی در تعریف باغ و بهار گفته:^۲

نزاکت آنچنانش نخل بستی که بار رنگ، شاخ گل شکستی

دوم: در وصف^۳ اسب بادرقتار:^۴

ز جستن جستن او سایه در دشت چو زاغ آشیان گم کرده می‌گشت

سیوم: در تاریکی شب دیجور:^۵

کواکب می‌نمودی در زمانه چو چشم گریه در تاریک‌خانه

گویند: روزی در مجلسی وارد می‌شود، امرد پسری را در پهلوی عزیزی می‌بیند، رفته طرف دوم آن عزیز می‌نشیند و اظهار گرمجوشی می‌کند و آشنایی بهم رسانیده،

۱. ص، د: - اگر قبول افتد. ۲. د: آن هر سه بیت.

۳. ص: تعریف. ۴. ص: + گفته است.

۵. ص: می‌گوید.

۶. ص: + این است.

۷. د: سوم.

آهسته در گوشش می‌گوید: خوب است که این پسر را برای ما تنه^۱ کنی. او گفت: صاحب چه می‌فرمایید، این خود پسر من است. گفت: همچنین! پس غلط کردم، به‌دیگری باید گفت.

یک بیت در تعریف «فقیر» خوب گفته:

ای که آرام دل خود به جهان می‌خواهی بعد درویشی اگر هیچ نباشی، شاهی

من اشعاره:^۲

- جامه گلگونی که از خون‌ریزی‌ام آزرده نیست
- چمن جویای وصل کیست کز جو^۳ در خیابانش
- برای نثارش ز شرمندگی‌ها
- ادهم! صبح است وقت می‌نوشیدن
آن نشئه که در می‌صبوحی بینی
گر منش دامن بگیرم، خون من خود مرده نیست
سراسر می‌رود چاک گریان تا به دامنش
اگر جان نمی‌داشتم، مرده بودم
شوم است به مخمور سحر خوابیدن
برخیز که در خواب نخواستی دیدن

امانی

خان زمان، خلف مهابت‌خان، خان‌خانان. طبع‌رسایی داشته. دیوانی رنگین گذاشته. در علم طبابت نیز وقوف را کار می‌فرمود. از زاده‌های طبع اوست:

- گر نی‌ام مایل رخسار تو، حیرانی چیست؟
در ره عشق، صلاح از من رسوا مطلب
- به یاد کعبه چه سر می‌زنی؟ خدا اینجاست
- بغیر دل، همه نقش و نگار بی‌معنی است
ز پای تا به سرش هر کجا که می‌نگرم
- در باغ، چسان توبه توان کرد «امانی»!
ور ندارم سر زلف تو، پریشانی چیست؟
کافر عشق چه داند که مسلمانی چیست؟
به طوف مروه کجا کجا می‌روی؟ صفا اینجاست
همین ورق که سیه گشت، مدعا^۴ اینجاست
کرشمه دامن دل می‌شد که جا اینجاست
هر شاخ گلی ساقی و پیمانه به چنگ است

۱. از «ل».

۲. از «ل».

۳. د: خود.

۴. س، ل، د، م: - بغیر دل... اینجاست.

ظفرخان احسن تخلّص

خلف رکن السلطنه خواجه ابوالحسن تربتی. صاحب طبع عالی بوده. دیوانی رنگین با مثنوی پرمضامین ترتیب داده. اکثر به صاحب صوبگی کشمیر و کابل، عشرت‌اندوزی^۱ داشت. وقتی که ناظم کابل بود، میرزا محمدعلی صائب تبریزی به شوق دریافت صحبتش از ایران آمده، مدت‌ها گذرانید. خان قدردان در احوال‌پردازیش سعی موفوره بجا می‌آورد و به انواع مراحم و الطاف پیش می‌آمد. تذکره اشعار شعرای کابل،^۲ که با وی ربط آشنایی داشتند، مثل صائب و کلیم و سلیم و قدسی و سالک یزدی و^۳ قزوینی^۴ و میردانش^۵ و میرصیدی و غیرهم، که در آن زمان کوس سخنوری می‌نواختند، انتخاب هر کدام به خط او نویسانیده، بر پشت هر ورق، صورت آن معنی‌سنج نیز^۶. یک ورق که برو تصویر کلیم بود، فقیر دیده‌ام.^۷

من اشعاره:^۸

- به تیغ بی‌نیازی تا توانی قطع هستی کن
- به هرکجا که رسم، وصف دوستان گویم
- از سبزه، تیغ بر کمر گل، بهار بست
- ز بهر مستی‌ام کی کار با جام شراب^۹ افتد
- فلک تا افکند از پا تو را خود پیش‌دستی کن
- برای یارفروشی، دکان نمی‌باید^{۱۰}
- گر توبه خضر وقت شود، جان نمی‌برد
- مرا از گفتگوی باده سرخوش می‌توان کردن

عنایت‌خان آشنا

خلف ظفرخان، که جوان^{۱۱} دلچسپ بوده. دستی در انشاپردازی نیز داشته. احوال سی‌ساله بادشاهی شاهجهان را از ملّاحمید و غیره فصیح‌تر نوشته، اما به اعتقاد فقیر سرخوش، از منظومه^{۱۲} «خَيْرُ الْكَلَامِ مَا قَلَّ وَ دَلَّ» این هم^{۱۳} بهره نداشت. ازوست:^{۱۴}

۱. ص: غیرت‌اندوزی.
۲. ص، د، ل: کامل، م: نامدار.
۳. س: - یزدی و.
۴. ص: سالک مرایی و سالک دونی. م: هر دوسالک.
۵. ص: - و میردانش.
۶. د: سر.
۷. د: + ترتیب نموده.
۸. ص: تصویر کلیم دیده.
۹. ص: احسن راست.
۱۰. د: دوکان نمی‌شاید.
۱۱. ص: + کامل و.
۱۲. ص: منظومه.
۱۳. د: ۱۱. جام و شراب.
۱۴. د: ۱۲. اهم.
۱۵. س: - ازوست، ص: ناقل.

- درد و درمان^۱ را دهد گر عرض عشق او به ما
- ناقصان هم به درش چشم طمع دوخته‌اند
- بنشین به گوشه‌ای، اگر آزاده‌ای ز خلق
زخم برداریم و بگذاریم^۲ مرهم را به جا
کور، پیوسته نظر جانب بالا دارد
پای شکسته تو به جایی نرفته است

فقیر نیز از این قبیل، بیتی دارد:

- به وصل دوست محال است گر رسیدن ما
- در سبکباری است آسایش
نرفته است به جایی ز خویش رفتن ما
سایه، خوابیده قطع راه کند

درویشی موزون طبع برای دیدنش آمد، چون بار نیافت، این بیت نوشته، اندرون^۳
فرستاد:

ناز بیجا چه کنی چون به رخت ریش آمد شرم کن شرم، که روز سیهت پیش آمد

آصف قمی

دیوان مختصر^۴ دارد. در زمان شاه‌جهان بادشاه^۵ به هندوستان آمد، هیچ رشدی نکرد. غیر
از این مطلع ندارد:^۶

شعله‌ایم اما ز دود دل سیه پوشیم ما چون چراغ لاله^۷ می‌سوزیم و خاموشیم ما

این بیت او هم^۸ خالی از مزه نیست:

یک طرف صبح وجود و یک طرف شام عدم در میان نور و ظلمت جوهر آینه‌ام

به کمالات صوری^۹ و معنوی ممتاز، مولوی محمدسعید اعجاز

مجموعه مکارم اخلاق، و گل سرسبد^{۱۰} انفس و آفاق است. عمر شریف او در
تحصیل علوم منقول و معقول و اکتساب فضایل می‌گذرد. اکثر اوقات به شغل درس علم

۱. د: داد درمان. ۲. د: نگذاریم. ۳. ص: - اندرون. ۴. س، د: - مختصر.
۵. ص: - بادشاه. ۶. د: + یاد. ۷. ص: خانه. ۸. س: - هم.
۹. ص: صورت. ۱۰. س، د: نورسیده.

دینی^۱ و افادت و افاضت مصروف است. گاه گاه به حسب^۲ صفای ذهن و جودت طبع، به فکر شعر نیز می پردازد و داد خوش خیالی و نازک بندی می دهد. در این بیت ناصرعلی، تصرف بجایی کرده، که همه اعزه پسندیدند:

خیال بی کسی من وفا به یادش داد به جای شمع، دل آورد و بر مزارم سوخت

«دل آوردن» و «سوختن» اندک تردیدی دارد.^۳ مولوی،

مصرع

به جای شمع، دل یار بر مزارم سوخت

گفته بود.

یک مرتبه و در وقت رفتن لاهور، مطلعی عارفانه بکیفیت گفته بود:

کشیده ام ز جنون ساغری که هوش نماند دگر معامله با پیر می فروش نماند

فقیر در جواب این مطلع نیز طبع آزمایی کرده:

گداخت حیرت حسن توام خروش نماند چو برگ گل ز تنم جز لب خموش نماند

به فقیرخانه آمده، تحسینها کردند و گفتند: من راست براست طرز گفته بودم و شما معنی کرده اید. فقیر در خدمت ایشان، اخلاص قدیم دارد. وجود ایشان در این زمانه از مغتنمات است. خدا سلامت دارد. چند شعر قدیم ایشان قلمی می گردد:

خمارآلوده شوخی از چمن برچیده دامان شد	شکست رنگ گل، مهتاب را چاک گریبان شد
تقاضای ستم گل می کند از انفعال او	نگاهی کز حیا دزدیده ^۴ ، شوخی های مژگان شد
شب که بی روی تو گلشن غنچه ای دل تنگ بود	شعله آواز بلبل، آتشی در سنگ بود
برق جولانی ^۵ که گرم صید ازین وادی گذشت	بر طپیدن های نبض جاده صحرا تنگ بود
دل غم دیده را اسباب راحت ^۶ می شود کلفت	فتد از مرهم کافور، گل در چشم داغ من

۱. س، د: - دینی.

۲. س، د: - به حسب.

۳. ص: اندکی تردد داشت.

۴. د: گر حیا دزدید.

۵. د: جولان.

۶. ص: الفت.

شکستم رنگ دل،^۱ آئینه وار بی نشان جستم^۲ دری بر روی خود وا کردم و محو تماشایم^۳

ملاً محمدسعید اشرف

از خوش خیالان زمان است. در عهد مبارک عالمگیرشاه از ولایت ایران^۴ به هندوستان آمد. نواب زیب النساء بیگم، خلف بزرگ بادشاه دین پناه، از روی قدردانی، دستگیری احوالش نموده، در ملازمت خود نگاه داشت. معنی یاب خوش خیال^۵ است. اکثر، تلاش به طرز ابهام می کند.^۶ عجب صاحب قدرتی است. در خانه میرمعز موسوی خان^۷ دیده ام، که نشسته با هم حرف می زند^۸ و سخنان هم دیگر می شنود و می خواند.^۹ قلم برمی دارد، مثنوی و غزل و رباعی تازه مضمون بر روی کاغذ می نگارد. گاهی سر به گریبان تفکر فرو نهاده،^{۱۰} مثنوی قضا و قدر قریب هفتصد بیت به همین دستور به حضور یاران گفته و نوشته و در وی تلاش ها کرده و معنی ها یافته. در ماتم سوداگرزاده ای که به دریا مرده^{۱۱}، گفته:

نبودی چون در آن دریا میسر کف خاکی که افشانند بر سر
به یاری از سر درد^{۱۲} یتیمی سرفرستادی گهر گرد یتیمی^{۱۳}

با میرزا صائب و میرزا طاهر وحید و غیرهم از سخنوران ثقة ایران صحبتها داشته. درین مصرعه میرزا صائب: «عیبی به عیب خود نرسیدن نمی رسد». روبرویش دخل بجا کرده، گفت: یک «بای» دیگر می خواهد یعنی: عیبی به عیب خود نرسیدن نمی رسد. میرزا صائب و دیگران از حاضران، به غور و فکر بسیار، به کنه دقت این خطا واقف گشتند.^{۱۴}

۱. س، د: گل.

۲. ل: آئینه وار از بی نشان جستم. م: آئینه دار بی نشان گشتم. د: آئینه دار بی نشان جستم.

۳. نسخه م «چاپی مدراس» پس از این بیت، ۳۲ بیت دیگر اضافه دارد.

۴. س، د: - ایران. ۵. س، د: خوشی. ۶. ص: اکثر تلاشش به طرز ابهام است.

۷. منظور، فطرت مشهدی است. ۸. ص: می زدند.

۹. ص: می شنودند و می خواندند. ۱۰. ص: نمی برد، د، م: بُرده.

۱۱. د: + بود. ۱۲. ص: به یاران از سر مردان. ۱۳. دیوان اشعار اشرف مازندرانی، ص ۱۷۸.

۱۴. س، ص، م: - با میرزا صائب ... واقف گشتند.

من اشعاره:^۱

- از تغافل‌های پی در پی مگر یارش کنم
- خاکساری، سرفرازی می‌شود در می‌کشی
- چو آن آبی که شوید طفل، مشق خویش را در وی^۲
- جلوه نازت رسایی داد بیداد مرا
- کی شود آزاد از زلف گره‌گیرش کسی
- گرد خط آخر برای چهره‌ات اکسیر شد
از پریشان‌حالی آخر کار من صورت گرفت
- در نامه زمانه بجز حرف جنگ نیست
- رهروان راست‌رو را رهبری در کار نیست
افتد آسان طره‌اش وقت می‌آشامی به چنگ

پا زخم چندان به بخت خود که بیدارش کنم
شور مستی چتر می‌سازد دُم طاوس را
هزاران حرف در هر قطره اشکی نهان دار
کوه تمکینت دوبالا کرد فریاد مرا
دانه زنجیر در دام است صیاد مرا
این غبار از بهر خُست خاک دامگیر شد
بس که مو آمد به کلکم خامه تصویر شد
گویا که از سیاهی لشکر نوشته‌اند
خامه جدول کشان را مسطری در کار نیست
مار چون آبی شود، افسون‌گری در کار نیست^۳

یک بیت در منقبت حضرت مرتضی - علیه السلام - بسیار برجسته گفته:
همین نه خویشی حیدر به مصطفی تنه‌است هم اهل بیت رسول و هم اهل بیت خداست^۴

محمّد ابراهیم انصاف

جوان طالب علم بود. طبع سخنوری نیز دُرست^۵ داشت.^۶ به خدمت میرمعز موسوی‌خان شعر می‌گذراند و معنی تازه فکر می‌کرد. در عین جوانی، به قضای ربّانی، ودیعت حیات سپرد. از اوست:^۷

- سوی پستی است در هر پایه رفعت نهان راهی
- نسا زد غم به بیتاب محبّت، شادمانی هم
بُود این کوه را هر تخته سنگی^۸ بر سر چاهی
گران باشد برین بیمار مُردن، زندگانی هم

۱. ص، ل، م: - من اشعاره.

۳. س، ص، ل: - رهروان را... در کار نیست.

۵. ص: - دُرست.

۸. د: سنگین.

۲. ص، ل، م: در وی مشقی خود را.

۴. س، ص، ل: - یک بیت... خداست.

۷. س، د: - ازوست. د: وله.

۶. م: تیز داشت.

- حایل خورشید وحدت، رنگ^۱ هستی‌های ماست چون زمین از پیش بردارند، روز و شب یکی است

اگرچه این معنی از مولوی روم است، که فرموده است:
چون زمین برخیزد از جو^۲ فلک نی شب و نی سایه باشد، نی دلک

فقیر، این معنی را شوخ‌تر از این بسته، درست کرده:^۳
حایل خورشید وحدت شد غبار هستی‌ام چون بساط خاک برچینند، روز و شب یکی است

شب را از بیت مولوی او برداشته، و سایه را فقیر چنین بسته، غرض، این معنی مولوی را ما و او برادری بخش کرده گرفتیم:
مظهر ظلمت نباشد جز غبار هستی‌ام می‌کند روی زمین آینه‌دار سایه را^۴

محمدصادق القا^۵

در فنّ تاریخی^۶، که تعداد آن به الوف گشته، وقوف تمام دارد و هوای خیالات بلند به سر^۷. بیتی که قریب فهم فقیر بود، ایراد یافت:^۸
- ز بس که حیرت دل شد نثارکرده چشم نگه چو صورت دیباست^۹ تار پرده چشم
- بعد فکر یازده سال از خط پشت لبش حسن مطلع کرد پیدا مطلع ابرونویس^{۱۰}

میرمحمداحسن ایچاد

از نجبای سادات سامانه^{۱۱} است. در خوش‌خیالی و نازک‌بندی، یگانه زمانه. صاحب فکرهای بلند است و از علوم متداوله نیز بهره‌مند. غزل‌های طرحی را بقدرت و سامان^{۱۲} تمام می‌گوید و نثر به طرز خاص خود می‌نگارد. مردی است به اخلاق حمیده متّصف،

۱. د: زنگ.
۲. س، د: جوی، ص، م: جور.
۳. ص: - فقیر... درست کرده.
۴. س، ص، ل: - شب... سایه را.
۵. د: ایفا.
۶. ص، ل: مورّخی.
۷. د: بلند نیز.
۸. د: یافته.
۹. د: دنیااست.
۱۰. م: - محمدصادق القا... پر ابرونویس.
۱۱. ص: زمانه.
۱۲. د: شایان.

ظاهر و باطن آراسته. صحبت‌های بزرگان دریافته و همه جا مقبول بوده. این چند بیت، آینه‌دار فکر اوست:^۱

بوی گل گر بشنوم دانم نوای عندلیب	- بسکه پر گردید گوشم از صدای عندلیب
در غبار ناله باشد نقش پای عندلیب	گر سراغی گیری از عاشق، فغان آینه است
خاکستر دل، بال و پر افشانده سحر شد	- شب، ناله دوزخ شررم گرم اثر شد
چون کاغذ آتش زده افشان شرر شد	طومار هوا یک قلم از شعله آهم
سبز شد هر جا سخن، آینه‌ای در زنگ ^۲ بود	- جلوه معنی ندیدم در صفای قیل و قال
مشت خاکی از بدن تا ^۳ بر سر ما ریختند	- شد غبارآلود کلفت‌ها زلال زندگی
سطر در صفحه فرورفت چو زنجیر در آب	- حال سنگینی هجران تو انشا کردم

مَلّا اعلیٰ تورانی^۴

فقیر مشرب^۵. صاحب همین مطلع بود و بس:^۶

هر که شد خاک‌نشین، برگ و بری پیدا کرد سبز شد دانه چو با خاک^۷ سری پیدا کرد

از آنجا که مقرر^۸ سخنوران خوش خیال^۹ است،

به یک بیت، دعوی مسلّم بُود اگر مصرعش مصرعی هم بُود

موافق این قول، در این اوراق، نام اکثری مرقوم است.^{۱۰}

میرزا عبدالرّسول استغنا

بخشی سرکار شاهزاده محمد اکبر بود.^{۱۱} شعر به طرز قدیم بسیار گفته، یک دو بیت از

او به خاطر است:

به‌کین چون منی، آن دوستی^{۱۲} دشمن چه می‌آید؟ غریبم، خاکسارم، عاجزم، از من چه می‌آید؟

می‌توان آورد استغنا! سفارش نامه‌ای چرخ کجرو را اگر دانیم از یاران کیست؟

۱. ص، م: - مردی است... اوست. ۲. د: رنگ. ۳. د: از دیدن ما. ۴. د: مُلا علی نورانی.

۵. س: فقیر شارب بود. ۶. ل: یک دو بیت بود. م: همین بیت بود. د: همین بیت و بس. ۷. ص: معتبر.

۸. م: صاحب کمال. ۹. ص: موافق این قول، نام اکثری مرقوم گشت. د: نام اکثر مرقوم است.

۱۰. س: - بخشی ... بود. ۱۱. د: آن دوست را...

بهای تخلص

از فحول علمای مذهب امامیه است. تصانیف عالی دارد. گاهی به فکر شعر نیز می‌پرداخت.^۱ این قطعه ازوست:

مرا ز روی تعصب معاندی پرسید:	پدر ز روی چه معنی نداشت روح‌الله؟
جواب دادم و گفتم که: او مبشر بود	به احمد عربی جمله خلق را ز آله
مبشر از پی آن کو بشارت آرد زود	روا بود که دو منزل یکی کند در راه

باقر داماد^۲

از مستعدان زمانه بود.^۲ در ولایت ایران، عَلمِ العِلْمایی افراخته، جامع علوم غریبه بود. به فکر شعر هم توجه داشت. ازوست:

به بیستون نظری کردم و یقین دیدم که کار تیشه فرهاد نیست، کار دل است^۴

بینش کشمیری

تمام دیوانش را سیر کردم، غیر ازین دو بیت، تلاشی تازه^۵ به نظر درنیامده:

- هر پاره دلم چمنی از نگاه اوست آینه چون شکسته شد، آینه‌خانه است

۱. ص: می‌پردازد. ۲. س: دانا. ل: باسط. ۳. ص: د: است. ۴. م: - باقر داماد... کار دل است. ۵. ص: - تلاشی تازه.

در راه وصال تو ز بس چشم به راهم چون جاده بُود خاک‌نشین مدّ نگاهم

باقر تبریزی

بسیار خوش‌فکر بود. این دو بیت او از میرمعز^۱ شنیده‌ام:

بی‌تو شب ماه تیره روزان چون چشم سفیدگشته تار است
همچو غنچه تا به کی در بند خود باشد کسی خیمه زن چون لاله بیرون از سواد خویشتن

ابوالحسن بیگانه تخلّص^۲

در هند نیامده. دیوانش پیش میرمعز^۳ موسوی‌خان^۴ به نظر افتاده. این چند بیت از زبان میرمعز شنیده^۵ شد:

- احوال شب از شمع سحرگاه چه پرسى؟ از سوختگان، قصه جانکاه چه پرسى؟
مہتاب ز ویرانه من گرد برآورد ای سیل! به سرمزل من راه چه پرسى؟^۵
آینه ز عکس تو در آغوش گداز است آگه نه‌ای از حال دلم آه! چه پرسى؟
بر شیشه دل خورد ز نیرنگ تو سنگی هر پاره این شیشه صدا کرد به رنگی

رفیع‌خان باذل

برادرزاده محمدطاهر^۶ وزیرخان عالم‌گیرشاهی. صاحب طبع رساست و جوان قابل. کتاب معارج‌النبوّه در زمین شاهنامه فردوسی به‌نظم در آورده، در آنجا تلاشها کرده، حمله حیدری نام نهاده، قریب چهل هزار بیت رسانده^۷. از اوست:

- عشق را با هر دلی نسبت به قدر جوهر است قطره بر گل شبنم و در قعر دریا گوهر است
- عارض گل‌رنگش از می شمع ایمن می‌شود از برای آتش گل، آب دامن می‌شود
- بس که شرح غم دل، مضطرب‌احوال دهم به کبوتر چو دهم نامه، پر و بال دهم

۱. ص: معز فطرت.

۲. ص: د، ص: - موسوی‌خان.

۳. ص: - مهتاب... چه پرسى؟

۴. ص: - رسانده.

۵. س: نام. د: بیگانه ابوالحسن نام.

۶. ص: این ابیات از معز شنیده.

۷. ص: - محمد طاهر.

- هرگاه برَد مستی چشم تو ز هوشم
- چه نشاط باده بخشد، به من خراب بی تو
تو چنان رمیدی^۱ از من، که به خواب هم نیایی
دل داشتیم، دادیم، جان بود، عرض کردیم
از فنای خویش، خطّ کاملی برداشتیم
صد جگرخون از کجا هر روز، صرف غم کنم
تخم اشکی ریختم، چیدم گل رسوایی
لبریز شود چون خم میخانه^۲ ز جوشم
به دل گرفته ماند، قدح شراب بی تو
به کدام امیدواری، بروم به خواب بی تو
چیزی که دوست^۳ خواهد، صبر است و ما نداریم
از میان جان و جانان، حایلی برداشتیم
من که از ملک عدم با خود دلی برداشتم
دانه‌ای افشاندن بودم، حاصلی برداشتم^۴

ملّا بیخود نامدارخانی جامی نام

شاعر غرّا. صاحب دیوان فخیم^۵ بود. قصاید و قطعه‌های بسیار دلچسپ و رسا داشت. در تاریخ‌یابی، کارهای دست بسته می‌کرد، چنانچه تاریخ توگلد میرزا اسمعیل خلف ارشد نواب عمدةالملک اسدخان، که الحال، «ذوالفقارخان بهادر نصرت‌جنگ»، خطاب دارد،^۶ مصرع تاریخ: «ز بُرج اسد رو نمود آفتاب» یافته و تاریخ متوگلد شرف‌یار، پسر کامگارخان «شرف یار کامگار» یافته که برای او مسجّع نیز تواند شد. وقتی که در خانه نامدارخان، پسر اوّل به اسم حمزه میرزا متوگلد شد، تا شش روز، جشن ملوکانه کردند. هر روز، قطعه تاریخی تازه^۷ گذرانیده، دادِ تلاش داده. چند مصرع در ماده تاریخ، نگاشته می‌آید:

تاریخ: «نونهال نامدار جعفری آورد گل»

تاریخ: «زر کامل عیار جعفری زیب جهان آمد»

تاریخ: «آمد دُر نامدار و شهوار»^۸

تاریخ: «بگفت آن گوهر والا نجابت از دو سو دارد»

۱. ل: خم می‌سینه.

۲. د: رمیده.

۳. ص: یار.

۴. س: - از فنای... برداشتیم.

۵. د: ضخیم.

۶. ص: که ذوالفقارخان الحال خطاب دارد.

۷. ص: هرروز، تاریخ تازه.

۸. س، م: شاهوار.

قطعه

- شب و روز خورم ماه و سال و مه قدوم مبارکش
 ز نشاط با دل شاد زد چنین بنزد^۱ خردم نفس
 - چنین تاریخ، هرگز کس نگفته
 به من گفتند تاریخی ادا کن
 دم صبحی به فکر این معما
 که این یک چشم طفل توأمان دار
 پی تاریخ هندو و عرب، دل
 ز هجرت^۴ یکهزار و شصت و نه گفت

برای تولد پسر امیری، تاریخ گذرانیده، ترشخی از سحاب کرمش ندیده، برعکس
 گفته، به تقریبی گذرانید که مصرع ماده تاریخ این است:

«بادا سر او بار دوم در... س مادر»^۵

قصه حسن و دل را نظم کرده، در او داد سخنوری داده، این دو بیت در تعریف
 ساقیان از آن مثنوی است:

یکی را ساده رخ آینه آسا یکی را جوهر^۶ از آینه پیدا
 گلستان یکی بی سنبلستان یکی را بوستان کرده گلستان

به نام نامدارخان گفته، حسن نامدار/رخانی نام نهاده و تاریخش نیز از همین نام
 برآورده.

و از مشفقان قدیم فقیر بود. فقیر وقتی که برای خود «سرخوش» تخلص پیدا کرده،
 اوّل پیش او ظاهر ساخت، او بسیار خوش کرد و فاتحه خیر خوانده مقرر ساخت.^۷
 سجع^۸ خاتم او: «جامی از جام حمد، بیخود شد»

۱. ص: زد چنین برد. ۲. ص: جمید. ۳. ص: - که این... خفت.
 ۴. ص: هجری. ۵. ص: - برای تولد... مادر. ۶. د: چهره.
 ۷. ص، م: - و از مشفقان... مقلد ساخت.
 ۸. د: سجه.

فقیر بعد از وفات او از سجّش تاریخ بی‌کم و زیاد^۱ برآورده:

رفت جامی بیخود از عالم سجّ او در ریاض جنان، مخلص شد
بعد فوت شد تاریخ: «جامی از جام حمد بیخود شد»

همین قسم، فقیر^۲: تاریخ فوت فضایل خان شیخ سلیمان از نام برآورده و به‌ادای خوش در رباعی فی سبیل‌الله بسته:

شد شیخ سلیمان به سوی دار بقا وارست ز قید هستی بی سروپا
هم «شیخ سلیمان» شده تاریخ وفات پیمانۀ عمر بود نامش گویا

گویند: وقتی که پیش نواب جعفرخان، نوکر شده، پایه‌ای در مجلس نشستن نداشت، قطعه‌ای بدین مضمون در مدح گذرانیده:

قطعه

بهین طاعت حق نماز است، در وی گهی بنده ایستد، گه از پا نشیند
بُود طاعت فرض همچون نمازم بفرما گهی بنده را تا نشیند

اجازت نشستن یافت و مصاحبت حاصل کرد.

حکایت: روزی در خانه لهراسپ بیگ بخشی نامدارخان، مهمان بود، دیگچه‌ای پر از شراب در پهلوی داشت، هر لحظه جامی به دست خود پر کرده می‌خورد و همچو بلبل مست، شعرخوانی می‌کرد. چون یاران به نماز برخاستند، رفت و با جماعت نماز بگزارد. فقیر گفت: آخوند صاحب! این چه طور نماز است؟ گفت: همانا نماز بکیفیت همین است. بعد از آن به میرزا لهراسپ بیگ گفت: شما شعرهای این جوان نشنیده‌اید؟ گفت: تا حال ما خود این را موزون هم نمی‌دانیم. بعد از آن به فقیر تکلیف کردند. مطلعی تازه گفته بودم، برخواندم:

کجاست دیده جویای ره، کجاست ترا؟ وگرنه هر مژده انگشت رهنماست ترا

۱. د، ص: - بی‌کم و زیاد.

۲. ص: مجلد.

آخوند، لب به تحسین و آفرین^۱ گشود و گفت: هزار غزل ما به این یک بیت نمی‌رسد.

روزی، نامدارخان و برهانی کلانونت، که منظور نظر عاطفت ایشان به درجه کمال بوده، از حمام برآمده در جامه‌خانه برای رخت پوشیدن نشستند. چون فارغ شدند، خان، نگاهی از لطف، جانب برهانی کرده فرمود که: امروز، لایق پنج‌هزاری منصب است. ملا بیخود حاضر بود، گفت: اگر نواب بادشاه باشند. اگرچه تصانیف پسندیده بسیار دارد، اما این دو رباعی از او به خاطر است:^۲

هر کس که دل از مدار دنیا برداشت	عبرت ز شمار کار دنیا برداشت
گویند زمین بر سر گاو است، بلی	گاو است کسی که بار دنیا برداشت
... سنی و ... شیعه اگر مشهور است	ور خصمی‌شان به یکدگر مشهور است
دانا نکند تعصب از هیچ طرف	دندان سگ و گوشت ^۳ خر مشهور است

سرآمد سخنوران کامل، میرزا عبدالقادر بیدل

استاد فن^۴ است. بسیارگو،^۵ خویگو. امروز در دارالخلافة، کوس رستمی می‌نوازد و داد سخنوری و خوش خیالی^۶ می‌دهد. دیوان‌ها و مثنویهای متعدد دارد. نثر را نیز رنگین می‌نگارد.

بالفعل، کسی در عالم نیست مگر در زمان سلف، میرخسرو و مولوی جامی خواهند بود. در این عهد، وجود او از مغتنمات است. بسیار آرمیده و خلق آراسته.^۷ تصنیفات شریفش پانزده^۸ آثار به وزن درآمد. فقیر، شاهنامه فردوسی و مثنوی مولوی روم را سنجیده، با وجودی که به^۹ تقطیع کلان پُر قلم بودند، هفت و نیم آثار به وزن درآمد. پنجهزار بیت در دیوانش ردیف «میم» است.

۲. س، د: - از حمام برآمده.

۵. د، ص: - و خوش خیالی.

۸. س: - به.

۱. د، ص: - قطعه‌ای بدین مضمون... آفرین.

۳. س، د: گوش. ۴. ص: - گو.

۶. ص: به حسن و خلق آراسته. ۷. ص: یازده.

این چند شعر از زاده‌های طبع اوست که از زبان میرمحمد زمان راسخ شنیده‌ام:^۱

- بر روی ما چو صبح به رنگ شکسته است	گردی ز دامن طپش دل نشسته است
- مالا ف طاقت از مدد عجز می‌زنیم	پرواز ما چو رنگ به بال شکسته است
- عرصه آفاق، جای جلوه یک ناله نیست	نی‌گره از تنگی این بیشه پیدا می‌کند
- به محفلی که دل آینه رضا طلبی ست	نفس درازی اظهار، پای بی‌ادبی ست
- شب که دل از پاس مطلب، باده‌ای در جام کرد	یک جهان حسرت ^۲ به طوفان داد و آتش نام کرد
- عشرت ما چون نگاه از بس تنک‌سرمایه است	سایه مژگان تواند صبح ما را شام کرد
- زندگی را از قد خم، حیرت ^۳ آگه می‌کنم	وقف رعنائی بساطی داشتم، ته می‌کنم
- حیرت‌آهنگم، که می‌فهمد زبان راز من	گوش برآینه نه تا بشنوی آواز من ^۴
- صورت پرستی از خلق، بُرد اعتبار معنی	هر چند کعبه سنگ است، تسکین برهنه کو؟
- کم ظرفی‌ام از همت خویش است و گر نه	دریاست می ریخته ار جام حبابم ^۵

در زمین غزل حافظ شیراز که فرموده، به غیر قافیه کرده بود^۶ که در آن غزل، بیتی^۷ به حسن ادا فرموده، فقیر نیز به شوق آن مطلعی گفته:

بیدل

درهای فردوس، وا بود امروز از بی‌دماغی، گفتیم فردا

سرخوش

جامی می عشق^۸، دادند ناگاه از خویش رفتیم، الله الله!

بیدل

- زاهد! آن سوی فطرتت مردانند در معبد شوق نیستی فردانند
یک‌ره خبر از کاغذ آتش زده گیر تا سوختگان چه سُبحه می‌گردانند

۱. ص: شنیده شد. ۲. س: حیرت. ۳. د، ص: عشرت، ل: عبرت.

۴. د، ص: - حیرت آهنگم... آواز من. ۵. ص: حیاتم.

۶. ص: + در اکبرآباد. ۷. ص: - که در آن غزل بیتی. ۸. س: میی خوش؟

- هر تيره درونی که حسد شامل اوست بر تهمت پاکان، نظر باطل اوست
رو پنبه به سقف خانه آویز و بین دودی که ز شمع سرکشد، مایل اوست

بر این رباعی خود بسیار محظوظ‌اند:

- هر چند طلب به صد فنون است اینجا در یوزۀ دیدار جنون است اینجا
از هیئت چشم و مژه غافل نشوی دستی دگر از کاسه برون است اینجا
- آهنگ جلالی که بَمَش زیر شود چون وانگری، جمال تأثیر شود
آن بادۀ شعله‌گون که دارد خورشید در ساغر ماه چون رسد، شیر شود

بیتی در تعریف کوه، خوب^۱ گفته:

مزن بر سنگ او زنه‌ار دستی که مینا در بغل خوابیده^۲ مستی

فقیر به اشاره میان ناصرعلی، چند بیت ایشان را از راه شوخی‌ها پیش مصرع
رسانیده، مطلع ساخته، اگرچه ایشان شنیده، محظوظ نشدند، از روی غیرتی که تلامذۀ
رحمانی را می‌باشد، بد بُردند، اما یاران منصف پسندیدند. چنانچه ایشان فرموده‌اند:

بیدل

به فرصت نگهی آخر است تحصیل برات رنگم و بر گل نوشته‌اند مرا

سرخوش

ز بی‌ثباتی عشرت^۳ سرشته‌اند مرا برات رنگم و بر گل نوشته‌اند مرا

بیدل

عوارض کثرت وهمی ست ذات وحدت ما را خلل در شخص یکتا نیست گر قامت دو تا گردد

سرخوش

دویی کی ذات وحدت را به کثرت رهنما گردد خلل در شخص یکتا نیست گر قامت دو تا گردد

۱. س، ۵: - خوب.

۲. ص: خفته است.

۳. ص: عالم.

بیدل

شخص پیری، نفی هستی می‌کند، هشیار باش صورت قد دو تا آئینه ترکیب لاست

سرخوش

صورت قد دو تا آئینه ترکیب لاست جلوه‌گاه نقش پیری تخته مشق فناست^۱

بیدل

گل جام خود عبث به شکستن نمی‌دهد صاف طرب به شیشه رنگ پریده است

سرخوش

دست نشاط دامن از خود رمیده است صاف طرب به شیشه رنگ پریده است

بیدل

بی تکلف مرگ هم آسان نمی‌آید به کف از تماشای دو عالم چشم باید دوختن

سرخوش

نیست از شمع اجل آسان نگاه افروختن از تماشای دو عالم چشم باید دوختن

حکایتی در مثنوی محیط اعظم به یازده^۲ بیت تمام کرده، فقیر در رباعی بسته:

واعظ گفتا که: نیست مقبول دعا زان زان دست که آلود^۳ به جام صهبا

رندی گفتا که: تا بود جام به دست دیگر به دعا کسی چه خواهد ز خدا؟

از زبان میرزا محمدعلی ماهر شنیده‌ام که: زلالی با صاحب سخنی دیگر این حکایت را می‌گفت، که: شب زمستان بود و یاران در صحرا فرودآمده بودند، ناگاه آتش سرد گشت. یکی از میان جمع برخاست که چوب پیدا سازد، گذرش به جانب گورستان می‌افتد. تابوتی در آنجا می‌یابد، به سر برداشته می‌آرد. یکی در راه پرسید، که: از عزیزان که مرده است؟ می‌گوید: آتش. پس، این همه را زلالی در دو بیت بسته و همیشه در میان سخنوران فخر می‌کرد که من چنین کارهای دست بسته می‌کرده‌ام و آن این است:

۱. د: مصرع جابجا شده است.

۲. س: پانزده.

۳. د: آلوده.

شبی رندی در ایام زمستان به سر تابوت می‌بردی شتابان
یکی پرسید زو کای یار دلکش! که مرده از عزیزان؟ گفت: آتش^۱

فقیر، خلاصه کتاب منطق‌الطیر شیخ عطار را در رباعی‌ها بسته، و سوای آن، چندین مطالب صوفیه عالیه و حکایات غریبه در رباعی‌ها بسته، و در رساله روائح که در تتبع لوائح مولوی جامی نوشته، بتفصیل مرقوم است، و دو^۲ رباعی به جهت استشهاد قول^۳ خویش، اینجا ایراد می‌یابد:^۴

- سی مرغ ز شوق، بال و پر بگشودند در جستن سیمرغ، هوا پیمودند
کردند شمار خویش چون آخرکار دیدند که سیمرغ همین خود^۵ بودند
- دزدی شب تار، کو به کو می‌گردید از هیچ دری به مطلب دل^۶ نرسید
در خانه خویش رفت و کالا دزدید چون روز نظر کرد، متاع خود دید

یک رباعی در نعت و منقبت گفته، پیش مرزا بیدل فرستادم که تلاش سخن تا به اینجاست و بس. ایشان نیز رباعی در جواب فقیر نوشتند. هر دو نگاشته می‌آید:

سرخوش

در فضل و کمال، ذات احمد یکتاست اسلام، قوی ز بازوی شیر خداست
عین انسان،^۷ نتایج انسانند^۸ همچون دو الف که یازده زان پیدااست

بیدل

آن چار خلیفه رسول معبود کز ابجد وضعشان عشر روی نمود^۹
بی نقطه شک به ذات یکتایی او چون جمع کنند، یازده خواهد بود

۱. د، ص: از زبان میرزا محمدعلی ماهر شنیده‌ام که عزیزی حکایتی به دو بیت بسته بود، همیشه در شاعران فخر می‌کرد که چنین کار دست بسته کرده‌ام. ازوست: شبی... آتش.

۲. س، د: سه، م: چند.

۳. ص: - قول.

۴. م: چون گواه صادق می‌آرد. ل: چون و گواه صادق در اینجا می‌آرد.

۵. ص: هم این‌ها.

۶. ص: به مقصد خود.

۷. ص، ن، م: ایشان.

۸. ص، ل، م: ایشانند.

۹. د: عشر رو بنمود.

فقیر، رباعی دیگر به همین مضمون، و دو دیگر^۱ در منقبت چار یار باصفا فرستاد:

- وهمی باشد ز ذات پاک احمد	تفریق دوازده امام امجد
کاین جلوۀ موجهای دریای صمد	چون سیزده است آشکارا زاحد
- اصحاب کبار را کم از هم مشمار	یک جان، یک تن بدان، تعصّب بگذار
دل را در سر، هوای هر چار بُود	دال است سر دل و عیان در ^۲ وی چار
- از چار خلیفۀ رسول مختار	قائم شده چار رکن دین ابرار
دالی که بُود آخر احمد، دالّ است	بر اثبات خلافت این هر چار

چندربهان برهمن

طبعی^۳ درست داشت. شعر به طرز قدما^۴ شسته و صاف می گفت. و سلیقۀ انشاپردازی دُرست^۵ نیز^۶ داشت. در هندوان غنیمت بود.

روزی در پیشگاه خلافت و جهاننداری، او را حکم شعرخوانی شد، این بیت تازه گفته بود^۷، برخواند:

مرا دلی است به کفر آشنا که چندین بار به کعبه بردم و بازش برهمن آوردم
شاه جهان برآشت و فرمود که: این بدبخت، کافر مرتد است، بایدش^۸ کشت. افضل
خان به عرض رسانید که: این بیت، شیخ سعدی، پیشتر، مناسب حالش گفته:
خر عیسی اگر به مگه رود چون بیاید، هنوز خر باشد
بادشاه، تبسم کرد و به طرف دیگر متوجّه شد. او را از دیوان^۹ خاص بیرون کردند.
این بیت به نام او مشهور است:

ببین کرامت بتخانۀ مرا ای شیخ! که گر^{۱۰} خراب شود، خانۀ خدا گردد

اما به تحقیق پیوسته است که از هندوی دیگر است.

۱. ص: - و دو دیگر.	۲. د: از.	۳. ص: طبیعتی.	۴. د: قدیم قدما.
۵. ص: - دُرست.	۶. د: تر.	۷. د: - بود.	۸. د: - باید.
۹. ص: دیوانخانه.	۱۰. ص: چون.		

روزی، میرزا محمدعلی ماهر از وی پرسید، که: این شعر از شماست؟ گفت: شاید گفته باشم، به خاطر نیست.

فقیر، بیتی در نعت و منقبت گفته، مشهور گشته:

محمد یکی با علی ولی است چو یک کس که نامش محمدعلی است

مرزا بیدل گفت که: این بیت به نام میرحشمتی شنیده‌ام. گفتم: میرحشمتی، صاحب این تلاش نیست، شاید به او توارد^۱ شده باشد. من خود به گفته شما دست از این برداشتم. هر دو داخل ثواب شدیم.

یک بیت برهمن، اندکی مزه داشت، نگارش یافت:

چه اختلاط به ارباب عقل، شیدا را به طور خود بگذارید لحظه‌ای ما را

بیغم بیراگی

مردی است آزاد مشرب. به مذاق فقر، آشنایی دارد. نزد فقیر، مشق می‌گذرانند. ازوست:

- در فضای عشق جانان، بوالهوس را کار ^۲ نیست	هرسری شایسته سنگ و سزای دار نیست
دل چو شد بیکار، دست از کار باید داشتن	کار در بیکاری دل بود، دیگر کار نیست
- همچو صبح از جیب دل، خورشید می‌آید برون	وہ چه جام است این کزو جمشید می‌آید برون
- مرا ابرو کمانی می‌کشد در بر، ولی ترسم	که این در برکشیدن‌ها چو ناوک دورم اندازد
- مده از دست، دامن یقین، وصل ^۳ ار میسر نیست	که این مشاطه هم در خوبی از معشوق کمتر نیست

قصه‌ای از کتب^۴ هندی در زمین شاهنامه به نظم راست برآورد^۵ درآورده و مطالب تصوف را توضیح نموده.

۱. د: وارد.

۲. د: بار.

۳. ص: فضل.

۴. ص: ترکیب.

۵. د: + طور.

ملّا علی‌رضا تجلّی

در زمان سعادت عنوانِ شاه‌جهان، از شیراز به هندوستان آمد. شاعر غرّاً^۱ و خوش‌خیال بود. در قصاید و مثنوی و غزلیات، معنی‌های تازه تلاش کرده. فکرهای بلند دارد. این شعرها از زاده‌های طبع اوست:^۲

فغانم بی تو شبها دل خراشد ^۳ مرغ و ماهی را	به چشم صبح چون داغی ست ^۴ کاندازد سیاهی را
هجر جانسوز، چه یک‌روزه، چه صدساله، یکی است	نقطه و دایره شعله جواله یکی است
در قطره قطره خونم، پیکان ^۵ آبدار است	چون استخوان که پنهان، در دانه انار است
به کوری بگذرد بی مهر رویش عید نوروزم	بُود بی نور صبحم چون بیاض چشم قربانی
بس که دارد عضو عضو روی خواهش سوی دوست	پای خواب‌آلوده‌ام در خواب بیند کوی دوست
بی تو از چشم ترم شورش ^۶ جیحون پیدا است	چون رگ لعل، مرا هر مژه در خون پیدا است
بس که در مشت غبارم یاد رویش نقش بست	گرده تصویر او شد، هر کجا گردم نشست
بی تو بر من ماهتاب ^۷ امشب شب دیگر شدست	نور شمع چون طلایی گشته ^۸ ، خاکستر شدست
محبت، شمع فانوس است، کی پوشیده می‌ماند؟	غم او عاقبت در پرده رسوا می‌کند ما را
چکد به دامنم از دیده، لخت دل با اشک	به رنگ شعله که با روغن از ^۹ چراغ چکد

۴. د: داغ است.

۸. د: کشته.

۳. ص: می‌گذازد.

۷. د: باثبات.

۲. ص: از اوست.

۶. ص: سوزش.

۱. د: - غرّاًو.

۵. ص: مژگان.

۹. ص: - از.

— مرا هم مشرب^۱ تبخاله دارد روز و شب دوران
بُود گر سرنگون جامم، همان لبریز خوناب است

محمّد تقی

از تازه‌گویان است، اما بر حقیقت حالش کماهی آگاهی نیست. یک بیت از او که
میرمعز^۲ خوانده، اینجا ایراد می‌یابد:
مست نازی و سر خانه خرابی داری از سر کوچه ما می‌گذری، خوش باش

عبد اللطیف خان تنها

دیوان صوبه پنجاب بود و خواهرزاده میرزا جلال اسیر. فکر اشعار بلند و طبع
انشاپردازی رسا^۳ داشت. این چند بیت^۴ از زاده‌های طبع اوست:
— یارم به کنج غمکده تنها نشاند و رفت گفتم که من غبار تو، دامن فشاند و رفت
— بی‌داغ عشق، خون رود از چشم دل مرا آید به گریه طفل، چو خاموش شد چراغ
— بلند از جور چشم او چو مژگان گشت فریادش ز خاموشی چو حال^۵ سرمه را آهسته پرسیدم
— خشکی زاهد شود از گریه رسوا بیشتر می‌شود از بارش دی، جوش سرما بیشتر
— بتی دارم که بر بالای همچون سرو گلفامش قبا چسبان بُود، از بس که شیرین است اندامش
— بجز ساغر چو موج باده^۶ کی گردد زبان من به رنگ شیشه از می‌مغز دارد استخوان من
— جز به کشتن نشوند اهل جهان صاف به هم صیقل آینه، گردِ صفِ جنگ است اینجا^۷

میر تشبیهی

یک بیت رسمی از او به گوش خورده:
مست آنچنان خوش است که گوید به‌روز حشر من کیستم، شما چه کسانید، و این چه جاست؟

دو بیت نیز فقیر به ادا گفته:^۸

۱. ص: حضرت. ۲. ص: از میرمعز شنیده. ۳. ص: نیز. ۴. ص: رباعی.
۵. ص: خاک. ۶. س: باد. ۷. افزوده از «ل». ۸. د: — میر.
۹. افزوده از «ل».

- مست آنچنان خوش است که هنگام صبح حشر
کسی به حشر ز اندو پاک برخیزد
چون سرکشد ز خاک، بگوید: پیاله کو؟
که با پیاله چو نرگس ز خاک^۱ برخیزد^۲

حافظ محمدجمال^۳ تلاش تخلص

سرگرم کار است، و فکرش^۴ خالی از تلاش نیست. پیش فقیر، مشق می کرد:^۵
- بس که در خون تحیر^۶ غوطه زد اندیشه ام
چون رگ یاقوت خوابیدست پای ریشه ام
- خانه زادان وفا را ناله می باشد مدام
شیون ایجاد است چینی ماتم فغفور را
به روز عید، هر شاه و گدا گم می کند خود را
تو رفتی بر سمند ناز و من از خویشتن رفتم

۱. س: خواب.

۲. ص، م: - کسی... برخیزد.

۳. س: جلال.

۴. ص: می کند.

۵. ص: تجرد.

۶. د: فکر.

میر 'مفاخر حسین ثاقب

عموی میر محمدزمان راسخ. از سادات نجیب است. طبع معنی یاب و ذهن سلیم دارد. خوش فکر و صاحب تلاش است. در سهرند سکونت داشت^۲ و همانجا درگذشت.^۳ از اوست:

گم بُود آواز پا در شیون زنجیر ما	- نیست پیدا سعی ما از عشق دامن گیر ما
که شوخی های رنگ از رخ بگرداند نقابش را	- غبار پرده نشیند به سیما آفتابش را
هر کجا پای بلگرد، جاده پیدا می شود	- راهرو را رهنما افتادگی ها می شود
به سجده همچو نگین نامه را سیاه کنم	- ز بس که طاعت آلوده با گناه کنم
به پر ریخته پرواز توان کرد اینجا ^۴	- قطع امید دهد قوت بازوی طلب
پُرغبار از دامن افشانده شد کاشانه ام	- روزگار عمر همت کرد در چشمم سیاه
شام غربت می برم با خویش هرجا می روم	- اشک چشم سرمه آلودم درین سرگشتگی
چو موج ریگ روان ^۵ گرد راه خویشتم	- ز دستگیری غربت بپاست جلو ^۶ منج
آنکه دُرد ته نشینش خنده زیر لب است	- می برد از دست، امشب باده لعلی مرا
طوطی اش را غیر خود چون بسته در مفار نیست	- جز حدیث خود نگنجد در دهان خود فروش
به خون من اشارت کرد و بی چین ساخت ابرو را	- نبودم غافل از نازی که لطف آموخت آن خو را

۳. ص: - و همانجا درگذشت.

۲. ص: دارد.

۱. ص: میرزا.

۶. ص: راهروان.

۵. ص: جاده.

۴. د: آنجا.

- زکار بسته کنم راه مدعا پیدا سر کلاه شود زین گره مرا پیدا
- دم نشاط، غم عشق، گرم چاره ماست صدای قهقهه ما آه پاره پاره ماست^۱
به ذوق ناله امروز می توان جان داد که عندلیب، سرودی به یاد مستان داد^۲

جهانگیر بادشاه

با وجود مستی و بی پروایی و شغل جهانبانی و فرمانروایی، گاه گاه به حسب تکلیف وقت، زبان الهام بیان را به گفتن رباعی و بیتی و مصرعی گلفشان می کرد. طبع عالی دشوارپسند خورده گیر و دقت آفرین داشت.

گویند: روزی، شاعری، قصیده ای در مدح این^۳ بادشاه عالی جاه گفته، آورده، شروع در خواندن کرد، همین که پیش مصرع خواند:

ای تاج دولت بر سرت، از ابتدا تا انتها

فرمود، که: از عروض و وزن و تقطیع شعر خبرداری؟ گفت: ندارم. برزبان مبارک راند:^۴ اگر عروضی می بودی، گردنت می زدم. شاعر به خود در ماند که آیا چه خطا واقع شده؟ پیشتر طلبیده فرمود: مصرع را وقتی که تقطیع می کنند، چنین به وزن در آید: «ای تاج دو: مستفعّلن. لت بر سرت. مستفعّلن. از ابتدا: مستفعّلن: تا انتها: مستفعّلن.»

بدیمن است. شاعر را باید که از همه خبر داشته باشد.^۵

خان خانان، غزل ملّا جامی را طرح کرده بود، که این مصرع از آن است:

بهر یک گل محنت صد خار می باید کشید

بندگان حضرت در باغی نشسته بودند، هوای ابر^۶ و وقت پیاله^۷ نوشی بود. بدیهه، این مطلع فرمود:

جام می را بر رخ گلزار می باید کشید ابر بسیار است و می بسیار می باید کشید

۱. افزوده از «م».

۲. افزوده از «ل».

۳. د: - این.

۴. ص: فرمود.

۵. ص: همه چیز شعر باخبر باشد.

۶. د: هوایی ابر.

۷. ص: باده.

این رباعی از زاده‌های طبع مبارک است:

ای آنکه غم زمانه پاکت خورده اندوه دل وسوسه‌ناکت خورده
ماننده قطره‌های باران به‌زمین جا گرم نکرده‌ای که خاکت خورده

ایضاً:

هر کس به ضمیر خود صفا خواهد داد آیینۀ خویش را جلا خواهد داد
هرجا که شکسته‌ای بُود دستش گیر بشنو که همین کاسه صدا خواهد داد

وقتی ماه‌نو رمضان را دید، این مصرع بر زبان مبارک راند:^۱

هلال عید به‌دور افق^۲ هویدا شد

خدر معلی، نورجهان بادشاه بیگم، که طبعی موزون و فکر بلند و رسا داشت، بدیهه
این مصرع رساند:

کلید می‌کده گم‌گشته بود، پیدا شد

بادشاه، تحسین‌ها کرد، الحق مصرع خوبی رساند.

روزی، بادشاه، پیراهنی با تکمه^۳ لعل پوشیده بود، بیگم^۴ گفت:

ترا نه تکمه لعل است بر لباس حریر شدست قطره خون منت گریبان‌گیر

مستحسن افتاد.

روزی در شکارگاه، آهوی بسیار صید کرده بود. در این اثنا، یوز خاصه، آهوی سیاه

را افکند^۵، از فرط خوشحالی^۶ بر زبان مبارک رفت:

چیتۀ پادشاه زد کاله

ابوطالب کلیم حاضر بود، مصرع رساند:

گشت صحرا ز خون پُر از لاله

پنج هزار روپیه انعام یافت. سبحان‌الله، چه زمانه و چه همّت بود. اکنون اگر آسمان

را بر زمین دوزند، فایده ندارد.

۱. ص: این مصرع بر زبان آورد.

۲. ص: بر اوج فلک.

۳. ص: تکمه‌های.

۴. ص: + بدیهه.

۵. ص: صید کرد.

۶. ص: - از فرط خوشحالی.

بر آن گروه ببايد گريست کز پس ما حکايت کرم روزگار ما بکنند

غرض، عهد جهانگیری، عجب عهدي بود. عیش و عشرت به درجه کمال رسیده. هر کسی خاطر جمعی داشته و فراغ بالی و طبع عالی متعالی در هر ادانی و اعالی اثر کرده، مرقه و آسوده حال به سر می بردند.^۱

مناسب خوان حاضر جواب این عصر، مثل تربیت خان می باید.

نقل می کنند که: روزی، شاه جهان بادشاه، دم صبح بر کنار دریا شکار می کردند، بُخار تر از دریا برآمد، که آن را به زبان هندی «که» گویند. تمام روی هوا را گرفت. بادشاه از روی نشاط فرمودند: کسی مناسب این حال، بیتی دارد؟ تربیت خان عرض کرده:

قدم نامبارک مسعود گر به دریا رود، برآرد دود

یکی از صاحب همّتان زمان ما همّت خان بود. فقیر، مدّتی خدمت او کرده، ساقی نامه و تعریف خسّخانه در مدح او گفت. در آن مثنوی ها داد معنی یابی داده، تلاش ها کرده. این دو بیت از خسّخانه است:

سر انگشتی به جود از یک اشارت دهد سرمایه دریا به غارت

به دُر کی همّتش دستی رساند که آبی بسته را ناپاک داند^۲

یک روز مهربان شده، فرمود، که: چوبداری رفته خانه میرزا سرخوش دیده بیاید. رو به من کرد و گفت: یک دست خلعت و یک رأس اسپ برای شما علیحده کرده ام، چون محقّری است، به خانه شما می فرستم. دیگر روز تغافل زد. چندروز، فقیر از خانه برنیامد که مبادا عطیّه ایشان بیارند و مرا در خانه نیابند. انتظارها کشید، آخر معلوم شد که قول آن ترک به کار بردند، که شاعری در مدحش قصیده گفته آورد و سر مجلس برخواند. ترک شنیده، محظوظ شده، گفت: فردا بیا چند من غله به تو می دهم. شاعر، خوشحال شده، دم صبح، باربردار و جوّال و ریسمان بر در خانه اش برد. ترک از خواب بی دماغ برخاسته، بیرون آمد. شاعر گفت: به موجب فرموده شما باربردار و غیره لوازم

۱. ص: - سبحان الله... می بردند.

۲. م: - در آن مثنوی... داند.

برای بردن غله آورده‌ام. امیدوار عنایتم. گفت: عجب مرد ابله بوده‌ای. تو دیروز حرفی گفתי، مرا خوش آمد، من نیز حرفی گفتم، ترا خوش آمد، باربردار و جوال و ریسمان چه دخل دارد؟ فقیر به یک رباعی، رسوای عالمش ساخت:

ای پنجه تو ز دامن همت دور بر دولت بی‌فیض، دماغت مغرور
بی‌همتی و نام تو همت‌خان است «برعکس نهند نام زنگی کافور»^۱

عاقل خان، ناظم صوبه شاه‌جهان‌آباد، به طالع ما از اسخیای روزگار بود. روزی که هزاری اضافه بی‌تلاش و تردّد برای این آمد، قصیده‌ای به رسم تهنیت و مبارکباد گذرانیدم. مطالعه نموده نفس برنیاورد، گویا جان به حق تسلیم کرد. فقیر، تاریخی گفت:

خان عاقل خطابِ جاهل‌دل که چو او نیست غافل و نادان
بگذراندم قصیده در مدحش بستند و خواند چند بیت ازان
نقش دیوار شد به فکر صله ماند حیران چو صورت بی‌جان
شد یقینم که سرد گشت و بمرد ورنه می‌شد زبانش گرم بیان
سال تاریخ فوت او جستم گفت هاتف: «بمرد عاقل خان»

تاریخی برای اضافه آن بی‌خیر و برکت نیز گفت:

چون هزاری اضافه عاقل خان یافت ناکرده کوشش مطلق

قطعه تاریخ

دل به صد حیف گفت تاریخش «آه آمد اضافه ناحق»^۲

دیگر از کریمان عصر ما خواجه بختاورخان بود.^۳ سرای نزدیک به دهلی آباد کرده، بختاورنگر نام نهاده و جمیع شعرای پایتخت را تکلیف تاریخ آن نموده.^۴ تاریخ هیچ

۱. م: - فقیر... کافور. س، د: - یکی از صاحب همّتان... کافور.

۲. س، م: - عاقل خان... - ناحق.

۳. م: بختاور خانجیو بودند.

۴. م: جمیع صاحب طبعان پایتخت، تاریخ آن گفتند.

کدام پسند نیفتاد. فقیر، خاطرخواه تاریخی گفت،^۱ از بادشاه تا امرای عظام، هرکه شنید، خوش کرد و همان تاریخ بر کتابه آن سرای کردند:^۲

در همایون عهد عالمگیرشاه	زیب تاج و تخت و فخر دین و داد
بهر تعمیر سرای دلگشا	خان بختاور کف همت گشاد
روی ^۳ نقش از گلشن مسجد ^۴ فزود	آبروی دیگر از تالاب داد
خواست طبع سرخوش از جام سخن	سال اتمامش ز فیض بامداد
شاد و خرم زو ^۵ برآمد راهرو	گفت: «بختاورنگر آباد باد»
چون شد این معموره دلکش بنا	عقل، «بختاورنگر» نامش نهاد

روزی از راه خوش طبعی گفتم، که: آنچه بر این سرای خرج شده، ربع آن را خود هرآینه سزاوارم، که بیابم. گفت: البته مطلب از ساختن رباط و سرای، نام است که در عالم بماند. زر ما خرج کردیم و در او نام شما شریک،^۶ پس، نصف زر از شما باید گرفت.^۷

روزی، رباعی به این صنعت و خوبی گذرانیدم، گفت: اتفاقات است:

ای نام خوش نقش ضمیر سرخوش	مدح تو همیشه دلپذیر سرخوش
دست از حالش مدار گر هم عدد است	بختاور خان و دستگیر سرخوش

روزی که این رباعی گذرانیدم، التفات ظاهری بسیار کرد:^۸

ای باطن تو ز راز شاهی آگاه	بختاوری از نام ^۹ تو روشن چون ماه
تو پیرو شاه، و شه ^{۱۰} بُود پیرو حق	شه ^{۱۱} سایه کردگار و تو سایه شاه

فرمودند: به یک واسطه، ما را هم سایه الهی گفته‌ای، بر بیاض ما به خط خود

بنویس. نوشته دادم.^{۱۲}

۱. م: فقیر، تاریخی خاطرخواه ایشان گفت.

۲. م: بر دروازه سرا نوشتند.

۳. ل: رو.

۴. م: مسجد و گلشن.

۵. ل: رو.

۶. م: و در نام، ما و شما هردو شریکیم.

۷. م: + فقیر، سرفرو افگندم و گفتم: راست می‌فرمائید.

۸. م: چون این رباعی گذراندم، محظوظ شدند.

۹. م: بام.

۱۰. ل: شاه.

۱۱. ل: شاه.

۱۲. ل: - فرمودند... دادم.

با وجود این همه بی‌فیضی‌ها فقیر بعد فوت او تاریخی هم گفت:

دریغ از جهان بخت‌ورخان گذشت نماند آب در گلستان سخن
خرد خود است تاریخ فوتش ز دل بگفتا که: «کو قدردان سخن»

این قصه به آن می‌ماند که شاعری در مدح دولتمندی قصیده‌ای گفته گذرانید، ترش‌خی از سحاب کرمش ندید.^۱ بعد از چندین،^۲ مثنوی به نام او گفته آورد، و هیچ التفات نکرد. قطعه‌ای مشتمل بر عرض احوال خود آورد، چیزی او را نبخشید. باز آمده بر در خانه‌اش^۳ نشست. آن دولت‌مند دون‌همت^۴ دید، گفت: عجب حریصی بوده‌ای،^۵ قصیده گفتی، چیزی ندادم. مثنوی گفتی، محروم برگشتی.^۶ قطعه آوردی، هیچ نبردی.^۷ حالا به چه امید بر در خانه من نشسته‌ای؟ گفت: نشسته‌ام که بمیری و مرثیه‌ات نیز بگویم.^۸

در این دارالخلافت، میرابوعلی‌امجدخان بخشی واقعه‌نگار صوبه، صاحب احسان و فیض‌رسان است. فقیر، وقتی که بوعلی بود، قطعه‌ای گذرانید:

بوعلی آن سید عالی‌نسب باب علی هست ولی بن ولی
شیر بُود بچه شیر زیان بوی علی یافتم از بوعلی

مهربانی زبانی بسیار فرموده، چون به خطاب پدر - که امجد خانی است - سرفراز شد، روز محله خود، این رباعی به رسم تهنیت و مبارکباد گذرانیدم:

زان دم که شده اختر دولت تابان صبح اقبال و جاه گشته خندان
چیزی که به جا شده، همین شد به جهان کامجدخان شد نتیجه امجدخان

به مطالعه درآورده، خوش‌وقت شد. فقیر را نزدیک‌تر نشاند. از جمله دو اسپ فقیر، یکی را برطرف نمودند. هرچند الحال کردم، که دو ساله طلب در سرکار است؛ عوض این اسپ میسر نخواهد شد، که این محله خود بحال باشد، اسپ دوم چاق و جوان است: بدان را به نیکان ببخشد کریم

۱. م: روی ترش‌خی ندید.

۲. م: چند روز.

۳. م: آستانش.

۴. م: - دون همت.

۵. م: - عجب حریصی بوده‌ای.

۶. م: چیزی ندادم.

۷. م: - قطعه نبردی.

۸. س: - دیگر از کریمان... نیز بگویم.

مفید نیفتاد. فقیر نیز یک رباعی همچو در کار دولت ایشان گفت:

امجدخانی که نیستش بخشش یاد از دولت او کس نرسیده به مراد
گویند به مدح مار، زر می‌بخشد این بی‌همت، مرا جز آزار نداد

یک امیر در عهد ما نواب بخشی الممالک روح‌الله خان مرحوم بود، که هجوکننده خود را نهال کرده. گویند: عبدالله بیگ نام منصبداری، قطعه‌ای در هجوش از راه واسوختگی، نظر بر رتبه و اعتبار سکندر خدمتگار انداخته، مشهور ساخت، مصرع آخرش این است:

بر سُریش هر که بنشیند، سکندر می‌شود^۱

رفته رفته، این قطعه به نواب رسید، مطالعه نموده، فرمود، که: او را حاضر سازند. چون به خدمت آمد، آن قطعه را به دستش داد و بگفت: این شما فرموده‌اید. رنگش پرید. عرض کرد که: نواب سلامت، این گه را من خورده‌ام. تبسم کرد و گفت: پریشان حال هم بسیار خواهی بود.

گفت: نواب سلامت، پریشانی و درماندگی، من خانه‌خراب را به این کم طالعی و بی‌سعادت‌ی رهبر گشته. فرمود، که: مراتب او برنگارند، همراه برده به نظر انور گذرانیده، اضافه دو چند و خدمت واقعه‌نگاری جای برایش گرفته و به خانه آمده، یک اسب و خلعت خاصه و هزار روپیه از طرف خود انعام داده رخصتش فرمود. در آن ایام که خدمت خانسامانی سرکار عالم‌مدار داشت، فقیر در مدحش قصیده‌ای به زمین قصیده شاه طاهر دکنی:

«تنگ چشمان شکوفه چون سپاه اوزبک»

در اهل سخن آن قصیده مشهور است، گفت. یک بیت فقیر این است:

ترک شوخی نکند زان سبب استاد ازل همچو اطفال کشیدست فلک را به فلک

معرفت میرزا محمد کاظم منشی و میرغیاث‌الدین منصور فکرت فرستاد. این هردو بزرگ به احسن وجوه گذرانیدند و نقلی نیز در میان آوردند، که: چون ملّاوحشی،

۱. این مصرع در «ل» حذف شده بود، با توجه به کلمات الشعراء (نسخه خطی ۶۸۶ سنا) افزوده شد.

جواب این قصیده را گفت، فرزندان و مریدان ملّاشاه برآشتند. پیش یک صاحب‌سخن رفته شکوه کردند که ببینید بی‌ادبی ملّاوحشی را که قصیده‌ی شاه بابا را جواب گفته. آن عزیز گفت، که: بی‌ادبی دیگر آنکه به از شاه بابا گفته. نوّاب، خوش وقت شد. برای فقیر، خدمتی که دلخواه بود، تجویز فرمود.

حاکم معزول پیغام داد، که: اگر به حال شوم، دوهزار روپیه نذر می‌گذرانم. فرمود، که: حالا به‌سرخوش دادم. بیست و هفت سال است که به سبب آن خدمت در دارالخلافة به آسودگی تمام به سربرده، هزاران بهم رسانده و خورده. خدایش غریق رحمت کناد!

دیگر از ریزه‌امیران، حافظ‌نورمحمد میرسامان، سرکار نوّاب گوهرآرای بیگم، مرد جواد زمانه ماست. چون فیلی از حضور به او انعام شد، فقیر این رباعی گذرانید:

چون کرد شهنشاه عنایت ز حضور	فیلی که ازو چشم بد دوران دور
شد جلوه‌نما نور محمد بر وی	چون نور تجلّی خدا بر سر طور

خواند و بر سر گذاشت و برخاست. فقیر، سرفروافکنده برخاستم. چنانچه کلاونتی^۱ به امید تمام پیش‌امیری رفت و سلامی کرد، آن امیر نیز دست بر سر گذاشت. کلاونت برگشت و گفت: برابر شدیم، حالا چه گویم و چه توقّع ماند.

- نی شمع به محفلی نه گل در چمنی	بنگر به چه روزگار افکند مرا
- در تیره خاک هند، کریمی ندیده‌ایم	از طوطیان، کریم کریمی شنیده‌ایم

دیگر از آشنای رازهای قدیم فقیر، شیخ سعدالله نومسلم، که به پیش‌دستی دیوان خالصه شریفه سرافرازی دارد و پدر و عمّش، که خواجه رام‌رای مردمی تخلّص همسایه بودند، با هم دوستی داشتیم. چون این ناخلف به دولت رسید و برای بعضی خویشان و آشنایان خود خدمت‌ها فرستاد، فقیر را نیز هوس شد برای بعضی مطالب ضروری، دو کلمه به وی فرستادم. کتابت واکرد، تا به جواب

۱. ل: کلاونتی.

چه رسد. هرچند گذرانده ابرام نمود، گفت: فرصت ندارم. فقیر نیز قطعه و رباعی به این مضمون گفتم:

قطعه

- نحسی که روی او ننماید خدا به کس	سعدالله است بر غلط امروز نام او
چون کور کش به دست فتد صیدی از قضا	ناگه فتاد وحشی دولت به دام او
- از سادگی نوشتمش احوال خویش را	این باده را ز سهو فکندم به جام او
دم بر نیامدش به جواب کتابتم	گویا که سرمه ریخت سوادش به کام او

رباعی

- ای سعدالله با نحوست منسوب!	حاصل نشد از توام جواب مکتوب
ان شاء الله در همین نزدیکی	بینم چو چتر بهوج، ترا هم مغضوب

اگرچه هجو گفتن شعار نیست و زبان را به مذمت این ناکسان آلودن عار می‌داند، و مقرر شعراست که قابل مدح را قابل هجو نیز می‌دانند، و دولتمندان این زمانه، نه قابل مدح‌اند و نه قابل هجو، اما به هر حال، هجوشان لازم است:

- جز به هجا کلک سزاوار نیست	مار که زهرش نبود، مار نیست
- گاویست زمین گرفته بر شاخ	بر پوزش عقب‌ری نمایان
پیچد به سرش چو باد نخوت	نیشی زندش به امر یزدان
آن گاو به پیش اهل دانش	صاحب دولت بُود به دوران
این هم ز غرور حشمت و جاه	برتابد چونکه سر ز فرمان
بر پوزش نیز هست لازم	نیش هجوی ز نکته سنجان

استغراالله، سخن در کجا بود و به کجا کشیده‌ام. باز بر سر مدعا [آیم].^۱

۱. از عبارت: «یک امیر در عهد ما...» از «ل» افزوده شده است.

آصف‌خان جعفر

از امرای جهانگیرشاهی^۱ بوده. سلیقه سخنوری نیز داشت^۲. غیر از مثنوی خسرو و شیرین شعر دیگر از او^۳ به گوش نخورده. از آن هم همین است:

ز شوق آنچه آنجا دید فرهاد مرا این جا قلم از دست افتاد

در استدعای فرهاد، وقت جان‌کندش گفت:

به تو دارم سپهر! حاجت نو که عمر جاودان بخشی به خسرو

کنون جز این غم دامن‌گیرد که جز من در غم او کس نمیرد

از دیوانش نیز شعری شنیده شد:

هرکس که شی نشست با او بسیار به روز ما نشیند^۴

آقا نجف‌قلی جرأت

طبعی^۵ رسا داشت. این بیت ازوست:

انجم‌افروز شب از ناله^۶ جانکاه من است آسمان کاغذ آتش‌زده از آه من است

میرزا عبدالرحیم جیشی

شاگرد ملاخیالی^۸ است. با محمد علی‌ماهر، هم‌مشق بوده. هر دو پیش ملای مذکور تلمذ می‌نمودند^۹:

کسی که دل ز تو گیرد، کجا نگه دارد؟ من و دل از تو گرفتن، خدا نگه دارد

۱. د: شاه.

۲. د: + اما.

۳. س، د: - از او.

۴. س، ص، م: - در استدعای... نشیند.

۵. ص: طبیعتی.

۶. ص: باده.

۷. د: - از.

۸. ص: ملاجلالی، ص: ملاحالی، م: ملاحاکي. متن، موافق «ل».

۹. د، ص، س: - تلمذ می‌نمودند.

میرزا^۱ محمد ایوب جودت

سرآمد صاحب کمالان و سرحلقه سخنوران است. مضامینش همه بلند و معنی هایش همه عالی. حافظه اش به مرتبه تمام و مدرکه اش به درجه کمال. در قصاید و غزل و رباعی، داد تلاش می دهد.^۲ جوان خوش فکر و صاحب تلاش است. از اوست:

چه امکان دارد از لعلش تمنا کرد مطلبها	شرار آتش یاقوت باشد حرف آن لبها
چه دور از آسمان گویی نصیب از مردمی باشد	که از دور ازل مردم ندارد چشم کوکبها ^۳
چه غم از دستبرد ناله دارد داغ هجرانم	چو طاوس آفت از صرصر نباشد در چراغانم
ندانم پرتو حسن که جا در دیده ام دارد	که از آن چون پری رنگین تر است امروز مژگانم
نشاط اهل دنیا در حقیقت عین غم باشد	به خود بالیدن این مردگان همچون ورم باشد ^۴
ز رفعت بیشتر باشد صلابت خاکساران ^۵ را	ز بالا سوی پستی هر که بیند، در هراس آید
مردان ازین بیابان، رفتند لنگ لنگان	بنگر که پای چوبین، منصور را ز دار است ^۶
کیست کز جاده چاک جگر ^۷ آگاه بود	ورنه تا دوست رسیدن چه قدر راه بود؟
هنر را آنقدر الفت به جسم ^۸ ناتوانم شد	که جوهردار چون دندان ماهی استخوانم شد
به بزم اهل دین، ارباب دنیا را چه رو باشد	به رنگ خواب همچون غفلت آنجا مو به مو باشد ^۹
دلی دارم که دارد خارخار از یاد گیسویش	به رنگ خارماهی شانه می روید ز پهلوش
نه تنها زلف او دارد گره در خاطر از عاشق	که بر گردید است از من چو مژگان هر سر مویش
خمید از ناتوانی قامت چون ماه نو «جودت»!	گدازد نعل در آتش، خیال چشم جادویش
راز خلق افشا نسازد هر که ترسد از خدا	بند بند از هم جدا شد قرعه رمال را ^{۱۰}

۱. ص: - میرزا.

۳. ص: - چه امکان... کوکبها.

۵. د: خاکساری.

۷. ص: دل.

۹. ص: - به بزم... باشد.

۲. ص: - سرآمد... می دهد.

۴. ص: - ندانم... ورم باشد.

۶. ص: - مردان... داراست.

۸. س: چشم.

۱۰. ص: - خمید... رمال را.

- بزرگان را بُود اسباب شهرت مایه نقصان
- علاج سوز پنهانم ز افلاطون نمی آید
به چشمم ماه نو در شیشه افلاک، مو باشد
که نبضم از طپیدن ماند و چون یاقوت تب دارم

رباعی

غمگین مشو از بلا اگر داری راز
غمگین مشو از بلا اگر داری راز
اینجاست که عیش رفته می آید باز
اینجاست که عیش رفته می آید باز
گر تا به زوال سایه دزد قد خویش
گر تا به زوال سایه دزد قد خویش
زان پس قد او شود بتدریج دراز^۱
زان پس قد او شود بتدریج دراز^۱

حکیم حانق

از امرای پادشاهی بود. دیوان ضخیم ترتیب داده، اشعارش همه به طرز قدیم است.^۱
این بیت او دردی دارد:^۲

دلم به هیچ تسلی نمی شود حاذق! بهار دیدم و گل دیدم و خزان دیدم
نمود فاش بدانسان که گوشها نشنید^۳ سکوت من سخن نارسیده بر لب را

روزی، پیش ملاشیدا این مطلع خود را برخواند:
بلبل از گل بگذرد گر در چمن بیند مرا بت پرستی کی کند گر برهمن بیند مرا
شیدا گفت: صاحب این شعر را در امردی گفته باشند. حکیم برآشفته و او را در
حوض غوطه ها داد. بیت دویمش نیز خالی از ادایی نیست:^۴
در سخن پنهان شدم مانند بو در برگ گل میل دیدن هر که دارد، در سخن بیند مرا

حسین مشهدی

خوش فکر^۵ بوده. این دو بیت او به خاطر است:
- یاقوت با لب تو دم از رنگ می زند این خون گرفته بین که چه بر سنگ می زند
- ز تو تا دوست یک نفس راه است تو حبایی و بحر الله است

۱. ص: ضخیم. ۲. ص: + اندک مزه داشت. ۳. د: بستند. ۴. ص: و بیت دویمش نیز حالی از آن داشت. ۵. ص: سخن.

میرحشمتی^۱

در اکبرآباد، یک شب با وی اتفاق ملاقات افتاده. با شیدا صحبت داشته. دیوانی
 ضخیم به طرز قدیم دارد. یک بیت او اندک بامزه هست:^۲
 موی سر کردم سفید^۳ و هیچ کارم سر نشد دست و پایی می‌زنم اکنون که آب از سر گذشت
 نقل کرد که: شیدا تلاش بستن الفاظ غیر متعارف بسیار داشت.^۴ روزی به من گفت:
 میرا! در شعر جای شکسته بند آورده‌ای. گفتم گردن شما بشکند تا^۵ شکسته بند بیارم.
 در اوایل مشق به سن یازده سالگی به مطلعی گفته بودم:
 برچشم او خطی نه ز ابرو کشیده‌اند مدّی بُود که بر سر آهو کشیده‌اند
 یاران از دیوان فیضی مصرع آخر برآوردند:
 بالای چشم، ابروی مشکین آن غزال مدّی بُود که بر سر آهو کشیده‌اند
 فقیر از این بیت خاقانی به فکر این قسم معانی افتاده بود.
 اطاقه به فرق شه کامیاب چو مدّ الف بر سر آفتاب^۶

محمدبیک حقیقی

در گجرات به سر می‌برد. طبعی درست داشت. ازوست:
 در حقیقت دگری نیست، خداییم همه لیک از گردش یک نقطه جداییم همه
 یاران در جواب این مطلع^۷ فکرها کردند. هیچ کس این قوی مطلع نتوانست گفت.^۸
 محمد فاروق، بیتی رسانید:
 قطره بگریست که از بحر جداییم همه بحر بر قطره بخندید که ماییم همه
 روزی، مست به خانه‌ای درآمد که در آنجا گذر پریان بود.^۹ شیشه سبز پر از شراب
 سرخ در دست داشت، نظر بر آن کرد و گفت: «چه رنگ است، این چه رنگ است، این
 چه رنگ است؟».

۱. د: چشتی. ۲. ص: اندک مزه داشت. ۳. ص: سپید.
 ۴. ص: دارد. ۵. ص: - تا. ۶. ص: - در اوایل ... آفتاب.
 ۷. د: - مطلع. ۸. د: - هیچ کس... گفت. ۹. ص: می‌گفتند.

از گوشه خانه، که آنجا هیچ کس نبود، آواز برآمد: «به‌مینای زمرّدگون می لعل»
چنانچه همه حاضران مجلس بشنیدند.^۱

شیخ محمود^۲ حیران

می‌خواست که به‌تقلید ناصرعلی راه رود، راه اصلی خود را نیز^۳ گم کرده، حیران
است. از اوست.^۴

نقش جهان به گردش چشم که بسته‌اند	- آهو شنیده‌ایم و ^۵ ندیدیم جز رمی
نور چراغ گرده رنگ پریده است	- امشب که بزم بی‌تو رخ دل‌طپیده است
چشم جهان ز شوق که جیب دریده است؟	ره می‌برد به گوش نگه چون صدای چاک
که رقص صد چمن طاوس نقش پا به دنبالش	- به نیرنگی دل صد داغ من گردیده پامالش
درین آیینه خود بنشست و بیرون ماند تمثالش	به خلوت‌خانه دل رفت و پیدا کرد عالم را ^۶
چون رگ یاقوت در آتش دواند ریشه‌ام ^۷	- آن نهال شعله پروردم که ذوق سوختن

۱. ص: شنیدند و پسندیدند.

۲. ص: مجهود.

۳. ص: - را نیز.

۴. ص: - از اوست.

۵. س: - و.

۶. د: در عالم.

۷. س، د، خ، ل: - آن نهال... ریشه‌ام.

محمد ابراهیم اصالت خان

خلف سید مظفر وزیر، والی حیدرآباد. «خلیل» تخلص می‌کرد. طبعی درست داشت. با فقیر، یار بود:

- قطره خورشید را، حکم چکیدن دهیم تشنه لب عشق را، ذوق چشیدن دهیم
- عشق پیش از تیغ، تیزی کرده است بی قیامت، رستخیزی^۲ کرده است

روزی، نجابت خان، برادرش، در خط، این بیت با وی نگاشت:^۳
دو نعمت است که بالاترین نعمت هاست شراب خوردن و در^۴ پای یار غلطیدن

فقیر را طلبید، رفتم. دیدم که مست شراب است و بر روی سبزه می غلطد. مرا دیده گفت که: جواب این بیت، زود باید داد^۵ که به برادر عزیز بنویسم.^۶ فقیر، نظر بر حالش کرد و بدیهه گفت:

- خوش است جام می ناب با تو نوشیدن چو گل شکفتن و بر روی سبزه غلطیدن
به غافلان طرب، برق چشمکی زد و گفت برون نجسته ز خود ناخوش است خندیدن

۱. س: - از. ۲. ص: نوشت.

۳. س: در متن: بر دو عالم، حاشیه: بی قیامت.

۴. د: بر. ۵. ص: گفت.

۶. ص: بنگارم.

یک از فواید عزلت خود^۱ این سر دست است که پاشکسته نیارد^۲ پیاده گردیدن بسیار محظوظ شد و هر سه بیت مرا در جواب نوشت. در صحبت‌های او بسیار عیشها کردم. خدا سلامت دارد.

میرزا خلیل

جوان قابل منشی طبیعت بود. چندی در ملازمت نواب قدسی القاب، زیب النساء بیگم، خلف عالمگیر شاه، بهره‌اندوزی داشت.^۳ انشاء^۴ زیب/المنشآت را، که تالیف آن بیگم والاصفات است، ترتیب می‌داد. از اوست:^۵

سوزد چو شمع بر سر حرفی زبان ما	- حاجت به گفتگوی ندارد بیان ما
رنگ شکسته ریخته دارد خزان ما	سامان نوبهار به این نازکی ^۶ کجاست؟
هوا یکی است اگر خانه گر بیابان است	- برای خاطر مجنون، بهشت زندان است
به چشم او چو رسد سرمه در صفاهان است	غم وطن نبود در دل مسافر عشق
در ماهتاب منشین، با خرقه کتانی	- پیرانه سر مخور می، گفتم دگر تو دانی

شبی، فقیر در خواب می‌بیند که مردی بزرگ عصا در دست گرفته ایستاده است. میرزا خلیل، فقیر را ملازمت او می‌کناند و می‌گوید که: حضرت سلامت، سرخوش شاعر همین است.^۷ من از میرزا می‌پرسم که: آن کدام بزرگ است؟ می‌گوید که: حضرت مرتضی علی - صلوات الله علیه^۸ - است. من دویده سر در قدم مبارکش می‌گذارم. دست بر پشت^۹ من زده، سر مرا برداشته^{۱۰} فرمودند^{۱۱} که: سرخوش! همچو تو شاعر در عهد تو کسی نخواهد بود. فقیر، مدتی در تردد بود که قول شاه ولایت چنین است، حال آنکه همچو من در عصر من اکثر اعزّه هستند. میرزا محمد بیگ کهکرها که از اهل الله بود، گفت که: تو هم شاعری و هم عارف، صاحب دو صفت کمالی.

۱. ص: یک از قواعد خود عزلت.

۲. د: نباید.

۳. س: شرف اندوز گشت.

۴. س: - انشاء.

۵. س: - از اوست.

۶. ل، م: تازگی.

۷. د، ص: سرخوش شاعر من.

۸. ص: کرم الله وجهه.

۹. ص: لب.

۱۰. س، د: - سر مرا برداشته.

۱۱. س: فرمود.

قرنها^۱ باید که تا یک کودکی از راه عقل عارف کامل شود، یا شاعر شیرین سخن مرزا بیدل گفت که: شاعری، عبارت از معنی تازه‌یابی^۲ است. همچو تو صاحب تلاش و معنی‌یاب در عهد تو نیست.

خالص

در عهد عالمگیر شاه از ولایت به هند آمده به طرف دکن اکثر می‌گذرانیده. قصاید و مثنوی و^۳ دیوانی مختصر^۴ به طرز قدما دارد. این بیت او مشهور است و قوالان در ترانه‌ها بسته‌اند. اما می‌دانستم^۵ که از شعرای قدیم است.^۶ در دیوانش برآمد:

غبار راه گشتم، سرمه گشتم، توتیا گشتم به‌چندین رنگ گشتم تا به‌چشمش آشنا گشتم
به هر صورت که گردیدم، نبردم راه در کوشش نوای بلبل و بوی گل و باد صبا گشتم
- رقیبا! من نمی‌گویم گل و باغ و بهار از من بهار از تو، گل از تو، هر دو عالم از تو، یار از من
مرا ای باغبان! از داغ دل برگ و نوا باشد چمن از تو، گل از تو، بلبل از تو، لاله زار از من

عبدالرحیم خان‌خانان

خلف بیرم‌خان از امرای عمده و خوانین عظام اکبرشاهی^۷ و جهانگیری بوده. در شجاعت و ملک‌گیری یگانه، و در سخاوت^۸ و بخشش^۹ حاتم زمانه. در فهم و فراست ضرب‌المثل، و در دقیقه‌یابی و ادافه‌می‌بی‌بدل. در داد سخن^{۱۰} دادن اداها نموده که چشم کسی ندیده. در جود و کرم، کارهای دست‌بسته کرده که گوش احدی نشنیده. چنانچه تفصیل مداحان و بخشش آن جناب در کتاب مآثر رحیمی که میرعبدالباقی تألیف^{۱۱} نموده، مشروحاً ایراد یافته. شیخ فیضی، بخشی‌الملک اکبرشاه،^{۱۲} در مدحش چنین دُرُفشانی کرده:

خان‌خانان عهد، کانعامش طبع را رخصت شکفتن داد

- | | | |
|-------------------|------------------------|-----------------------------|
| ۱. ص: ملّتی. | ۲. س، د: تازه. | ۳. د، ص: - قصاید و مثنوی و. |
| ۴. ص: + با قصاید. | ۵. ص: و ما می‌دانستیم. | ۶. م: از امیر خسرو است. |
| ۷. ص: - شاهی. | ۸. ص: سخا. | ۹. ص: سخنوری. |
| ۱۰. ص: - تألیف. | ۱۱. ص: بخشی‌اکبر شاه. | |

داشت چون اعتماد بر شعرا صله پیش از مدیح گفتن داد

ملّا تقی‌الدین^۱ شوشتری غیوری^۲ تخلص، این رباعی در مدحش گفته:

خان‌خانان، سرِ ملایک را تاج آوازه‌اش از نسیم و گل گیرد باج
هر گه که به تخت معدلت بنشیند موسی است به طور و مصطفی در معراج

صاحب‌سخنان، که در آن عصر بودند، همه به مدح و ثنای آن سپه‌سالار بخت‌جوان، رطب‌اللسان بودند.^۳ بادیروشان در اشعار هندی‌زبان،^۴ مبالغه‌ها از حد گذرانیده، به صلات و انعامات لایقه مفتخر و مباهی گشته‌اند. خود نیز گاه گاه، طبع‌آزمایی می‌کرد و^۵ به رباعی و بیتی و دوهره^۶ زبان را گل‌فشان می‌نمود. معنی «کلام‌الملوک ملوک‌الکلام» از عباراتش واضح و لایح است. یک رباعی و یک بیت آن^۷، بالفعل به‌خاطر بود، قلمی گردید:

رباعی

در قصه عشق، مرد ناگویا به اندیشه عشق و خون دل یکجا به
تا قدر وصال دوست، ظاهر گردد همچون شب قدر، وصل ناپیدا به

ایضاً

نی‌ام فضول که جویم وصال همچو تویی بس است همچو منی را خیال همچو تویی

فقیر سرخوش در جواب، این بیت^۸ گفته:

کجاست درک حقیقت^۹ مجال همچو تویی بود ز خویش گذشتن کمال همچو تویی

وله / دوهره

کهن ترا اجی بنه نهنگ تنها کمین کهن کهو برکت او کرت وی جانیهین

۳. ص: - همه... بودند.

۲. د: غوری.

۱. س: نقی‌الدین.

۵. ص - می‌کرد و.

۴. ص: زبان هندی.

۶. دوهره: دوهره (دوها): دو مصراع (یک بیت شعر) در زبان هندی.

۸. ص: بیتی.

۷. د: - آن.

یعنی: اگر لب به بیان می‌گشایم، عشق جفا می‌کشد. قاصد! حال خود را چگونه
تقریر کنم. خواهی گفت که باران کجا می‌بارد و دیگر اشارت را او می‌فهمد.^۱
چون ذکر احوال کریمان، محرک شوق جود و عطاست، و باعث سرنگونی ممسکان
حیله‌گر بی‌حیا، نقل چند از سخاوت و احسان آن کان کرم به قید رقم در می‌آرد.^۲
نقل است: برهمنی بی‌برگ و نوا به دست یکی از مقربان معروض داشت که: من و
تو همزلفیم، از حال من غافل چرایی؟^۳ نواب شنیده، او را طلبیده پهلوی خود نشاند و
تفقد^۴ احوالش نمود. وقت رخصت، نقد و جنس آن قدر بخشید که از ورطه افلاس و
بینوایی^۵ برآمد. مصاحبان، التماس نمودند که: این هندو چگونه نسبت همزلفی به نواب
داشت؟ فرمودند که: سمپدا^۶ و بیتا^۷ هر دو خواهراند. سمپدا که عبارت از توانگری
باشد در عقد من است، و بیتا که معنیش مفلسی باشد، در حباله اوست.
نقل است: ملّا نوعی که^۸ از ملّا احان این خدیو کشورگشا بود، قصاید و ساقی‌نامه
در مدح آن سپه‌سالار گفته، مکرر صلات و انعامات لایقه یافته. یک‌دفعه به چارده^۹
هزار روپیه نقد و جنس و خلعت خاصه و یک زنجیر فیل و اسپ عراقی سربلند گشته،
چنانچه ملّا رسمی^{۱۰} گوید:

ز نعمت تو به نوعی رسید آن مایه که یافت میرمعزّی ز دولت سنجر
ز گلبن املش صد چمن گل امید شکفت تا که به مدح تو شد زبان‌آور

عرفی و نظیری و غیرهما هرکه مدحت این ستوده زمانه^{۱۱} کرده، صله و جایزه به کام
آرزو یافته.

نقل است: جهانگیر بادشاه، باده‌فروشی را به سبب تقصیری، فرمود که زیر پای فیل
اندازند. باده‌فروش، فریاد برآورد که: پادشاه سلامت! من باده‌فروش ضعیف و حقیر،^{۱۲}
چه لایق پای فیلم! مرا در پای بلبلی و گنجشکی و صعوه‌ای باید انداخت. زیر پای فیل،

۱. د، ص، م، ل: - کهن... می‌فهمد.	۲. ص: می‌آید.	۳. ص: - است.
۴. ص: غافل مباش.	۵. ص: تفصیل.	۶. ص: - بینوایی.
۷. ص: بتها.	۸. ص: - است.	۹. ص، ل: جایزه.
۱۰. ل: رستمی.	۱۱. ص: سرمایه.	۱۲. ص: - است.

خان‌خانان را باید انداخت. بادشاه تبسم کرد و از سر قتلش^۱ درگذشت. سپه‌سالار شنیده، چند هزار روپیه انعام به آن باده‌فروش فرستاد.

نقل است: باده‌فروشی، شعری به زبان هندی گفته آورد مضمونش آنکه: جفت سرخاب که روز واصل و شب، از هم جدا می‌باشند، نر با ماده می‌گوید که: وقت آن رسیده است شب، که میان ما و تو پردهٔ مفارقت می‌اندازد، از عالم برطرف شود و ما را وصال دائمی میسر آید. ماده گفت: چگونه؟ گفت: نواب خان‌خانان، جواد دست به بخشش و بذل گشاده، زر^۲ خزاین تمام عالم بخشیده، دست به کوه سمیر می‌اندازد و زررش را نیز به غارت می‌دهد. شب که آفتاب در پس آن پنهان می‌شود، نمی‌تواند شد، در عالم همیشه روز خواهد بود^۳ و ما باهم یکجا خواهیم بود. مقرر اهل هند است که: سمیر، کوهی است از طلا و محیط است به کرهٔ زمین، به حساب آنها هر روز^۴ آفتاب در پس آن غروب می‌شود و هم از افق آن سر بر^۵ می‌زند. نواب گنج‌بخش فرمود: تو چند ساله‌ای؟ عرض کرد که: سی و پنج ساله. گفت: عمر آدمی چند است؟ گفت: نهایت^۶ صد سال. فرمود که: سی و پنج سال وضع کرده، شصت و پنج سال طلب این به^۷ حساب، پنج روپیه یومیّه شمار کرده بدهند که عمر باقی، محتاج نماند.

نقل است: روزی طعام می‌خورد، خدمتکاری برسرش ایستاده، مگس‌رانی می‌کرد. به گریه درآمد. پرسید: چرا گریه می‌کنی؟ گفت: از انقلاب زمانه. فرمود که: تو چه کسی، پسر کیستی؟ گفت: پسر فلان بن فلان خان. نواب بر سبیل امتحان پرسید: اگر دولتمند^۸ زاده‌ای بگو که در مرغ، کدام چیز لذیذتر است؟ گفت: پوست مرغ. نواب قدردان فرمود که دست‌هایش بشویانند. برابر خود به سفره بنشانند و در صدد احوال‌پردازیش شد. در اندک فرصت به پایهٔ دولت رسانند. بعد از چند روز، خدمتکاری دیگر از راه تقلید^۹ بگریست. نواب، استفسار حالش همان‌طور^{۱۰} نمود. همان طرز تقریر

۱. ص: فیلش.	۲. ص: از.	۳. ص: ماند.	۴. ص: بروز.
۵. س: - بر.	۶. ص: بر می‌کند. د: بر می‌کشد.	۷. ص: - نهایت.	
۸. د: - به.	۹. ص: - است.	۱۰. ص: عرض کرد.	۱۱. س، د: - چه.
۱۲. ص: فرمود.	۱۳. س: دولت.	۱۴. ص: بتقلید.	۱۵. ص: - همان‌طور.

کرد.^۱ فرمود که: اگر صادقی، بگو که در گاو کدام چیز لذیذتر است؟^۲ مقلّد احمق گفت: پوست گاو. نواب خنده کرد، او را نیز از فضل و کرم محروم نداشت.

نقل است:^۳ روزی که به حکم جهانگیرشاه، مهابت خان به تقریبی، نواب را در قید داشت، سرهای دو پسر رشید ایشان را بریده در خوانی گذاشته، خوان پوش انداخته، پیش نواب فرستاد. نواب به تلاوت قرآن^۴ مشغول بود. چون^۵ آورده پیش نظرش گذاشتند،^۶ پرسید: چه چیز است؟ آورنده گفت^۷ که: نواب مهابت خان، تربزها برای شما فرستاده. چون سرخوان وا کردند، سرهای پسران خود را دید. تبسم کرد و گفت که: مهابت خان برای من تربزهای شهیدی فرستاده.

نقل است:^۸ روزی با راجه مان سنگه نردبازی می کرد. با هم شرط بستند هرکه بازی ببازد، یک بار آواز کُدی^۹ کند. قضا را نواب^{۱۰} باخت، از جا برخاسته عزم رفتن محل کرد. راجه دامن گرفت که شرط به جا آید. گفت: می آیم. در این لفظ، ادای آواز کُدی^{۱۱} کرد.

نقل است:^{۱۲} مصوّر، شبیه زنی^{۱۳} غسل کرده نشسته و کنیزی بر کف پای او سنگ پا می زند، کشیده در سواری گذرانیده، یک نظر دیده بر بالش پالکی گذاشته برای مجرای پادشاه رفت. وقت برگشتن، مصوّر خود را نمودار ساخت. فرمود: که پنج هزار روپیه بدهند. صورت گر عرض کرد که: تصویر من از پنج روپیه زیاده نمی آرد. اما صنعتی در این کرده ام، اگر نواب واقف شده، داد کار من می دهد،^{۱۴} می گیرم. فرمود که: صنعت، همین است که در وقت سنگ پا زدن، خارش در کف پا می شود، اثر آن در^{۱۵} چهره^{۱۶} نمایان کرده ای. مصوّر، گرد پالکی آن دقیقه یاب گردید.

نقل است:^{۱۷} درویشی^{۱۸} در پرگنه ای از جاگیر نواب، مدد معاش داشت. عامل آنجا

۱. س، د: - همان... کرد.	۲. ص: پذیراست.	۳. ص: - است.	۴. ص: + مجید.
۵. ص: خوان.	۶. ص: گذاشت.	۷. ص: عرض کرد.	۸. ص: - است.
۹. ص: کسری؟ ل: گریه.	۱۰. ص: + بازی.	۱۱. ص: در کسری؟ ل: گریه.	
۱۲. ص: - است. ل: + گویند.	۱۳. ص: نسای.	۱۴. ص: می دهند.	۱۵. س، د: از آن.
۱۶. ص: چنین تصویر.	۱۷. ص: - است.	۱۸. ص: + ملکی.	

سند مجدد از او درخواست نمود.^۱ درویش به خدمت نواب آمد، عرض حال^۲ کرد. به منشی امر شد که پروانه بدهد.^۳ مجلس سرود گرم بود. درویش را وجد و حال دست داد. چرخ‌ها می‌زد. هرگاه از پیش نواب می‌گذشت؛ در عین حال می‌گفت که: پروانه نوشتند.^۴ نواب به منشی تأکید می‌کرد.^۵ هرگاه گذرش بر نواب می‌افتاد، از پروانه و مهر کردنش می‌پرسید. تا آنکه نویسانده مهر کرده به دستش دادند. بر سر گذاشته رقص‌ها کرد. چون مجلس تمام شد، درویش مرخص گشت. مصاحبان به خنده درآمدند که عجب صوفی طاماتی بود. صوفی^۶ در وقت حال، باید که بی‌خبر و مدهوش بود. نواب گفت که: کامل الحال بود. چون خطر پروانه در آن وقت در خاطرش بند می‌شد، برای رفع آن می‌گفت که زود پروانه حاصل شود که وجد به فراغ دل کنم. غرض، این قسم مناقب آن برگزیده آفاق بسیار است، اگر به تحریر پردازد، دفتر می‌شود.

مصراع

مرا چه کار، اگر زید خوب و عمر بد^۷ است

میرزا^۸ خلقی

خوش سخن بوده. همین بیت ازو به دست آمد:^۹
رسید بر سر بالین به وقت نزع^{۱۰} یار چراغ زندگیم شام مرگ، روشن شد

۱. ص: کرد.	۲. ص: - حال.	۳. ص: بدهند.	۴. س: نویسند.
۵. ص: می‌فرمود.	۶. س: - صوفی.	۷. ص: - که وجد... بد است. ل: - غرض... بد است.	
۸. ص: مرزا.	۹. ص: افتاده.	۱۰. ص: مرگم.	

قاسم‌خان دیوانه^۱

یک بیت او نیز به گوش خورده:

نگاهم را به‌دام افتاده^۲ عکس شعله‌پردازی
خמוש ای هم‌نفس! یکدم که در صید^۳ پریزادم
یک دو مرتبه او را در قهوه‌خانه^۴ دیدم. بسیار بر خود مغرور بود. ابتذال شعر هر
کس برمی‌آورد^۵. گمانش^۶ این بود که معنی نابسته نمانده. فقیر، چند شعر خود برخواند.
گفتم: ابتذال برآر! درماند و تحسین‌ها کرد. شاعر پخته بود.^۷

میرزا رضی دانش

در عهد شاه‌جهان بادشاه به‌هند آمده، هنگام^۸ سخنوری را گرم داشته. بسیار شیرین‌گو و
معنی‌یاب بوده. دارا شکوه این بیتش را خوش کرده، طرح نموده:

تاک را سرسبز دار ای ابر نیسان! در بهار
قطره تا می می‌تواند شد^۹، چرا گوهر شود

من اشعاره:^{۱۰}

– رفتی و از اشک بلبل بر چمن طوفان گذشت
روز بر گل چون چراغان شب باران گذشت

۱. ص: - دیوانه. د، ل: خازن. ۲. ص: افتاد.

۳. ص: قید. ۴. ل: خانه.

۵. ل: می‌آرد.

۶. ل: کمالش.

۷. د، ص: هنگامه.

۸. د: دریا تواند شد.

۹. ص: س، ص: - یک دو مرتبه... پخته بود.

۱۰. ص: من اشعار رضی.

- خدا از دست دشمن، کار محتاجان برون آرد
- شکسته شیشه و می ریخته ست و دل تنگم
- در آن وادی که من می گردم،^۱ آبادی نمی باشد
- همچو دزدی^۲ که به باغ از گذر آب رود
- باغ را از رخنه دیوار می بینم، مباد
- بر سرم آمد، ولی بسیار زود از من گذشت
- تو چون سیل آمدی بر ما^۵ گذشتی^۶
- نشان آب حیاتم چه می دهی ای خضر!
- فرصتی خواهم که یک شب با تو بزم آرا شوم
- کسی در عاشقی هم پیشه را چون من نمی خواهد
- چون سر زلفش به دستم افتد، از خود می روم
- روز وصل تو گم کنم خود را
- خم می محتسب بشکست، عید باده خواران شد
به بال برگ خزان دیده می پرد رنگم
سیاهی می کند^۲ از دور، گاهی چشم آهوئی
از رگ تاک به میخانه رهی پیدا کن
باغبان تا در گشاید، موسم گل می رود^۴
دولت تیزی که می گویند شمشیر تو بود
چو صحرا سینه چاکي به ما ماند
کجاست سرمه از دیده ها^۷ نهان گشتن؟
می کنم تا شمع روشن، صبح روشن می شود^۸
خورم گر آب شیرینی، به یادم کوهکن آید
همچو طفلان، اول شب خواب می گیرد مرا
نو به دولت رسیده را مانم

میرزا^۱ رفیع دستور

در اوّل عهد جهانگیری در گذشته، در سخنوری و نکته سنجی دستورالعمل بوده. از اوست:^{۱۰}

- ای درد توام قرین، قرین را چه کنم؟
ز اندیشه غیر تو تهی سازم دل
- از بهر شهود،^{۱۲} عکس آن بدر منیر
عالم همه آینه و انسان در وی
- دین پرده روی تُست، دین^{۱۱} را چه کنم؟
فکر تو حجاب تُست، این را چه کنم؟
کز وی شده نور دلبری عالمگیر
جامی است ز آینه که شد عکس پذیر

۱. ص: می باشم. ۲. در حاشیه «س»: سیاهی کردن: نمودار شدن.
۳. د: رودی. ۴. ص: بگذرد. ۵. ص، حاشیه س، د: مستان.
۶. م: مستانه رفتی. ۷. د: دیده ای. ۸. د: می کند. ۹. ص: + محمد.
۱۰. س: - از اوست. د: وله. ۱۱. ص: وی پرده روی دین. ۱۲. ص: سواد.

مَلّا دانا

در معنی 'یابی، تلاش بسیار داشت. به عنوان منشی‌گری در سرکار^۲ امیرخان، منسلک بود. این چند بیت از اوست:^۳

در عشق ابلهی است به تقلید گفتگو	این راه را چو سایه به پای کسان می‌پو
بربند سنگ بر شکم از فاقه چون گهر	بفروش خویش را و نگهدار آبرو
اضطراب اندر سخن عیب است «دانا»! چون هلال	مصرع برجسته باید، گو پس از ماهی رسد

محمّد امین ذوقی

صاحب‌مذاق چاشنی سخن بوده. یک بیت ازو به یاد است:

گناه‌م را عذابی باید از دوزخ فزون، ترسم که سوزندم به داغ هجر فردای قیامت هم^۴

۱. ص: معانی.

۳. ص: این چند بیت از اداهای طبع اوست.

۲. ص: + نواب.

۴. ص: - محمد امین... قیامت هم.

عاقلم‌خان رازی

در عنفوان جوانی، مشق شعر کرده. کتاب مرقع در زمین^۱ مثنوی مولوی روم^۲ به تقلید عارفان گفته. بیشتر مطالب نسخه امواج خوبی به نظم درآورده. چند تصنیف^۳ دیگر هم بی‌مزه دارد. این هر دو بیت^۴ از زاده‌های طبع اوست:

عشق که آسان نمود، آه چه دشوار بود هجر که دشوار بود، یار چه آسان گرفت
تنها نشسته‌ایم و طلبکار چون خودیم مکتوب اشتیاق به‌عنقا نوشته‌ایم

مرزا حسن بیگ رفیع

پیش‌ن‌در محمد^۵ خان، والی توران، خدمت منشی‌گری داشت. چون به هند آمد، شاه‌جهان بادشاه، او را به منصب پانصدی^۶ سرفراز ساخت. در عهد عالمگیر شاه، به خدمت دیوانی بیوتات کشمیر، شرف‌اندوز گردید. آخر در دارالخلافت به‌اجل طبیعی^۷ درگذشت. چون بادشاه، او را خدمت جایی می‌فرمود، به زودی تغیر نموده، به حضور^۸ می‌طلبید، این بیت گفته‌گ‌ذرانید:

یک زمان فاصله‌ای نیست سفرهای مرا رفتن و آمدن من به نفس می‌ماند

۱. ص: + شاهنامه و. ۲. ص: - روم. ۳. ۵: بیت. ۴. س، ۵: سه. ۵. ص: میرزا محمد. م: نظر محمد. ۶. ۵: + ذات. ۷. ۵: طبعی. ۸. ص: - به حضور.

این بیت او شهرت تمام دارد که اکثر فخر می‌کرد:
 عمر گر خوش گذرد، زندگی خضر کم است ور به ناخوش گذرد، نیم نفس بسیار است
 میرمعز موسوی خان^۱ دخل، کرد که: «به ناخوش» درست نیست، یا «ناخوش» می‌باید
 گفت، یا «به ناخوشی». میرزا شنیده «به تلخی گذرد» درست کرده. اما شعر از مزه افتاد.
 دیگر اشعار تلاشی بسیار دارد. مثنوی در تعریف شاهجهان آباد خوب گفته، چنانچه
 در تعریف تخت مرصع گوید:

اگر پاسبانش شود مست خواب به رویش فشاند ز یاقوت آب
 در صفت عمارت عالی گفته:^۲

قضا رفعتش را به جایی رساند که آتش ز همراهی سنگ ماند

در تعریف انار باغ حیات بخش گفته:^۳

انار دلکش این تازه بستان بود بی‌دانه همچون نار پستان

نواب علی‌العالیه، بیگم صاحب، شنیده، این بیت را بسیار خوش کردند.^۴ پانصد
 رویه صله دادند.

این رباعی در تنزل احوال خود به عرض عالمگیرشاه رسانده، که بیت آخرش این
 است:

- گفتم قدمی پیش نهم، پس رفتم	در بخت، نظیر پای معکوسم من
- چو رشته از گهرم گر لباس پوشانی	برآورم سر خود را همان به عریانی
- چو غنچه‌ای که بود در میان خرمن گل	نشسته‌ام به دل جمع در پریشانی
- خوشم که غیر نگنجد میانه من و تو	چو خاتم دو نگین است خانه من و تو
- ز وطن یاری نیامد با من شیدا برون	آدمم مانند دست از آستین تنها برون
- خویش را آشنای حرف مکن!	نقطه امتحان کاتب باش!
- ای جرس! این همه فریاد ز دل تنگی چیست؟	شکرها کن که دلت جای طپیدن دارد

۱. ص: معز فطرت موسوی خان.

۲. ص: خوب گفته، این است.

۳. ص: + این است.

۴. ص: شدند.

- چه‌ها کنم دل او گر شود به فرمانم^۱ جنون به سر زده را دسترس به‌سنگ مباد!
- بی‌لب لعل تو می‌خوردیم، دل را زد شراب محاسب‌بنشین که ما را باده خود کرد احتساب

میرزا^۲ محمد علی رایج

از سادات سیالکوت^۳. مردی است قلندروضع آزاد^۴ مشرب. مشق سخن^۵ را پخته کرده.^۶
صاحب فکر و معنی بلند است.^۷ از اوست:^۸
- جز هوایی نبود این همه ما و من ما خالی از تن چو حباب آمده پیرامن ما
- ای حریفان را به راحت رفته از سرهوش‌ها زانتظارت دیده قربانیان آغوش‌ها
- ز چین ابروی او جوهر شمشیر می‌ریزد زند مژگان چو برهم، یک نیستان تیر می‌ریزد
که جز بر صفحه وحدت تواند بست نقش او ز رنگ خود مصور رنگ این تصویر می‌ریزد
- رخت زد سعی وصل یار، ورنه مطلب آسان بود نمی‌شد گر برون از آستین دست تو، دامان بود
به‌جنگ ما و من، روزی که از وحدت کمر بستم ز خود بیرون شدن‌ها بر کفم شمشیر عریان بود

سید پاک‌گوهر میر^۹ محمد زمان راسخ

از خوش‌خیالان زمان و بلندفطرتان جهان است. طبع عالی و فکر رسا داشت.^{۱۰} در نازک‌بندی و معنی‌یابی، داد سخنوری داده و^{۱۱} می‌دهد. صافی ذهن و جودت طبع او به مرتبه کمال است. فقیر، مطلعی گفته بود، میرمعز^{۱۲} و غیره صاحب‌سخنان، همه خوش کردند، هیچ کس جای انگشت نداشت.^{۱۳} این است:

بیت

به اندک تلخی اندوه، عشرت‌ها نمی‌ارزد به تشویش حلال^{۱۴}، این نعمت دنیا نمی‌ارزد
میر، شنیده گفت که: لفظ «تلخی» بیجاست. همان ساعت، لفظ «کاوش» به‌جای آن رساند. الحق، اصلاح خوشی کرده، جانی از این لفظ در قالب شعر دمید. در شهر^{۱۵} سرهند^{۱۶}، ودیعت حیات سپرد. فقیر، تاریخ رحلت آن عزیزالوجود چنین یافته:

۱. س، د: قربانم.	۲. ص: میر.	۳. د: سالکوت.	۴. ص: آزاده.
۵. ص: - سخن.	۶. ص، د: نکرده.	۷. ص: اما صاحب فکر است.	
۸. س، د: - از اوست.	۹. د: - میر.	۱۰. ص: دارد.	۱۱. ص: - داده و.
۱۲. ص: + فطرت.	۱۳. ص: نگذاشت.	۱۴. د: خلال.	۱۵. د، ص: - شهر.
۱۶. د: سپرند.			

محمد زمان راسخ خوش خیال دریغا به جان آفرین جان سپرد
چو تاریخ فوتش دل از عقل خواست خرد گفت با دل که: «راسخ بمرد»

دیگر، مصرع ماده تاریخ است:^۱ «راسخ دم بود محمد زمان»
این شعرها از زاده‌های طبع اوست:

- یاد از شام غم ناله خموشان کردیم
جامه صبر به بالای جنون تنگ آمد
- ز گلگشت چمن، بیرون چو آن سرو خرامان شد
خرابی‌های عاشق بر فروزد رنگ رخسارش
- از ظهور عشق، عالم یک تجلی بیش نیست
- بود از درد وحشت نشئه در خون طپیدن‌ها
جهان دیگرم پرواز را باید کزین عالم
- اثر به ناله^۲ عاشق ز اضطراب خود است
سرم خوش است ز جام شراب تشنه‌لی
- یاد چشم سرمه آلودش^۳ ز خویشم می‌برد
- جلوه گاه آه گرم گر شود میخانه‌ها
خرمنم در انتظار برق هستی سوز اوست
- گشت خون از درد عشق آخر دل غم پیشه‌ام^۴
هر قدم در بیستون غم، دلی گم کرده‌ام

مشتی از سرمه گرفتیم و پریشان کردیم
هرچه از دست برآمد، به‌گریبان کردیم
گشاد بال بلبل، باغ را چاک گریبان شد
پریدن‌های رنگم آتش را باد دامن شد
ریخت رنگی در طپیدن طرح این کاشانه بست^۵
شود دامن ته پا صید را گرد رمیدن‌ها
چو چشم خفته بگذشتم به بال آرمیدن‌ها
چو برق جوهر تیغم ز پیچ و تاب خود است
جبین بادیه را صندل از سراب^۶ خود است
می‌کند گردِ رم آهو ز خود پنهان مرا
خشک گردد می چو خون نafe در پیمانه‌ها
می‌پرد همچون شرار از شوق چشم دانه‌ها
از می خویش است چون یاقوت رنگ^۷ شیشه‌ام
با شکست شیشه می‌جوشد صدای تیشه‌ام

میر^۸ روحی

بر حقیقت حال او اطلاعی نیست. یک شعر او خوش آمده:

به کیش سخت‌دلان هم فسرده‌گی ننگ است گواه این سخن است آتشی که در سنگ است

۱. د، ص: - دیگر ... است. ۲. س، د: هست. ۳. ص: باده. ۴. د: شراب.
۵. ص: آلودی. ۶. س: شور. ۷. د: بی‌ریشه‌ام. ۸. ص: رنگین.
۹. ص: - میر.

آقا رضی

یک شاه بیت او به گوش خورده، قلمی شده:
برندارد عشق، هرگز دست از دامن حُسن گر بسوزی^۱ سرو را قمری سمندر می‌شود

محمّد رضا کشمیری

خوش اندیشه بود. ازوست:
محبت را پس از قطع محبت، لذتی^۲ باشد که شاخ نخل پیوندی به از اوّل ثمرگیرد

ملا رضوان^۳

از ولایت آمده در لاهور توطن گرفته.^۴ صاحب دو بیت، بیش نبود. در آن دو بیت نیز
یاران، ابتذال برآوردند و بیچاره را بی‌مایه ساختند:^۵
- مگر ساقی کمر در خدمت میخانه می‌بندد که چون نرگس به هر انگشت خود پیمانه می‌بندد

حاجی محمدجان قدسی^۶

یک جام خمّارم نبرد، کاش چو نرگس بودی به هر انگشت مرا ساغر دیگر
معنی این رباعی را تازه یافته بود، یاران، بسیار پسند کرده بودند. مطلع به‌خاطر
نیست:^۷

چون پیر شدی، مشو ز مردن غافل صبح شب مهتاب، نهان می‌باشد
فقیر، این معنی را چنین بسته:
فتد یاقوت ز آب و رنگ پیش لعل می‌نوشت بُود صبح شب مهتاب گوهر در بناگوشش^۸

۱. د: تو سوزی. ۲. ص: از ازل. ۳. د: - ملّا. ۴. ص: کرده. د: گرفته.

۵. ص: - و بیچاره... ساختند. ۶. ص: محمد جان قدسی در جواب بیت اوّل می‌فرماید.

۷. ص: - معنی... نیست. ۸. س، ص: - فقیر، این معنی... بناگوشش.

زکی^۱ همدانی

از احوال او کماهی آگاهی نیست. این سه بیت ازوست:^۲

- نه نکهتی ز گلی، نی پیامی از خاری؟ درین چمن به چه دل خوش کند گرفتاری
غرض الم بُود از زخم ورنه فرقی نیست میان چاک دلی و شکاف دیواری
- اگر حریف بلایی، هلاک خویش منخواه چرا که آرزوی مرگ عافیت طلبی است

زمانا

در معنی یابی، یگانه زمانه بود. این ابیات ازوست:

- درد سر^۳ کیفیت مخمور^۴ را فرزانی است نشئه آسودگی در باده دیوانگی است
نی تغافل از تو می بینم، نه^۵ روی دل، نه جور گر چنین است آشنایی، صرفه در بیگانگی است
قوت بال طلب تا هست، کوتاهی مکن از حرم تا دیر، یک پرواز مرغ خانگی است
- آنچه بی روی تو منظور نظر داشته ایم^۶ آستینی است که بر دیده تر داشته ایم^۸
اشک در راه طلب، سخت روان است مرا زحمت گام ازین بادیه^۹ برداشته ایم^{۱۰}

۱. ص: ترکی. ۲. ص: - از احوال ... اوست.

۳. د: وز سر.

۴. ص، متن س، ل، م: پیمان. ضبط، موافق حاشیه «س» است. د: پیمانه - را.

۵. ص: به. ۶. د: گر. ۷. ص: برداشته ام. ۸. ص: برداشته ام.

۹. د: وادیه. ۱۰. ص: برداشته ام.

محمّدقلی سلیم

در زمان شاهجهان از ولایت به هند آمده، داد خوش خیالی و معنی‌یابی داده. در ملازمت نواب^۱ اسلام‌خان، وزیر اعظم، می‌گذرانید. شعرهای خوب دارد. ازوست:^۲

چشم تو ز بیماری خود بر سر ناز است	مژگان تو همچون شب بیمار دراز است
گدای کوی خراباتم و غم این است	که باده آتش سوزان و کاسه چوبین ^۳ است
دل چو شد گرم ^۴ ز می، جلوۀ معشوق کند	ماهی موم به آتش چو رسد، آب شود
در تلاش سوختن چون کاغذ آتش‌زده	داغهای سینه‌ام با هم به جنگ افتاده است ^۵
توان از دانه‌های سبجه دانست	که دل‌ها را به دل‌ها هست راهی
نوبهار است و چمن در پی سامان گل است	ابر بر روی هوا دود چراغان گل است
بسکه گل سرزده از هر سر خار ماهی	کوچۀ موج به دریا چو خیابان گل است ^۶
بسته کمر کنیم، در قبضه کمان او	در کشتن من تیغش، افتاده به یک پهلوی
بیماری چشمش را، تغویذ چو بنویسند	از پرده چشم آرند، خوبان ورق آهو
به عیش‌آباد هندستان غم پیری نمی‌باشد ^۷	که مو نتواند از شرم کمرها شد سفید ^۸ اینجا
کمتر نیم از قیصر و فغفور که من هم	در هند سیه‌بختی خود شاه سلیم

۱. د: - نواب. ۲. ص: - از اوست. ۳. ص: چینی. ۴. ص: نرم. ۵. ص: افتاده‌اند. ۶. س، د: بسکه ... گل است. ۷. ص: نمی‌ارزد. ۸. ص: سپید.

سالک یزدی^۱ و سالک قزوینی

هر دو همعصر بودند. در عهد شاهجهان پادشاه، کوس سخنوری می‌نواختند. در تلاش سخن و کوشش معنی‌یابی، هر دو استاد فن و کامل عیار بودند.^۲ اما غیرت این قدر نداشتند که یک تخلص را دو کس چرا اختیار کرده‌اند، مگر قحط تخلص بود.^۳ این چند بیت^۴ از سالک یزدی، ایراد می‌یابد:

- شکست شیشه خاطر ز ساغر م پیداست	چو لاله داغ دل از کاسه سرم پیداست
جواب نامه من غیر ناامیدی نیست	ز دست سودن بال کبوترم پیداست
- از بس به دشت کرده‌ام آشفته نالها	چون زلف دلبران شده شاخ غزالها
- در دور رخت زلف به صد قیمت جان است ^۵	دیوانه ز بس پُر شده، زنجیر گران است
- عجب مدار که طوطی شود شریک هما	شکر ز درد تو در استخوان سر دارم
ز دست کینه ^۶ ناخن مدد نمی‌خواهم	به‌رنگ غنچه به دل شوق جامه در دارم
- از ما به اسیران بلا ^۷ باد بشارت	کز بیضه به یک منزلی دام رسیدیم
- صحبت ما عاقبت با دوست درخواهد گرفت	ما سراپا خار خشکیم، او سراپا آتش است

سالک قزوینی:^۸

- کبک از حیرت رفتار قیامت‌زایش	بسکه استاده به ره، ریخته خون در پایش
- بیرون نرود مرد ز قید هنر خویش	طاوس اسیر است به گلدان پر خویش
- استخوان من و مجنون به تفاوت بردار	ای هما! چاشنی درد فراموش مکن
- چین بر جبین ز جنبش هر خس نمی‌زنند	دریادلان چو آب‌گهر آرمیده‌اند

سایرای^۹ مشهدهی

در هند نیامده. چند بیت او از بیاض میرمعز موسوی خان^{۱۰} سواد برداشته. ازوست:

۱. د: ایزدی. ۲. س: - بودند. ۳. ص: - مگر... بود. ۴. ص: این شعر.
۵. س: از آن است. ۶. ص: ل: یکسر، م: کمتر. ۷. ص: ل، م: قفس.
۸. ص: من اشعار آبدار سالک قزوینی، پاره‌ای از سالک یزدی خوش است. ۹. ص: ل، م: سایر.
۱۰. ص: معز فطرت.

- پرتو عمر چراغیست که در بزم وجود
- میخانه‌ها ز گردش چشمش^۱ خراب شد
- چون گرفتاری تن^۲ دید محبت، فرمود
به نسیم مژه برهم‌زدنی خاموش است
خُم گردباد بادیۀ اضطراب شد
که دگر دام نسازند و قفس نفروشدند

قافلان بیگ سپاهی^۳

خوش فکر بوده. همراه ایلچی هند به ایران رفته، با صائب و غیره شعرای آنجا صحبت داشته. یک بیت صائب را بالمشافهه تحسین کرده، به هند آورده، پیش محمد علی ماهر نقل کرد، و ایشان پیش فقیر^۴.

صائب

مجنون به ریگ بادیه غم‌های دل شمرد یاد آن زمانه‌ای که غم دل حساب داشت
اشعار مرزا صائبا ازین هم بلندتر است، اما این عزیز را همین خوش آمده.^۵

من اشعاره:

- رسید یار من از گرد راه و می‌خواهم کمر گشاید و خنجر به من حواله کند
- شد سفید از گریه چشمم، بسته شد راه نظر رشته کی از پنبه نمناک می‌آید برون؟
- از آن میان که تو داری، گذشتن آسان نیست ز دجله گر گذری، آب تا کمر باشد

حاجی محمد اسلم سالم تخلص^۶

از نوکران عمده اعظم شاه عالیجاه است.^۷ خوش فکر^۸ و معنی‌یاب است. این بیت، آینه خیال بلند اوست:

بیندد برقفا ادبار دست جور ظالم را همان پیش است پیکان از هوا چون تیر برگردد^۹

۱. د: چشمت.

۲. د: من.

۳. ص: سنائی تخلص.

۴. ص: اما بیت، موجب آفرین است، این است.

۵. ص: - اشعار مرزا صائب... من اشعاره.

۶. ص: حاجی محمد جان عرف سلیم.

۷. ص، م: - از نوکران ... است.

۸. ص: بسیار خوش فکر.

۹. ص: معانی.

۱۰. د: می‌گردد.

فقیر سرخوش نیز به قصد این معنی، قصد کرده،^۱ بلکه تیری بر سرش زده:^۲
با بزرگان بی ادب تیری مزین سوی فلک وقت برگشتن بُود پیکانش آخر سوی تو

حکیم سعیدا^۳

صاحب این شعر است و خوش فکر:
در انتظارت ای ثمر دل! شکوفه وار چشمم سفید گشت و تو در دیده بوده ای

محمد صالح ستار^۴

به طرف بنگاله به سر بُرده. بسیار خوش اداست. ازوست:^۵
کبابم می کند در می پرستی همت مینا که گر یک ساغرش کمتر دهی، زَنار می بندد^۶

مرزا^۷ سنجر

خوش فکر و صاحب تلاش بوده. از اوست:^۸
چشم بر رهند می خواران که کی باران شود ابر می خواهند مستان، خانه گو ویران شود
از آب زر به خنجر شیرویه نقش بود کین^۹ را نسب به تیشه فرهاد می رسد
داغم به نمک خشک شد و زخم به الماس آگه کن ازین تجربه مرهم طلبان را
تیره بنشینی^{۱۰} گرت خالیست از روغن چراغ کلبه فقر و قناعت را بُود^{۱۱} روزن چراغ

سیاح^{۱۲}

صاحب همین بیت است و بس. دیگر از وی شعر خوب به گوش نخورده:^{۱۳}
دل بی عقده در جمعیت سامان نمی باشد صدف را تا بود گوهر، لب خندان نمی باشد

۱. ص: به شوق این معنی، قصدی کرده.

۲. ص: محمد صانع سیار.

۳. در حاشیه «س»: زَنار ساغر: موج پیاله شراب (رشیدی).

۴. د، م: مرزا. ۵. س: - از اوست.

۶. ص: فقر و غنا را بس بُود. ۷. ص: + تخلص.

۸. ص: رسانده. ۹. ل: سیدا.

۱۰. ص: به طرف بنگاله بود. این بیت از اوست.

۱۱. ص، م: کاین. ۱۲. ص: منشینی.

۱۳. د، ص: - دیگر... نخورده.

میرسیدعلی سید تخلص

در ولایت با میرمعز همطرح بود. مشق او را کم از مشق میر نتوان گفت. از فکرهای^۱ اوست:

- از باده برفروخته حُسن فرنگ را
- در بحر وجودش دو جهان نقش بر آب است
معماری اقلیم دل ما نتوان کرد
- نموده می شفقی چهره فرنگ ترا
- فتد گر جانب صحرا گذر آن شوخ سرکش را
به قدر خویش در هر نشئه هر کس عالمی دارد
- خوش آن ساعت که بینم در کنار خویش جایش را
نیام غافل پس از مردن کند گر جلوه بر خاکم
فرنگی زاده‌ای در اصفهان دل برده^۲ از دستم
- ز بس دلها روند از خود ز شوق گفتگوی او
نگارین کی شود سید! کف دریادلان هرگز
- به صحرایی که یار^۳ از جلوه گرداند عنانش را
مرا افکند وحشت‌های عشق او به صحرایی
- چسان آرم در آغوش آن بت گیسومسلسل را
- حُسن را فتراک گیرایی به دست انداز اوست
- هرکجا گردد شکارافکن، قیامت می‌شود
- این^۴ چه رنگ است که از عکس گل رخسارت

خطش به‌شیشه کرده پریزاد رنگ را
با هستی او هستی ما موج سراب است
چندان که درو دیده کند کار، خراب است
به نازبالش گل تکیه داد رنگ ترا
کند گلگون پریدن‌های رنگ لاله ابرش را
سپهری چون حباب می نباشد رند می‌کش^۵ را
چو گل وا کرده باشم غنچه بند قبایش را
جواب از دل طپیدن می‌دهم آواز پایش را
که هند^۶ از تیره‌بختی‌های من باشد حنایش را
صدای پا به گوش آید چو جانان در سخن باشد
حنای پنجه مرجان ز خون خویشتن^۷ باشد
جواهر سرمه سازند آهوان ریگ روانش را
که از مژگان شیران سبزه باشد آهوانش را
که نتواند به خود هم‌خوابه دید از ناز محمل را^۸
شوخ چشمان را رگ گردن کمند ناز اوست
شور محشر گوش بر آواز طبل ناز^۹ اوست
جوهر آینه ابری شفق آلوده شود

۱. ص: زاده‌های طبع.

۲. س، د: سرکش.

۳. د: برد.

۴. ص: بند.

۵. ص: کوهکن.

۶. د، ص، ل، م: ناز.

۷. د: محمل‌ها.

۸. س: باز.

۹. د: آن.

سید علی خان

خوش نویس جواهر رقم خطاب داشت.^۱ گاهی فکر سخن نیز می کرد. چون تخلص نداشت، نامش را به جای تخلص، اعتبار نموده شد.

من خیالاته:^۲

- نفسم سوخته فریاد خموشی دارم	نالهای در گرو سرمه فروشی دارم
- بیا بلبل! به آهنگی که می دانی، بکش هوایی	که از خود رفتنی در پیش دارم تا سر کویی
- من آن مرغم که آهنگ نوی در هر قفس ^۳ دارم	صفیری می کشم تا نعره واری ^۴ از نفس دارم

میر جلال الدین سیادت

در لاهور توطن داشته. صاحب فکرهای بلند و معنی یابی بوده، اما همچو من طالع شهرت و قبولیت^۵ نداشت:

- مجورفت اگر چون مور می خواهی سر خود را	مکن مقراض عمر خویشتن بال و پر خود را
- تماشای جهان اهل عدم را در نظر باشد	توان از خانه تاریک دیدن حال بیرون را
- ما لذت حیات ز غفلت نیافتیم	چون نشئه شراب که در خواب بگذرد
- نمی خواهیم که دنیا را نظر بر حال من افتد	که چون طاوس از زینت، گره بر بال من افتد
- خبر ز زنده دلی نیست اهل مدرسه را	که دل بسان مگس در کتاب می میرد ^۶
- چو آفتاب لب بام آخر وصل است	رسید بر سر ناخن حنای عشرت ما
- مگر ستاره بختم شرار کاغذ بود	که تا نسوخت مرا، از سرم گذار نکرد ^۷
- مست ساغر به کف انجمن تصویرم	که ز خود پیشتر از باده کشیدن رفتم ^۸
- جدا از قید آرامی ندارد جان محزونم	به چشم حلقه زنجیر باشد خواب مجنونم

۱. ص: - جواهر... داشت.

۲. ص: از اوست.

۳. ص: تو در زید نفس.

۴. ل، م: نعره داری.

۵. ص: - و قبولیت.

۶. د: می ریزد.

۷. ص، ل، م: بر سرم نکرد گذار.

۸. س، د: - مست... رفتم.

ملّاسرابی^۱

در عهد جهانگیرشاه^۲ به هند آمده. مرد خوش طبع و خوش فکر بوده. روزی در مجلس نوّاب قلیچ خان حاضر شد. نوّاب فرمود که: ملّاسرابی! ما هم فکر می‌کنیم شعرهای ما را شنیده‌ای. عرض کرد: عنایت فرمایند مستفید شوم. فرمود که: سفینه خاص^۳ مرا بیارند. به دست گرفت، چند غزل بی‌سر و پا و چند بیت بی‌معنی و بی‌ربط برخواند. ملّاسرابی، بعض جا دخل کرد و اظهار استادی خود نمود. نوّاب برآشفته و زبان به فحش و دشنام گشود. شاعر، سر فروافکنده^۴ می‌شنید^۵. بعد از آن برخاسته و گفت^۶ که: نوّاب سلامت! این نثر نوّاب به از نظم نوّاب است.

از جمله اشعار او یک رباعی به نظر درآمده، به خاطر است:^۷

در چشم ترم رنگ^۸ جهان برق سراب است تا دیده بهم برزنم این خانه خراب است
مژگان من از گریه بسیار فروریخت آخر فند آن نخل که نزدیک به آب است

حکیم سرمد

مجدوب وضع سر و پا برهنه بود. به مذاق تصوّف، آشنایی تمام داشت و گاه گاه فکر رباعی می‌کرد. داراشکوه، خلف شاه جهان، از راه موحدی او را دوست می‌داشت. پیش بادشاه، تعریف او کرد. خلیفه الهی، عنایت خان آشنا را برای تفتیش حال و تحقیق کشف و کرامات او فرستاد. خان مذکور آمده او را دید و باز به خدمت بادشاه رفت و اظهار احوال او به این^۹ بیت نمود:

بر سرمد برهنه، کرامات، تهمت است کشفی که ظاهر است درو، کشف عورت است

در اوائل جلوس عالمگیرشاه^{۱۰} به سبب اتهام^{۱۱} عریانی، به فتوای علمای زمان، به قتل رسید.

۱. د: شرابی. ۲. د: بادشاه. ۳. د: ص: - خاص.
۴. ص: فرو برده. ۵. د: می‌نشیند. ۶. ص: عرض کرد.
۷. ص: از اشعار او دیگر رباعی به نظر افتاده. ۸. د: ریگ. ۹. ص: یک.
۱۰. ص: عالمگیری. ۱۱. ص: الحاد.

رباعی

- سرمه! چه طلسم را که در وا کردم^۱ در شام، دریچهٔ سحر وا کردم^۲
هرچند که خواب را ز سر وا کردم دیدم همه خواب تا نظر وا کردم^۳
- هر کس که سر حقیقتش باور شد او پهن تر از سپهر^۴ پهن‌آور شد
ملا گوید که بر فلک شد احمد سرمه گوید فلک به احمد در شد
- سرمه که ز جام عشق مستش کردند بالا بردند و باز^۵ پستش کردند
می‌خواست خداپرستی و هشیاری مستش کردند و بت پرستش کردند

محمد افضل سرخوش

خادم درویشان، بل^۶ خاک پای ایشان، محمد افضل سرخوش، از خانه‌زادان شاه عالمگیر است. یک‌چند در عالم جوانی در پی دنیا و دولت و تلاش منصب و جاه و جاگیر،^۷ سرگردانی بسیار کشید.^۸ آخر به توفیق‌الله، در شاه‌جهان‌آباد، گوشهٔ عزلت اختیار نموده، خدمت درویشان را سرمایهٔ سعادت دانست.^۹

من کلام مصنفه:^{۱۰}

نیست در عالم بهشتی بهتر^{۱۱} از خلوت مرا دوزخی نبود بتر از گرمی صحبت مرا
دولت بیدار عرفان داد حق نعم‌البدل کرد گر^{۱۲} گردونِ دون، محروم از دولت مرا
به کرم الهی، اکثر عزیزان کامل را که در این عصر بودند دریافت، و با جمیع خوش‌خیالان، که در این عهد،^{۱۳} کوس سخنوری می‌نواختند، صحبت‌ها داشت و استفاده‌ها نمود، اما اعتماد هیچ کمالی بر خود ندارد. مگر گاهی به خاطر^{۱۴} می‌گذرد که با

۵. ص: خواندند سرافرازی.

۴. د: زمین.

۱- ۳. ص: کردیم.

۷. ص: در پی دولت دنیا.

۶. ص: بلکه.

۹. ص: پنداشت.

۸. ص: + و تلاش منصب، نتیجهٔ پریشانی دانست.

۱۲. د: اگر.

۱۱. ص: خوشتر.

۱۰. ص: - من کلام مصنفه.

۱۴. ص: خواطر.

۱۳. ص: زمان.

صاحب کمالان آمیزش داشته‌ام، هرآینه بی نصیب نخواهم بود و جمال هم‌نشینان اثری کرده باشد. چنانچه مرزا صائب فرماید:

اگرچه نیک نی‌ام، خاکپای نیکانم عجب که^۱ تشنه بمانم، سفال ریحانم

گفته‌اند که: شناخت^۲ عارف و شاعر و خواننده اصول موسیقی باخبر و غیره صاحب کمالان بسیار دشوار است، مگر تحقیق شود که با کدام کامل^۳ صحبت داشته و اختلاط ورزیده، قیاس حال او نیز از آن عزیز کنند که اگر کامل است، این نیز بی نصیب نخواهد بود،^۴ چنانچه مولوی گوید:

گر تو شناسی کسی را از ظلام بنگر او را کوش سازیده امام^۵

چند شعر از زاده‌های طبع ناقص خود نیز می‌نگارد که باری از این وسیلت در شمار عزیزان می‌باشد:

هوشیاری را حجاب یار می‌دانیم ما	ببخودی را ^۶ بزم بی‌اغیار می‌دانیم ما
تیز می‌سازد به قتل عاشقان شمشیر را	این قدر هم رحم ازو ^۷ بسیار می‌دانیم ما
چنین گر می‌گدازد ضعف جسم ناتوانم را	حبابی می‌تواند آسمان بستن ^۸ جهانم را
تبخاله نیست در شب هجران ز تب مرا	کز فرقت تو خیمه زده جان به لب مرا
کجا فقیر به دل جا دهد توانگر را	زمین فرو نبرد همچو قطره گوهر را
کجاست دیده جویای و ^۹ ره کجاست ترا ^{۱۰}	و گرنه هر مژه انگشت ره‌نماست ترا ^{۱۱}
مبند دل به زر و مال این جهان سرخوش!	به هر دو دست، صدف‌سان می‌چسپ گوهر را
پیموده‌ایم بسکه ره گل‌زارها	از فرق ما چو شانه گذشتست خارها
آیین‌ه‌دار حُسن بُود ذره ذره‌ام	گشته سپند آتش خود چون شرارها
کنم ز باده گوارا به دل غم او را	توان به آب فروبرد تلخ‌دارو را

۱. د: چگونه. ۲. ص: سیاحت.

۳. ص: کوس سازنده انام. د: کوست سازنده امام.

۴. د: ببخودیها. ۵. د: زخم را.

۶. ص: مرا. ۷. ص: مرا.

۸. ص: - که اگر... بود. ۹. ص: فرماید.

۱۰. د: باشم.

۱۱. ص: ل، م: گشتن. ۱۲. ص: م - و.

چه گفتگوی که چشمش نمی‌کند با من
 - نَفْس را غالب چو بینی، از لباس تن برآ
 - نظری بر گل شب‌نم زده افتاد مرا
 - ز چشم شوخ کردی تیره روز لاله و گل را
 - نیست ذوق گفتگو طبع مآل‌اندیش^۲ را
 - نیستم آزاد از قید خطش هر جا روم
 - عمر چون تصویر، صرف رازپوشی شد مرا
 - شکوه پادشهان است کشتگان ترا
 - کوزه دولا ب شد هر دانه‌اش
 - منعمان را حرص زر باقیست تا روز شمار
 - رشته‌داری در^۴ تعلق ساز نقص^۵ عزت است^۶
 - رام گشته وحشی مطلب به ناکامی مرا
 - نیست شاهی جدا ز فقر که طبل
 - تا مرا یک پای ثابت در طریق یار گشت
 - بیهوده دل زهدکشان وسوسه‌ناک است
 از خوشه انگور عیان شد که درین باغ
 - یک دشت خار در کف پای هوس شکست
 - شریک صاف^۹ دلان‌اند خائشان در رنج
 - غنچه‌ای ترسم به راه نازنینم بشکند
 - بُود واعظ ز علم باطن اعمی^{۱۱}
 - ای حشر به خاک من بیتاب چه شور است؟

ازو پیرس^۱ که داند زبان آهو را
 راهزن چون تیغ بردارد، ز پیراهن برآ
 آمد از زخم نمک‌سوده جگر یاد مرا
 به خاک سرمه کُشتی شعله آواز بلبل را
 می‌کنم چون خامه خود پامال^۳ حرف خویش را
 چون قلم پایم ز خود پیدا کند زنجیرها
 هر دو لب چسبیده مشق^۴ خموشی شد مرا
 جنازه تخت روان است کشتگان ترا
 بسکه گرید سبحة بر تقوای ما
 تشنه آخر تشنه خیزد گر کشد دریا به خواب
 نغمه تار رگ گوهر، شکست قیمت است
 بخت من چون چشم آهو در سیاهی روشن است
 گویم ار پوست‌کنده کشکول است
 پای دیگر گرد آن از شوق چون پرکار گشت
 از یک قدح باده حساب همه پاک است
 شیرازه جمعیت دلها رگ تاک است
 کو شعله‌ای که^۷ کار ز سوزن گذشته است^۸
 شکست آینه زخمی به روی تمثال^{۱۰} است
 برگ گل در زیر پایش کم ز لخت شیشه نیست
 که چشمانش چو عینک در کتاب است
 بُردست همین لحظه مرا خواب، چه شور است؟

۱. س، ص: می‌پرس. ۲. د: مآل‌اندیش.

۳. د: نقص. ۴. ل: عزلت.

۵. افزوده از «د» و «ص». ۶. س، د: صاحب.

۷. ص: مُهر. ۸. ص، ل، م: از.

۹. د: گو شعله را که.

۱۰. س، د: نمناک. ۱۱. د: اُمی.

در همه دیوان او یک مصرع برجسته نیست
 پای چراغ حُسن تو بخت^۲ سیاه ماست
 کی حقّ این نبات ز حقّ نمک کم است؟
 زخم دهان پرگله را لقمه مرهم است
 به پشت بام، دوبالا صدای پا گردد
 سخن هر دو لب یکی باشد
 نغمه از بس نارسایی چون گره در تار ماند
 دانه از حیرت چو مغز پسته در متقار ماند
 نی چو گیرد وصل با پیکان، خدنگی می شود
 جوهر شمشیر نازش پیچ و تاب ما بُود
 عرصه کونین یک گام از شتاب ما بُود
 که بالا شام^۹ گر شد، صبح^{۱۰} در زیر زمین باشد
 سرت چون گردد از مستی، جهان گرد سرت گردد
 که گر من خاک گردم، گرد دامن تو خواهم شد
 که گر ناخن زنی بر ساغر گل، در صدا آید
 خوشه را چندین شکم داد و به هر یک دانه داد
 غنچه سان اندر^{۱۲} گره خود را چو گوهر بسته اند
 گل گریبان دریده می آید
 لخت های دل به یک جا جمع شد، گل ساختند

- از ورق گردانی دوران کسی وارسته نیست
 - از دامن وصال جدا نیست دست عشق
 - شیرینی سخن به رعایت مقلّم است
 ز احسان ببند رخنه دیوار دشمنی^۳
 - بر اوج جاه، دماغ هوس^۴ رسا گردد
 - کفر و دین متفق به وحدت اوست
 - ساز بزم عشرت ما بی رُخت از کار^۵ ماند
 تا نظر بر حُسن صیادم فتاد از زیر دام^۶
 - ساز هم در چنگ پردل، ساز جنگی می شود
 - رونق بیداد او از اضطراب ما بُود
 برق پیش وحشت ما پای خواب آلوده است
 - تنزل پیشه کی^۷ از تیره روزیها حزین^۸ باشد؟
 - زمین و آسمان در می کشی فرمان برت گردد
 - محال است این که بعد از مرگ هم دست از تو بردارم
 - چنان بی روی او آماده شیون بُود گلشن
 - رزق را روزی رسان مقدار هر پیمانده داد
 - از زر و مال جهان، عریان تنان وارسته اند^{۱۱}
 در عدم هم ز عشق شوری هست
 - ناله ما صورتی بگرفت،^{۱۳} بلبل ساختند

۲. ص: دست.

۱. د: از.

۳. ص: فروستی؟ س، د: دوستی. ضبط، مطابق «ل» و «م» است.

۴. ص: غرور دل.

۵. ص: ز نگار. ۶. ص: جام.

۷. س، ص: تنزل پیشگی. ضبط، موافق «ل» و «م» است.

۸. س، د: جز این. ۹. س: صبح. ۱۰. س: شام. ۱۱. ص: آسوده اند.

۱۲. ص، م: غنچه چینان در گره. س، د: در گره خود را همچو. ضبط، مطابق «ل» است.

۱۳. س: + صور. د: + و.

خطّ او شد سبزیی کز بخت ما برداشتند
 آنچه کم از طاقت ما شد، به تمکیش فزود صبر
 - مردم و از جستجوی او نیاسایم هنوز
 - بسکه از نامحرمان پوشیده دارم راز خویش
 - نبندد در دلم صورت، تمنای خط و خالش
 - چسان برخواند آن مه، نامه مشتاق^۲ دیدارش
 - بر دهن دست گذارد ز ادب گل به چمن
 - رنگ صد بسمل طپیدن ریختی در جان برق
 سینه سوزان محبت را به چشم کم مبین
 - ظلمت زدای هستی من شد ضیای^۵ دل
 - بسکه بگدازد ز شرم حُسن او^۶ رخسار گل
 زیب خویان دگر از زیور لعل و دُر است
 - کی شود از ناز با ما خاکساران چارچشم
 - دین و دنیا خورد بر هم تا که ما پیدا شدیم
 - افغان من خبر دهد از حال خسته ام
 - یاد ایّامی که از رنج تو راحت داشته ام
 عشوهر دم چشمکی میزد ز شوخی سوی من
 یاد ایّامی که شوقم خودسری ها می نمود
 - تا ز حرف جستجویش دم زدم
 - جنبش لب در حدیث عشق پُر بی لطف بود
 راحتی گر یافتم سرخوش! به عزلت یافتم
 - سکوت داد نشاط دگر درین چمنم

دود دل آمد به روی کار و کاکل ساختند
 ما بردند^۱ در چشمش تغافل ساختند
 می دود چون ریشه زیر خاک، اعضايم هنوز
 همچو خط سر تا به پایم سرمه آواز خویش
 ز شوخی نقش بر آب است در آینه تمناش
 که خط را همچو ظلمت محو سازد نور رخسارش
 که^۲ به گوش تو کند عرض پشیمانی^۴ خویش
 درگرفت از شعله شمع رخت دامان برق
 هر شراری دارد اینجا در بغل سامان برق
 گشتم نهان به رنگ گهر در صفای دل
 عطر ماند در کفش، چپند چو در گلزار گل
 بر لب بس رنگ پان و گوشه دستار گل
 آنکه می پوشد ز گرد سرمه در گلزار چشم
 از میان این دو کف همچون صدا پیدا شدیم
 بر تیر آه، نامه احوال بسته ام
 بر دم شمشیر می خفتم، فراغت داشتم
 من هم از پرواز رنگ خود اشارت داشتم^۷
 می زدم بر نقش پایت بوسه، جرأت^۸ داشتم
 چون دو لب کونین را برهم زدم
 از طپیدن های دل با او حکایت داشتم
 داشتم تصدیع گر با خضر صحبت داشتم^۹
 سخن به خنده بدل شد چو غنچه در دهنم

۱. د: + و. ۲. ص: پرشوق.

۵. س، د: صفای. ۶. د: آن.

۸. ل: - یاد ایّامی... جرأت داشتم.

۳. ص: گر. ۴. د: پریشانی.

۷. افزوده از «ل».

۹. د، ص، م: - عشوهر... داشتم.

- ز بس شرم تو ریزد رنگ خاموشی به کام من
 - ز بس از سعی^۱ دیگر گام^۲ در راه فنا دارم
 - ز آبادی فزاید شور سودا در دماغ من
 چه پروا عاشق وارسته را از آفت دوران
 - هموار ز کس نبیند آزار
 - مردم از حسرت، به پیغامی دلم را شاد کن
 سرمه چشمت گلوی عاشقان از ناله بست^۵
 هرزه نالی هایت ای دل! سخت درد سر فزود^۶
 - چو در بند سخن ماندی، هوای عیش پیدا کن
 - به صحرایی مرا بُردست حُسن بی نشان او
 - گران است از نراکت، نشئه می بر دماغ او
 مزاجش تاب شور نعره مستان کجا دارد
 چه پرسی ظالم از حال^۹ به خون آغشته تیغت
 - شد آب بسکه پیش رخت از حیا نگاه
 لبریز ناله گشت ز بس پای تا سرم
 - شکار افکن ازین صحرا گذر تا کرد گل رویی
 ز گرداب گهر نبود رهایی اهل دنیا را
 - کشیدم در چمن آه از غم آن گل به افسوسی
 شراب از شرم لعش بسکه هر دم رنگ گرداند

چو شمعم گر زبان جنبد، عرق باشد کلام من
 چو برق از گرمی رفتار،^۳ آتش زیر پا دارم
 سواد شهر، مشک سوده افشانند به داغ من
 که باشد آستین چون غنچه دایم^۴ بر چراغ من
 نتوان کف دست را گزیدن
 ای که می گفتی فراموشست نسازم یاد کن
 هر قدر می خواهی اکنون، جور کن، بیداد کن
 دور شو بی صبر! از پهلوی من،^۷ فریاد کن
 بسوز اوراق دیوان را چراغانی تماشا کن^۸
 که از خود رفتن مجنون بُود ریگ روان او
 ز بار رنگ صهبا بشکند چون گل ایاغ او
 که برهم می شود از قلقل مینا دماغ او
 که بر روی نمک خوابیده همچون لاله داغ او
 ریزد به رنگ اشک ز مژگان ما نگاه
 چون نی بُود به دیده زارم صدا^{۱۰} نگاه
 چو داغ لاله در خون خفت هر سو چشم آهویی
 بسا کشتی درین یک قطره آب است دریایی
 درون بیضه بلبل سوخت چون شمعی به فانوسی
 ندانم شیشه صهباست یا در جلوه طاوسی؟

رباعی

باید که به کف، دامن پیری آری

- خواهی که قدم به راه حق بگذاری

۱. س: شعر.

۳. ص: رخسار.

۶. ص: دارد سرفرو.

۹. س: خال.

۴. ص، ل: دامن.

۷. ص: ما.

۲. ص: ز بس سعی دگر هرگام.

۵. ص: را باده است. د: از ناز بست.

۸. ص: - چو در بند... تماشا کن.

۱۰. ص: دیده آرام ما.

بی‌آینه پنبه ^۱ درنگیرد هرگز	یک چند اگر در آفتابش داری
- از باده مرا فزون شود عقل و شعور	ساغر ^۲ ما را ره نشاط است و سرور
می ^۳ روشنی طبع بود سرخوش را	روغن همه در چراغ می‌گردد ^۴ نور
- در اهل جهان بُود قناعت کمتر	مادرزاد است حرص در طبع بشر ^۵
بنگر چو خورد طفل به یک پستان شیر	در دست بگیرد سرِ پستان دگر
- هرکس که بود ز سیم و زر، زیب و فرش	باشد پس مرگ ناگزیر از سقرش ^۶
بنگر چو شود جامه ^۷ زرباف کهن	سوزند در آتش از پی سیم و زرش

۱. حاشیه «س»: آتش.

۳. س: می‌گیرد.

۵. د، ص، م: سفرش.

۲. ص: نذر؟ ل: خضر، م: بلد.

۴. د: پسر.

۶. ص: خانه.

شانی تکلّو

صاحب سخن و^۱ استاد فن^۲ بود. شعرهای برجسته دارد. مثنوی در مدح شاه‌عباس، فرمانروای ایران، بسیار بتلاش گفته. شاه این بیتش پسندیده به زر کشید:

اگر دشمن کشد ساغر و گر دوست به طاق ابروی مستانه اوست

از اوست:^۳

- صد دور به هر ساعت، در شهر تو می‌گردم	من گرد سر شهری، از بهر تو می‌گردم
- عشقم چنان گداخت که موران تربتم	عضوی نیافتند که ناخن فرو کنند
دیروز توبه کردم و امشب به پای خُم	آن طاقتم نماند که می‌در سبو کنند

ملا شیدا

در اواخر^۴ عهد جهانگیری و اوایل جلوس شاهجهان به عرصه هند^۵ آمده، هنگامه سخنوری گرم داشته. شاعر پرگو و خوش‌گو، در عهد خود یگانه زمانه بود. روزی در مجلس سخنوران، ذکر این مطلع او در میان آمد، همه خوش کردند:

بسکه بنگاشته اشکم رخ کاهی از خون مژه‌ام بسته بهم چون پر ماهی از خون

۱. ص: - صاحب سخن و.

۲. د: من.

۳. س، د: - از اوست.

۴. ص: آخر.

۵. ص: - هند.

فقیر گفتم: پیش مصراع خوب نرسیده. بدیهه مطلع ساختم:

بسکه می‌ریزد سرشک از دیده‌گریان ما بسته از خون چون پر ماهی بهم مژگان ما

وقتی که این مطلع قصیده گفت:

چیست دانی باده گلگون؟ مصفا جوهری عشق را پروردگاری، حسن را پیغمبری

یاران، خوش کردند و در ترانه‌ها بستند. چون به‌سمع مبارک پادشاه دین پناه رسید، بی‌دماغ شده، زبان به تکفیر او گشاده فرمودند که:^۱ تعریف ام‌الخبائث را که حرمت آن به نص قرآنی ثابت است، چنین گفته، از ملک ما برانند.^۲ چون حکم محکم^۳ به اخراج او صادر شد، بوسیله یکی از مقربان، این قطعه گذرانیده، پادشاه را بر حال خود مهربان ساخت:

جهان‌پناها، شاه! به قدر جاه و جلال	نیافریده خدا چون ترا عدیل و نظیر
به‌وصف می‌زده سر از من این دو مصرع خوش	که گشته ورد زبان همه صغیر و کبیر
اگرچه لفظش عام است و معنیش خاص است	به‌خاص و عام بُود شهره همچو بدر منیر
چنین که می‌کش اسرار مولوی جامی	که هست گفته او دور از ره تقصیر
به‌وصف می‌ز صراحی دوباره قلقل می	به از چهار قُلش گفت و فارغ از تکفیر
مرا به کفر چه نسبت بُود که به ز منی	سخن چنین کند و هیچ نایدش به ضمیر
مرا چو شاه براند، کجا توانم رفت؟	به‌گاه راندن از کف کجا رود شمشیر؟

این بیت ملّا جامی برای استشهاد ملّا اینجا نوشته شد:

از صراحی دوباره قلقل می نزد جامی به از چهار قل است.^۴

بر قصیده حاجی محمدجان قدسی ملک‌الشعراء^۵ که گفته:^۶

عالم از ناله^۷ من بی تو چنان تنگ فضا است که سپند از سر آتش نتواند برخاست

مناظره کرده، که همه صاحب‌سخنان پسندیدند.

۱. ص: گشود که.

۲. د، ص: بر آید.

۳. ص: - محکم.

۴. س، ص، م: - این بیت ملّا جامی ... قل است.

۵. ص: - ملک‌الشعراء.

۶. گفته، این است.

۷. ص: باده.

مشهور است که شاعر ظریف طبع بی‌باک شوخ دهن^۱ هجوگو و حاضر جواب بوده. هجو استاد زمان، طالب آملی، که از امرای پادشاهی بوده، چنین گفته:

شب و روز مخدوم ما طالبا پی جیفه دنیوی در تگ است
مگر قول پیغمبرش یاد نیست^۲ که دنیاست مردار و طالب سگ است

هجو مُمسکی حکیم حاذق چنین^۳ بیان کرده:

بر کد.. نویسی از^۴ تو حاذق حاجت نبود دوی امساک

هجو میرزا امرالله، پسر خان‌خانان، که او را مُعطی می‌گفتند، گفته:

نه تنها من همی‌گویم که امرالله مفعول است خدا فرموده^۵ در قرآن که «امرالله مفعولا»

روزی در مجمع شعرا نشسته بود که اظهري، شاعر نابینا، در آنجا حاضر شد،^۶ بیتی تازه گفته بود،^۷ برخواند:

خواه با اظهري و خواه به بیگانه نشین من همین شرم تو را بر تو نگهبان کردم

شیدا گفت: مثل^۸ مشهور است که: «زن نابینا را خدا نگهبان است.»

گویند: وقتی که رایات عالیات به سیر کشمیر جلوه‌گر شد،^۹ در آنجا شالهایی^{۱۰} در ذخیره^{۱۱} سرکار جمع شده بود. حکم شد که چهارم حصّه وضع کرده به شاگردپیشه تنخواه نمایند. برات این نیز بند شد. پیش اسلام‌خان دیوان اعلی رفته اظهار ابرام نمود. یساولان بی‌حرمتش کرده، از پیش‌گاه نظر براندند، چنانچه دستارش از سر افتاد. بانگ برداشت که: نواب سلامت! عرضی دارم، برای خدا بشنوند.^{۱۲} چون نزدیک بردند، گفت: عزّتی که در دیوان شما یافته‌ام، شما هم در دیوان ما^{۱۳} خواهید یافت. نواب خندیده، براتش را از دست او برگرفت و بر وی دستخط^{۱۴} معافی کرد. اگرچه اشعارش

۱. ص: - بی‌باک شوخ دهن.

۲. ص: آمد بجا. د: آمد بجای.

۳. ص: + وجه. ۴. د: از. ۵. ص: گفته است. ۶. ص: گشت.

۷. ص: که تازه ایراد یافته بود. ۸. ص: + هندی. د: سعدی.

۹. ص: تشریف بُرد. ۱۰. د، ص: شالی کهنه.

۱۱. د، ص: - ذخیره. ۱۲. د، ص: بشنوید. ۱۳. د، ص: من.

۱۴. ص: براتش را خطّ معافی دستخط کرد. د: بر براتش دستخط معافی کرد.

مشهوراند، اما این چند بیت خوشگاه میرمعز قلمی گردید:^۱

- مرا نیاز، ترا ناز، هر دو می‌زیبد^۲ چنانچه زیر و بم ساز هر دو می‌زیبد^۳
- چون غنچه دل ز دوست جدا شد گره مرا مژگان بهم چو بند قبا شد گره مرا
- پنجه اهل سخا بر جانب دست گدا وقت رفتن غنچه است و وقت^۴ برگشتن گل است
- مرد غم را ز طرب تازه دماغی نبود خانه آتش زده محتاج چراغی نبود
- ساده‌لوحی که به یک غمزه دلم^۵ شیدا کرد آن قدر مشق ستم کرد که خط پیدا کرد
- بر سر زلف تو تنها دل من مایل نیست هر که این سلسله را دید، جنون پیدا کرد
- تو از تمکین، من از حیرت، نه ایمانی، نه تقریری بدان ماند که هم‌بزم است تصویری به تصویری
- عشق با حسن است در هر جا به هر صورت که هست حلقه گردد طوق قُمری گر شود در چوب^۶ سرو
- اگر گیسو برافشانی، هوا در مشک تر پیچی وگر رخساره^۷ بنمایی، شب ما در سحر پیچی
- فسونگر داند آن خاکی^۸ که از وی بوی مار آید شناسم بوی زلفت را اگر در مشک تر پیچی
- خورم ز دست غمت خون ناب را تنها چنانچه می‌کش مفلس، شراب را تنها
- گهی به روی تو و گه به سوی گل نگرم کند مقابله کس چون کتاب را تنها؟
- چو عندلیب بخواند کتاب خنده گل تبسم تو بود انتخاب خنده گل
- جفا نگر^۹ که به دیوان عشق می‌طلبند ز آب دیده بلبل، حساب خنده گل
- به عشق خواب طلب می‌کنی، برو غافل به کارخانه مخمل که خواب می‌بافند
- یک ابر هم نیامده با چشم تر که ما یک لاله سر نکرده به داغ جگر که ما
- گل خنده این قدر نکند روز و شب که تو بلبل ننالد این همه شام و سحر که ما
- شهید حسرت^{۱۰} آغوش^{۱۱} ای نازک‌بدن! گشتم به جای موی سر در ماتمم، بند قبا بگشا

۱. د، ص: - اگرچه... گردید.

۲. د، ص: می‌زیبند.

۳. د، ص: می‌زیبند.

۴. د، ص: غنچه و هنگام.

۵. د، ص: ساده لوحی هنگامی دل ما.

۶. د، ص: جیب.

۷. د، ص: رخسار.

۸. د، ص: رازی.

۹. د، ص: مکن.

۱۰. د، ص: حیرت.

۱۱. د، ص: آغوش تو.

شادمان

از سلاطین زاده‌های قوم ککهر است. ملک ایشان مابین پنجاب و حسن ابدال است.^۱
 منصب ترک نموده در وطن گوشه‌انزوا اختیار کرده.^۲ طبعی درست داشت. دیوانی
 به طرز قدما^۳ ترتیب داده. اما آنچه در صاحب سخنان مشهور است، این بیت است:^۴
 شاخ شکسته گل ندهد،^۵ لیک زلف یار هر جا شکست خورد، گل آفتاب داد
 روزی، شیخ عبدالعزیز عزت داروغه،^۶ عرض مکرر^۷ در پیش فقیر نقل کرد: که
 پادشاه عالمگیر، امروز از من پرسید^۸ که: شادمان، سوای این بیت، شعر دیگر هم خوب
 دارد. بنده عرض کردم که یک بیت نیز دیگر گفته، برجسته و تلاشی است:
 جز من کسی دگر ز سلاطین روزگار سدی به روی بحر ز گوهر نبسته است
 فقیر گفت: پادشاه عالمگیر، شعر فهم به نسبت جهانگیر نبود و آلا می‌دید که کار
 به کجا می‌کشید. چه طور شعری است، فخریه^۹ بی‌مزه باز به حضور پادشاهان خواندن.
 شیخ تأمل کرد و گفت: «فلانی! راست می‌گویی، خطای عظیم بود.

شوقی

از وی، غیر این بیت به گوش نخورده:
 اسیر عشق و گرفتار قید تقدیرم چو شیر از دو طرف می‌کشند زنجیرم

میر محمد هادی شرر تخلص

در این عصر در ایران، هنگامه سخنوری را گرم دارد و شعر عارفانه می‌گوید:^{۱۲}
 به یاد نوگلی^{۱۳} چون غنچه شب دلتنگ بشستم سحر چو جیب صبرم چاک شد، خود را همان دیدم

۱. ص: پنجاب است، حسن اندیشه بود. ۲. ص: گزیده. ۳. ص: - به طرز قدما.
 ۴. ص: همین یک بیت است که برابر با هزار توان گفت. ۵. ص: ندمد.
 ۶. ص: - داروغه. ۷. ص: - عرض مکرر. ۸. ص: پرسیدند.
 ۹. ص: - فخریه. ۱۰. ص: بانگ زد. ۱۱. ص: می‌گویند.
 ۱۲. د، ص: + از او نیز یک بیت بر گوش خورده. ۱۳. ص: تو یکی.

فقیر سرخوش نیز از این قبیل، بیتی رسانده، به حسب تقریب، ایراد می‌نماید:^۱
دست در دامن معشوق زدم دوش به خواب دامن خود به کفم بود چو^۲ بیدار شدم

شرف‌الدین حسین

ازین عزیز هم^۳ یک بیت به ما رسیده:
حیرت، نظر نکرده چشم سیاه کیست؟ شور جنون، صدای شکست کلاه کیست؟

شریف ترشیزی

از وی، این رباعی یادگار است:
پوشیدن چشم من به دیدن ماند بر پای نشستیم به رفتن ماند
پابند به هیچ مانده‌ام بر سر راه چون حرف که بر زبان الکن ماند

شعیب

از او دو بیت به نظر درآمده. خوش فکر است:
لبت ز خنده نمک بر جراحت جان ریخت نمک ز تنگی جا^۴ از لب نمکدان ریخت
زمانه دفتر اوصاف حُسن یوسف را ز شرم حُسن تو برد و به چاه کنعان ریخت^۵
بسیار صاحب تلاش و خوش خیال بوده و معنی‌های تاره و نازک می‌بندد. دیوانش در ایران شهرت دارد:

- همچو گندم به عدم زاد سفر می‌بندم	- نان ته کرده خود را به کمر می‌بندم
- از بهر قطع کردن نخل حیات تو	- چون اره‌ای دو سر ^۶ ، نَفَس اندر کشاکش است
- خطی که به یاقوت تو نظاره پسند است	- گردیست که از آمدن خنده بلند است
- شهادت نامه ما قاصد دیگر نمی‌خواهد	- برد مکتوب ما را چون دم تیغ تو برگردد
- خانه ما کم از فناکده نیست	- چشم عنقا چراغ خلوت ماست

۱. د، ص: - به حسب... می‌نماید. ۲. د: که. ۳. ص: از او هم. د: از این هم.

۴. د: بر. ۵. ص: - زمانه ... ریخت. ۶. د: دم.

- دور از چشم تو نگشاید دل از بستان مرا
- عیار رنگ عاشق گردد از بخت سیه کامل
- در شهر فنا با خاک، یکسان بود از پستی
- سواد هند را میخانه اندیشه می دانم
- در از بیگانگی شوخی به روی آشنا بنده
- نیست از حسرت^۲ دیدار تو چشمم خالی
- آماده فنا نکند زندگی قبول
- فزون گشت از سواد خط، فروغ حُسن جانان^۴ را
- غریق بحر وحدت، جلوه کثرت نمی بیند
- رشته نظاره خودبین کم از زُئار نیست
- چون دو ناخن هر دو عالم را بهم آورده اند
- بُود موج تبسم جنبش گهواره نازش
- نمانده است نشانی به غیر نام ز من
- می نماید ترکش پر، تیر نرگس دان^۱ مرا
طلای زعفران را جبهه هندو محک باشد
پی داخل شدن چون شمع دزدیدم قد خود را
حنای پای سبزان^۳ را می ته شیشه می دانم
که از وحشت به شام دیده آهو حنا بنده
نم اشکم چو هوا گشت، نگه می گردد
دست رد است رعشه پیری حیات را
صف این مور، میل سرمه شد چشم سلیمان را
به زیر آب نتوان دید موج روی دریا را
چشم پوشیدن ز خود، خود را مسلمان کردن است
عاشقان تا خار را از پای خود بیرون کنند
خبر از گریه ام آن طفل بی پروا کجا دارد؟
مرا کسی که به بزم تو بُرد، نامم بُرد^۵

۱. ص: نرگستان.

۲. د: شیران.

۳. د: حیرت.

۴. ص: خوبان.

۵. د، ص: - غریق بحر وحدت... نامم بُرد.

میرزا^۱ محمدعلی صائب تبریزی^۲

در ملک اصفهان، کوس رستمی بنواخته،^۳ در تمام عالم، آوازه^۴ اشعار گوهرعیار خویش انداخته. از زمانی که زبان به سخن^۵ آشنا شده، چنین معنی یابِ خوش خیال بلندفکر بر روی عرصه نیامده. در حین حیات، دیوانش مشهور و اشعارش عالمگیر بود. خوندگار روم و غیره بادشاهان در نامه های خود از والی ایران، درخواست دیوان او می کردند و شاه به رسم تحفگی و^۶ هدایا می فرستاد. در عهد شاهجهان بادشاه به هند آمده، چندی با ظفرخان در کابل بوده، همراه او تا دکن^۷ سیر کرده، باز به اصفهان رفت. با نواب جعفرخان نیز دوستی داشت. از ولایت، این بیت به نواب نوشت:

دورستان را به احسان^۸ یاد کردن همت است ورنه هر نخلی به پای خود ثمر می افکند

نواب، پنجهزار روپیه، صله این بیت به وی فرستاد.

قدرت سخن آفرینی و حدت طبع به حدی داشت، که روزی، راقم،^۹ که یکی از شاگردان اوست، مصرعی مهمل طور گفته آورده:

از شیشه بی می، می بی شیشه طلب کن

۱. د، ص: مرزا.

۲. ص: - تبریزی.

۳. ص: + شهرت.

۴. ص: که سخن به گوش.

۵. ص: به رسم تحفه.

۶. د، ص: دکن.

۷. ص: بخشش.

۸. ص: عامل.

۹. ص: می نواخت. د: می نواخته.

صائب، بدیهه پیش مصرع رساند:

حق را ز دل خالی از اندیشه طلب کن

وقتی که با یاران در راهی می گذشت، سگی نشسته دید. حالت سگ این است که در وقت ایستادن، سرنگون، و هنگام نشستن، سربلند می باشد. مصرع بر زبان راند:

سگ نشسته ز استاده سرفرازتر است

بعد از آن بی تأمل پیش مصرع رساند:

شود ز گوشه نشینی فزون رعونت نفس

در پیش مصرع مطلع بابا فغانی تصرفی کرده، که مستحسن جمیع سخن سنجان گردیده:^۱

بابا فغانی

به بوی صبحدم، نالان^۲ به گلگشت چمن رفتم نهادم روی بر روی گل و از خویشتن رفتم

صائب

به بوی صبحدم گریان چو شبنم در چمن رفتم نهادم روی بر روی گل و از خویشتن رفتم

همچنین کارستانهای بسیار^۳ در سخن کرده. استاد استادان است.

- نماند ناله دلِ دردپیشه ^۴ ما را	- به سنگ سرمه شکستند شیشه ^۵ ما را
- ورق گرداند پرواز نشاط از دفتر عالم ^۶	- به چشم انتظار افتاد دوران پریدن ها
- بر روی غافلان جهان خنده سپهر	- از رود نیل، کوچه به فرعون دادن است
- چون قلم شد تنگ بر من از سیه روزی جهان	- نیست جز یک پشت ناخن، دستگاه خنده ام
- روی گردان نشود صاف دل از دشمن خویش	- آخر آینه به بالین نفس می آید
- بحر رحمت را تصوّر کرده بودم بی کنار	- از غبار خط به دور عارضش ^۵ حیران شدم
- طاعت کند سرشک ندامت گناه را	- بارش سفید ^۶ می کند ابر سیاه را

۱. ص: مستحسن افتاد و جمیع سخنوران پسندیدند.

۲. ص: بالان.

۳. ص: - بسیار.

۴. ص: عارضت.

۵. ص: حال، م: بال،

۶. ص: سپید.

- زینت خود ساخت دولت، هرچه را رد کرد فقر
 زمین کان نمک گردیده است از شور سودايم
 - به آیینی تمام از خُم شراب صاف می آید
 - آشفته گی ز عقل بریزد دماغ ما
 - نیست هر آینه را تاب رخ گل رنگ او
 - تو و دلجویی عاشق، زهی اندیشه باطل
 - پیشانی عفو ترا، پُرچین نسازد جرم ما
 - به چشم کم منگر جسم خاکساران را
 - نه خط است این نمایان گشته از طرف بناگوشش
 تماشای جمال خود چنان بُردست از هوشش
 - ز شست^۶ صاف از^۷ دل بگذرد گرم آنچنان تیرش
 - هرکه را دیدم^۸ سری دارد به پای یار خویش
 - طلبکار خدا را منزل از ره دورتر باشد
 - به یک کرشمه که در کار آسمان کردی
 - بر کف دست اگر موی برون می آید
 - پاک طینت را کمالی نیست دانشور شدن
 - گرچه موسیقار اوقاتم به نالیدن گذشت

مشعل شاه از کهن دلق گدایان روشن است
 به جای گرد، مجنون خیزد از دامان صحرايم
 عجب خیل پریزادی ز^۱ کوه قاف می آید
 فانوس گردباد شود بر چراغ ما^۲
 هم مگر آینه سازند از دل چون سنگ او
 غبار خط مگر آرد به یادت خاکساران را
 آینه کی برهم خورد،^۳ از زشتی تمثالها؟
 که این غبار به دامان یار نزدیک است
 که شد^۴ گرد یتیمی سایه افکن بر در^۵ گوشش
 که بیرون آورند از خانه آینه بر دوشش
 که از بوی کباب افتد به فکر زخم نخجیرش
 از برای تیر آه ما کمائی می شود
 به دریا چون رسد سیلاب، آغاز سفر باشد
 هنوز می پرد از شوق چشم کوکب ها
 می رسد دست به موی کمر یار مرا
 هیچ حاجت نیست خاک کربلا را زر شدن
 ناله ای سر بسته در هر استخوان دارم هنوز^۹

این دو بیت به نام صائب شنیده بودم، ثانیاً حال ظاهر شد، که از دیگران است:

داغ فرزندی کند فرزند دیگر را عزیز
 زینت خود ساخت دولت هرچه را رد کرد فقر

تنگ برگیرد ز مجنون در بغل صحرا مرا
 مشعل شاه از کهن دلق گدایان روشن است^{۱۰}

میرزا صائب، اشعار دلپذیر عالمگیر بسیار دارد تا کجا نوشته آید.

۱. ص: پری برگرد. ۲. ص، ل، م: - آشفته گی... چراغ ما.
 ۳. ص: شود. ۴. ص: شده. ۵. ص: از دُر. ۶. ص: شصت.
 ۷. د: در. ۸. د: می بینم. ۹. ص: - گرچه... هنوز.
 ۱۰. د، ص: - این دو بیت... روشن است.

روزی در مجلس میرمعز موسوی خان^۱ نشسته بودم. سوداگری از ولایت آمده ظاهر ساخت که: «صائب وفات یافت.» میر و دیگر اعزه که در آنجا حاضر بودند، افسوس‌ها خوردند. فقیر گفت: «صائب وفات یافت»^۲. تاریخ رحلتش بی کم و کاست می‌شود. میر، حساب کرد، درست برآمد. فرمود که: مگر پیشتر فکر کرده بودی. گفتم: دو سال پیش، ازین تاریخ حکیم صاحب را «صاحب وفات یافت» یافته بودم. در «یا» و «حا» تفاوت دو سال دیده^۳ فی الفور گفتم. به هر دو تاریخ، تحسین کرد.

گویند مرقدش در باغچه‌ای پُر از ریاحین بر کنار رود واقع است.^۴ صاحب‌سخنی در آنجا رسیده، این بیت بر مرقدش^۵ نوشته:

ای صبا! آهسته پا بر برگ‌های غنچه نه پاسبانانند گل‌ها، صائبا خوابیده است

میرصیدی

در زمان شاهجهان بادشاه به هند آمده. شاعر نازک‌خیال بلندفکر بوده. غلغله این مطلع برجسته که ذکر خواهد شد، در سخنوران پایتخت رسانیده. بر سر دروازه بیگم^۶ جا گرفت. روزی، بیگم، بر عماری فیل سوار از آن راه^۷ برای سیر باغ صاحب‌آباد گذشت.^۸ از بالای بام به بانگ بلند برخواند:

بُرقع به رخ افکنده برد ناز به باغش تا نکت گل بیخته آید به دماغش

بیگم شنیده، خوشوقت شد، پانصد روپیه صله، عنایت فرمود.

فقیر، دو بیت، نزدیک به آن مضمون رساند. هر دو بیت قلمی می‌گردد:

- کی شود از ناز با ما خاکساران چارچشم آنکه می‌پوشد ز گرد سبزه در گلزار چشم
- چگونه دل دهد آن نازنین به آرایش که دست او ز نگین زیر سنگ می‌ماند

دیوان رنگین و اشعار پرمضامین دارد. استاد فن و کامل^۹ سخن بود.

گویند^{۱۰}: روزی بر لب جوی با یاران صاحب‌سخن نشسته، تماشای ماهیان می‌کرد.

این مطلع^{۱۱} از طبعش سر برزد:

۱. ص: + فطرت.	۲. د: + ۱۰۸۱.	۳. ص: است.	۴. ص: گشت.
۵. د: - بر مرقدش.	۶. د: + صاحب.	۷. س: - بیگم... راه. د: دروازه.	۸. ص: انداخت.
۹. ص: صاحب.	۱۰. ص: - گویند.	۱۱. ص: + بدیهه.	

ازین خودکام یاران، رنگ الفت می‌پرد ما را که بهر صید ماهی، خشک می‌خواهند دریا را
قضا را ماهییی برجست و در دامنش افتاد. آن را صله شعر تصوّر کرده به شگون
نیک برداشت. روز دیگر، ضیافت این عطیه ترتیب داد.^۱ فقیر سرخوش نیز مطلعی و
حسن مطلعی در جوابش رساند:^۲

ازین بی‌رحم صیّادان، رهایی کی شود ما را که آتش می‌زنند از بهر یک نخجیر، صحرا را
به گلزاری که بیند نازِ عرضِ لشکر حُسنش تماشا کن شکست فوج فوج رنگ گلها را
این نیز مقبول طبایع گشت. خان والا‌شان،^۳ مکرم خان،^۴ خلف^۵ شیخ میر، سپه‌سالار
عالمگیر، به یک دست خلعت، این منتظر فیض^۶ را نیز تسلی بخشید. حُسن مطلعش را
نیز جواب گفتم.^۷

صیدی:^۸

به‌راه انتظارش گر گدازد تن، چه خواهد شد ز اعضا چشمی و پای^۹ ز نرگس بس بُود ما را
فقیر، این حسن مطلع را نیز جواب باصواب گفته:

ز اسباب طرب چیزی دگر می‌کش نمی‌خواهد همین دستی و جامی همچو نرگس بس بُود ما را^{۱۰}
من اشعار صیدی:^{۱۱}

- از باغ رفتی و دل بلبل به ناله ریخت گل را شراب رنگ تمام از پیاله ریخت
- بی‌تو بلبل می‌کشد^{۱۲} دنباله آهنگ مرا بوی گل تعلیم تمکین می‌دهد رنگ مرا
- در غبار دل، هوس‌ها را نهان کردیم پاک در حیات خویش بُردیم آرزوها را به خاک
- سرگشتگی به طالع من باب^{۱۳} کرده‌اند یک می‌به ساغر من و گرداب کرده‌اند
- عجب دارم از طالع ساغر خود که در ساختن نیز گردیده باشد

۱. ص: - روز دیگر داد.

۲. د، ص: فقیر، مطلعی در جوابش رساند. د: فقیر سرخوش، مطلعی... رساند.

۳. ص: - خان والا‌شان.

۴. س، د: مکرم‌خان.

۵. ص: + نواب.

۶. ص: منظر الهی.

۷. ص: فقیر جواب رساند.

۸. د: مکرم‌خان.

۹. د: چو.

۱۰. ص: - فقیر... ما را.

۱۱. ص: - من اشعار صیدی.

۱۲. خ: می‌کند.

۱۳. د: تاب.

- سوخت رشک شعله شمعم که در راه طلب
- کم طالعی نگر که من و یار چون دو چشم
- گشته ناز تو آرام نمی داند چیست
- ز بس که حسن تو هر ذره را به رنگی سوخت
- در جهان بود ازین پیش نشاطی و کنون
- ندیدم جز قفس جای دگر تا دیده ام خود را
- در بزم او مجال نشستن نیافتیم
- مرا شرم محبت بس که دور از بزم او دارد
- بعد مرگ، افتان و خیزان در هوای کوی او
- از نظرها کرده پنهان جاده پیموده را
همسایه ایم و خانه هم را ندیده ایم
گر به خاکش کنی، آسودگی از خاک رود
توان شناختن از هم غبار سوختگان
ما مکافات کش عشرت آن یارانیم
همین در ریختن ها کرد پروازی پر و بال
چون نرگس ایستاده کشیدیم جام را
سخن گر^۱ روبرو گوید، به من پیغام می گردد
استخوانم چون پر افتاده آید سوی او

حکیم محمد کاظم صاحب^۲

خود را مسیح الیان می گفت، «صاحب» تخلص داشت. اکثر شعر به طور^۳ مولوی روم^۴ می گفت. دیوانی ضخیم پُر از رطب و یابس ترتیب داده. بر پشت سرورق^۵ تصویر خود نقش کنانیده بود.^۶ صورت و معنی خویش را در عالم جلوه می داد. و مثنوی های متعدد دارد، هر یکی را نام خوشی نهاده: *آینه خانه* و *پری خانه* و *ملاححت احمدی* و *صباحت یوسفی* و *کمال محمدی*.^۷ مجموعه کلیات را به *انفاس مسیحی* موسوم ساخته. بر طبع و استادی خود مغرور بود. از غایت بر خود غلطی، اکثر اشعار پوچ و بی معنی می گفت و از مردم، چشم تحسین می داشت.

روزی، میرصیدی، به دیدنش آمد. او در خانه به کاری مشغول بود. میر ساعتی بنشست. دیوانش بر رحل، مثل مصحف به تعظیم تمام نهاده بودند،^۸ بگشود.^۹ نگاهی کرد و برخاست و رفت. حکیم چون برآمد و شنید که میرصیدی آمده بود، به میر سامان خود گفت: چرا نگفتی که تا برآمدن من به مطالعه دیوان^{۱۰} محظوظ باشند؟ به این تقصیر شدید،^{۱۱} چند کره^{۱۲} به آن بیچاره زد. این ماجرا به میرصیدی رسید. روزی در دربار با هم دوچار شدند. حکیم، عذرخواهی کرد که: چرا انتظار من

۳. ص: اکثر به طرز.

۴. ص: نقش کرده.

۵. ص: بگشود.

۶. کره: تازیانه.

۲. ص: حکیم کاظم.

۵. ص: و سرورق دیوان.

۸. ص: بود.

۱۱. ص: - شدید.

۱. ص: را.

۴. ص: رومی.

۷. ص: گل محمدی.

۱۰. ص: + من.

نکشیدند و زود برخاستند. باری، دیوان من آنجا بود، به نظر گذشته باشد، حظ کرده باشند. میر گفت که: سه صفحه دیدم، عجب این است^۱ که شعر شما بگوید و صله میر سامان یابید. این چند بیت ازوست:

گل ابری ^۲ به مژگان، یادگاری زانچمن ^۳ دارم	- قدح کج کرده اشکی زان بت پیمان شکن دارم
پی آهو چو آهو می دود این دل که من دارم	- دلی دنبال ^۴ چشم او رمان ^۵ از خویشتن دارم
می طپد در سینه دل، ترسم خبردارش کند	- غافل آمد در برم آن شوخ بی پروا نشست ^۶
برگ گل نبود شناسم، گوشه دامن کیست؟	- در گلستان بارها بر ^۷ چشم تر مالیده ام ^۸
که دعا ^۹ کرد به دام تو گرفتار شدیم	- ما به خود دوست ندیدیم کسی را هرگز
دام در سبزه نهان بود، نمی دانستم ^{۱۰}	- خط سبز آفت جان بود، نمی دانستم

رباعی

گل را به گلاب شست کاین صفحه روست	- بر لاله خطی کشید کان سنبل موست
شه را به سرانگشت نمودن نه نکوست	- عالم همه اوست، لیک نتوان گفتن
در ظلمت تن ^{۱۱} ، نور ^{۱۲} شهنشاهی هست	- ما را به خدای خویشتن راهی هست
در پرده عنبرین شب، ماهی هست	- چشمک زدن ستاره بی چیزی نیست
کو ^{۱۳} آنکه ز نزدیک ببیند یا دور	- پوشی اگر اطللس و اگر باشی عور
در خانه تاریک، چه بینا و چه کور	- شرم از که کنی درین حصار نیلی

آقا صادق^{۱۴}

دانشمندخانی فاضل کامل بوده. گاهی فکر سخن نیز می کرد. ساقی نامه ای به حُسن ادا گفته^{۱۵} و این بیت ازوست:

۱. ص: عجب اتفاق است. ۲. د: ریزی. ۳. د: زان چمن. ۴. س: پی دنباله. ۵. س: زبان. ۶. ص: گذشت. ۷. ص: از. ۸. ص: نالیده ام. ۹. د: دغا. ۱۰. د، ص: - خط: نمی دانستم. ۱۱. ص: شب. ۱۲. د: مور. ۱۳. د: کور آنکه ز نزدیک نبیند تا دور. ۱۴. ل: آقا محمدصادق. ۱۵. د، ص: ساقی نامه ای دارد.

رحم می‌آید مرا بر بلبل آن بوستان کز نزاکت‌های گل فریاد نتوانست کرد

صبوحی

بالفعل، یک بیت از او به نظر درآمده.^۱ ازوست:

غمم افزون شود چون دیگران گریند بر عالم^۲ بلی دریا فزون می‌گردد از باران ساحل‌ها

صامت

سوداگر. در زمان عالمگیرشاه، به‌هند آمده. دیوانی مختصر موافق فکر خود دارد. این دو بیت ازوست:^۳

- شکفتن، غنچه بی‌رنگ و بو را می‌کند رسوا همان بهتر که دست بی‌کرم در آستین باشد
- ما را نگه چشم تو از چشم تو خوشتر بادام، صفای گلِ بادام ندارد

میرضیای دهلوی^۴

خوش اندیشه بود. یک دو صحبت^۵ در اوایل جلوس عالمگیری، او را دیده‌ام. ازوست:

- نشسته در طلب دلربای^۶ خویشتم چو چشم می‌پریم، اما به جای خویشتم
- جاده همراهی من تا به لب دریا کرد عاقبت همراهی کوتاه قدم تنها کرد
- هر که با جانان نشد سرگرم، با آرام^۷ نیست خالی از آسیب نبود باده^۸ تا در جام نیست
- گه دهان یار می‌بوسم ز مستی، گاه چشم پیش مستان^۹ هیچ فرق از پسته و بادام نیست

۱. ص: افتاده.

۳. ص: این دو بیت از او اندک مزه داشت، نگارش یافت.

۴. ل، م: میرضیاءالدین دهلوی.

۶. ص: دل به پای.

۷. ص: بی آرام.

۲. د: حالم.

۵. ص: - یک دو صحبت.

۸. ص: شیشه.

۹. ص: خوبان.

طالب آملی

صاحب طبع و صاحب کمال^۱ و خوش فکر و خوش خیال بوده. اشعار عالمگیر دارد.^۲ میرزا صائب و غیره سخن سنجان، او را به استادی قبول دارند. این مطلع او در خاص و عام مشهور است:

به تن بویا کند گلهای تصویر نهالی را به پا بیدار سازد خفتگان نقش قالی را
برای این مصرع، شش ماه فکر کرده، پیش مصرع رساند:
ز غارت چمن بر بهار منت هاست که گل به دست تو از شاخ تازه تر باشد^۳
وله:

- جسم از غم فربه‌م نزار است	یک برگ گلم دو جامه دار است
- آبم بکن ای شرم! به نزدیکی آن کو ^۴	شاید به غلط، یار ز من دست بشوید
- شد ز نظارگیان خانه همسایه خراب	مه من با تو که فرمود که بر بام بیا
- خانه تست دل و دیده، ز باران سرشک	گر چکد آب در آن خانه، درین خانه بیا
- هر سنگ که بر سینه زدم نقش تو بگرفت	آن هم صنمی بهر پرستیدن من شد
- گرمی عجب ز خوی تو نبود که در جهان	هر آتشی که مرد، به خوی تو جان سپرد

۱. ص: فصاحت.

۲. ص: اشعارش عالمگیر.

۳. ص: آید.

۴. د: آبم مکن ای شرم به تردامنی اکنون.

- خواستم تا سینه بخراشم به ناخن چشم را^۱ در میان پنجه‌ام مانند مو در شانه ماند
- لب از گفتن چنان بستم که گویی دهان بر چهره زخمی بود، به شد

حاجی طیبی^۲

صوفی مشرب بود. بیشتر، فکر رباعی می‌کرد:^۳

- ای دل! سفری ازین جهان دون کن از بهر گریز، رخنه در گردون کن
در خانه تاریک^۴ ازین بیش مخواب بنگر که چه وقت است، سری بیرون کن
- در خوابگاه جهان، من شیدایی چشمی بگشادم از سر بینایی
دیدم که درو نبود بیدار کسی من نیز بخواب رفتم از تنهایی

میرمحمدطاهر حسینی

در اواخر سلطنت جهانگیر بادشاه به هند آمده بود. پیشه تجارت داشت و از تاجران دولتمند و عمده بود و به حلیه تقوی آراسته. در زمان شاه جهان، با ظفرخان، او را خلطه و محبت عظیم بود. خان قدردان از راه آشنایی، ذکر کمالاتش در حضور بادشاه نمود. بر زبان مبارک بادشاه گذشت که: اگر نوکری اختیار کند، به پانصدی منصب سرفراز می‌سازیم. خان معزّالیه آمد و گفت: اگر قبول این معنی نکنی، از تو می‌رنجم. میر مذکور در جواب، این غزل، انشا کرد:

دیوانه‌ایم و بر ما، باشد لباس رندان زنجیر گردن ماست، زنجیره گریبان
بر ما مپیچ بسیار، خواهیم بر جنون زد یک نعره وار راه است، از شهر تا بیابان
زافتادگان نیامد، استادگی به خدمت چون نقش پا بروم، بُردن ز راه نتوان
چو تار سبجه نتوان، از هر دری درون شد صد در نمی‌توان گشت، از بهر یک لب نان
طرز غزل‌سرایی، ختم است بر تو «طاهر»! معنی ز تست امروز، چون همت از ظفرخان

۱. ص: چشم‌وار.

۲. س: حاجی طیب، م: طیبی.

۳. ص: + و غیر از این شعرهای بسیار دارد.

۴. ص: آینه.

از منتخب اشعارش دو بیت به خاطر بود، ایراد یافت:

- نسخه دوران ز نفع انتخاب افتاده است آنچه من می‌خواهم، اکثر زین کتاب افتاده است
- بهم این دستگیری منعمان را عین نادانی است بدان ماند که دست کور را کور دگر گیرد^۱

ملاً طغرا

شاعر خوش فکر مثنوی طبیعت بود. بیشتر در انشاپردازی، اوقات به سر می‌برد.^۲ در تعریف کشمیر و راه آن رساله‌ها نوشته. در آنجا داد سخنوری داده.^۳ اشعارش نیز خالی از چاشنی معنی^۴ نیست:

- خوش آن ساعت که بزم‌آرا نشینی بر لب جویی خط پشت لب چشم قدح را گردد ابرویی
- آبرو می‌رود از دست به آمد شد^۵ غیر چون حباب از همه جانب ره^۶ کاشانه ببند

میر^۷ نظام‌الدین احمد طالع تخلص

از مستعدان زمانه است و در جمیع علوم و فنون یگانه.^۸ از بس دعوی همه‌دانی،^۹ هم‌تش تنها به فن شاعری سرفرو^{۱۰} نمی‌آرد. از تحقیق و تصوف نیز چاشنی دارد. فقیر را در خدمت او اتحاد و اخلاص تمام است.^{۱۱} دو رباعی فقیر، دو گواه این مدعاست:

- تو صوفی صاف و صاحب تمکینی تو هادی کاملی و حق‌آیینی^{۱۲}
من مخلص تو به جان، و تو مشفق من من بنده چو^{۱۳} خسرو^{۱۴} و تو نظام‌الدینی^{۱۵}
- دل بهر کمالات پریشان چه کنم؟ کافست مرا نشئه عرفان، چه کنم؟
مرزای^{۱۶} نظام دین^{۱۷} محمد^{۱۸} همه‌دان من سرخوش بیچاره یکی‌دان، چه کنم؟

۱. شرح حال و اشعار «میر محمد طاهر حسینی» در «د» و «ص» و «م» نیست.

۲. س: می‌نمود. ۳. ص: در آنجا تلاش را داد داده. ۴. ص: معانی.

۵. ص: اندیشه. ۶. د: در. ۷. د: میرزا. ۸. د، ص: - و فنون یگانه.

۹. ص: + دارد. ۱۰. د: فرود. ۱۱. ص: + چنانچه این. ۱۲. د: و هم حق‌بینی.

۱۳. س، د: - چو. ۱۴. منظور، امیر خسرو دهلوی است.

۱۵. منظور، نظام‌الدین اولیاء است. ۱۶. س، د: میرزای. ۱۷. ص: نظام.

۱۸. م: طالع. د: احمد.

میرزا قطب‌الدین مایل، برادر کلاش، شبی از راه استهزا گفت: ایشان خود لیاقت سلطان نظام‌الدین شدن دارند، و پُر ظاهر است شما درجه کمال خسرو دارید. گفتم: وقتی که ایشان نظام‌الدین اولیاء خواهند شد، مرا خسرو^۱ شدن چقدر بعید است. قصیده در نعت گفته بود، می‌خواند، چون به این بیت رسید:

فخر دارم بر جنید و شبلی و بر بایزید از جنابت تا مرا گشته نظام‌الدین خطاب

محمد اخلاص و امق تخلص، حاضر بود، گفت: از اوّل^۲ از جنابت برآیید، بعد از آن با بزرگان فخر کنید^۳.

موسم خربزه،^۴ سرده‌های شیرین می‌فرستاد، این رباعی نوشتم:

سرخوش

از خربزه‌های بخشش مرزایم چون جان شیرین شده است سر تا پایم
در شکرش خواستم زبان بگشایم چسبید ز شیرینی آن لب‌هایم

میرزای حلاوت‌سنج در جواب نوشت:

ای در دل اهل ذوق و وجدان جایست عبد اخلاص خالصت مرزایت
از بس که به قلب^۵ آشتی^۶ داری دوست چون اهل زمانه و نشد لب‌هایت

روزی، این بیت خواجه حافظ شیرازی در نغمه می‌خواندند، خوش آمد،^۷ طرح کردیم:^۸

مزرع سبز فلک دیدم و داس مه نو یادم از کشته خویش آمد و هنگام درو

عزیزی دیگر^۹

تخم دیگر به کف آریم و بکاریم ز نو کآنچه کشتیم، ز خجلت نتوان کرد درو

سرخوش

هر کس انبار کند خرمنی از گندم و جو منِ ناکاشته تخمی، خجلم وقت درو

۱. س، د: - دارید... مرا خسرو. ۲. س، د: - اوّل. ۳. ص: فخر به پاکان کنند.

۴. ص: به موسم خریف. ۵. ص: - به قلب.

۶. س، د: خواستی، ل: خویشتن. متن، مطابق «ص» است. این رباعی در «م» نیست.

۷. د: - خوش آمد. ۸. س، د: کردم. ۹. ص: لایعلم.

طالع

باشدت^۱ رنج دویی حاصل این گندم و جو آنچه ناکاشته‌ای، مُفت تو^۲ هنگام درو

طالع

– جدا از هستی خود شو که هم‌رنگ صفا گردی
قناعت عالمی دارد، خدا را پا به دامن کش
به خیراندیشی عالم برآور نام چون «طالع»
– بر سر شورش میاور خاطر^۳ پرشور را
وقت پیری بی‌مذاق تلخ نتوان زیستن
از غلط اندازی دوران^۴ مشو غافل که شخص
– هیچ دل از تیغ^۵ او بی‌ریش نیست
کثرت تکرار کلفت می‌دهد
عشرت دنیا نگاهی بیش نیست
عشرت دنیا نگاهی بیش نیست

محمّدطاهر^۶

معلوم نیست که همان طاهر است که بالا ذکر کرده شد، یا دیگری است:^۷
لطف دشنام تو تسکین دل مدهوش است آتش از آب، چه گرم و چه خنک، خاموش است

ملّا ظهوری ترشیزی

استادفن بود.^۸ در بیجاپور و دکن،^۹ علم خوش‌خیالی برافراخته. به نظم و نثر، ید بیضا داشت. خطبه^{۱۰} نوری و خوان خلیل و گلزار ابراهیم به نام ابراهیم عادل شاه، بسیار^{۱۱} خوب گفته^{۱۲} و در ساقی‌نامه، که به نام برهان نظام‌الملک گفته، داد سخنوری داده. همت‌خان به شوق این، خمکده قرار داده، قریب صد و بیست ساقی‌نامه‌های

۱. ص، م: تا شدت. ۲. ص: مفت به. ۳. ص: این دل. ۴. ص: گردون.

۵. ص: نقره. ۶. د: – از غلط‌اندازی ... دور را. ۷. ص: شمع.

۸. د: شرح حال محمدطاهر را ندارد. ۹. ص: از او؟ این بیت به گوش نخورده. از اوست.

۱۰. ص: – استاد فن بود. ۱۱. ص: – و دکن. ۱۲. ص: – خطبه. ۱۳. ص: – بسیار.

۱۴. ص: نوشته.

سخن سنجان تازه گو جمع کرده، کلام هیچ کس به آن نرسیده، مگر ساقی نامه فقیر سرخوش، باری به آن پهلوی زد.

گویند وقتی که پیش نظام شاه در احمدنگر فرستاد، با وجود ناآشنایی^۱ سخن، چند زنجیر فیل پر از نقد و جنس، صلۀ آن فرستاد.

ظهوری^۲ در قهوه خانه نشسته تنباکو می کشید، فرستاده ها قبض الوصول خواستند، قلم^۳ برداشت و بر پارچه کاغذ نگاشت که:^۴ «تسلیم کردند، تسلیم کردم.»

فقیر سرخوش^۵ به نام عالمگیر شاه درست کرده، که نمکش می خورد، اگر چه او نشنیده، و اگر می شنید، عطا هم معلوم و اما ادای حق نمک کرده.^۶

یکچند از وجه کتابت قوت بهم می رسانید. کتاب روضة الصفا را الی آخره صد کرت نوشته فروخته.

من خیالاته:^۷

- چشم را پرده خود کرده به دیدن رفتم	- سجده دایمی بود تمنای جبین
- از دم تیغی مگر، ^۸ دم به طپیدن دهیم	- بند نقابی ^۹ کشیم، تیغ و ترنج آوریم
- چراغ عاریتی تیرگی زیاده کند	- ذوق حُسنش بر تماشای گل و گلزار داشت
- دل پر از سوز ^{۱۰} محبت داغدار افتاده ام	- سربلندی می کنم دعوی، گواه افتادگی است ^{۱۱}
- به جگرتشنگی خضر، دلم می سوزد	- به حذر می گذر از خاک جگرسوختگان
- پنبه در گوش نهادم ^{۱۲} ، به شنیدن رفتم	- کرد پیری مدد اینک به خمیدن رفتم
- سرمه حیرت کشیم، دیده به دیدن دهیم	- یوسف یعقوب را، کف به بریدن دهیم
- به روشنائی شب های تار سوگند است	- گر نمی بردند زود، آینه با خود کار داشت
- لاله زار دیگران در شعله زار افتاده ام	- از عزیزانم دلیم این که خوار ^{۱۳} افتاده ام
- که به ^{۱۴} سر چشمه تیغی، دم آبی نکشید	- دست بیرون نکشد ^{۱۵} شعله دامن گیری

۴. ص: برنگاشت.

۳. ص: - قلم.

۲. ص: - ظهوری.

۱. ص: آشنایی.

۸. د: نهاده.

۷. ص: از اوست.

۶. ص: نمود.

۵. ص: - سرخوش.

۱۲. ص: گناه افتاده است.

۱۱. ص: شور.

۱۰. ص: ادای.

۹. ل: تیغ نگه.

۱۵. ص: نکند.

۱۴. د: - به.

۱۳. ص: دلم آهنگ خوار.

عرفی شیرازی

از مستعدان زمانه است. در قصیده‌گویی و غزل‌پردازی یگانه. اشعارش به سبب اشتها
ایراد نیافت. به همین بیت که خوش‌کرده^۱ میان ناصرعلی بود، اکتفا کرده. شمه‌ای^۲ از
حالش رقمی^۳ گشت.

من ازین درد گرانمایه چه لذت یابم^۴ که به اندازه آن صبر و ثباتم دادند

در مداحی میرابوالفتح گیلانی و نواب خان‌خانان سپه‌سالار، زرها یافت. در سی و
شش سالگی^۵ در سنه تسع و تسعون و تسعمائه^۶ در لاهور درگذشت و همانجا مدفون
گشت. «استادالبشر» و «هادی کلام عرفی شیرازی» تاریخش یافتند. از غایت اعتقاد که
به جناب مفرض الطاعة علی المرتضی - علیه السلام^۷ - داشت و به شوق دریافت خاک
مرقد آن سرور،^۸ این بیت به صد اشتیاق گفته:^۹

«به کاوش مژه از گور تا نجف بروم» اگر به هند به خاکم کنی و گر به تنار

آخر، میرصابر اصفهانی،^{۱۰} لاش^{۱۱} او را بعد از سی^{۱۲} سال، به نجف اشرف رسانید.
ملاً رونقی همدانی تاریخ یافت:^{۱۳}

۱. ص: خوشگاه.	۲. د: تتمه.	۳. ص: قلمی.	۴. ص: دارم.
۵. د: سی سالگی.	۶. د: - و تسعمائه.	۷. د: - علی.	۸. ص: علیه السلام.
۹. ص: - سرور.	۱۰. ص: + بود.	۱۱. ص: میرضیای اصفهانی.	۱۲. ص: نعش.
۱۳. د: سه.	۱۴. ص: تاریخ وفاتش بدین عنوان ادا نموده.		

یگانه گوهر دریای معرفت، غرفی که آسمان پی پروردنش صدف آمد
 چو عمر او به سرآمد ز گردش دوران شکست بر صف دل‌های پُرشعف آمد
 به‌گوش چرخ رسانید حرف جانسوزی که عمرم از تو چو در معرض تلف آمد
 «به کاوش مژه از گور تا نجف بروم» فکنده^۱ تیر دعایی و بر هدف آمد
 رقم زد از پی تاریخ، رونقی! کلکم: «ز کاوش مژه از هند تا نجف آمد»

گویند: این رباعی در حالت نزع گفت:

غرفی! دم نزع است و همان مستی^۲ تو آخر به چه مایه بار بربستی تو؟
 فرداست که دوست، نقدِ فردوس به کف جویای متاع است و^۳ تهی‌دستی تو

آبروی هندوستان،^۴ میان ناصر علی

از اهل هند، صاحب‌سخن^۵ بلندخیال معنی‌یاب و ذی‌همت و الکمال، همچو او
 برنخاسته. از یارانِ قدیم فقیر بود. از خوردسالگی یکجا با هم مشق سخن می‌کردیم و
 صحبت‌ها می‌داشتیم. این بیت رفیع،^۶ حسب حال است:

طالع شهرت رسوایی مجنون بیش است ورنه طشت من و او هر دو ز یک بام افتاد

در اوائل شهرت، همّت‌خان، خواهش دیدنش کرد. به وساطت میرزا محمدعلی ماهر
 رفت. بعد شعرخوانیها به تقریبی گفته که در مردم مغلیه ما خوب رسمی است که یاران
 در خانه یکدیگر مهمان می‌شوند. امروز من به خانه یاری خورم و فردا یار به خانه من
 خواهد خورد. مردم هند رکیک طبع‌اند که از غایت خست به خانه خود پنهان شده
 می‌خورند.

ناصرعلی گفت: مغلان، نان را به قرض می‌دهند و اهل هند از این شیوه عار دارند.
 همّت‌خان بر هم خورد.

۱. د: فکند.

۲. د: هستی.

۳. د: - و.

۴. ص: حقایق و معارف آگاه، واقف اسرار خفی و جلی، آبروی...

۵. ص: سخنور. ۶. م: حسن بیگ رفیع.

روزی، همراه سیف‌خان، که با او بسیار دوستی داشت، به خانهٔ خان جهان‌خان بهادر کوکلتاش رفت، چون تکلیف شعرخوانی کرد، این بیت خواند:

اهل دنیا را ز غفلت زنده دل پنداشتم خفته دایم مردگان را زنده می‌بیند به خواب

نواب، پنج هزار روپیه گذرانید، قبول نکرد. و رو به سیف خان کرده، گفت: من به خدمت آن بزرگ^۱ می‌باشم، هرگاه گرسنه می‌شوم، از مطبخش شوربای می‌رسد. فقیر در تعریف هم‌ش گفت:

ختم است به همت علی بذل و عطا از چهرهٔ او عیان نور سخا
گر صورت آدمی گرفتی همت می‌گشت به صورت علی جلوه‌نما^۲

به قدر استعداد خود در هندوستان دستگاهی نیافت. در زمان بی‌فیض واقع شد، و آلا این چنین نازک‌خیال می‌باید که ملک‌الشعراى عصر باشد. چنانچه^۳ این رباعی فقیر در تعریف او شاهد کمال اوست:

در ملک سخن بُود جهانگیر علی در مشرب دل ولی‌علی پیر^۴ علی
با شعر علی نمی‌رسد شعر کسی ز انسان که خط کس به خط میرعلی^۵

آخر عمر، به اشارهٔ مجذوبی، در دارالخلافة به دعوی قطبیت^۶ اقامت ورزیده، جنون ساخته به هم رساند و دم از دوستی بوعلی قلندر می‌زد. ششم^۷ رمضان المبارک سنهٔ یک‌هزار و یک‌صد و هشت^۸ درگذشت. فقیر تاریخش گفته:^۹

وارسته علی به همت بی‌پروا از راحت و رنج دهر، مستغنی رفت
دائم چو توجّهش^{۱۰} سوی معنی بود دل کنده ز صورت‌کدهٔ هستی رفت
سرخوش ز خرد، سال وفاتش پرسید گفت: «آه علی بعالم معنی رفت»

در اوایل مشق، روزی، فقیر با وی گفت که: بعضی اعزّه می‌گویند که: مسودهٔ اشعار

۱. م: - به آن بزرگ.

۲. س، ص، د: - در اوایل شهرت ... جلوه‌نما. ل: - فقیر در تعریف ... جلوه‌نما.

۳. د: - چنانچه. ۴. د، ص: میر. ۵. منظور، میرعلی هروی، خوشنویس مشهور است.

۶. ص: قطب. ۷. د: بیستم. ۸. س، د: نه.

۹. ص: بعد از وفات چنین یافته. ۱۰. ص: چون وجهش.

ملّاندیم به دست ناصرعلی افتاده و اشعار آن را به نام خود می خواند. گفت: امتحان شاعر، طرح غزل است. بیایید با هم غزلی^۱ طرح کنیم. این غزل در پیش بود:

«آب استاده است، آفتاب استاده است»

اول، فقیر، اسب در میدان تاخت و این مطلع بدیهه گفت:

تن ز اشکم تا به گردون^۲ غرق آب استاده است سر به روی تن عیان همچون حباب استاده است

میان ناصرعلی، حُسن مطلع رساند. جواب مدّعیان به این بیت ادا کرده:^۳

اهل همت را نباشد تکیه بر بازوی کس خیمه افلاک، بی چوب و طناب استاده است

ناصرعلی، روزی به فقیر گفت: در تمام عمر، به از این نگفتم. چیزی که به من داده اند، همین بیت است.^۴ به اعتقاد خود، به از شعر خود^۵ می دانم:

تو چون ساقی شوی، درد تنک ظرفی نمی ماند به قدر بحر باشد وسعت آغوش ساحل ها

فقیر گفت: به این معنی قریب، بیتی دارم، اما داخل انتخاب خود نکرده ام:

عشق بخشد انبساطی در دل غم پرورم همچو مه بالذ به قدر باده برخود ساغرم

وای بر طالع! من، هرگاه در دیوان خود نظری می کنم، این قدر معنی های تازه و بلند می بینم،^۶ که شعرای دیگر برای یک مصرع چنین عاجزند و نمی یابند. اما هیچ کس خریدار نیست، بلکه به گوشه چشم نمی نگرد.^۷

یوسفی در پرده بودم، کس خریدارم نشد خویش را بفروختم، با خویش سودا بازگشت

یک بیت در معنی یابی خود گفته ام، فی الواقع چنین است:

سرخوش! از طبعم نجسته معنی نابسته ای بعد ازین هرکس که گوید شعر، مضمون از من است^۸

اگرچه اشعار میان ناصرعلی از انتخاب مستغنی^۹ است، به اعتقاد فقیر، هرچه گفت، خوب گفته. این چند شعرش خوش کرده میرمعز^{۱۰} است:

۱. ص: - غزلی. ۲. د: گردن. ۳. ص: را به این عبارت ادا نمود.

۴. ص: این است. ۵. ص: بهتر از شعرهای خود. ۶. ص: - وای بر طالع من.

۷. ص: می یابم. ۸. د: + سرخوش. ۹. ص: - یک بیت... من است.

۱۰. ص: مستدعی است. ۱۱. ص: + فطرت.

- وحشتم از دل هر ذره نمایان کردند
جاده راه محبت که دم شمشیر است
- یک شهر چشم خوش نگهان فرش راه اوست
- به محفلی که حریفان به یاد حق مستند
توبه‌های نفس بازپسین دست رد است
- عرق شد پرتو شمع از خجالت‌ها، چه حُسن است این!
شکرلب صیدبندی^۲ طوطی ما در کمین دارد
- هوای ابر ز خود می‌برد مرا امروز
- جفاجویی که صحرا را به رقص آورده نخجیرش
- در وادیی که تیره شبم جلوه^۵ می‌نمود
- ز جوش باده، دُرد ته‌نشین بالانشین گردد
- روشنی گم می‌کند در ظلمت کاشانه‌ام
- اگر آن هلال ابرو، به میان نشسته باشد
- چسان تقریر حال دل کنم پیش سیه‌چشمی
- رم‌خوردگان تجرید، جایی که برق تازند^۷
- چرخ، سیلی خورده طوفان استغناي ماست
- به خرم^۹ کسوت دیگر نپوشد آفتاب من
- یکی شد همچو دُرد و صاف می، روز و شب عالم
- همت درویش از منعم شدن کمتر شود
- بیا ای نور چشم پاکبازان رنگ سیمایت
- آن قدر جمع نبودم که پریشان کردند
نفس سوخته‌ای بود که پنهان کردند^۱
آنجا که سرمه گرد کند، جلوه‌گاه اوست
نفس زدی و چو آئینه بر تو در بستند
بی‌خبر! دیر رسیدی، در منزل بستند
به هر محفل که باشی، خوشه تاک است فانوسش
که چون شان عسل، لبریز شیرینی بود دماش
چو برق جسته‌ام^۳ از جا پی^۴ گرفتن خویش
ز سیلی‌های خون من سیه‌تاب است شمشیرش
نور هزار شمع، زبان غزال داشت
ز موج خنده ترسم خط برون آید ازان لبها^۶
هست خال چهره زنگی چراغ خانه‌ام
مه نو به چشم مردم، مژه شکسته باشد
که گردد شمع خاموش از نگاه سرمه‌آلودش
پا در حنا نشاند،^۸ رنگی به خویش بستن
در غبار شب، مه نو، نقش پشت پای ماست
ز دُرد خویش دارد شیشه چون اخگر شراب من
ز بس لرزید^{۱۰} چرخ شیشه‌رنگ از اضطراب من
از چکیدن بازماند قطره، چون گوهر شود
که چون نرگس درون دیده خالی کرده‌ام جای

مثنوی در زمین یوسف زلیخا بسیار رنگین و به طرز تازه گفته:

نخفتم یک شب از خندیدن دل که دیر سومناتم بود منزل

۱. ص: + ناصرعلی، به این بیت خود، بسیار محظوظ بودند.
۲. ص: خنده بند؟
۳. د: جسته‌ای. ۴. ص: از حالی. ۵. د: جاده. ۶. ص: - ز جوش... لب‌ها.
۷. د: نازند. ۸. ص: نشاید. ۹. ص، ل، م: بجز من. ۱۰. ص: آرند.

بتی می گفت پنهان با برهمن خدای من تویی ای بنده من!

مرا بر صورت خویش آفریدی برون از نقش خود آخر چه دیدی؟

در همان مثنوی در تعریف وارستگان می گوید، و خود نیز بدین بیت، محظوظ است:^۱

به دنیا و به عقبی در ستیزند چو برق از هر دو جانب می گیرند

مرد پیری از یاران قدیم او که نامش بُردن باعث ریشخند او تا ابد است، در مطلع

این مثنوی، تصرّفی کرده، پیش فقیر خواند. در جوابش گفتم و به نظم درآوردم:^۲

علی، آن پیشوای خوش خیالان چو شد در مثنوی کلکش دُرافشان

رساندش پایه معنی^۳ به معراج بُود این مطلع آن را درة التاج:^۴

«الهی! ذرّه دردی به جان ریز شرر در پنبه زار استخوان ریز»

درین مطلع نمود از احمقی ها یک از پیران جاهل، دخل بیجا

که باشد پنبه نرم و استخوان سخت کجا این نرم را نسبت به آن سخت؟

به تغییر حروفی چند فی الفور دُرستش کرد بر زعم خود این طور:^۵

«الهی! ذرّه دردی به تن ریز شرر در پنبه زار موی من ریز»^۶

من این حرف از زبانش چون شنفتم چو گل خندیده بر رویش بگفتم:

چرا این حاجت از حق خواهی ای یار؟ که من هم می توانم^۷ این قدر کار

که مستی خس به آتش بفرورزم همه موی سر و ریش بسوزم

سزای آن که در شعر بلندی کند زین گونه دخل ناپسندی

مناسب تر درین هنگامه افتاد بر اهل سخن این بیت استاد:

«چراغی را که ایزد بفرورد هر آنکو پُف زند، ریشش بسوزد»

عظیمای نیشاپوری

صاحب زبان بود.^۸ در هند نیامده. غزل سلسله بند او مشهور است و این بیت از آن

غزل است:

۱. د: - و خود ... است، ص: می گوید و این است.

۲. ص: فقیر آنچه در جوابش گفته، به نظم در آورده. ۳. ص: پایه از معنی.

۴. د: + از ناصرعلی. ۵. د: + از مرد پیر. ۶. د: - سرخوش. ۷. ص: توانم کرد من هم.

۸. ص، د: صاحب معنی بود.

گفت: جسم لاغر را از غضب خواهیم سوخت گفتمش: من سوختم. در باب خاکستر چه گفت
سوی این، یک بیت برجسته‌اش از زبان میرمعز^۲ شنیده‌ام و میر نیز در جوابش بیتی
گفته. هر دو نگاشته می‌آید:

عظیما

ناخن زدم به سینه^۱ و بر سنگ کعبه خورد نزدیک بود راه و نشان دور داده‌اند

میرمعز^۲

نزدیک شد که کعبه فلاخن‌نشین شود کوی ترا نشان مگر از دور داده‌اند

حکیم میرزا محمد عالی تخلص

در فضایل و کمالات از مستعدان زمانه است. در انواع فنون شعر^۳ و انشاپردازی محمود^۴
اقران. دیوان رنگین و منشآت پرمضامین دارد. پادشاه‌نامه^۵ شاه عالم بهادر،^۶ به فصاحت و
بلاغت^۷ تمام می‌نگارد.

- عبث از قرب بزرگان دل مغرور خوش است دیدن کوه ندانست که از دور خوش است
بی‌کمال از پی صحبت چو خودی می‌خواهد چون زن زشت که از همدی کور خوش است^۷
- دل شکاران به کمند تو گرفتار شدند خودفروشان همه پیش تو خریدار شدند
چون فتاد آتش رخسار تو در شهر وجود خفتگان عدم از غلغله بیدار شدند

غزل ردیف «جنگ» که یک بیت از آن ایراد می‌یابد:

هر یک از اجزای حُسنش می‌کشد دل را به خویش می‌شود صیدافکنان را بر سر نخچیر جنگ

از دکن به عبدالقادرخان، دیوان بیوتات شاهجهان آباد نوشته می‌بود. خان معزآلیه،
طرح کرده خود گفت و به فقیر^۸ تکلیف کرد. فقیر هم گفت. و دیگر هیچ موروثی در
دارالخلافة نماند که طبع‌آزمایی نکرد. هنوز هنگامه^۹ این غزل بدشگون گرم بود که خبر
شنقار شدن^{۱۰} عالم‌گیر بادشاه رسید. طرفه هرج و مرج در عالم پیدا شد. اعظم شاه به^{۱۱}

۱. ص: شیشه. ۲. ص: فطرت. ۳. ص: - شعر. ۴. د: محسود.

۵. ص: شاهنامه پادشاه عالمگیر بهادر. ۶. د: به فصاحت نه بلاغت.

۷. ص: حور آن است که از همدی کور خوش است. ۸. ص: احقر را. ۹. ص: انتقال.

۱۰. د: با.

اردوی ظفرقرین از دکن روانه شد و شاه عالم بهادر از کابل راهی گشت. در نواحی اکبرآباد، جنگ عظیم واقع شد. اعظم شاه با دو پسر رشید و چندین خوانین عمده و جمعی به ضرب تفنگ و تیر کشته شدند. چنانچه^۱ تفصیل آن جنگ در *ظفرنامه شاه عالم بهادر* به نظم آورده، داد تلاش داده. در تعریف فیل خاصه چنین گفته:^۲

به رنگ تن و هر دو دندان او بگویم چه رمز^۳ است ای رازجو!

ظفر را پی دولت بادشاه دراز است در شب دو دست دعا

در آن غزل بدیمن، دو سه بیت فقیر و یک بیت میرزا جودت^۴ خوب بود، نگاشته می‌آید:^۵

سرخوش

- به رنگ تن و هر دو دندان او	بگویم چه رمز ^۶ است ای رازجو!
- ظفر را پی دولت بادشاه	دراز است در شب دو دست دعا
- خشک زاهد بر نمی‌آید به مشتشیر جنگ	تیغ چوبین کی تواند کرد با شمشیر جنگ؟
عشق در دل خانه کرد و عقل را پر خاش زد	بر سر جا می‌کند همسایه بر تعمیر جنگ
گرمی مردانگی از سرد طبعان کم طلب	چشم نتوان داشتن از مردم کشمیر جنگ

جودت

کرد با ابرو ستم چون تیرها شد صرف جور ترکش او شد چو خالی، کرد با شمشیر جنگ

آقا عظیم

دیوان بیوتات لاهور نیز خوش فکر است:

داغ‌های تازه از نخل تنم گل کرد و ریخت او به گل چیدن^۷ نیامد، گلشنم گل کرد و ریخت

این مطلع، قافیه مستعد دیگر ندارد:

- خراش سینه ما را دل ناشاد می‌داند زبان تیشه فرهاد را فرهاد می‌داند

۱. ص: + فقیر. ۲. د: + عالی. ۳. ص: امر. ۴. س: - جودت. ۵. ص: یک بیت جودت نگاشته می‌شود. ۶. ص: امر. ۷. ص: گلچینم.

به طفل باددستی داده‌ام دل را که از شوخی
رود گر عالمی بر باد، کاغذباد می‌داند

به رنگ گرد می‌گردم پی رم‌کرده آهوپی
که در دنباله خود سایه^۱ صیاد می‌داند^۲

شیخ عبدالعزیز عزت^۳

فاضل کامل بوده. سلیقه سخنوری نیز درست^۴ داشت. توجه پادشاه^۵ جوهرشناس در صدد تربیت او مصروف بود، می‌خواست که به مرتبه سعدالله خانی رساند، زندگانش وفا نکرد. از اوست:

- یک لحظه دل ز ناله نخواهد فراغ ما
آتش ز سنگ سرمه نگیرد چراغ ما

- مگو^۶ که بسمل تیغ تو از رمیدن رفت
که راه صد رم آهو^۷ به یک طپیدن رفت

- معجوی راز تجلی ز مست عالم نور
کلیم را به گلو سرمه کرد آتش طور

- ز بس نگاشته‌ام سرده‌مهری گردون
کند ز نامه من بال گر پرد کافور

- شعار کارگشایان ملال خاطر نیست
گره چگونه کند جا بر ابروی ناخن

- راز دل خستگیم هست ز مژگان تو فاش
عرض حالم نکند هیچ زبان بهتر ازین

- چشم طنازش ز بیم سرزنش‌های حیا
پرده مستی کند بیماری پیوسته را

وقتی که این مطلع برجسته را فرمود:

صدایی بر نمی‌خیزد ز بسمل کرده^۸ نخجیرش
مگر زد آن شکارافکن به سنگ سرمه شمشیرش

عزیزی دخل کرد که: تیغ را بر سنگ کشیدن مصطلح است و بر سنگ زدن جایی به نظر شریف درآمده باشد؟ گفت: ظاهراً جایی دیده‌ام. اما حجتی از اشعار سلف می‌خواست. ملّا محمد اعجاز^۹ از دیوان سلمان ساوجی شاهدهی^{۱۰} پیدا کرد:

چون زند بر سنگ، تیغ آن شوخ، خوش می‌آیدم
آب چون غلطد به روی سنگ،^{۱۱} گردد خوشگوار

۱. د: + را. ۲. ص: - به رنگ... می‌داند. ۳. ص: + تخلص.

۴. ص: - درست. ۵. ص: + عالی‌جاه. ۶. د: نگو. ۷. حاشیه س، م: وحشت.

۸. ص: گه بسمل. ۹. ص: ملّا حمید سعید اعجاز. ل، م: محمد سعید اعجاز.

۱۰. ص: + استوار. ۱۱. ص: سبزه.

باققر سوداگر

این نیز تخلص «عزت» می‌کرد.^۱ مرد غریبی بود. این قدر عزت نداشت. شعرش هم موافق حال او بوده.

بی‌غنچه دلی رایحه درد ندانی	بی‌سیلی غم، حال رخ زرد ندانی
تا رام نگردد به تو رم کرده غزالی	دزدیده نگاهی که به من کرد ندانی
موسی به کوه طور که جا گرم داشته است	دستی به آتش دل ما گرم داشته است

میرکرم الله عاقل خان

«عاشق» تخلص می‌کرد. سلف شکرالله خان مرحوم، نواسه نواب غفران پناه، عاقل خان. به کمالات صوری و معنی آراسته و به اخلاق حمیده و اوصاف پسندیده پیراسته. طبعی بلند و ذهنی رسا دارد. در غزلهای طرحی، داد تلاش می‌دهد. به قدرتی و سامانی تمام می‌گوید. این چند شعر از زاده‌های طبع اوست:

مبادا در من و معشوق یک مینا حجاب افتد	نمی‌خواهم به روی آن پری از دل نقاب افتد
این شیشه را به سنگ پری خانه زاد بود	در پرده بود دل که محبت به یاد بود
تا رهی از خود، مدد از عالم بالا ^۲ طلب ^۳	فیض آزادی ز سرو قامت رعنا طلب
چون جرس اینجا دل خامش، لب گویا طلب	تا شوی محمل به دوش کاروان اعتبار
از ما دلش پر است که خالی است جای ما ^۴	یادی ز ما نمی‌کند آن بی‌وفای ما

شیخ عطاءالله عطا

به طرز قدیم فکر می‌کرد. شعر شسته و صاف دارد:

پری دیده‌ام، مایل کیستم؟	به خون می‌طیم، بسمل کیستم؟
ندانم کجا برده حیرت مرا	ز خود رفته‌ام، در دل کیستم
ندارد شکستم صدا چون حباب	«عطا»! شیشه محفل کیستم؟ ^۵

۱. ص: داشت.

۲. ل: قامت.

۳. س، ص: - تارهی... طلب. افزوده از پاورقی «د» و «ل».

۴. ص، م: - میرکرم الله... جای ما.

۵. ص، م: - شیخ عطاءالله... کیستم.

ملاعلی قمی

در هند نیامده. یک بیت او عالمگیر است:

نشد که از سر ما فتنه دست بردارد به هر دیار که رفتیم، آسمان پیداست

خواجه عبدالله عرفان

خلف خواجه مکی.^۱ طبع رسا دارد. شعر محققانه می گوید، اما جنون بر دماغش غالب است. از فکرهای رسای اوست:^۲

جدا از خود چه می خواهی، توهم کرده مهجورت اگر معنی همین معنی، اگر صورت همین صورت

ملا عارف لاهوری

شاعر ماهر بوده.^۳ ازوست:

لب تشنگی بحر ز بسیاری آب است	- بی برگی منعم بُود از کثرت سامان
در قفای نامه چشم من چو نقش خاتم است	- نامه شوق مرا قاصد به جانان می برد
مرغ بسمل گشته را پرواز از خود رفتن است	- خسته هجران او دل بسته جان کندن است
تیغ های آهنی ^۴ هرچند سر بر سنگ زد	- تیزی مژگان خونریز ترا حاصل نکرد

در مثنوی مهر و وفا که تصنیف کرده اوست، در تعریف ناف گوید:

نه ناف است این که دلها کرد بیتاب	کزو افتاد فکر من به گرداب
ز تاب جلوه سرو روانش	گره افتاد بر موی میانش ^۵

عامل

از شاگردان مرزا صائب است.^۶ ازوست:

چه یاری بهتر از کردار خیراندیش^۷ می خواهی؟ چه حُسنی خوش تر از حُسنِ سلوک خویش می خواهی؟

۱. د، ص، ل، م: - خلف خواجه مکی.

۲. ص: شاعر خوشگو و خوشخیال بود.

۳. د، ص: - در مثنوی... میانش. در «ل» این عبارات در ذیل شرح حال «عامل» ثبت شده است.

۴. ص: + عالی خیال بوده.

۵. ص: - از فکرهای رسای اوست.

۶. ص: آستین.

۷. د: نیک خویش.

خواجه عبدالرحيم عابد تخلص

مشق سخن بسیار کرده. دیوانی ترتیب داده. یک مرید ایشان^۱، بیتی که در مذمت
درویشان هند فرموده بودند،^۲ به فقیر رساند:
دانه‌های سبجه را مانند درویشان هند گر گلی را سوی خود خواند کسی، صد می‌رسد
فقیر سرخوش چون خادم درویشان هند بود، از راه غیرت، این معنی را این قسم
صورت داده، معقول بر بست:
برنگ دانه‌های سبجه را مانند درویشان هندوستان اگر صد را بخواند کس، بجز یک یک نمی‌آید^۳

۱. م: یکی از مریدان ایشان.

۲. م: گفتند.

۳. س، ص، د: - خواجه عبدالرحيم عابد تخلص ... یک یک نمی‌آید.

میرزا برهان غروری

صاحب تلاش بوده. این بیت^۱ ازوست:

بهر زیب تن ز دل^۲ می خواستم گل های داغ صد چمن برهم زدم تا یک قفس^۳ آراستم

غنیمت

از خاکیان هند. غنیمت بوده. طبعی دُرست و دیوانی مختصر دارد. مثنوی نیز فکر کرده.

این چند بیت ازوست:^۴

که می بالد به خود این راه چون تاک از بریدن ها	- نگردد قطع هرگز جاده عشق از دویدن ها
بود طاوس را سیر چمن برگشته دیدن ها	به یاد داغ های کهنه دل دارد تماشایی
همچو موج از خود به کار من شکست افتاده است	- وحشتم پر زور، و طاقت زیر دست افتاده است
همّت ارباب دنیا بس که پست افتاده است	چاه راه خویش گردیدند ^۵ چون گرداب ها
خلق می داند که می خورد است، مست ^۶ افتاده است	طاقت برخاستن چون گرد نمناکم نماند
جست برق شوق از موسی و شمع طور شد	- نیست غیر از گرمی الفت چراغ بزم وصل
به گرد خویش چو گرداب، دیده تر ما	- نظر به روی که شد آشنا که می گردد
بسته ام چون غنچه سوسن، زبان ها در گره	- کرده ام از مهر لب نقد بیان ها در گره

۱. ص: آن چند بیت چیده.

۲. ص: ل: دل ز تن.

۳. ص: ل: نفس.

۴. ص: این چند بیت ازوست.

۵. د: + و.

۶. ص: خویشان گردید.

- ز خلق آزرده گشتم دیدنش در خویش حاصل شد
 - جنونم کرد گل از گردش چشم دلارامی
 غبار خاطر آخر توتیای دیده دل شد
 به چوب گل نمی آید علاجم چوب بادامی^۱

حاجی محمد اسماعیل غافل مازندرانی

به هند نیامده. در فن خط، ید بیضا داشت. به خطاب «روشن قلم» سربلندی یافت. در خط نسخ و نستعلیق نظیر نداشت و در خط نسخ و ثلث و ریحان و رقاع و غیره بی مثل بود. اوراقی از قرآن خط یاقوت و کتاب خط صیرفی، ضایع و تلف شده بود، نوشته و کهنه کرد و به جایش گذاشت و از نظر پادشاه گذرانید بی آنکه او ظاهر بسازد. معلوم نشد که تازه نوشته شده است. و در انشاپردازی یگانه زمانه بود و به دبیری خاص اختصاص یافت. ناخلفی از او مانده بود، همه مسودات و اشعارش ضایع ساخت. این چند بیت و چند رباعی، که بر السنه اعزه مانده بود، ایراد یافت:

- کجا از نازکی تاب هم آغوشی به گل دارد
 مگر بر رنگ و بوی گل کشد نقاش تصویرش
 ز شوق لذت زخمش ز بس در اضطراب افتد
 مشبک گردد از یک تیر، سر تا پای نخچیرش
 چنان خوگر به بیتابی بود سودایی زلفت
 که بی زنجیر نشیند به روی صفحه تصویرش
 ستم گر بی وفا بیداد صیادی که من دارم
 نگاهش نگذرد بر من گر از دل بگذرد تیرش
 - کار آسان نیست بی او زیستن
 سخت جانی ها حساب دیگر است
 - چشم بلبل می پرد، رنگین بهاری در ره است
 هی نوای ناله هی، هی موسم فریاد هی

رباعی

- چون پیر شدی، کار جوان نتوان کرد
 پیری است نه کافری، نهان نتوان کرد
 در ظلمت شب هر آنچه کردی، کردی
 در روشنی روز، همان نتوان کرد
 - از گرمی عشق، بحر و بر می سوزد
 صبر دل و طاقت جگر می سوزد
 عشق آفت زهد خشک و دامن تر است
 آتش چو گرفت، خشک و تر می سوزد
 - بشناخته تا دهر بدین هوش مرا
 هردم به غمی ساخته مدهوش مرا
 یک چند به نام دگرم باید خواند
 شاید که کند دهر فراموش مرا

۱. د، ص: - ز خلق... بادامی.

عمر شد صرف جنون خطم از هفت قلم تا شوم زین هنر از محنت گیتی آزاد
گفتم از یاری خط تنگ در آغوش کشم نو عروس امل و شاهد گلرنگ مراد
ضعف پیری چو قوی گشت قوا ماند ضعیف طاقت افتاد ز جولان و هوس رفت به باد
گشت پیدا که درین عرصه حرمان امید کس به نیروی هنر عقده طالع نگشاد^۱

میر^۲ محمدطاهر غنی

صاحب طبع عالی^۳ بوده. پایه سخنوری را به درجه کمال رسانیده. از خطه کشمیر، بلکه از تمام اقلیم هند، همچو او خوش خیال و معنی یاب نازک بند برنخاسته. دیوانش - که سراپا انتخاب است^۴ - محمدعلی ماهر، ترتیب داده. چنانچه دیوان میرمعز موسوی خان^۵ و میان ناصرعلی را فقیر تدوین کرده. اکثر فکرش به طرز^۶ ایهام^۷ است. و «غنی» تاریخ ابتدای شعر گفتن و تخلص یافتن اوست. روزی، مطلعی^۸ تازه گفته، پیش شاه ماهر^۹ خواند:

بی چراغ است اگر بزم خیالم،^{۱۱} غم نیست مصرع ریخته شمعی ست که در عالم نیست
شاه ماهر،^{۱۲} نظر به طرز ایهام بندی او شوخی نموده، گفت: مصرع ریخته که گفته باشند، همین خواهد بود.

این چند بیت، انتخاب نموده میرمعز^{۱۳} است:

- فراغتی به نیستان بویا دارم مباد راه درین بیشه شیر قالی را
- کند در هر قدم فریاد خلخال که حُسن گلرخان پا در رکاب است
- با دامن تر شدم به محشر گفتند به آفتاب بنشین
- می نوازد ساز عیش آن دم که طالع^{۱۴} یافت قوت باشد از پای مگس، مضراب تار عنکبوت

۱. س، د، م: - حاجی محمد اسماعیل غافل مازندرانی... طالع نگشاد.

۲. د، ص: - میر. ۳. د: - عالی.

۴. د، ص: دیوان فطرت. د: موسوی. ۵. د، ص: - میان.

۶. د: ایهام. ۷. د، ص: - تازه.

۸. ص: وصال. ۹. ص: - ماهر.

۱۰. د: طامع. ۱۱. ص: - میرزا معز.

۱۲. د، ص: - طامع.

- بر نداریم ز اشعار کسی مضمون را
 - جان به لب از ضعف نتواند رسید
 - ز ضعف تن بجز نامی نماند آخر ز من باقی
 - قلم تحریر کرد از سینه چاکم مگر حرفی
 - میانی^۱ با انزاکت همچو مور آن دلستان دارد
 - چون آستین همیشه جبینم^۲ ز چین پُر است
 - می فرستد به پدر پیرهن خالی را
 - اثر بر عکس بخشد سعی من از طالع واژون
 - چو خاتمی که بُرد سر به جیب موم فرو
 - دل به مردن نه غنی! چون قامتت گردید خم
 - جلوۀ حُسن تو آورد مرا بر سر فکر
 - یاران، بُردند شعر ما را
 - رفیق اهل غفلت، عاقبت از کار می ماند

گویند: صائبا بر یک بیت او آنقدر رشک می بُرد که می گفت: ای کاش آنچه در این عمر گفته ام، به این کشمیری می دادند و این بیت به من می دادند:^۳

حُسن سبزی به خط سبز مرا کرد اسیر دام هم رنگ زمین بود، گرفتار شدم
 حکیم صاحب، از روی این شعر، معنی پیدا کرد و فقیر نیز. هر دو نوشته^۴ می آید:

حکیم

خط سبز آفت جان بود، نمی دانستم دام در سبزه نهان بود، نمی دانستم

سرخوش

خوردم ز خط،^۵ فریب جمال عذار او هم رنگ سبزه بود لباس شکار او

۱. د: میان. ۲. ص: دو چشمم. ۳. د: من. ۴. ص: این بیت مرا. ۵. ص: نگاشته. ۶. س: - می آید. ۷. ص: خود.

شیخ محمد^۱ محسن فانی

استاد غنی. از اکابر کشمیر. صوفی مشرب بود. از مصاحبان داراشکوه. دیوان و مثنوی خوب دارد. دو بیت از وی یادگار است:^۲

- دیده نهان داشت نقش آن کف پا را اشک به مردم نمود رنگ حنا را
- موی سفید^۳، خنده صبح اجابت است گشتیم پیر بر در او تا دعا رسید

میرزا فصیحی

از فصحای زمانه بود. اشعار پخته دارد. استاد یگانه است:

- لبی کز نازکی بار تبسم بر نمی تابد به خون غلطم که امروزش به دشنام آشنا کردم
- خویش را بر نوک مژگان ستم کیشان زدم آن قدر زخمی که دل می خواست، در خنجر نبود
- حدیث شوخ و لعل نازک، افکارش کند ترسم مگر آهسته آن لب را تبسم وار بگشاید^۴
- جرم ما گر باده آشامی است، مستی جرم کیست؟ عکس لعل خویش را ما در شراب افکنده ایم
- چون ماهی ساحل، طپد از آرزوی دل زخمی که شهیدان غمت را به سر آمد^۵
- شب که غم های ترا پرده نشین می کردم از تبسم، لب زخمی نمکین می کردم

۱. د: - محمد. ۲. ص: در این دو بیت که تلاش کرده از او یاد است. ۳. ص: سپید.

۴. ل: بگشایی. ۵. ل، م: ترا بر سپر آمد. ص: - چون ماهی... آمد. د: سرآید.

دوش تقلید جرس کردم و صد قافله سوخت آه گر ناله پریشان‌تر ازین می‌کردم
- چمن پیرای صبحم، کیمیای خار و خس دارم به هر شاخ ترنجی^۱، آفتابی پیشرس دارم
- کو جنون تا هر نفس دل در سراغی گم شود سینه^۲ همچون موج در گرداب داغی گم شود
شوق اگر این است مغزآشفته‌گان عشق را نکهت فردوس ترسم در دماغی گم شود

در یک بیت مرزا فصیحی، فقیر، تصرفی کرده. هر دو نوشته می‌آید:

فصیحی

ما توهّمیم با گل رعنا در این چمن کز خود پُریم و رنگ به بیرون نمی‌دهیم

فصیحی

ما توأمیم با گل رعنا درین چمن کز خون پُریم و رنگ به بیرون نمی‌دهیم

سرخوش

هم مشرب است با گل رعنا پیاله‌ام کز خون پُر است و رنگ به بیرون نمی‌دهد

آقا^۳ محمّد ابراهیم فیضان

خلف آقا محمّد حسین ناجی^۴. بلند فکر و عالی طبع است. در نستعلیق نویسی و انشاپردازی، دست رسایی دارد و از علم معقولات نیز بهره، تمام^۵. ازوست^۶.

- مآل اختلاف از دست صنعت یک رقم باشد تفاوت‌های کفر و دین، شکاف یک قلم باشد
ستم فهمد زبان غمزه خونخوار قاتل را میان ما و نازش، ترجمان تیغ دو دم باشد
بود منزل رسیدن، دل به دست آوردن خوبان بلند و پست راه عشق، لطف بیش و کم باشد
- نصیبت^۷ گر بُود، همچون صدف رزق از سما ریزد چو قسمت نیست روزی، از دهن چون آسیا ریزد
- بی‌تو تا چند بسازد به دل تنگ کسی از گرانجانی خود چند خورد سنگ کسی
در دل صاف، خیال سخن ساخته نیست آبِ آینه نیامیخته با رنگ کسی^۸

۱. د: شاخی ترنج. ۲. د: شیشه. ۳. ص: - فیضان. ۴. ص: نامی.
۵. ص: + داشت. ۶. ص: از زاده‌های طبع اوست. ۷. ص: نصیبی.
۸. ص: - در دل... رنگ کسی.

کردم از ضبط نفس‌های خموشی پیغام^۱
 - بُود از شیوه ظلم^۲ این قدرها چشم یک‌رنگی
 - صافی دل شُست دُرد کینه از پیمان‌هام
 - عداوت در کمال دوستی دارند هم‌جنسان
 - نمی‌باشد چو من حسرت‌نصیب محشر دردی
 به هم ناز و نیاز آینه‌ساز الفت‌اند اینجا
 - هرکه می‌جوید دم آبی ازین سیلاب خشک
 نسبت ذاتی است با هم طوطی و آینه را
 - بیهوده چه سوزی پی دنیا جگر خویش
 - بُرد هر کس که در بزم خموشی راه، می‌داند
 که نشسته است پس پرده آهنگ کسی
 مرا بر دل رسد زخم و ترا چین بر جبین افتد
 روشنی پوشید چون مهتاب^۳ عیب خانه‌ام
 چو اختر زد هجوم نور، دامن بر چراغ من
 ز هر جزو بدن جوشید چون اخگر دم سردی
 خرام آن پری دارد ز رنگ جسته‌ام گردی
 سیر مستی می‌کند چون کبک از مهتاب خشک
 آن بهار خشک را لازم شود، این آب خشک^۴
 در خاک چو اخگر نبری مشت زر خویش
 که فیض نشئه رطل گران، گوش گران دارد

میرزا غیاث‌الدین منصور فکرت‌تخلّص

از شرفای ولایت بود. در عهد عالمگیرشاه به هند آمده، پانصدی منصب داشته.
 خوش‌خلق و خوش‌فکر بوده. این چند بیت به خطّ خود در بیاض فقیر نوشته:^۵
 - نمی‌ماند سیاهی در دوات دیده آهو را
 - ز اشکم گاه مستی، نامه اعمال افشان شد
 - خمار افسرده‌ام دارد، شراب آتشی‌نی کو؟
 - همچو من بی‌کس شهیدی هیچ کافر دیده است؟
 - در نامه من نیست به فرموده حق هیچ
 - عمر آخر می‌شود تا می‌کشی دل از جهان
 اگر دیباچه بنویسم بیاض گردن او را
 مرا کوه گناه از باده لعل بدخشان شد
 که خون مرده را در پوست چون هندو بسوزاند
 صبح محشر هم دمید و خون من خوابیده است
 یک حرف به تعلیم درین مشق ندیدم
 کاروان رفته‌ست^۶ تا خاری تو از پا می‌کشی

عبدالرزاق فیاض

یک بیت او از زبان میرمعز شنیده‌ام و میر نیز در جواب آن بیتی رسانده و فقیر نیز. هر
 سه قلمی می‌گردد:^۷

۱. ص: معلوم. ۲. ص: نبود از شیوه ظالم. ۳. ص: آینه. ۴. س، د: - نسبت... خشک. ۵. د، ص: به دست خود نوشته، این است. ۶. د: کاروانها رفته. ۷. د: - و میر... می‌گردد.

فیاض

یک بار ناله کرده‌ام از درد اشتیاق از شش جهت هنوز صدا می‌توان شنید

میرمعز

باد بهار و بوی گل آشفته هم‌اند پیغام او ز ناله ما می‌توان شنید

سرخوش

منصور، سنگسار ملامت بُود هنوز یک حرف را ز گفته چها می‌توان شنید

فغفور

از تازه‌گویان و معنی‌یابان بوده. یک بیت او عالمگیر است:
فلک دیگر به کام رند دُرْد آشام می‌گردد عسس گو خواب راحت کن که امشب جام می‌گردد

سرخوش

کجا غافل ز حق در دیر دُرْد آشام می‌گردد به مسجد سبجه گر می‌گردد، اینجا جام می‌گردد

فرقی

خوش خیال بوده. و از این بیت، عروج فکرش ظاهر است:^۱
مرا قیامت و مردن به صورت دگر است مسافران عدم! انتظارم من میرید

میرسیداحمد^۲ فایق

برادر میرجلال‌الدین سیادت.^۲ در لاهور به علاقه منصب و خدمت خزانه اقامت دارد. خوش فکر است. از کیفیتی و نشئه معنی غافل نیست. چند شعر او که نازکی^۴ داشت، برنگاشت:

- نصیحت می‌فزاید رتبه پاکیزه گوهر را که آب از پیش ره بستن، نهد رو بر بلندیا
- ز شرم چشم مست تو خوبان نهفته‌اند در آستین چو غنچه^۵ نرگس پیاله را

۱. ص: هویدا است.

۲. ص: - میرسید احمد.

۳. ص: + تخلص.

۵. ص: دیده.

۴. د: تازگی.

- افشای راز^۱ عشق بُود کار دیده^۲ را
 - عجر^۳ شکسته بالان، هم‌پنجه غرور است
 - تا نرگست به بزم فسون نگه نشست
 - پیمان من به خامشی از بس دُرست بود
 - شوخی پرواز رنگم گرد جولان کسی است
 سینه‌چاکان محبت را قیامت مژده‌ای است
 - دیوانه عشق تو سرانجام ندارد
 - دل گرفته من مشکل است باز شود
 - علاج غفلت ما را^۴ نمی‌توان^۵ کردن
 فزون ز ریگ روان تشنه در بیابان سوخت
 - به داغ لاله عذاران از این چمن رفتم
 دل‌سوخته آتش حرمان^۶ ای‌اغم
 - به درگه کرم آخر امید آوردم
 چرا کنیم سیه روی خویش را ز خضاب
 منصور دان سرشک به مژگان رسیده را
 پای ز راه مانده، بازوی دست زور است
 چشم بتان ز سرمه به خاک سیه نشست
 چون ساغر حباب، شکستم صدا نداشت
 مده^۷ آهم سایه سرو خرامان کسی است^۸
 صبح محشر گرده شور نمکدان کسی است
 چون نقش قدم خانه من بام^۹ ندارد
 که قفل بر در میخانه از درون زده‌اند
 گلیم بخت سیه را به خواب می‌بافند
 هنوز دام فریب سراب می‌بافند
 به جای گل بفشانید لاله بر خاکم
 جز پنبه مینا نگذارید به داغم
 سری به سجده زپیری چو بید آوردم
 شبی به روز ز موی سپید آوردم

رباعی

ای صدرنشینان، همه درگاهی تو
 ای فخر رُسل، رسیده‌ای در ره قُرب
 ای عرش حَضیض، اوج آگاهی تو
 جایی که گذاشت سایه، همراهی تو^۹

فارس

خوش‌فکر و معنی‌یاب بوده. ازوست:

- عشق آمد و زآلایش تن بی اثرم کرد
 - غنچه‌سان بهر گلی سر به گریبان دارم
 یار، بهتر ز من، احوال مرا می‌داند
 از پرده دل صاف چو آب گهرم کرد
 از دل خون شده راهی به گلستان دارم
 من چسان عیب خود از آینه پنهان دارم؟

۱. ص: کار. ۲. ص: راز دیده. ۳. ص: عمر.
 ۴. ص: شوخی... کسی است. ۵. س: نام. ۶. ص: ذاتی.
 ۷. د: به می‌توان. ۸. ص: هجران. ۹. س، د، م، ل: - به درگه کرم... همراهی تو.

فوجی

از شعرای بنگاله است. خوش فکر می نماید. ازوست:
 موج آب گهر از تاج شهان می گذرد قطره در مرتبه خویش کم از دریا نیست

محمد دارا شکوه

الملقب بشاه بلند اقبال.^۱ ولی عهد^۲ شاه جهان، پادشاه زاده^۳ خوش خلق و خوش فکر و^۴ خوش رو و متحمل و صوفی مشرب فقیر دوست و موحد و محقق^۵ بوده. طبعی بلند و ذهنی رسا داشت و مطلب^۶ صوفیه در رباعی و غزل منظوم می کرد. به حسب اعتقادی که به سلسله عالی^۷ قادریه داشت، «قادری» تخلص می کرد. به ملّا شاه خلیفه میان شاه میرلاهوری^۸ دست بیعت داده.

تحمل و وقار به حدی داشت که محمدعلی ماهر نقل کرد: روز طوی^۹ سلیمان شکوه خلف بزرگش، شاعری قصیده گفته آورده سر دیوان می خواند. در یک بیت بسته بود که: بادشاه زاده کریم الطرفین. شاه شنیده فرمود که: راست گفته. این پسر کریم الطرفین است، هم از طرف پدر و هم از طرف مادر، بادشاه بن بادشاه است. حاجی تمکین که به ظرافت پیشگی در مجلس عالی راه داشت، عرض کرد که: ملادوپیا چه خوب گفته که: کریم الطرفین: زن کون ده. شاه، سرفرو انداخت و لرزه بر اندام اهل مجلس افتاد. همه را یقین شد که همین که سر برمی دارد، این مسخره را گردن زدن می فرماید. بعد از ساعتی از مسند برخاست. درون محل تشریف برده، نزدیک به در خانه حکم فرمود که: دیگر این مسخره را در دیوان خاص نگذارند.

در علم تصوف، تصانیف عالی دارد و سؤال های دقیق نوشته. دیوان مختصر از او جمع شده. این چند بیت از آن است:^۹

۱. ص: - الملقب... اقبال.

۲. ص: خلف الصدق و ولی عهد.

۳. ص: - پادشاه زاده.

۴. ص: - خوش فکر و.

۵. ص: موحد حقیقی.

۶. د، ص: مطالب.

۷. ص: ملّا شاه میرلاهوری.

۸. ص: - طوی.

۹. : از دیوان اوست.

- هر خم و پیچی که شد، از تاب^۱ زلف یار شد
 - خاطر نقّاش در تصویر حُسنش جمع بود
 - بشکست دل آبله از گردش پایم
 - به قدر مال باشد سرگرانی
 - بخیه بر خرقه فناکیشان
 - همه چیز تو خوب، لیک این بد
 - با دوست رسیدیم، چو از خویش گذشتیم
 دام شد، تسبیح شد، زنجیر شد، زُنار شد
 چون به زلف او رسید، آخر پریشانی کشید
 در کار من این هم گرهی بود که وا شد
 زوزن زر فزاید بار دستار
 موج آب حیات را ماند
 که تو بسیار دیر می‌آیی
 از خویش گذشتن، چه مبارک سفری بود!

عبدالقادرخان

خلف وزیرخان عالم گیر شاه. «قادر» تخلص می‌کرده. خوش فکر است:

از هجوم می‌کشان بر شیشه می‌لرزد دلم جا به مینا تنگ اگر باشد در آغوشم گذار^۲

قادر

نمی‌دانم کیست و کجایی است. صاحب قدرت می‌نماید:

سرنوشتی نیست جز خجالت جبین ساده را چین پیشانی است موج آبرو آزاده را

حسّان زمان، حاجی محمدجان قدسی

ملک‌الشعراي عصر شاهجهان. سخنور صاحب قدرت بوده. در قصیده‌گویی و غزل‌پردازی، گوی بلاغت از اقران می‌ربود. *ظفرنامه* شاهجهان^۳ به احسن وجوه و دلخواه طرز به فصاحت و بلاغت تمام ادا کرده. چون دید که نام عبدالله‌خان بهادر فیروزجنگ در این بحر گنجایش ندارد، به این حُسن ادا کرده:

نهنگی که از غایت احتشام نگنجد به بحر از بزرگیش نام

وقتی که یمین‌الدوله آصف‌خان، سلطان بولاقی،^۴ پسر خسرو را برای مصلحت بر سریر تزویر جلوس داده، از کشمیر به لاهور آورده، این بیت گفته:^۵

۱. ص: تار. ۲. ص، ل، م: - عبدالقادر خان... گذار.

۳. ص: شاهجهان را. ۴. ص: بولاق.

۵. ص: بر سر برند و بدجلوسی داده، گفته این است.

مدان عیب تزویر والا گهر بود آب در شیر گوهر هنر

چون فیل سفید از جایی به تحفگی و غرایب به درگاه جهان پناه آمد، بادشاه
جم جاه به زر و زیور مزین ساخته،^۱ خود به دولت و سعادت سوار شده، ملک الشعرا
رباعی گذرانید:

بر فیل سفیدش که میناد گزند شد شیفته هرکس که نگاهی افکند
چون شاه جهان برو برآمد، گویی خورشید شد از سفیده^۲ صبح بلند

به جایزه ای لایق مفتخر گشت. مثنوی در تعریف کشمیر و صعوبت راه خوب گفته.
وقتی که بیگم صاحب از شمع سوخته بود، رباعی گذرانیده، که بیت آخرش
این است:

تا سر زده از شمع، چنین بی ادبی پروانه ز عشق^۳ شمع واسوخته است^۴

گویند به آن کمال ملک الشعرا، روزی غزلی تازه گفته، پیش^۵ ملای مکتب دار
می خواند، چون به این بیت رسید:

ساقی! به صبحی قدری پیشتر از صبح برخیز که تا صبح شدن تاب ندارم
کودکی می شنید، گفت: صاحب! اگر به جای قدری، نفّسی گفته شود، برای صبح،
مناسبت تمام دارد. حاجی قبول کرد و در جودت طبع^۶ آن کودک حیران ماند.
همین طور، ابونواس، شاعر عرب، این بیت گفته بود به زبان عرب:
أَلَا فَاسْقِنِي خَمْرًا قُلْ لِي: «هِيَ الْخَمْرُ» وَلَا تَسْقِنِي سُرًّا إِذَا أَمَكْنَ الْجَهْرُ

روزی، گذرش بر مکتبی افتاد. کودکی به استاد می گفت که: آیا می دانی که ابونواس
شاعر از «قل لی هی الخمر» چه اراده کرده؟ استاد گفت: نمی دانم. گفت: از گرفتن جام
شراب، چهار حواس، متلذذ^۷ می شود: باصره از دیدن؛ ذایقه از چشیدن؛ شامه از بوئیدن؛

۱. د: مرتّب ساخته. ص: به زر و زیورش مزین ساخته.

۲. ص: سپیده.

۳. ص: رشک.

۴. در حاشیه «س»: واسوختن: اعراض و روگردانیدن. مرادف وابوسیدن (چراغ هدایت).

۵. د: + یک. ۶. ص: - طبع. ص: در جواب.

۷. ص: مبتلا.

لامسه از گرفتن. باقی ماند سامعه. از گفتن که این شراب است، سامعه نیز لذت‌یاب می‌گردد. ابونواس گفت: بخدا ای پسر! معنی از کلام من برآوردی، که من هرگز قصد نکرده‌ام.

این چند بیت، انتخابی قصاید و غزلیات و رباعیات اوست:

اول شب می‌گشود مفلس چراغ خویش را	- زود به کردم من بی‌صبر، داغ خویش را
روزم سیاه‌کرده چشم سیاه کیست؟	- بازم نشسته تا مژه ^۲ در دل، نگاه کیست؟
دل بُردن و نگاه نکردن گناه کیست؟	دل دادن و سخن نشنیدن گناه من
چو آن سرخی که بر ناخن پس از رنگ حنا ماند	- جوانی رفت و داغی ماند در دل ^۳ یادگار از وی
چو شمع آرم برون یک رشته ^۴ زَنار از گریانش	- اگر دستم رسد روزی به جیب زاهد خودبین
مترس هیچ‌کست مهربان نخواهد گفت	- به این قدر که به بالین من نهی قدمی
کاش گل غنچه شود تا دل ما بگشاید	- عیش این باغ به اندازه یک تنگ‌دل است
گل ریخته بودند مگر بر سر خاکم	- نگذاشت ^۵ به خواب عدم شیون بلبل
گر همه پیمانۀ عمر است خالی خوب نیست	- در چنین فصلی که بلبل مست و گلشن پر گل است
دواند ریشه‌گر چون شمع مژگان تا کف پایم	- کجا تاب آورد پیش سرشک دیده فرسایم

من قصائد

به صد برهنه دهد یک قبا و آن هم تنگ	- چو غنچه گل صد برگ، آسمان دو رنگ
چو شمع زنده سرخویش دیده‌ام در پا	- من آن نیم که کنم سرکشی ز تیغ جفا
ز هم به قدر یک انگشت، راه خانه جداست	- بلاست هجر عزیزان اگر چو مردم چشم
صدف را بود مهره پشت گوهر	- سخن بس به عالم، پناه سخنور

رباعی

شیدایی آن شیفته این نشود	- دنیا معشوق، عاشق دین نشود
آینه ز عکس کوه، سنگین نشود	بار دل عارف نشود جلوۀ دهر

۳. د: در دل ماند داغی.

۶. س: به رنگ.

۲. ص: یارم نشسته با من.

۵. ص: بگذاشت.

۱. ص: + این معنی.

۴. ص: دسته.

- هرکس که سخن به قدر و مقدار کند کی حالت خود تواند اظهار کند
 خواهی هنرت عیان شود، پستی جو^۱ شمشیر فرود آید و کار کند
 فقیر نیز در جواب این بدیهه گفته رساند:^۲
 هرکس که کمال خواهد اظهار کند فکر یاران نیک کردار کند
 گردد هنرت به سعی احباب^۳ عیان شمشیر به زوردسته‌ها کار کند

قاسم دیوانه^۴ مشهدی

از شاگردان رشید مرزاصائب است. تازه‌گوی بلندخیال و نازک‌بند معنی‌یاب بوده. در هند نیامده. اما اشعارش در سخنوران، اشتها تمام دارد. ازوست:

- یکی ست حُسن و به صد جلوه از نقاب چکید رگ چراغ زدم، خون آفتاب چکید
 - شبکی به کنج خلوت، اگر دهم اجازت بمکم چنان لب‌ت را، که درو سخن نماند
 - هست چون اجزای عالم ذره یک آفتاب آستین بر هر چه افشانی، چراغی گشته‌ای
 - نمی‌دانم که از ذوق کدامین داغ او سوزم به آن پروانه‌ای مانم که افتد در چراغانی
 - می‌روی مستانه بر خاکم، نمی‌دانی که من در کفن همچون کبابی در نمک خوابیده‌ام
 - ز ویرانی بُود بر بام و در^۵ کاشانه ما را زمین چون نقش پا دیوار باشد خانه ما را
 - کس، بادیۀ عشق به پایان نرساندست چندانکه نظر کار کند، یک رم آهوست
 - ندارم با کی از موج خطر، با دوست پیوستم غریق آب حیوان را غم مُردن نمی‌باشد
 - برت عاشق چو مضمون در پیام خود نهان آید دری چون نامه‌ام، بانگ شکست استخوان آید
 - خونریز ستم چو یار من شد گل حلق بریده^۶ چمن شد

قاسم خان

همزلف جهانگیر پادشاه. طبعی درست^۷ داشت. ازوست:
 - بعد ازین در عوض اشک، دل آید بیرون آب چون کم شود از چشمه گل آید بیرون

۴. ص: - دیوانه.

۳. س: احسان.

۲. ص: + سرخوش.

۱. د: کن.

۷. ص: رسا.

۶. ص: جلوه برهنه.

۵. د: بر بام و بر.

عشق آمد پی دل بردن و در سینه نیافت
چنان بدم ز جدایی که بعد ازین هرگز
- مردم ز رشک، چند بینم که جام می
لب بر لب گذاشت و قالب تهی کند
- هر که در مجلس ما باده ننوشد «قاسم»!
دزد از خانه مفلس، خجل آید بیرون
به خنده نیز لب از یکدگر جدا نکنم
روزی، پادشاه، آب خاصه طلبید. در پیاله گلی بغایت نازک آوردند. همین که پادشاه
به دست گرفت، شکست، پادشاه این مصرع بدیهه فرمود: کاسه نازک بود، آب آرام
نتوانست کرد

قاسم خان، پیش مصرع رسانید:^۱ «دید حالم را و چشمش ضبط اشک خود نکرد».

قانع

بر حقیقت حال او اطلاعی نیست. به یک بیت او قانع‌ام:
چون مردمک چشم تو در عالم نیست چرخ‌ی که خدنگ غمزه را تیر^۲ کند

محمدیوسف قدیم

عم‌زاده مایل.^۲ طبعی درست داشت. پیش فقیر، مشق سخن می‌کرد. در عین جوانی
درگذشت. ازوست:

یک نفس گر شاد گشتم، عالمی غمناک شد
خنده‌ام چون برق، چاک سینه افلاک شد

۱. ص: پیش مصرعه خوب رسا خواند.

۲. ل: تیز.

۳. ص: فقیر.

استاد سخنوران، ابوطالب کلیم

شاعر عمدۀ پایتخت. صاحب قدرت و^۱ معنی‌یاب. در فن سخن‌سنجی^۲ طاق، و در جمیع کمالات نکته‌پروری^۳ شهرۀ آفاق بود. *ظفرنامۀ* بادشاه شاهجهان به اداهای رنگین نظم کرده. در تعریف اکبرآباد و قحطی دکن و صعوبت راه کشمیر و غیره، مثنویهای تازه و دلکش دارد.^۴ دیوانی پرمضامین ترتیب داده. در گفتن اشعار فرمایشی، قدرت تمام داشت. برای تخت مرصع و سپر و شمشیر و قلمدان خاصه تا مقط،^۵ شعرهایی مناسب هر چیز گفته. بر همه اشیای پادشاهی، اشعار او کنده و نوشته‌اند. پادشاه قدردان، او را به زر سنجیده.^۶

وقتی که خواندگار^۷ روم در تهنیت‌نامۀ جلوس والا تحریر نمود: شما که خود را شاهجهان لقب کرده‌اید، ملک ما و ایران و توران و غیره اقالیم داخل جهان است، شما پادشاهی اینجا ندارید. بهترین نام‌ها نزد خدا عبدالله و عبدالرحمن است، از این اسما لقبی اختیار کنید. بعد مطالعه به^۸ یمین‌الدوله مصلحت کردند که: باید این خطاب را تغیر داد. کلیم^۹ این خبر یافته، این بیت گذراند:

۱. ص: - و. ۲. ص: در فنون انواع سخن. ۳. ص: نکته وری. ۴. ص: مثنوی‌های دلگشا دارد. ۵. ص: - تا مقط. ۶. د، ص: - پادشاه قدردان... سنجیده. ۷. د: خوندکار. ۸. ص: - به. ۹. د: + طالب.

هند و جهان ز روی عدد چون برابر است بر شه، خطابِ شاهجهان زان مقرر است
همین بیت را در جواب نوشتند. و او را به زر کشیدند.

چون خانجهان لودی که سابق پیرا نام داشت، باغی شد و به دریاخان^۱ روهیله پیوست، دریاخان به سبب اعانت او به دست افواج قاهره کشته شد. بعد از آن پیرا نیز به قتل رسید. رباعی گذرانید، به جایزه لایق سرفراز گشت:

این مژده فتح از پی هم زیبا بود این کیف دوبالا چه نشاطافزا بود
از کشتن «دریا» سر «پیرا» هم رفت گویا سر او حباب این دریا بود

چون سر «دریا» و «پیرا» و دو پسران رشید او یکجا به درگاه آمد، «چار سر» تاریخ گذرانید، به صلات پادشاهانه سرفراز^۲ گشت.

در اوایل جلوس که رایات عالیات به تسخیر قلاع دکن متوجه بود، در یک سال، چهل قلعه به تصرف درآمد، رباعی گذرانید:

شاه! بخت کشور اقبال گرفت تیغ ز عدو ملک و زر و مال گرفت
چل قلعه به یک سال گرفتی، که یکی شاهان نتوانند به چل^۳ سال گرفت

ابیات^۴ کلیم

- بُود آرایش معشوق، حال درهم عاشق	سیه روزی مجنون، سرمه باشد چشم لیلی را
- نیست سامانی بغیر از رخنه در کاشانه‌ام	گر به رنگ دام ماهی آب دارد، دانه نیست
- غرق وصال آگه، ز آسیب چشم بد نیست	تا دام بر نیاید، ماهی خبر ندارد
- نجات غرقه بحر تعلق آسان نیست	مگر به تخته تابوت بر کنار افتد
- ابر تا برجاست ^۵ ، یاران! باده در ساغر کنید	چشم اختر تا نمی‌بیند، دماغی تر کنید
- نیست یک شب که سرشکم گل بستر نشود	تار در پیرهنم رشته گوهر نشود ^۶
- ستم ظاهر او لطف نهانی دارد	صید را می‌کشد آن شوخ که لاغر نشود
- سپاه غمزه‌ات را در هزیمت فتح می‌باشد	شکست افتاد بر دلها چو بر گردید مژگانش

۱. د: دریا. ص: به دیار.

۲. ص: مفتخر.

۳. ص: یک.

۴. ص: اشعار.

۵. د: برخاست.

۶. د: - نیست ... نشود.

- سر به سر دل‌های آگه، دانه یک سبجه‌اند آنچه ما را در دل است، از همدگر مستور نیست
 - مرگ تلخ و زندگی هم سر به سر درد سر است پشت و روی کار عالم، هیچ یک دل‌خواه نیست^۱
 آخر عمر^۲ در کشمیر گوشه گیر شده بود، هم آنجا ودیعت حیات سپرد. ملّا طاهر
 غنی، تاریخ وفاتش^۳ چنین دریافته است: «طور معنی بود روشن از کلیم»
 در کشمیر جنت نظیر، بهشت نصیبش شد.
 میرزا محمدعلی ماهر، نقل می‌کرد: عجب مرد خلیق^۴ و خوش‌محاوره بود. هر که در
 صحبتش می‌رسید، فیض‌یاب^۵ می‌شد و محظوظ برمی‌خاست.^۶

میرکلان^۷

بزرگیش از کلامش پیدا است. ازوست:
 منع بی‌تابی و بی‌طاقتی و جامه‌داری ناتوانی چه قدر کرد که زنجیر کند

شیخ سعدالله گلشن

طبعی درست دارد.^۸ مدّتی^۹ پیش فقیر، مشق کرد. آخر به صحبت میرزا بیدل، جنسیت او
 هم به او کشید:
 - به دل، شوخی، نفس دزدید و طغیان می‌کند نازش پری در شیشه پنهان گشت و بیرون است پروازش
 - گشتم شهید تیغ تغافل کشیدنت جانم ز دست برد غزالانه دیدنت
 - حیرت بهار گلشن^{۱۰} نظاره خودم آیینه خانه دل صد پاره خودم
 - ز شوق مهر رخسار که چشمم گریه پیرا شد چو گوهر در گره هر اشک من دارد سحرگاهی
 روزی، مصرع گفته آورد:

به یک پیمانه چون یاقوت دارم آب و آتش را

۱. د: مرگ ... نیست. ۲. ص: - عمر. ۳. - چنین دریافته است.
 ۴. ص: + و خوش رو. ۵. ص: فیض مآب. ۶. ص: + خورد و کلان، بهره می‌بردند.
 ۷. ص: - میرکلان. ۸. ص: داشت. ۹. د، ص: چندسال.
 ۱۰. ص: جلوّه.

فقیر، پیش مصرع رسانند:

ز بس با نرم‌خویی رام کردم طبع سرکش را

عبدالرحیم کم‌گو کشمیری

چند گاه، پیش فقیر، مشق می‌گذرانید. فکری درست داشت. به طرف دکن^۱ رفت. هم در آنجا درگذشت:

- بهار آمد، ز جوش لاله دارد کوۀ دیدن‌ها	- شرر خارا شکافی می‌کند از دل طپیدن‌ها
- ما خراب رنجش بیجای او گردیده‌ایم	- گر بر افشاند غبار از دل، شود تعمیر ما
- گرفته زخم دلم در دهن خدنگ ترا	- به لذتی که مکد طفل شیرخوار انگشت
- ز زنجیری که عشق انداخت در پای من ای قمری!	- فتاد آخر ترا هم حلقه‌ای در گردن ای قمری!
- مگر سرو مرا دیدی که از دیوانگی بر تن	- ز بال و پر ترا صد پاره شد پیراهن ای قمری!

۱. ص: + به طریق سیر.

لامع

بر حقیقت حال او اطلاعی نیست، اما اینقدر معلوم می‌شود که تازه‌گویِ معنی‌یاب است. ازوست:^۱

دست و پا گم کرده سرو قدت رفتارها	- ای سپند برق خُسنت شبنم گلزارها
بوی گل خیزد به جای ناله از منقارها	در بهارستان حمدت بلبلان قدس را
گریبان چاک همچون گل کند لعل بدخشان را	- دهد گر آب و رنگ از گفتگو یاقوت خندان را
به فریاد آورد مانند نی، شاخ غزالان را	شود گر دشت پیما ناله مجنون سودایت
کف خاک مرا صحرای محشر ساختی رفتی	- گذشتی بر مزارم، شورشی انداختی رفتی

خلاصه دودمان مرتضوی، میرزا معزالدین محمد موسوی^۲

در خوش‌خیالی و معنی‌طرازی و شعرفهمی و انشاپردازی نظیر نداشت. در حدّت طبع و دقت‌آفرینی و علم معقولات، بی‌بدل بود. چنانچه گفته:^۳

من مرغ خوش‌ترانه باغ فضیلتم طبع مرا به زمزمه شاعری چه کار؟

۲. د: میرزا معز موسوی.

۱. ص: این چند شعر از زاده‌های طبع اوست.

۳. د: چنانچه خود گفته. ص: چنانچه خود به زبان خود فرمود.

در این بیت میرزا صائب، که در تعریف عمارت گفته:
 چون لباس غنچه تنگی می‌کند بر دوش گل بر شکوه این عمارت، پرنیان آسمان
 رو به روی او دخل بجا در پیش مصرع کرد و نادرست و نمود. و فقیر، چنین
 درست کرده خواند. فرمود که حالا درست شد:
 چون لباس غنچهٔ نشکفته تنگی می‌کند بر شکوه این عمارت، پرنیان آسمان
 همین قسم، میرزا صائب، روزی این مصرع خواند:
 عیبی به عیب خود نرسیدن نمی‌رسد
 ملا محمدسعید اشرف گفت: یک «بای» دیگر می‌خواهد، صائب قبول کرد.
 شخصی این معنی بسته بود:^۱
 ز تیره‌بختی خود آن زمان شدم آگاه که مادرم سر پستان خویش کرد سیاه
 شنیده^۲ فرمود که: معنی تازه است. خوب‌تر باید بست. خود فکر کرده، خوب‌تر از
 او بست:

میرزا^۳

این تیرگی ز روز ازل داشت کوکیم مادر نزاده‌ام سرپستان سیاه کرد
 جواب این بیت میرزا وحید^۴ چنین گفته، هر دو نوشته شد:
 وحید
 هر گل به یاد شمع تو بالی^۵ گشوده است خاکسترم چمن شد و پروانه‌ام هنوز
 میر معز^۶
 شد گردباد دامن صحرا غبار من بر باد رفت خاکم و دیوانه‌ام هنوز
 روزی، این بیت عزیزی را خواندند:
 به چه اندیشه‌ام از خاطر ناشاد روی چه به خاطر گذرانم که تو از یاد روی

۱. ص: شخصی پیش از این بسته بود، الحق درست است.

۲. ص: میر شنیده.

۳. د: + را. ص: میرزا طاهر وحید.

۴. د: بال.

۵. ص: موسوی. د: + میر معز.

به فقیر فرمود که: شما و من هر دو طرح کنیم. فی البدیهه گفت:

آن چنان زی که چو از حادثه برباد روی حُسن معنی نگذارد که تو از یاد روی

فقیر سرخوش نیز بدیهه رساند:

خویش را خاک رهی سازی و بر باد روی به از آن است که بر تخت روان، شاد روی

روزی، این بیت ناصرعلی را در میان آوردند:

ز جوش باده، دُرد ته‌نشین، بالا نشین گردد ز موج خنده، ترسم خط برون آید از آن لب‌ها

خود به فکر تمام فرمود:

نگه بر نیست‌ر بالیده می‌بارد ز مژگانش سخن در برگ گل، پیچیده می‌ریزد از آن لب‌ها^۱

فقیر نیز نزدیک به آن رسید:

نظرها از لطافت بر رُخش باران در آب است سخن، نقش نگین است از فرو رفتن در آن لب‌ها

در حَسَن ابدال، غلغله این مطلع در شعرای پایتخت انداخت:

هیچ کس آگه ز شرح اشتیاق ما نشد نامه بر ما چون زبان لعل، هرگز وانشد

سرخوش

هیچ دل را زینت دنیا نشاط‌افزا نشد عقده کار کس از دندان گوهر وا نشد

همه گفتند: کم از مطلع میر نیست. فقیر گفت: تشبیه میر، تازه و از من متعارف است. یعنی: دندان را به گوهر تشبیه داده، و زبان را به نامه پیچیده تشبیه دادن، تازگی دارد. میر شنیده فرمود که: زهی طبع منصف! فقیر این معنی را قسمی دیگر، مطلع غزل خود کرده در زمین دیگر بسته:

راز ما شد فاش و حال ما همان پوشیده است نامه ما چون زبان هم باز، هم پیچیده است^۲

هرگاه، فقیر به خدمتش وارد می‌شد، درس علوم عربی موقوف می‌داشت، که با سرخوش، صحبت شعر تازه و تصوّف می‌داریم، و اکثر از راه قدردانی می‌فرمود که: در

۱. س: روزی ... لب‌ها.

۲. ص، ل: - یعنی: دندان ... پیچیده است.

هند که^۱ آمدم، همین سه شاعر دیدم: غنی، و ناصرعلی، و سرخوش. در اوایل مشق «فطرت» تخلص می‌کرد و در آخر «موسوی»، و ازین تخلص، محظوظ بود. خطاب خانی هم بر این تخلص گرفت. روزی، گفت که: «افضل اهل زمانه» تاریخ تولد من یافته‌اند، موافق سنه هزار و پنجاه. فقیر گفت: تولد من هم در این سال است و نام من افضل. این به من عنایت فرمایند و برای خود، فکر دیگر کنند. خنده کرد و گفت: مبارک است، از شما باشد.^۲

روزی، شخصی به ایشان گفت: مصرع گفته‌ام، پیش مصرع شما رسانید:

فانوس گردباد شود بر چراغ ما

فرمود که: سرخوش، منبع اشعار تازه‌گویان است. از او بیرسم اگر کسی نگفته باشد، پیش مصرع می‌رسانم. چون به فقیر دوچار شد، ذکر این مصرع در میان آوردند، گفتم: مطلع صائب است:

آشفته‌گی ز عقل پذیرد دماغ ما فانوس گردباد شود بر چراغ ما

روزی، خان سخن‌دان را با شیخ عبدالعزیز عزت، صحبت مباحثه علمی و مذاکره حکمی روی داد. ردّ و بدل بسیار واقع شد. در یک مقدمه، شیخ گفت: این را شما از که سند دارید؟ گفت: از ملا بهاءالدین محمد. شیخ گفت: بر ملا بهاءالدین محمد شما بیست و هشت جا حرف گفته‌ام. فرمود: مخدوم آن حروف تهجی خواهد بود. در آخر مجلس، کارها^۳ به اینجا کشید که شیخ از روی تجاهل گفت که: شیعیان شما که میت را وقت غسل، گز می‌کند، به چه سند و سنت کیست؟^۴ خان خنده کرد و گفت که: این را بهوران در لاهور از من پرسیده بود، تا امروز از شما پرسیده آید.^۵

روزی، دو منصب‌دار، خلعت پوشیده، برای تسلیم در حضور ایستادند. به من فرمود که: تحقیق کرده بیایید که این هر دو را چه خدمت شده. آمده،^۶ تحقیق کردم که یکی را

۱. د: - که.

۲. ص: - خنده... باشد.

۳. د: کار.

۴. س: چیست. م: به چه دلیل و سنت کیست؟

۵. ص، ل: - روزی، خان سخن‌دان... پرسیده آید.

۶. ص: - آمده.

دیوانی برار مقرر گشته و دیگری را خلعت کتخدایی مرحمت شده. به میر رساندم که یکی را خلعت درآر شده و دیگری را خدمت برار.

چون به پایه وزارت ممالک دکن و دیوانی تن و هزاری منصب، سرافراز گردیدند، فقیر از شاهجهان آباد، بعد تهنیت و مبارکباد، رباعی نوشت:

ایام به کام دوستداران گشته کار میر از معز بسامان گشته
چیزی که به جا شده به عالم، این است: کان سید پاک موسویخان گشته
روزی، مطلعی گفته به خدمت گذراندم:

خانه دهر، تنگ بسیار است پشت بام فلک هوادار است

بسیار تحسین فرمودند. در پیش مصرع عبارت آخر بسته‌اند: بسیار تنگ می‌باید. گفتم که: صاحب در بیت خود بسته‌اند، آن را چه علاج:

مبادا نامه بی‌تا بیم را ترکنی قاصد درین مضمون نازک کرده‌ام بسیار مضمون را

شنیده خاموش ماند.^۱

عجب مشفق و مهربان بوده. وقتی فقیر در لاهور بر زنی عاشق بود. چون کوچ رایات عالیات به جانب شاهجهان آباد شد، به صد پریشانی، ناچار، همراه رکاب سعادت روانه شدم. روزی به خانه میرنشسته بودم، ذکر آن معشوقه در میان آمد. مرا گریه به افغان روی داد. میر، متأثر گشته، رباعی بدیهه فرمود:

اشکی که مرا ز چشم نم دیده برفت لخت دل من بود که غلطیده برفت
در هجر تو این نکته به من شد معلوم «کز دل برود هر آنچه از دیده برفت»^۲

این چندین بیت از زاده‌های طبع شریفش بر سبیل مثنی نمونه از خروار است:^۳

– شدم خاک و هنوز از عشق او آتش به جان دارم در آغوش کفن جسمی چو تب در استخوان دارم
– سدّ راه معصیت‌ها شد پریشانی مرا داشت عریانی نگه زآلوده دامانی مرا
– کارها پیوسته در بند از^۴ گشاد ناخن است عقده ما همچو گوهر، خانه‌زاد ناخن است

۱. س، ص، د، م: – چون به پایه وزارت... خاموش ماند.

۲. س، ص، د: – عجب مشفق... از دیده برفت.

۳. س: – از.

۴. ص: مثنی نمونه‌خرواری.

- ما طایر عشقیم و قفس^۱ بال و پر ماست
 - عیب صاحب نظران، جوش تُنک ظرفی هاست
 - چو سوز^۲ عشق را کامل کنی، عیبت هنر گردد
 - عاجز شد از رفاقت ما رهنمون ما
 - بحر و کان را نارسا افتاده استعداد فیض
 - شوقش به بُرَقع از دل بی تاب کم نشد
 - ندارد آفتی چون غنچه از صرصر چراغ من
 - آتشم در ته پا بود، ولی همچو سپند
 - مرد حق در عین دنیاداری از دنیا بری است
 - این سیه مستی مرا از باده خود پروری است
 - عشق در مصر جنون، لاف خدایی می زند
 - ذوق عشق آینه دار راز دل ها می شود
 - حُسن سعی کوهکن از نقش شیرین ظاهر است
 - حق شناسی، حیرت افزای دل آگاه شد
 - حیرتم برقع گشای شاهد مقصود گشت
 - نهان نگذاشت افسون^۳ غمش در پرده ناموسی
 - شب از پروانه، شرح انتهای شوق پرسیدم

در ملک دکن به رحمت حق پیوست. بر جمیع سخنوران ماتم شد.^۴ میان ناصرعلی،
 این خبر شنیده زار^۵ بگریست و بر این فقیر دلگیر در این مصیبت گذشت، آنچه
 گذشت:

مصرع

حیف دانا مردن و افسوس نادان زیستن

۴. د: افسوس.

۳. ص: شود.

۲. د: خورد.

۱. ص: نفس.

۶. ص: زار زار.

۵. ص: گشت.

از برهمی هنگامه سخن و کسادبازاری اشعار، چه برنگارم، که این قطعه، شاهد حال است:

دریغا شعر رخت از دهر بر بست	سخن با موسوی خان از جهان رفت
ز فوتش اینچنین زد نغمه سرخوش	نشان عیش از هندوستان رفت
ز من باقیست سرخوش جوش عرفان	پس از من خواهد این هم از جهان رفت ^۱

دو تاریخ وفات آن مرحوم، این اخلاص مند یافته:

معزالدین محمد موسوی حیف	ز عالم سوی ملک معنوی رفت
کشیده آه و بگفتا عقل تاریخ:	«معزالدین محمد موسوی رفت»

تاریخ دیگر:

دریغا رخت هستی زین سرا بست	معز موسوی خان سخندان
ز حیرت خواست دل تاریخ فوتش	خرد گفتا: «کجا شد موسوی خان»

آراسته باطن و ظاهر، میرزا محمدعلی ماهر

استاد^۲ همه دان، پخته کار، انسان کامل عیار بوده. با کلیم و قدسی^۳ و میریحیی و غیره شعرای عصر جهانگیری و نازک خیالان عهد عالمگیری صحبت داشته. فقر اختیاری به استقلال تمام داشت.

پیش داراشکوه، مریدخان شده بود، چنانچه فرموده:

کرده به ارادت انتخابم بخشید مریدخان خطابم

بعد نوکری داراشکوه، ترک علائق نموده، گوشه عزلت اختیار کرد. و دیگر کمر نبست.

روزی، فقیر گفت:^۴ دانشمندخان میربخشی و همت خان تن بخشی^۵، بر حال شما مهربان اند، چرا منصب معقول نمی گیرید؟ خندیده^۶ کرده گفت: به ترک دنیا مشهور

۱. ص: - از برهمی هنگامه... جهان رفت.

۲. ص: + فن.

۳. د: قدسی و کلیم.

۴. ل: + که: نواب.

۵. ل: بخشی تن.

۶. ل: خنده کرده.

شده‌ام،^۱ دم از فقیری می‌زنم.^۲ الحال، باز به دنیا رغبت کنم؟^۳ مثل من به آن زن هندو ماند که با شوهر مرده برای سوختن آمده باشد، حرق آتش سوزان دیده، خواهد که بگریزد. خاکروبان^۴، سرش را شکسته بسوزانند.^۵

تا در جهان بود، به جمعیت فکر در فکر^۶ سخن بود. برای بعضی پیش‌مصرع، شش هفت ماه فکر می‌کرد، چنانچه برای این:

مصرع

انتقام پدر از خصم پسر می‌گیرد

در شش ماه، پیش‌مصرع رساند:

حاسد اهل سخن، داغ ز حُسن^۷ سخن است

دیوانی ضخیم و مثنوی‌های رنگین دارد و نثر مثل ظهوری^۸، بسیار پرمضامین تازه نگاشته.^۹ گل‌اورنگ در مدح شاه اورنگ‌زیب از فکرهای اوست.^{۱۰} چند فقره از آن گلدسته معانی ایراد یافته.^{۱۱}

نثر

در عهد صبی، به مقتضای سن، اگر به بازی گنجفه دست گشادی، به شمشیر، سر وا کردی و زر سرخ و سفید به خرج دادی. تا از مرکب‌ساز سرکارش^{۱۲} نام سیاهی بادام شنیده، بادام^{۱۳} چون پسته خندان^{۱۴} در پوست نگنجیده.

آرد از بهر مشق شاه مدام چشم خوبان سیاهی بادام

در عهد خوش‌نویسی‌اش از بس که یاقوت را مناسبتی به قطعه‌نویسی نمی‌بیند، محرران دفترخانه همایونش، یاقوت را قطعه نمی‌نویسند.^{۱۵}

۱. ل: گشته‌ام و ... ۲. م: فقر می‌زدم. ۳. ل: نمایم. ۴. ل: حلال خوران.

۵. س، ص، د: - روزی ... بسوزانند.

۶. ص، ل: - به جمعیت فکر. د: به جمعیت بود، در فکر سخن بود.

۷. ص: اهل. ۸. د: + ملا. ۹. ص: مثل ظهوری، تازه می‌نگارد.

۱۰. ص: گل سر بسر فکرهای اوست. ۱۱. ص: معنی، ایراد می‌یابد.

۱۲. د: مرکب‌سازی به کارش. ۱۳. ص: + از شادی. ۱۴. ص: - خندان.

۱۵. ص: یاقوت را قطعه نمی‌بیند.

بر نثرهای خود، دعوای تصنیف داشت، تلاش معنی‌یابی کرده، از تمام نثر ملّا منیر لاهوری، همین فقره انتخاب نموده: «خواجه ریحان که با خواجه سنبل، نسبت همزلفی داشت».

می‌گفت: دیگر همه تألیف است.

و از ساقی‌نامه من یک قطعه در نعت و یک بیت در بهاریه تازه برآورده، که نصیبه^۱ تست:

مثنوی ساقی‌نامه

شرابی که پردازد از ماسوا	سزد ساقی آن رسول خدا
خرد از می‌اش محو مطلق شود	ز خود بی‌خبر، آگه از حق شود
به این بی‌خودی او بُود رهنمون	کند آخرین جام مستی فزون

این معنی را در رباعی بر بسته‌ام:

احمد، چشم و چراغ ایام بُود	رونق‌افزای بزم اسلام بود
زو گشته رسا نشئه عرفان به کمال	مستی افزون ز آخرین جام بود

ساقی‌نامه بهاریه

سرزلف واکرده سنبل به ناز شده از مریدان گیسودراز^۲

مثنوی جامع‌نساتین در زمین تحفة‌العراقین گفته بود و افتتاح کلام از بهاریه کرده. مطلعی برای آن چنانچه دلش^۳ می‌خواست، حسب المدّعا دست نمی‌داد. فقیر گفته گذرانید:

ای بر سر نامه گل ز نامت باران بهار رشح جامت

او برای ساقی‌نامه فقیر، مطلعی گفته، عنایت فرمود:

بُود نام او^۳ نشئه بخش ادا که بر سرکشد جام حمد خدا

۱. ص: - بر نثرهای خود... گیسو دراز.

۲. ص: - چنانچه دلش.

۳. د: نامه‌ای.

مثنوی در مدح بیگم صاحب گفته، به معرفت، مادر عنایت خان آشنا فرستاد. بیگم بعد مطالعه، بر این بیت محظوظ شدند:^۱

به ذات او صفات کردگار است که خود پنهان و فیض آشکار است

پانصد روپیه صله عنایت فرمود. به اعتقاد فقیر هیچ نداد. می‌بایست او را به زر می‌سنجید. پایه مدح بالاتر ازین چه باشد.^۲

برادر کلان فقیر، خیرالدین محمد، طبعی موزون داشت. «عجری» تخلص می‌کرد. شعر به طرز قدما می‌گفت. فقیر در خدمت او تربیت می‌یافت. در سن هشت و نه سالگی، روزی به راهی می‌رفتم، خوشرویی را دیدم که خالی برچاه زنخدان می‌داشت. این معنی به خاطر آورده گفتم:

بر زنخدان تو خالی سیاهی افتادست همچو دیوی است که بالای چهی افتادست

پیش برادر خواندم، محظوظ شد، مرا برگرفت. از آن روز در صدد اصلاح کار من شد و در مشق، چند روزگار از اصلاح برادر گذشت. ملا بیخود، مرا در خدمت مرزا محمدعلی ماهر برده، صحبت من با ایشان، موافق افتاد، همیشه^۳ شعر به خدمتش گذرانیده و اصلاح می‌گرفتم.

در سن یازده سالگی، در قصبه کرانه، دختر صاحب حسن رسن بازی را دیده، این رباعی گفتم:

آن دلبر بوالعجب که ماه زیباست بالای غلم چو گل به شاخ رعناست
نی‌نی غلطم که آفتاب محشر یک نیزه برآمد و قیامت برپاست

غلغله این رباعی در تمام میان‌دوآب افتاد، و قاضی پیرمحمد رهایی و غیره سخنوران، که در آن گل زمین بودند، پیش پدر فقیر آمده، گفتند که: این پسر، چیزی می‌شود، از حال این، غافل مباشید.^۴

سلامت نفس و شکستگی و گذشتگی به حدی داشت که روزی به خانه میرزا قطب‌الدین مایل، مجلس شعرخوانی گرم بود و حکیم صاحب و ملا محمد سعید اشرف

۱. ص: بیت انتخابی محظوظ بود.

۲. ص: - به اعتقاد فقیر... چه باشد.

۳. ص: - برادر کلان فقیر... همیشه.

۴. س، ص: - در سن یازده سالگی... غافل مباشید.

و غیاث‌الدین منصور^۱ فکرت، با هم صحبت^۲ داشتند. چون نوبت به فقیر رسید،^۳ این مطلع تازه گفته بودم، خواندم:

کی توانم دید زاهد جام صہبا بشکند می‌پرد رنگم، حبابی گر به دریا بشکند

همه صاحب‌سخنان، زبان آفرین و تحسین گشودند. حکیم صاحب، تا نصف شب، این مطلع بر زبان داشت و می‌گفت: سبحان‌الله! در هند، مردی پیدا شود که چنین شعر گوید! روز دیگر در خانه دانشمندخان به شاه ماهر دوچار شد. گفت: دیروز سرخوش، شاگرد شما، ما را^۴ محظوظ ساخت، بارک‌الله! خوب تربیت کرده‌اید. شاه گفت: او کی شاگرد ماست. ما با هم یاریم، پیش یکدیگر شعر می‌گذرانیم. حکیم گفت: او بجد می‌گفت که من شاگرد شاه ماهرم. فرمود که: از راه بزرگ‌زادگی خود گفته باشد و آلا من کی لیاقت استادی او دارم. چون فقیر در خدمت او رفت، فرمود که: شما پیش حکیم چرا گفتید که: من شاگرد ماهرم؟ این برای شما خوب نیست و مرا خود فخر است که چون تو شاگرد داشته باشم. جمعی بلند فکر برین هستند که مرا و شعر مرا در نظر نمی‌آرند. شاگرد^۵ مرا در چشم ایشان چه قدر و منزلت خواهد بود؟ شعرا شاگردان خدایند. به میان ناصرعلی، اکثر می‌فرمود که: در کار طبع این جوان حیرانم، هرگاه می‌آید، معنی تازه می‌آرد، از کجا می‌یابد؟^۶

شاه ماهر نقل کرد که:^۷ برهمن پسری مقبول، فکر سخن می‌کرد، روزی، پیش نواب^۸ سعدالله خان، این بیت از زاده‌های طبع خود می‌خواند:

ز میدان سخن، گوی سبق برد برهمن‌زاده‌ای از دو برهمن

نواب، خنده کرد. در این اثنا، میرزا محمدعلی ماهر رسید. فرمود: بشنوید برهمن‌زاده‌ای از دو برهمن چه می‌گوید. باز خواند. میرزا گفت: از صلابت نواب، عبارت را منقلب کرده، ظاهراً همچو^۹ باشد:

۱. د: میرغیاث‌الدین. ۲. د: + گرم. ۳. ص: حکیم صاحب به فقیر، تکلیف شعر خواندن کرد.

۴. د: - ما را. ۵. ص: - و شعر مرا... شاگرد. ۶. د: - و.

۷. ص: - به میان ناصر... کجا می‌یابد؟ ۸. ص: - شاه ماهر نقل کرد که.

۹. ص: - نواب. ۱۰. ص: + گفته.

برهمن زاده‌ای گوی سبق برد ز میدان سخن از دو برهمن

برهمن، یکی از هندوان پیشتر بود، و دویمی «چندربهان» تخلص می‌کرد.
 گویا و جویا دو برادر بودند در کشمیر. روزی به شاه ماهر گفتند که: به هند، ما هر
 دو برادر، نام و تخلص طالب کلیم را با هم چه قسم قسمت^۲ کرده‌ایم. جویا طالب و
 گویا کلیم. شاه گفت: معنیهایش^۳ را چطور با هم قسمت کرده‌اید؟^۴
 روزی، گویا با میر محمد اسماعیل حجاب، بر معنی بیتی کج، بحثها کرد. حجاب
 برآشفته و بی حجاب گفت: آتش در گور سامری افتد که چون تو گوساله را گویا کرده.
 فقیر، تاریخ فوتش را گفته^۵:

حیف ز بزم جهان، ماهر معنی طراز مست به کنج وصال، از قلع موت شد
 سرخوش غم دیده خواست، سال وفاتش ز دل گفت خرد: «آه آه! ماهر ما فوت شد»

ابیات شاه ماهر

- چشمم چگونه دیدن رویت هوس کند
 - می‌کند معشوق از پهلوی عاشق دلبری
 - تا به دل گردیده‌ام خورسند^۶، عالم از من است
 - بس که در هجر تو چون نال^۷ قلم کاهیده‌ام
 - سخن گر عالم از حسن ادا گردید تسخیرش
 - بس که شه دل بسته احوال ملک و لشکر است
 - آمدشید نفس که برو شد مدار عمر
 - تنزلش چو ترقی به اختیار مدان
 - دو بار سوزد از آن رو فغان بلند کشد
 - نظاره بر چراغ تو کار نفس کند
 - از پر خود شمع را پروانه می‌سازد پری^۸
 - در قناعت، مور از یک دانه صاحب خرمن است
 - از تنم صد پیرهن بالیده بر پیراهن است
 - خموشی لطفها دارد که نتوان کرد تقریرش^۹
 - زنگ بر آیین، داغی بر دل اسکندر است
 - باشد دو اسب تاختن شهنشوار عمر
 - که این نفس زدن شخص روزگار بود
 - می‌دو آتشی در سوختن سپند کشد

۳. د: طبع هایش. ۴. د: + گویند.

۶. د: از سر خود شمع را پروانه می‌سازد بری.

۹. د، ص: سخن ... تقریرش.

۲. ص: بخش.

۵. د: + تاریخ وفات شاه ماهر.

۸. ص: بال.

۷. د، ص: خورشید.

حکیم رکنا مسیح تخلص

از امرای صاحب‌سخن^۱ عهد جهانگیری بود. در معنی‌یابی یدبضا داشت. بسیار خوش‌فکر است.^۲ ازوست:

- در من آمیخته‌ای، از تو اثر پیدا نیست	همه شیر است درین کاسه، شکر پیدا نیست
- آنچنان با تو یکی گشته وجودم ای دوست!	که ترا بی‌تو توان دیدن و بی‌من نتوان
- تمام عمرم با شاهد دو ساله گذشت	حباب‌وار مرا عمر در پیاله گذشت
- همچون نگین که بهر نگین‌دان شدست خلق	او را خدا برای کنار آفریده است

رباعی

- آنانکه ز یک‌دگر جگر ریش‌تراند	قومی پس‌تر، جماعتی پیش‌تراند
- در غربت مرگ، بیم تنهایی نیست	یاران عزیز آن طرف پیش‌تراند
- روز اوّل کاندرین ویرانه بنهادم قدم	باز می‌بایست گشتن، دهر دیواری نداشت ^۳

شیخ^۴ سعدالله مسیحای پانی‌پتی

شاعر غرّا. از هم‌صحبتان شیدا بود. با هم‌اتحاد و یگانگی بسیار داشتند. چنانچه خود گفته:

در من و شیدا نماند اندر حقیقت اختیار
من به شیدا مانم و ماند به من شیدای من
روزم‌ره‌اش اگر چه خام است و موافق تازه‌گویان عرفی نیست، اما بعضی معنی‌های تازه و غریب، فکر کرده، چنانچه در مدح شیرینی گفته:

غذای نفس، زهرِ فاقه داده غلط گفتم که نقسش مرده زاده^۵

قصّه رام و سیّتا از زبان هندی به نظم درآورده.^۶ در آنجا بیتی در نعت گفته که همه شعرا پسندیدند:

۱. ص: - سخن. ۲. ص: - بسیار خوش فکر است. ۳. س، ص: - روز... نداشت.

۴. ص: - شیخ. ۵. ص: - روزم‌ره‌اش...زاده.

۶. ص: + در آنجا داد تلاش داده.

دل از عشق محمد ریش دارم رقابت با خدای خویش دارم
اما تبادل^۱ برآمد در رباعیات سحابی:

کس را که غم حبيب باشد، چه کند؟ بیچاره بی نصیب باشد، چه کند؟
عشق خوبان بلا فراوان دارد^۲ آن را که خدا رقیب باشد، چه کند؟

اما این فصیح‌تر برسته، شاید توارد شده باشد.^۳ یک بیت در تعریف عصمت سیتا گفته که جمیع خوش خیالان، پشت دست گذاشتند. و این یک بیت به لک بیت سنجیده‌اند:

تنش را پیرهن^۴ عریان ندیده چو جان اندر تن و تن جان ندیده

روزی، میرزا محمدعلی ماهر، این بیت می‌خواند و تحسین می‌کرد و می‌دانست که در نعت گفته. می‌فرمود که: ای کاش، این همه اشعار که در تمام عمر گفته‌ام، به آن مرد نصیب می‌شد و این بیت به من می‌دادند. فقیر گفت: در تعریف عصمت سیتا گفته، بی‌اعتقاد شد. گفت: عجب پست فطرت و دون همت بوده، چه طور معنی را در چه محل فرود آورده. فقیر این مضمون را در رباعی بسته گذرانید:

شرم آینده‌داراست ز بس جانان را پُرساخته از گل حیا دامان را
عریان بدنش ندیده پیراهن هم چون در تن جان و جان ندیده جان را

میرزا شنیده گفت: بارک الله! خوب این معنی را مسلمان کردید.^۵

و یک بیت در وقت فرورفتن سیتا در زمین نیز خوب گفته:

گریبان زمین شد ناگهان چاک درآمد همچو جان در قالب خاک

فقیر، این معنی را که در تعریف دختر رسن باز بسته بود و بالا تحریر یافته، در رباعی و قصیده در طفلی در تعریف رسن بازی گفته بودم:^۶

آن دلبر بوالعجب که ماه زیباست بالای علم چو گل به شاخ رعناست

۱. ص: - اما تبادل... شده باشد. ۲. افزوده از «م». ۳. د، ص: - آن را ... باشد.

۴. ص: برهن. ۵. ص: - فقیر، این مضمون... مسلمان کردید.

۶. ص: فقیر نیز بر رسن بازی رباعی گفته بود.

نی‌نی غلطم که آفتاب محشر یک نیزه برآمده و قیامت برپاست
توفیق یافته در مرثیه^۱ حضرت امام حسین - علیه‌السلام - ^۲ دوازده رباعی بستم، در
آنجا گفته‌ام:^۳

کردند چون کوفیان سوی شام روان بر نیزه سر حسین شاه دو جهان
لرزید^۴ فلک که شد قیامت برپا یک نیزه برآمد آفتاب تابان^۵

مسیحا^۶

- در بزم عاشقان چو برآرم ز سینه آه چون هیزمی که دود کند، دورم افکنند
- ببریدند سرش را به سر نیزه زدند آسمان گفت اگر نیست قیامت برپا
- گر از خراش دلم منگری^۷ بین به رُخم^۸ که پوست کنده سخن می‌کند ادا ناخن
به حکیم مقرب‌خان، رباعی نوشته که بیت آخرش این است:
بر خوان عطای تو «مسیحا» محروم چون صورت تصویر که باشد بر خوان

مَلّا مفید بلخی

از خاک توران، همچو او معنی‌یاب و صاحب‌تلاش^۹ برنخاسته. تازه‌فکر بود. در
اوائل جلوس عالمگیرشاهی در بلده ملتان به حضرت مَنان پیوست. فقیر بعد از استماع
این واقعه، تاریخ فوتش گفته:^{۱۰}

مرد مَلّا مفید در ملتان این سخن چون به گوش سرخوش خورد
برکشید آه و سال تاربخش گفت: «مَلّا مفید بلخی مُرد»

ابیات ملا مفید

- از رهایی مگو^{۱۱} که چون طاوس پر و بالم به مَهرِ صیّاد است

۱. د: مدح. ۲. ص: - رضی‌الله عنه. ۳. ص: گفته‌اند و در آنجا بسته‌اند.
۴. ص: آرند. ۵. ص: - یک نیزه... تابان. ۶. د: مسیحی.
۷. ص: بنگری. ۸. ل: بی‌رحم. د: گر از خراش دلم منگری بین بی‌زخم.
۹. ص: در ساحت تلاش. د: - معنی‌یاب و صاحب تلاش. ۱۰. ص: + این است.
۱۱. ص: نگر.

زینت خانه صیاد بُود مرغ اسیر	از گرفتاری طاوس، قفس گلزار است
- نگرده تا فغان من هم آواز گرفتاری ^۱	ز میل سرمه، صیاد مرا چوب قفس باشد
- مرا سوز محبت بُرد از جا	پر پرواز ^۲ شد داغم چو طاوس
- بس که پُر شد ز سرمه چشمانش	شد رگ سنگ سرمه مژگانش
تکمه در پیرهن نمی گنجد	از هم آغوشی گریبانش
- ناله من همچو نی جانم به لب آورده بود	یاد چشم سرمه آلودش به فریادم رسید
- ز بس که کرد پریشان غبار خط توام	نفس چو نال قلم گشت تار تار مرا
- ز دست طالع ناساز خویش رسوایم	سیاه بختی من همچو ^۳ مشک بو دارد

ملّا معنی کشمیری

گویند کر بود. هر چه کسی از انگشت بر روی هوا می نوشت، درمی یافت و جواب می داد. ازوست:

صدای دل طپیدن از شکست رنگ می آید زبان خامشی در پرده رسوا می کند ما را

صالح بیگ ملهم

مرد سپاهی بود. بخشی شمشیرخان. طبعی دُرست داشت. از اوست:

جلوه حُسن تو شد دام گرفتاری مرا موج رنگ گل شود زنجیر پای عندلیب^۴

مئی کلال

رواج سخنوری در عهد جهانگیری دیده. این^۵ را هم سر شاعری به درد آمد، طبع موزون بهم رساند، دیوانی مختصر ترتیب داد. کلال و خدمتیه، قومی اند که درباری پادشاهی هند و امرای عظام به عهده ایشان مقرر است. غیر از چوبداری و اهتمام سواری، قابل هیچ کار نیستند. جهانگیر، ایشان را «چندال» یعنی «بدترین مردم»

۱. د: نگرده با فغانی من هم آزاد از گرفتاری.

۲. ص: پروانه.

۳. د: - هرچه.

۴. ص: - ملّا معنی کشمیری... عندلیب.

۵. ص: او.

می خواند. چند گاه در رکاب خدر معلی، نور جهان بیگم، تردد کرد و عرضی شد که اگر به تقریبی ذکر سلیقه موزونیت خانه زاد در پیشگاه جهاننداری در میان آید، باعث ترقی احوال و افزونی عزت و اقبال من خواهد بود. بیگم، وقت یافته، عرض کرد که: مئی کلال هم شعر خوب می گوید، امیدوار است که به سمع مبارک رسد. بادشاه فرمود: الحال، کار شعر به اینجا رسید که «چندال» می گوید.^۱ بیگم عرض نمود که: خانه زاد است، در حضرت تربیت شده.^۲ حکم شد بیارند. چون حاضر شد، به شعرخوانی فرمان رفت. بی تامل برخواند:

«مئی» به گریه سری دارد ای نصیحت گوی^۳ کناره گیر که امروز، روز طوفان^۴ است
 بادشاه خندید و فرمود: نگفته بودم که این را با شعر چه مناسبت است؟ اینجا هم رعایت اهتمام که پیشه اوست، از دست نداده، دور کنید. بعد از مدتی، در پی سواری بیگم دویده، التماسی شد که یکبار دیگر اجازت شعرخوانی یابم. بیگم، باز^۵ بادشاه را بر این آورد، که طلبیدند. حکم شد: چیزی بخوان. قضا را این بیت برخواند:

من می روم و برق زنان شعله آهم ای هم نفسان! دور شوید از سر راهم
 بادشاه فرمود که: پیشه خود را جلوه داد.

منعم حکاک شیرازی

معنی سنج خوش خیال^۶ بوده. مثنوی در تعریف اکبرآباد خوب گفته. در خوردسالی، فقیر پیش او مشق می کرد.^۸ روزی در قهوه خانه نشسته بود، این بیت تازه گفته بود، برخواند:

قیامت است گلستان به غیر یار مرا صدای صور بُود ناله هزار مرا^۹

در اوایل جلوس عالمگیری، ودیعت حیات سپرده. ازوست:

- آن را که زوربازوی کسب هنر بُود دست پُرآبله صدف پُرگهر بُود^{۱۰}

۱. د: بگوید. ۲. ص: یافته.

۳. ص: گر.

۴. ص: طغیان.

۵. س: - باز.

۶. ص: + ببیند که باز.

۷. ص: و خوش تلاش بوده.

۸. د، ص: پیش فقیر، مشق می کرد.

۹. ص، ل: - روزی در قهوه خانه... مرا.

۱۰. ص: - آن را... بُود.

- در خمارم روز و شب، هر چند صها می کشم خشک لب چون ساحلم با آنکه دریا می کشم
- می به خم رقص کنان بی دف و نی می آید دست بر دایره باشید^۱ که می^۲ می آید

مشهور

به خوش فکری مشهور. این دو بیت^۳ از او به گوش خورده:

خدایا! آرزو مطلب مکن حسرت^۴ نصیبان را مده^۵ دم سردی صبح وطن شام غریبان را
لبالب دار دامانی ز اشکم چون گل از شبنم مکن از خنده همچون غنچه ام پُر گل غریبان را^۶

میر معصوم کاشی

نیز تلاشی بوده. یک بیت از او شنیده شده:

تو از سنجاب داری طوق و من از آهن^۷ ای قمری! بین سرو تو بی رحم است، یا سرو من ای قمری!^۸

میرزا مقیم^۹

دو بیت او از بیاض میرمعز^{۱۰} نوشته شد:

از روی رحم، گوش به فریاد ما بده! و الله کام خاطر ناشاد ما بده!
ای آشنا! به یار چسان آشنا شدی این شیوه را بیا به خدا یاد ما بده!

میرزا قطب الدین مایل

جوان خوش فکر و خوش فهم و خوش نویس^{۱۱} بوده. از طالب علمی نیز بهره داشت. با حکیم صاحب و میرمعز^{۱۲} مصاحب بود. در آخر^{۱۳}، کارش به جنون کشید. ترک منصب نموده، در دارالخلافه فروکش کرد. بیست و هفتم رمضان المبارک سنه هزار^{۱۴} و یک

۱. ص: دارید. ۲. ص: وی. ۳. ص: + مشهور. ۴. ص: حیرت.

۵. ص: بده. ۶. ص: غنچه ام چاک غریبان را. ۷. ص: ترا جا بر سر سرو و مرا بر گلخن.

۸. ص: + کاتب این نسخه را حسن مطلع این غزل از زبانی [زبان] میر ابوتراب شنیده، نوشته می شود:

به اتید رهایی با تو من احوال خود گفتم تو هم یک حلقه افزودی به زنجیر من ای قمری!

۹. د: - میرزا مقیم. ۱۰. ص: + و قابل. ۱۱. ص: + عمرش. ۱۲. ص: یک هزار.

صد و هشت، بعد از هفت روز از فوت ناصرعلی درگذشت. محمد عاکف «جعل جنت مژواه»^۱ تاریخ یافت. این چند بیت ازوست:^۲

مردم امّا به یاد هموایان چمن	می طپد دل چون جرس در چنگل بازم هنوز
پاک طینت را ز دنیا دوری در کار نیست	می توان چون آب گوهر از سر گوهر گذشت
در کسوت ^۳ محبت، هم دلق را پسندند	گر تو سیاه چشمی، من هم سیاه روزم
بزم ما برهم ز سنگ محتسب کی می شود	شیشه ما چون عنب گر بشکند، می می شود
به چشم تیره دلان روشنی غبار بُود	سحر به کلبه شب، سیل نوبهار بُود
به بزم بی خلل می کشان خاموشی	دهان پرگله خمیازه خمار بُود
جوش زن ای نوبهار! تا همه مستان شویم	شور کن ای عندلیب! تا همه نالان شویم ^۴
هستی ما را قضا، دوخت کتانی قبا	جلوه کن ای مه لقا! تا همه عریان شویم

مجدایی^۵ مُنصف

شاعر خوش کلام بوده. یک بیتش را فقیر ادّعایی دیده معنی کرده بسته.^۶ هر دو نوشته^۷ می آید:

منصف

خوی بد ما باعث آسودگی ماست زنجیر در خانه دیوانه جنون است

سرخوش

خوی بد، باعث آسایش دیوانه بود گره جبهه ما قفل در خانه ماست

آخوند محمدباقر

یک چند «مناسب» تخلّص می کرد و آخر^۸ «مشتاق» قرار داده.^۹ در اوائل جلوس عالمگیری، با فقیر، همدم و هم صحبت بود. مرد کوکناری. در محبت و یاری دُرست بوده. از اوست:

۱. د: مسواه. ۲. ص: این چند شعر از زاده های طبع اوست. د: از اوست. ابیات مائل.

۳. ص: کشور. ۴. ص: - شور کن ... نالان شویم. ۵. س: مجدایی.

۶. ص: ادّعای تتبع کرده. ۷. ص: نگاشته. ۸. ص: آخرها. ۹. د: داد.

- به خواب عدم راحتی داشتم ازین خواب، ما را که بیدار کرد؟
- در تیره ابر طالع خود برق حیرتم^۱ بی گریه هیچ گاه تبسم نمی کنم

ملأ^۲ ملک قمی

در بیجاپور از اعیان آنجا^۳ بوده. ظهوری ذکرش^۴ در ساقی نامه آورده. منه:
خونچکان است ملک! تیغ جفا می ترسم که پی آخر به در^۵ خانه قاتل نرود

ملأ مشرقی^۶

ملأی^۷ خوش فکر و خوش کلام بوده. این بیت ازو^۸ روشن است:
ز کعبه آیم و رشک آیدم به خون بالی^۹ که از زیارت دل های خسته می آید

۴. د: - ذکرش.

۸. ص: - او.

۳. د: - آنجا.

۷. ص: - ملأی.

۲. ص: - ملأ.

۶. د: - ملأ مشرقی.

۱. ص: خرمتم.

۵. د: - پی اجر بدر.

۹. ص، ل: خونابی، م: خونابی.

نظیری نیشابوری

گوی فصاحت و بلاغت از اقران زمان می‌ربود. سخن‌سنان عصر نورالدین جهانگیر، او را استاد می‌دانستند. با نواب خان‌خانان، ارتباط تمام داشت. در همان عصر، یک نظیری دیگر بهم رسید. هر دو برای تخلص^۱ درآویختند. این^۲ می‌گفت: تو تخلص دیگر اختیار کن، و آن^۳ می‌گفت: تو تخلص دیگر پیدا کن. آخر بر این قرار یافت^۴ که نظیری نیشابوری، صاحب مال است، ده هزار روپیه موافق عدد «یا» به این نظیری مفلس بدهد که او «یا» را دور کرده^۵، «نظیر»^۶ برای خود نگاه دارد. و همچنان کرد. سبحان‌الله! عجب زمانه و خوش‌عهدی بود که چنین معامله پیش می‌رفت. الحال اگر صد بار به هم کشته شوند، پیشیزی به کسی^۷ ندهند.

- پرده برداشته‌ام از غم پنهانی چند به زیان می‌رود امروز گریبانی چند
کشته از بس بهم افتاده کفن نتوان یافت فکر صحرای قیامت کن و عریانی چند
- بی‌تو دوشم^۸ در درازی^۹ از شب یلدا گذشت آفتاب امروز چون برق از سرای ما گذشت

۳. ص: دیگری.

۶. د: «نظر».

۷. ص: پیشیزی.

۲. ص: یکی.

۵. ص: کند.

۹. ص: چون.

۱. ص: + با هم.

۴. ص: قرار بر این افتاد.

۸. د: روزم.

نوک ^۱ خاری نیست ^۲ کز خون شکاری سرخ نیست	آفتی بود آن ^۳ شکارافکن کزین صحرا گذشت
جلوه‌اش بنمود از بس محو رخسارش شدم	نالهام نشنید از بس گرم استغنا گذشت
- عشق را کام به عهد رخ گلفام تو نیست	صبح امید و شب وصل در ایام تو نیست
- محبت در دل غم دیده الفت بیشتر گیرد ^۴	چراغی را که دودی هست ^۵ در سر، زود درگیرد
- آن دهد در گریه پند ما که با ما دشمن است	آنکه می‌گیرد شناور را به دریا دشمن است

نادم گیلانی

بسیار خوش‌گو و صاحب‌تلاش بوده. حاجی محمدجان قدسی، هر بیتش را به یک اشرفی می‌خرید و عجب خریداری بود.^۶ ازوست:

- گشت ز سیر گلستان، شیفتگی فزون مرا	نالۀ عندلیب شد، زمزمۀ جنون مرا
داغ‌دلان عشق را، سیر چمن غم آورد	لاله شکفته دیدم و شد خبر از درون مرا
- معشوق ما به مذهب هر کس موافق است	با ما شراب خورد و به زاهد نماز کرد
- بیمار عشق را ز مداوا چه فایده	دارد لب تو فایده، اما چه فایده
- به پشت لب، خط آن قبله را شمار ابرو ^۷	چو رکن کعبه چهار است، شد چهار ابرو ^۸
- درین بوستان، خوارم از ناروایی	غریبم چو گل بر سر روستایی ^۹
ز عکس رُخم خاک هر کوچه زر شد	مرا کیسه خالی و من کیمیایی
- دلم در وصل از تاب رخ جانانه می‌سوزد	فروزد گر چراغ تیره‌بختان، خانه می‌سوزد
- پیچشی در کفنی خواهم و گنج لحدی	غربتم کارگر افتاد، شهیدان! مددی
باغبان! چیدن گل، سخت عقوبت دارد	بلبلی در قفسی به که گلی در سبدي
خرقه کردم من و او تکیه‌گه دولت ساخت	به سکندر نمدی داد و به من ^{۱۰} هم نمدی

۱. د: نیش.

۳. د: این.

۴. ص: دارد.

۶. ص: - و عجب خریداری بود. ۷. ص: از او.

۹. د: روشنایی. ۱۰. ص: ما.

۲. ص: نیست خاری کز رگ.

۵. د: روغن نیست.

۸. ص: از او.

- هر جام، شکفته تر ز جام دگری^۱ در دست تو باده آب دریای گل است
 - عالم تمام یک قفس از بلبان تست^۲ تا حلقه گشت زلف تو صیاد دام سوخت
 طالب کلیم به جای پیش مصرع، این پیش مصرع رسانده، مطلع ساخت:^۳
 آن شاخ گل که سینه من گلستان اوست عالم تمام یک قفس از بلبان اوست

ناظم هروی

- استاد خوش خیال و^۴ صاحب زبان^۵ بود. مثنوی یوسف و^۶ زلیخا به اداهای رنگین بسته،
 همه جا در وی تلاش ها کرده. به هند نیامده. اشعارش شهرت دارد:
 - آن بلبلم که هرگاه، از دل کشم فغان را از خون چو ساغر می، پُرسازم آشیان^۷ را
 - گریب زخم شهیدان خشک ماند، دور نیست جوهر تیغ تو در زنجیر دارد آب را
 - در خانقاه وحدت، ذکر مخالفت نیست چون تار سبزه یک حرف، از صد دهن برآید
 و مطلعی از این قبیل، میان ناصرعلی گفته و فقیر سرخوش نیز. هر دو نگاشته
 می آید:

ناصرعلی

- بجز اندیشه وحدت نگنجد در خیال من به رنگ شمع صد شاخ است، یک گل بر نهال من

سرخوش

- ندارد راز وحدت اختلافی در بیان اینجا بود یک حرف همچون بوی گل بر صد زبان اینجا^۸

ناظم

- همتم، آزادگان را همعنان افتاده ام^۹ سایه سروم، به پای راستان^{۱۰} افتاده ام^{۱۱}

۱. ص: دگر است. ۲. ص: گلستان اوست. د: بلبان اوست. ۳. د: + طالب کلیم.
 ۴. د: - و. ۵. ص: زمان. ۶. د: یوسف و. ۷. د: آسمان.
 ۸. ص، ل: - ناصرعلی... زبان اینجا. ۹. ص: افتاده است. ۱۰. ص: دوستان.
 ۱۱. ص: افتاده است.

محمّد تقی نشئه

صاحب طبیعت است. دیوانی مختصر به طرز قدیم دارد. ازوست.^۱

هرگز ثمر نداد نهال بیان ما باشد ز برگ بید، زبان در دهان ما
چنان گداختی از عکس خویش آینه را که جوهرش چو خس از آب می توان چیدن

ملاً نوعی

در اوایل عهد جهانگیری فوت شد. شاعر غرای اکبرشاهی^۲ بوده. مثنوی سوز^۳ و گدا^۴ از بسیار بسوز^۵ گفته. وقتی که هندو زنی با نعش^۶ شوهر^۷ برای سوختن می آید و پروانه وار قصد آتش می کند، این بیت گفته:

چنان مستانه بر آتش نظر کرد که از بدمستیش، آتش حذر کرد

و این دو بیت نیز به تعریف جوانی در این مثنوی خوب واقع شده:

- جوانی چون نسیم نوبهار است ولی بر رنگ و بوی گل سوار است
- اگر دریافتی، بر دانشت بوس و گر غافل شدی، افسوس افسوس!^۸
- به غنچه رابطه جویم که در طبیعت عشق گل شکفته به دل های بی غمان ماند
- سویی چو روی، پیشتر از دیده قدم نه و رگامی ازو دور شوی، پای پسین^۹ باش

ملاً نازکی

اشعارش خالی از نازکی نیست. یک بیت از او به گوش خورده:^{۱۰}

نی گلاب است اینکه بر رخسار مهوش می زنی تا نسوزد عالمی، آبی بر آتش می زنی
فقیر هم بیتی مناسب این معنی ادا نموده:
به چشم مست ز گرمی گلاب می پاشند به روی^{۱۱} فتنه خوابیده آب می پاشند

۱. ص: - ازوست. ۲. ص: اکبری. ۳. ص: پُرسوز. ۴. ص: بتلاش.
۵. ص: در پی تاپی مرگ؟. ۶. ص: + خود. ۷. د، ص: ل: - و این دو بیت... افسوس.
۸. ص: نشین. ۹. د: - ملاً. ۱۰. ص: ازوست. ۱۱. ص: برای.

طالب نصیب

از او نیز یک بیت^۱ نصیب شده^۲:

غبار خاطر او گشته‌ام از ناتوانی‌ها گر اندک قوتی^۳ می‌داشتم، می‌رفتم از یادش

میر نجابت^۴

برادر میرسعادت^۵ طبعی دُرست^۶ داشت. جنون به سر زده بود^۷. این دو بیت از او یادگار است:

- هم هنربین گهر، هم عیب‌یاب گوهرم چون نگاه جوهری، غواص آب گوهرم
- ما درین باغ، نهال چمن تصویریم هست در خانه نقاش، رگ و ریشه ما

آقا محمدحسین ناجی^۸

برادر محمد اسمعیل غافل^۹. در فن^{۱۰} خط نسخ و نستعلیق ید بیضا دارد و در علم ظاهری و انشاپردازی، عدیم‌المثل است.

مدتی در سرای شاه عالمگیر، رفیق برادر بود. از آنجا که بادشاهان به غرور سلطنت، سیما چنین بادشاه صاحب کمال در هر فن، از حرف خود نمی‌توانند برگشت، و او را نظر بر کمال خود تحمل بر غلط و سهو دشوار بود، خود مستغنی از این کار گشته، در اهل خدمت بندگی بجا می‌آورد. چنانچه روزی لفظ «طیار» را به «طای حطی» نوشته بود، حضرت ظلّ الهی قلم‌زده، به تای قرشت نوشته و بر زبان مبارک گذشت که: اشرف‌خان، عرض کرده است که این لفظ فارسی است و «طای حطی» در فارسی نمی‌آید. او در جواب عرض کرد، که: این هم کلیه نیست. جهت رفع اشتباه، صد و شصت و طلا و اکثر الفاظ را به حروفی که در فارسی ممنوعند، می‌نویسند. و اگر این لفظ، فارسی باشد، مخفّف خواهد بود، که در تشدید یک کلمه فارسی، نیست. حکم

۱. ص: بیتی. ۲. د: شنیده. ۳. ص: قدرتی. ۴. س، د: نصیر.
۵. ص: میر قدری. ۶. ص: رسا. ۷. ص: چون نشتر زده بود. ۸. ص: نجات.
۹. ص: - برادر محمد اسمعیل غافل. ۱۰. ص: مشق.

شد که در «درّاج» و «فرّخ» و «خرّم» چه می‌گویی؟ عرض کرد که: «درّاج» عربی است و «خرّم» معرّب و «فرّخ» دو کلمه است که ترکیب یافته، فر به معنی زینت، و این قسم کلمات بسیار است: مثل «شپّر» و «شَبّو و شَبّار». حرف آخر کلمه اول، و اوّل کلمه آخر، اگر از یک جنس یا قریب المخرج باشد، مدغم می‌سازند، یا تخفیف می‌دهند، مثل این که: «در وضو کن به نیمن استنجا». ظاهر می‌شود که در این لفظ، مصطلح قوشخانه است که جانور هرگاه از کریز بر می‌آید، می‌گویند طیار شد. بر زبان مبارک گذشت که: فلانی بسیار تند و تلخ و ناقباحت فهم است. او به این سبب از خدمت استعفا نمود، با هیچ یک امیری ملتجی نگردید. در سینه چهل و پنج عالمگیری، که رایات ظفرآیات به تسخیر قلاع دکن متوجّه بود، به التماس، تولّیت درگاه حضرت قطب الاقطاب یافته، در کسب سعادت دنیوی و اخروی می‌کوشید. از منتخب غزلیات او این چند بیت است:

چون خس فتابده‌ایم به گرداب اضطراب چون رشته مانده‌ایم در آغوش تاب‌ها

رباعی

- خوش باش به ناکامی و مقصد مطلب	بگذار طلب، دولت سرمد مطلب
- از صورت این لفظ به معنی نرسی	یعنی مطلب ز هرچه باشد مطلب
- در غمت بی‌خودیی گشت گریبان‌گیرم	تا برم نام رفو، پیرهن از یادم رفت
- فتنه را نسبت به چشم می‌پرستش می‌دهم	نیم مستش دیده‌ام، ساغر به دستش می‌دهم

یکچند قرابت قریب خان‌خانان بود، در آن ایام، مثنوی در شکایت روزگار گفته، که چند بیت از آن نیز قلمی می‌گردد^۱:

- فلک در چاره آن‌کس هلاک است	که فکر حاکمانش ننگ خاک است
- دهد افسر همان کس را که افسار	طپد از نام او چون نبض بیمار
- میانی را که نتوان تنگ خر بست	کمرهای مرصّع در کمر بست
- سری کو از صدا افکار گشته	ز بالایش همای کر گذشته
- چو دیدم کاندرین نه طاق افلاک	بود چون گنجفیه اوراق افلاک

۱. س، ص، د، م: - مدّتی در سرای... قلمی می‌گردد.

- قماش کم غلامش بیشر شد
- زر سرخ و سفیدش خرج داده
- به چنگ او برات شادمانی
- چه میران کاندرین بازی شده خوار
- درین بازی مرا سر وا گرفته
- ز ضعفم زور بر من می‌رساند
- بندرت نکته آن معتبر شد
- به کف تیغ و به سر تاجش نهاده
- همین میر و وزیرش کامرانی
- ز یکلوشان که حکمش سوخت ناچار
- تحکم نیست از غم جا گرفته
- ندانم زیر دست که نشاند

از آنجا که بایست خان معزالیه خواند، چند بیت و قطعه در مدحش گفته:

- شود گر ابر لطفش سایه افکن
- شود زان خشک‌سالی‌ها گریزان
- به هنگام درو آید هراسش
- به روی مزرع امید چون من
- بود بالیدگی چندان که دهقان
- که ناید خوشه پروین به داسش

به ملاحظه آن که مبدا خان مذکور، تکلیفی کند، این چند بیت در عذر آن خواند:

- ز همت دادن جان در بر من
- گرفتن آنچنانم هست مشکل
- گرفتن بد بود چندان برایم
- می‌پرد از اشتیاق بی‌خودی چشم حباب
- بشکند از جور گردون گر نسوزد دل ز عشق
- آمد بتی به جلوه دل برق آب‌کن
- مگر به خواب به روی تو وا شود چشمم
- به رنگ آه نومیدی، به چرخ آهنگ کین دارم
- تا در آید یار در آغوش، از خود رفته‌ام
- نشود رنجه ز بی‌تابی دل جان کسی
- لذت زخم تو از بس که بود یاد مرا
- دل واشد و هر چه بود در من دیدم
- آیینۀ اوست هر بد و نیک ولی
- بود آسان‌تر از چیزی گرفتن
- که نگذارم بگيرد از غم دل
- نگیرد شاید از سرمه صدایم^۱
- وصل را در نیستی چون خانه هستی خراب
- دانه‌ای کز برق سالم جست، رزق آسیاست^۲
- از زین فرو نیامده پا در رکاب کن
- خدا کند که به خواب آشنا شود چشمم
- چو ناوک گرچه دست کوتهی در آستین دارم
- عمر ما چون برق، قدر یک بغل وا کردن است^۳
- دل شوریده نبودست به فرمان کسی
- طیش دل ندهد فرصت فریاد مرا
- یک غنچه بهار کرد و گلشن دیدم
- در وجه حسن به وجه احسن دیدم^۴

۱. د: - فلک ... صدایم.

۳. ص: عمرم چون برق بی‌تاب از کنارم می‌رود.

۲. ص: - بشکند... آسیاست.

۴. ص: - نشود رنجه... احسن دیدم.

در قصیده منقبت، معنی تازه ایجاد نموده:^۱

بود یک سایه در دو گوهر پاک جسمک حشمش بیان باشد

به اعتقاد فقیر، ثانی^۲ این معنی، شیخ بهاء الدین بهائی در نعت بسته و این هر دو توفیق یافته‌اند:

– مرا ز روی تعصب، معاندی پرسید: پدر ز روی چه معنی نداشت روح‌الله؟
جواب دادم و گفتم که او مبشر بود به احمد عربی جمله خلق را ز اله
مبشر از پی آن کو بشارت آرد زود روا بود که دو منزل یکی کند در راه^۳

میر نجات

در این عصر از تازه‌گویان خوش فکر و معنی‌یابان صاحب تلاش در ایران بوده. طبعی سلیم و ذهنی مستقیم داشت. بالفعل، غزلی از او در بحر خفیف بر زبانهاست:

– شوخ^۴ بیداد کرده‌ایم تو را مطلب‌استاد کرده‌ایم تو را
این^۵ قدرها که یاد ما نکنی آنقدر یاد کرده‌ایم تو را
کوه و صحرا پُر است از نامت بسکه فریاد کرده‌ایم تو را^۶
من غلام کسی که گفت «نجات» ما کی آزاد کرده‌ایم تو را؟

روزی، معشوق او جامه زرد پوشیده بود، بدیهه گفت:

چون با قبای زرد، قدش دلبری کند آیینه را بهار گل جعفری کند

ناطق

شاعر معنی‌بند خوش گو بوده.^۷ ازوست:

– دل در آن زلف اگر راه نیابد، غم نیست گو به ما باش، پریشانی ما هم کم نیست
– جنونم ناله زنجیر را افسانه می‌داند دلم سرگشتگی را گردش پیمانه می‌داند

۳. ص: – ثانی این معنی... در راه.

۶. ص: – کوه... تو را.

۲. د: – ثانی.

۵. د: آن.

۱. ص: ادا نموده نوشته. ازوست.

۴. ص: + و.

۷. د، ص: + و خوش فکر بوده.

- مفلس، ترش‌حی ز توانگر ندیده است کس رشته را به آب گهر تر ندیده است
نازک‌تنان به نقش حصیر آشنا نیند اوراق گل، شکنجه‌ مسطر ندیده است

ملاً نسبتی تهنیسی

شاعر مقرر^۱ به طرز قدیم بود.^۲ به زبان هندی نیز شعر می‌گفت. «نسبتی» یعنی ماه، تخلّص می‌کرد. این چند بیت انتخابی اوست:

- جدا ز ما دلِ ما را به زیر خاک کنید به این ستم‌زده در یک مزار نتوان بود
- هم ز دل دزدید صبر و هم دل دیوانه را دزد ما با خانه می‌دزد متاع خانه را
- چون پی دل بردن آمد، عقل را اوّل^۳ ربود دزد دانا می‌گشود اوّل چراغ خانه را
- در پرده‌ خاک، نغمه‌ها هست بسی آنگه شنوی که گوش بر خاک نهی
- سینه روزن چه کنی، چون^۴ ز برم خواهی رفت گر تو همسایه شوی، رخنه به دیوار خوش است
- نسبتی! دل به درد معتبر است لاله با داغ آبرو دارد

قاضی نوری

در عهد جهانگیرشاه، بر مسند سخنوری متکی بود. شاهزاده داراشکوه، وقتی که او را طلب داشته بود، این دو بیت نوشته:

برون نیامده‌ام هیچ‌گه ز خانه‌ خویش سفر چه داند عنقا ز آشیانه‌ خویش
نمی‌پریم به پر و بال عاریت چون تیر نشسته‌ام چو کمان روز و شب به خانه‌ خویش^۵

ازوست:

- چنان کز در درآید اهل ماتم را سیه‌بختی فغان از بلبلان برخاست، چون من در چمن رفتم
- به تاراج دل ما هر زمان ای غم! چه می‌آیی؟ متاع خانه‌ درویش را غارت نمی‌شاید^۶

۱. د: مقدّری.

۲. ص: شاعر مقرر^۱ بود به طرز قدیم.

۳. ص: از سر.

۴. ص: گر.

۵. ص: - شاهزاده داراشکوه... خانه‌ خویش.

۶. ص: نمی‌باشد.

میرزا طاهر وحید

با صائب، همسر و همعصر بوده. هر بیتش ورد زبان^۱ سخنوران است^۲ و دیوانش مهر^۳ نماز معنی گستران. فکرهايش همه تلاشی است و الفاظش مزین به خوش قماشى. چنگاه که از خدمت معزول شده بود، به شاه نوشته:

چون کمان حلقه بیکاریم با چندین هنر زور بازو دست ما را بر قفا پیچیده است

چند بیت از اشعار او،^۴ که انتخابی خوش خیالان است، نوشته می شود:

- چنان کز سنگ و آهن، آتش سوزان شود پیدا	زنی گر هر دو عالم را به هم، جانان شود پیدا
- ز فانوس گلی نتوان فروغ شمع را دیدن	چو بنشیند غبار جسم، نور جان شود پیدا
- می رود از دل تردد، وا کنی گر دیده را	خضر بیداری بود در خواب گم گردیده را
- چون نماز فقر غربت زادگان راه عشق	با وجود ناتمامی ها قبول درگاه اند

یک بیت او خوشگاه میرمعز موسوی بود، فقیر جوابش گفته. هردو نوشته شد:

وحید

ز شرم حُسن تو آبی و من فتاده به خاکم به من فتد چو گذارت هزار رنگ برآیی

۱. س: - زبان. ۲. د: هر بیتش داد سخنوران است. ۳. ص: مهرکار.

۴. ص: - از اشعار او.

سرخوش

تو آفتابی و من شیشه‌های بوقلمونم کنی چو بر سر ما جلوه، رنگ‌رنگ‌برآیی

[وحید]

- گل به پیش عارضت از شرم بی‌رنگی گم است
- ز یاران کینه هرگز در دل یاران نمی‌ماند
- دردا که یکی نیست به عاشق سخن تو
- شبهه را از وحدتش دست تصرف کوتاه است
- می‌برد آخر ترا خواب عدم، هشیاریاش
- نه امروزی است این سرگشتگی ما را که چون گوهر
- اعتبارات جهان رفته‌ست پیش از آمدن
- رشک چشم احولم سوزد کز اسباب جهان
- بسان مغز بادامی که از توأم جدا ماند
- تا بخوانی از رُخم حال درون تنگ را
- به استقبال عیشم تا به منزل می‌دود محنت
- فتادگی ست که پرواز آن فلک پیماست
- وحشتم بست به زنجیر و به صیاد سپرد
- مانند شان موم که ریزند شمع ازو
- ز شرمم در پس دیوار چون برگ گل رعنا
- لبی که زمزمه خویشتن بُود سازش
- شد هر گره رشته من تار صنوبر
- نباشد از ضعیفان، عشق عالم‌سوز را عاری
- مانده بر خارا نشان صورت شیرین هنوز

سرمه در چشمت چو خال چهره زنگی گم است
به روی آب، جای قطره باران نمی‌ماند^۱
بادام دو مغز است زبان در دهن تو
کی تواند دیده‌احول دو دیدن روز را
آمد و رفت نفس‌ها جنبش گهواره است
نشان از ما نبود و کشتی ما بود دریایی
نامها در وقت کنند از نگین افتاده است
هرچه می‌بیند، به یک دیدن مکرر می‌شود
در آغوش نمایان است خالی بودن جای
شرم می‌گرداند اوراق کتاب رنگ را^۲
به گوش آید شکست شیشه‌ام از سینه خارا
به بال سایه گرفته‌ست اوج قدر هما
نفس صید چو در سینه بیچد، دام است
شد خانه‌ها خراب که سروت نهال شد^۳
اگر با لاله‌روی خویش در یک پیرهن باشم
صدای ریختن آبروست آوازش
از بس که درو ناخن تدبیر شکستم
قبای شعله چسبان^۴ است بر اندام هر خاری
شیشه دل را بین فرهاد چون بر سنگ زد

۳. ص: - مانند... نهال شد.

۱. ص: - زیاران... نمی‌ماند. ۲. س: - تا بخوانی... رنگ را.

۴. ص: مشتاق.

- نگاه گریه آلودم چو گوهر ز پشت دیده پوشیده پیداست
- اشک ریزان است گوهر در کفش وقت شمار مال منعم، گریه بر احوال منعم می کند
یک بیتش را میرمعز و فقیر، جواب رسانده، هر سه نگاشته می شود:

وحید

اگر نالم ز رنج خار در پا رفته، نامردم ولی در زیر پای من شکست، این می کند دردم

میرمعز

قدم بر محملم افسون تکلیف وطن هر دم که همچو عضو از جا رفته افزون می شود دردم

سرخوش

به عربانی مرا دلگیری^۱ دیگر بود هر دم چو اخگر جبه سنجاب پوشیدن کند سردم

یک بیتش را فقیر جواب گفته، هر دو نوشته می شود:

وحید

کی کسی پنهان تواند شد ز دست انداز مرگ شمع کافوربست در دست اجل موی سپید^۲

سرخوش

پیک پیری چون رسد، سامان رفتن کن ز دهر نامه پیچیده مرگ است هر موی سپید^۳

محمّد رفیع علیه الرحمة^۴ واعظ

در صفاهان به فضایل و کمالات، مسند آرای افادت و افاضت است^۵ و به لآلی آبدار
وعظ و نصایح، گوش هوش عالمیان را مزین می دارد. و در سخنوری و معنی گستری،
بازوی پهلوانی با صائب و مرزا طاهر وحید می زند. دیوانش را میرمعز به هند آورده،^۶
شهرت داده. مثنوی جنگ شاه عباس با اسلم خان اوزبک بسیار خوب گفته. و اقوال

۴. ص: - علیه الرحمة.

۳. ص: سفید.

۲. ص: سفید.

۱. ص: دلگرمی.

۶. ص: - آورده.

۵. س: در صفاهان به فضایل و کمالات آراسته.

دوازده امام را جمع نموده، کتاب رنگین تألیف ساخته،^۱ / *ابواب الجنان* نام گذاشته.^۲ قطعه در حمد آن گفته:

- عطا کرده از گنج انعام خویش
- نفس در میان شد چنان بی سکون
- عرق ناکرده پاک از محفل ما شد نگار ما
- گشت یک شب در میان سرو^۳ سهی بالای ما
- به زمین برد فرو خجلت محتاجانم
- باز دارد راحت دنیا ترا از بندگی
- شبی بر ما اسیران نگذرد بی روی چون ماهش
- ز آتش پاره خود گرمیی و امی کشم^۴ امشب
- دلم مجنون و لیلی^۵ آن نگاه عشوه ساز او
- نماید خاک را هر دم به انگشت عصا پیری
- از بزرگان وحشی و با خاکساران همدمیم
- همچو حرفی کز کتاب افتاده باشد بر کنار
- چنان زشتم^۶ که ترسم چشم رحمت^۷ بنگرد سویم
- نمی دانم ز حیرت، یار کی برخاست از مجلس
- به درد عشق کاهیدن ز کافر نعمتی باشد
- چون نگردد حال بر مفلس ز شرم قرض خواه
- به پیری از چه رو می افکنی کار جوانی را
- کسی کز بار پیری حلقه شد قدّ چو شمشادش
- در آفت خانه دنیا تلاش خاکساری کن
- قد چون خمیده، جمله حواست زبون شود

به دل یاد خویش و به لب نام خویش
که یک پا درون است و یک پا برون
درین گلشن سبک تر خاست از شبنم بهار ما
کربلایی شد لباس تیره بختی های ما
بی زری کرد به ما^۸ آنچه به زر قارون کرد
از خدا غافل شدن تعبیر خواب مخمل^۹ است
که از چشم سفید عاشقان نبود سحرگاهش
چو اشک شمع در هر گام می گیرم^{۱۰} سر راهش
طناب خیمه لیلی ست مژگان دراز او
که امروز است یا فردا که خواهد^{۱۱} بود جا اینجا
کوه گر باشی تو، ما سلیم، و گر خاکی، نیم
گر به صورت دور از یاران، به معنی همدمیم
مگر فردا کشد رنگ خجالت پرده بر رویم
طپیدن های دل هر چند دستی زد به پهلویم
چو چین جبهه می باید ز غم بر خویش بالیدن
می رود از دیدن خورشید رنگ از روی ماه
نمی دانی که سلخی هست ماه زندگانی را
سراپا چشم گردیدست و می جوید جوانی را
زمین بودن سپر باشد بلای آسمانی را
لشکر شود شکسته، علم چون نگون شود

۱. ص: کتاب مسجع و رنگی نوشته. ۲. ص: نهاده.

۴. ص: من. ۵. د: مهمل.

۸. ص: محبوب لیلی. ۹. ص: خواهم.

۳. د: وصل.

۶. د: دامن کشم. ۷. د: شب گیرم.

۱۰. د: ریشم. ۱۱. د: زخمت.

- منظور ما ز ترک جهان نیست جز جهان
- بر نگشتیم^۱ از جهان، زانسان که رو واپس کنیم^۲
- به خون‌ریزی همانا داده فرمان^۳ چشم جادو را
- محبت طرفه صحرایی است کز غیرت در^۴ آن وادی
- نقطه جیم^۵ جمال آن غنچه خندان اوست^۶
- چون باز، بهر صید بُود چشم بستیم
- مرد نقاشی که مستقبل کشد تصویر ما
- که از مژگان نهد انگشت هر دم تیغ ابرو را
- گریبان چاک نتوان دید نقش پای آهو را
- مستزاد مصرع ابرو صف مژگان اوست^۷

حسن بیگ واثق

فکر عالی داشت، در معنی‌یابی استاد بوده. در اوایل جلوس‌والا،^۸ منصب گذاشته رخصت ولایت گرفت. یک دو مرتبه، فقیر را با وی اتفاق صحبت افتاده. یک بیت مرا به خط من در بیاض خود نویسانیده بُرد. گفت که: تحفه که از هند می‌برم، همین شعر است:

پوشیده ته خرقه پشمینه کشم می چون ابر بُود آب نهان در نمد من

از اشعار اوست:^۹

- راست بودن با کج‌اندیشان بلاست
- با نگین کنده همگامیم در افشای راز
- آینه‌ایست بر سر راه عدم وجود
- کوه و صحرا همه یک^{۱۰} لعل بدخشانی شد
- حیرت‌گداز آن مژه سرمه‌سای را
- دُرد حرف و^{۱۱} صاف خاموشیست لب خاموش دل را
- جز نام تو بر زبان نمی‌گردد فاش^{۱۲}
- عکس سرو از آب مواج^{۱۳} اردهاست
- می‌توان فهمید حال دل ز نقش پا مرا
- هرکس رسید، کرد نگاهی و درگذشت
- رنگ گل بس که ز شوق تو بیابانی شد
- آمدشید نگاه، شمار نفس بُود^{۱۴}
- این سخن از طوطی و از عکس طوطی، گوش دار!
- صد بار زبان اگر بگردانم من^{۱۵}

۱. د، ص: برنگشتم.

۲. د، ص: کنم.

۳. ص: او.

۴. ص: من اشعار آبدار حسن بیگ. ۱۰. ص: دریا.

۵. د - در. ۱۳. ص: فاش.

۶. ص: الفت.

۷. ص: او.

۸. ص: چون.

۹. ص: من.

۱۰. د - در.

۱۱. ل: عالمگیری.

۱۲. ص: شود.

- ای جوان در قامت خم‌گشته پیران نگر رفته رفته زندگی بارگرانی می‌شود
- پیر شدی «واثق»! و ز کبر نرستی کوه به زیر آمد و پلنگ نیامد

شیخ عبدالواحد

از بزرگان نقشبند[یه]...^۱ اوصاف حمیده دارد. بسیار خوش خلق و صاحب کمالات است. «وحدت» تخلص می‌کند. کلامش به کلام قدما می‌نماید:

- چون رُخش مطلع صحیح کجاست؟ چون خطش مصرع فصیح کجاست؟
بوالهوس! این همه تفحص چیست نسخه عافیت صحیح کجاست؟
- به زیر ابروش خال خوش‌انداز به رنگ ابن‌حاجب نکته‌پرداز
- درون کعبه دم از کعبتین بی‌ادبی است بازیچه دوی بی‌بگذار^۲

میان محمد اخلاص و امق تخلص

نومسلم. در صغر سن، صحبت حقایق آگاه، شیخ محمد مسلم درویش دریافته، کسب کمال می‌کرد و توفیق اسلام یافت. مدتی از معارف پناه، اسلام خود را پوشیده می‌داشت. پدرش که قانون‌گوی کلانور بود، خبر یافته قصد هلاکش کرد. از آنجا گریخته به خدمت مولوی عبدالله، خلف مولوی عبدالحکیم سیالکوتی رفت. به رفاقت ایشان در سنه بیست و دویم جلوس والا به حضور پرنور آمده، احراز ملازمت نموده، به تلقین بادشاه دین پناه، شرف اسلام دریافت. در علوم ظاهری و انشاپردازی نظیر ندارد. گاهی به تقریبی، مصرعی نیز موزون می‌کند. این چند بیت از زاده‌های طبع اوست:

- محتسب! می‌کشی از دست تو مشکل شده است شیشه می‌به بغل آبله دل شده است
- از طپش آسودن دل، شاهد مرگ دل است نبض از جنبش چو آساید، رگ خواب فناست
- بی‌تو می‌ریزد نمک در ساغر من ماهتاب گرد کلفت می‌شود بر بستر من ماهتاب
می‌رسی ظالم به فریادم اگر، وقت است وقت می‌زند ورنه شبیخون بر سر من ماهتاب

۲. ناخوانا در «س».

۱. ص: به سر.

۳. مصرع در «س» ناخواناست. شرح حال «وحدت» در «د»، «ص»، «ل» و «م» نیست.

درویش واله

به^۱ طرف بنگاله به سر می‌برد. صاحب معنی بوده. یک بیت او برابر یک بیت توان گفت. تحریر می‌یابد:

آسمان گو خلعت منت میپوشان بر تنم زانکه همچون نغمه تازی بس بُود پیراهنم
فقیّر در جوابش مطلعی رسانده:^۲
زیر بار خلعت منت کجا باشد تنم چون حباب است آبروی خویشتن پیراهنم

منا ولی

از حقیقتش کماهی اطلاعی نیست. دو بیت از او به دست آمده:^۳
درمانده به احوال خودم این چه حجاب^۴ است فارغ بگذر، طاقت نظاره که دارد؟
تهمت زده‌ام کرد به عشق دگری، کاش^۵ پرسند که غیر از تو به عالم دگری هست

عبدالواحد وحشت

جوانی است از تهانیر. نو^۶ به فکر درآمده. تلاش لفظ‌های شوخ و استعارات بلند^۷ دارد.

- چشم را خالی کن از دیدن، تماشا نازک است آرزو در سینه بشکن، جلوه‌آرا نازک است
صد بیابان ناله‌پرداز خموشی گشته‌ام سرمه می‌داند که فریاد دل ما نازک است
شوخ چشمی قابل کیفیت دیدار نیست شیشه از حیرانی دل کن که صهبا نازک است
- بس که از یاد تو حیرانی قیامت شور بود جوهر آیینیه، فریاد دل رنجور بود
در بیابانی که چشم بی‌خودی وا کرده‌ایم هر کف خاکی، تجلی‌خانه منصور بود
خان و مان پردازی وحشت تماشا کرده‌ایم صد بیابان عالم از ویرانه^۸ من دور بود

۱. د - به. ۲. ص: + نگاشته می‌آید. ۳. ص: افتاده. ۴. د، ص: محال.

۵. د، ص: دگر ای کاش. ۶. ص: او. ۷. ص: + بسیار و دلچسب.

۸. س، د، ص: پروانه، ل: ویرانی.

محمّد عاشق همّت

جوان صاحب طبع خوش خیال است. فکرهای بلند^۱ دارد. این شعرها از زاده‌های طبع اوست:^۲

- کی جدا حُسن از خیال عاشق دل‌تنگ بود آتشی بود آن پری تا شیشهٔ ما سنگ بود
- در انتظار او نگهم خون شد و چکید چشم جدا ز دوست، گلوی بریده است
- بیا هنوز غم از خمار حسرت^۳ نیست^۴ به جام آینه ته جرعهٔ نفَس باقی است

همّت خان

خلف اسلام خان والاشاهی از امرای عمده بود. طبعی مثل همّت خود بلند داشت. گاه گاهی، فکر مصرعی می‌کرد:

- من چه گویم که چه مقدار به دل نزدیکی چشم بد دور، که بسیار به دل نزدیکی
- بجز خاری که مجنون داشت در دل بیابان جنون خاری ندارد^۵

۴. س، ۵: تست.

۳. س، ۵: حیرت.

۲. ص: ازوست.

۱. ص: تازه.

۵. ص: - همّت خان... ندارد.

محمد هاشم

پدرزن فقیر سرخوش.^۱ مرد صاحب کمال بود. هفت قلم می نوشت. طالب علمی نیز داشت.^۲ گاهی فکر رباعی می کرد:^۳

رو فقرگزین که فقر بهتر ز غنا کان سایه کند در آفتابیت فردا
دولت ندهد نجات ز آتش چون فقر خسخانه به از قصر بُود در گرما

میرحیی کاشی

از شعرای پایتخت و روشناس شاه جهان^۴ بادشاه بود. تاریخ آبادی شاه جهان آباد بسیار خوب گفته:

«شد شاه جهان آباد، از شاه جهان آباد»

پنجهزار رویه صله یافت. از پیشگاه خلافت، حکم نظم کردن بادشاه نامه^۵ نیز به وی شده بود. داستانی موزون کرده گذرانید. در آن بسته بود:

سر راجپوتان جگت سنگه بود که بر شیشه نه فلک سنگ بود

محمد علی ماهر، هر چند گفت که: سنگه و سنگ قافیه نمی شود، گفت: ما مُغَلیم، معذوریم. بادشاه فرمود که: از قافیه خبر ندارد و دیگر در آن رزم، راجپوتان بسیار بودند، جگت سنگه درچه شمار بود که آن را سر راجپوتان گفته. آخر به همین بیت از نظر افتاد. ازوست:

- حرف تو می برد ز دل، ذوق می شبانه را لب بگشا و باز کن، قفل شرابخانه را
- خرّمی در خاک غربت نیست، من همچون نهال مشت خاکی از وطن ای کاش برمی داشتم
- این هوس ها از وجود دل تو لّد می کند مرد تا در سینه دارد دل، زن آبستن است

و این بیت با تاریخ وفاتش بر لوح مزار او نوشته اند:

ای که از دشواری راه فنا ترسی، مترس! بس که آسان است این ره، می توان خوابیده رفت

تاریخ وفاتش این است:

«احیای سخن چو کرد یحیی جان داد»

۱. د، ص: - سرخوش. ۲. د، ص: - طالب... داشت. ۳. د، ص: گاهی فکر شعر داشت.
۴. د، ص: - شاه جهان. ۵. د، ص: شاه نامه.

[خاتمه]

دیگر شاعری که سر حرف تخلصش «یا» باشد، یافته نشد، ناچار به همین ختم تذکره نموده آید. اگرچه شعرای نامدار در^۱ عالم بسیارند و سخنوران بی حد و بی شمار، اما فقیر بر احوال همین عزیزان اطلاع داشته.

و این اشعار که از هر یک نوشته،^۲ انتخاب نموده میرمعز موسوی خان سخندان است. از سفینه‌ای که گلشن فطرت نام داشت، نقل کرده شد.^۳ و بعضی، انتخاب‌زده^۴ میرمحمد زمان راسخ و محمدعلی ماهر، که بر سخن فهمی ایشان، همه را اتفاق است، تحریر یافته.

هر انتخاب، چون پنجه‌ای است، اما پنجه ید بیضا. اگر یکی از آن کم کنی، عیب است و اگر بر آن بیفزایی، حماقت.^۵ و این نمی‌گوییم که این اعزه را سوای این اشعار، منتخب دیگر نیست،^۶ به فقیر از وساطت میرمعز و غیره همین قدر رسیده.

خاتمه تذکره، گلدسته‌ای است از گلزار معانی رنگین، و مجموعه‌ای است از ابکار افکار دلنشین. نظمش بر نظم ثریا تفوق جوست و نثرش بر نثر گلستان سخن‌گو. حقا که اگر به چشم تأمل نظر کنند، بعد از گلستان، این نسخه بر روی کار آمده و آن به سبب

۳. د، ص: از سفینه او نقل گرفته شد.

۲. د، ص: + شد.

۱. د، ص: شعرا در.

۵. د، ص: - و اگر بر آن بیفزایی، حماقت. ۶. ص: منتخب ندارند.

۴. د، ص: - زده.

شیرینی، نصیب طفلان گشته، و این به حسب رنگینی، مقبول جوانان گردیده. هرکه این مجموعه را بر صفحه دل و بیاض دیده نگارد، پروای هیچ جنگ و سفینه ندارد.

سزد این نسخه را گر بر نویسند به برگ گل به آب زر نویسند

از وقتی که به تسوید این نسخه غریبه پرداخته، چهار پنج مسوده به دست خود نگاشته و مرتب ساخته‌ام. هر مسوده را یاران از غایت شوق، بی‌رُفت و روب نظر ثانی، دست به دست نقل گرفته جابه‌جا شهرت کرده. اگرچه مقصود حاصل همین^۱ یکی است، اما در اکثر عبارات، تغییر و تبدیل راه یافته و اشعار بعضی اعزّه دیگر داخل شد. قصّه کوتاه، که این نسخه، ناسخ^۲ جمیع مسوده‌هاست. هرکه سابق دارد بشوید و این را به جان برابر دارد. و از کاتب این نسخه التماس آنکه به نوعی که فقیر، نظم را نظم و نثر را نثر نوشته، همین قسم سطر موافق سطر برنگارد و دست از تصرفات خود کوتاه دارد. والسلام.

تاریخ چند^۳ که صاحب طبعان از آیات قرآنی استخراج کرده، کمی و زیادتی آن را به تعمیه درست ساخته‌اند^۴ و بعضی تاریخ^۵ وقوعی و نادر که به گوش خورده و خود نیز گفته،^۶ قلمی می‌گردد.

تاریخ فتح روم که امیر تیمور صاحب قران^۷ کرده، یافته‌اند: «غَلَبَتِ الرُّومُ * فِي أَدْنَى الْأَرْضِ»^۸. شاه جهان، ثانی صاحب قران، شنیده، بسکه پسندیدند، فرمود که: کتب سیر و تواریخ تحقیق نمایند که در سنه هشتصد که عدد «ضاد» است، این فتح رو نموده؟^۹ چون وارسیدند،^{۱۰} ظاهر شد که در سنه^{۱۱} هشتصد و پنج به وقوع آمده. بادشاه فرمود که: تفاوت پنج سال بسیار است. افضل خان، وزیر اعظم، به عرض رسانید که: «ضاد» ملفوظی بگیرند، فن تعمیه است، مضایقه ندارد.

۱. د: همه. ۲. د: نسخه نانسخه. ۳. ص: - خاتمه تذکره... تاریخ چند.

۴. ص: کمی و زیادتی بعضی را به تعمیه درست کرده‌اند. ۵. ص: تاریخات.

۶. ص: - و خود نیز گفته. ۷. ص: - صاحب قران. ۸. روم / ۲-۳.

۹. ص: شاه جهان بادشاه، خوش کرده.

۱۰. ص: از کتب تحقیق کنید که در هشتصد که عدد «ضاد» است، واقع شده.

۱۱. ص: دیدند. ۱۲. ص: - سنه.

تاریخ جلوس شاه عالمگیر، میر عبدالرشید صاحب فرهنگ رشیدی || أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِيَ الْأَمْرِ مِنْكُمْ |^۱ یافته.

تاریخ فتح بیجاپور که شاه عالمگیر کرده، قابل خان، خلف میرزا کاظم منشی، به تعمیه یافته: || أَخْرَجْنَاهُمْ مِنْ جَنَّاتٍ وَ عَيْوُنٍ * وَ كُنُوزٍ وَ مَقَامٍ كَرِيمٍ |^۲. یعنی، حرف «هم» را برآورده، حساب کنند.^۴

تاریخ گریختن سیوا مقهور از پیشگاه حضور پرنور،^۵ حافظ هدایت الله || إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَثِيرُ |^۶ یافته.^۷

تاریخ حفظ قرآن نمودن^۸ شاه عالمگیر || سَتَقَرُّكَ فَلَاتَنْسَى |^۹ یافته‌اند.

تاریخ جلوس معظم شاه عالم بهادر، شیخ فضل الله درویش گفته، در وقت رسیدن به لاهور فرستاد: «الله». بادشاه، دست به دعا برداشت.^{۱۰}

تاریخ حمامی در ولایت^{۱۱} || إِنْ كُنْتُمْ حُبِبًا فَاطْهَرُوا |^{۱۲} یافته‌اند.

تاریخ فوت شیخ حاتم سنبهلی || عِنْدَ مَلِكٍ مُقْتَدِرٍ |^{۱۳} یافته‌اند.

تاریخ فوت^{۱۴} شیخ عبدالواحد، که از خلفای شیخ سلیم چشتی بود، «كَانَ مِنَ الْمُخْلِصِينَ» یافته‌اند.

فقیر سرخوش، تاریخ والده خود || فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ |^{۱۵} یافته‌اند.^{۱۶}

تاریخ فوت عزیزی «دَخَلَ الْجَنَّةَ بِإِحْسَابٍ» یافته‌اند.

تاریخ فوت نواب زیب النساء بیگم میرزا خلیل، ابن میرزا امان الله: || وَادْخُلِي جَنَّتِي |^{۱۷} یافته‌اند.

تاریخ فوت جهان‌زیب بانو اعظم شاه عالیجاه، از دو آیه قرآن مجید، آقا محمد ناجی برآورده: || وَكَذَلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَى |^{۱۸} و || وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا |^{۱۹}.

- | | |
|-----------------------------|---|
| ۱. نساء / ۵۹. | ۲. ص: تاریخ بیجاپور که شاه عالمگیر فتح نموده، عزیزی به تعمیه ادا نموده. |
| ۳. شعرا / ۵۷-۵۸. | ۴. ص: حساب باید کرد. |
| ۶. د، ص: - حافظ هدایت‌الله. | ۷. ص: - یافته. |
| ۹. اعلی / ۶. | ۱۰. ص، ل: - تاریخ جلوس... برداشت. |
| ۱۱. ص: - در ولایت. | ۱۲. مانده / ۶. |
| ۱۴. ص: - فوت. | ۱۵. حاقة / ۲۲. |
| ۱۷. فجر / ۲۹. | ۱۸. بقره / ۷۳. |
| | ۱۹. ص: - فقیر سرخوش... یافته. |
| | ۱۳. قمر / ۵۴. |
| | ۱۶. ص: - فقیر سرخوش... یافته. |
| | ۱۸. ص: - یافته. |
| | ۱۹. ص: - یافته. |

تاریخ مسجدي || قَوْلٌ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ^۱ یافته.

تاریخ جلوس شاه طهماسب صفوی از قول شاه ولایت برآورده‌اند، که فرمود: «لِکُلِّ قَوْمٍ دَوْلَةٌ وَ دَوْلَتُنَا فِی آخِرِ الزَّمَانِ». به اعتقاد اهل تشیع، اشاره به ظهور صاحب‌الامر است که نهصد و سی عددش باشد، تاریخ جلوس او می‌شود.

تاریخ شاه عباس، «ظَلَّ اللَّهُ» و «مَرَّجَ مَذْهَبَ» و «عَبَّاسَ بهادرخان» یافته‌اند.^۲

تاریخ جلوس شاه طهماسب،^۳ اهل توران، «مَذْهَبَ نَاحَقٌ» یافته‌اند. ایرانیان شنیده،^۴ «مَذْهَبِنَا حَقٌّ»^۵ درست کردند.^۶

تاریخ فارسی تاریخ اکبرشاه:^۷

«الف کشید ملائک ز فوت اکبرشاه»

تاریخ فتح بلخ و گریختن^۸ ندر محمدخان، والی توران، نصیرا یافته، بسیار مستحسن افتاد:^۹

والی توران برآر از ملک توران، بعد ازین^{۱۰} ثانی صاحب‌قران بنشان^{۱۱} بجایش کن حساب

تاریخ قتل ابوالفضل به اشاره جهانگیر شاه، «تِغِ اعْجَازِ رَسُولِ اللَّهِ سر باغی برید» یافته‌اند.^{۱۲}

تاریخ فوت حافظ رخنه، بانی باغ نولکجه:^{۱۳} «باغ را رخنه شد و آب نماند» یافته‌اند. وقتی که شاه عباس، نهر آب به روضه منوره رضویه آورد، حاتم بیگ اعتمادالدوله، تاریخ یافت: «آب آمد بروضه داخل شد».

در همان ایام، میر محمدباقر داماد^{۱۴}، تصنیفی کرده بود^{۱۵} خلسه ملکوتیه نام نهاده، به اعتمادالدوله تکلیف کرد که تاریخ برآن آن بگوید.^{۱۶} پرسید که: تصنیف شما در چه

۱. بقره/ ۱۴۴، ۱۴۹، ۱۵۰. ۲. ص: - تاریخ فوت نواب زیب النساء بیگم... یافته‌اند.

۳. ص: + صفوی را. ۴. ص: - شنیده. ۵. ص: مذهب حق.

۶. ص: + تاریخ‌های تعمیه فارسی. ۷. ص: تاریخ فوت اکبرشاه. ۸. ص: فتح و گریختن.

۹. ص: نصرا خوب یافته. ۱۰. د: از این. ۱۱. ص: بستان.

۱۲. ص: - یافته‌اند. ۱۳. ص: + که بانی باغ سهرند است. ۱۴. د: دانا.

۱۵. ص: - بود. ۱۶. ص: تکلیف تاریخ آن کرد.

علوم است؟ گفت: در کلّ علوم. اعتمادالدوله بدیهه^۱ گفت: «کلّ علوم از خلسه ملکوتیه بیرون رود»، تاریخ است، چون حساب کردند، درست بود.

تاریخ فتح بیجاپور و حیدرآباد که شاه عالمگیر به تسخیر درآورده، محمدعلی جواهرکن^۲ «علم» تخلص، تعمیه یافته: «زروی فضل، بیجاپور شد فتح». تاریخ فتح حیدرآباد: ^۳

مدد جو از علی، آنگاه بر گو: «مبارکباد فتح حیدرآباد» تاریخ فوت حافظ داود مَغْنی که در ولایت بود،^۴ «از نغمه داود برون شد آهنگ» یافته‌اند.^۵

لطیف نام بزرگی،^۶ حوض ساخته، تاریخ: «از حوض لطیف آب بردار» یافته اند. حسین نام عزیزی،^۷ حوض ساخته، تاریخ: «دم آبی بخور بیاد حسین» یافتند. یکی تصرف کرد. که: دم آبی گفتن خست است، «جام آبی بخور بیاد حسین» درست کرد.

تاریخ‌های وقوعی^۸ که به سمع فقیر رسیده: تاریخ فتح گجرات، خان‌خانان «رحیم» تخلص، به چهار زبان ادا نموده، سحر حلال که گفته‌اند، همین است: ^۹

عربی: «یوم الاحد ثانی ربیع الاول»
ترکی: «بر ۱۱ شنبه یکی دویم^{۱۰} ربیع الاول»
فارسی: «روز یکشنبه دوم^{۱۱} ربیع‌الاولی»^{۱۲}
هندی: «اتوار^{۱۳} ربیع‌الاول کی دوجی»
تاریخ تولّد بابر بادشاه، «شش محرم» یافتند. شش در حساب عدد «خ»^{۱۴} است و^{۱۵} «خ»^{۱۶} سر تاریخ است.

- | | | |
|---|-------------------------------|---------------------|
| ۱. ص: - اعتمادالدوله بدیهه. | ۲. ص: - کن. | ۳. ص: تاریخ یافته. |
| ۴. ص: تاریخ حیدرآباد این است. | ۵. ص: تاریخ حافظ داود مَغْنی. | ۶. س: یافته‌اند. |
| ۷. ص: شخصی. | ۸. ص: شخصی. | ۹. ص: - وقوعی. |
| ۱۰. ص: تاریخ فتح گجرات که نواب خان‌خانان در چهار زبان یافته، اعجاز است. | | |
| ۱۱. ص: بیر. | ۱۲. ص: - دویم. | ۱۳. ص: دویم. |
| ۱۴. ص: الاول. | ۱۵. ص: اطوار. | ۱۶. ص: خیر، ل: خبر. |
| ۱۷. ص: + عدد. | ۱۸. ص: خیر، ل: خبر. | ۱۹. ص، ل: نیز. |

تاریخ فوت شاه طهماسب و جلوس شاه عباس: «دوازده امام گفت،^۱ بنشست» و «دوازده امام گفت،^۲ برخاست».

تاریخ جلوس شاه عالمگیر، ملّا شاه، «ظلّ الحق» یافته.

تاریخ تولّد بادشاه عالمگیر، «آفتاب عالمتاب» یافته‌اند.

تاریخ جلوس شاه جهان: «شاه جهان باشد شاهجهان».

تاریخ فوت جهانگیر بادشاه^۳: «جهانگیر از جهان رفت».^۴

تاریخ فوت شاهجهان: «ز عالم سفر کرد شاه جهان».^۵

تاریخ فوت زمانه بیگ مهابت‌خان، «زمانه آرام گرفت» یافته‌اند. عجب تاریخ است، مشتمل بر مدح و ذم، زیرا که خان مومی الیه^۶ مشهور به شرارت و قهّاری^۷ بود.

تاریخ کشته شدن ملک عنبر: «سرغلام پُر از که کن و حساب طلب»^۸

تاریخ فوت شیخ سلیم چشتی، خوشگاه فقیر سرخوش^۹ است. تاریخ مشایخ^{۱۰} به از این متعذّر است که^{۱۱} اتفاق می‌افتد:

مغیث ملّت و دین، شیخ اسلام آنکه در قربت	ز شبلی و جنید ار بازپُرسی گویمش ثانی
ربود از عرصه دنیا و دین گوی کمالیت	ز درویشان به درویشی، ز سلطانان به سلطانی
فنا از ^{۱۲} خود، بقا با حق، بود معلوم درویشان	از آن شد سال تاریخش: «بحق باقی، زخود فانی»

تاریخ فوت همایون بادشاه، «همایون بادشاه از بام افتاد» مشهور است.

روزی که اکبر بادشاه با شاهزاده سلیم، که جهانگیر باشد، مهمان شد به خانه عزیز کوکه، «مهمان عزیزاند شه و شهزاده» تاریخ یافتند.

تاریخ فوت زن فدایی‌خان:^{۱۳} «زن فدایی‌خان مرد». در^{۱۴} هندی: «فدای خان کی جوورو موئی» یافته‌اند. از جمله نوادر است.^{۱۵}

۱. د، ص: + و.	۲. د، ص: + و.	۳. ص: شاه.
۴. ص: + یافته‌اند.	۵. ص: + یافته‌اند.	۶. ص: مهابتخان.
۷. ص: غرور.	۸. ص: - تاریخ کشته‌شدن... حساب طلب.	۱۱. ص: کم.
۹. ص: - سرخوش.	۱۰. ص: - تاریخ مشایخ.	۱۴. ص: به زبان.
۱۲. ص: در.	۱۳. ص: + جهانگیری.	
۱۵. ص: - یافته‌اند از جمله نوادر است.		

تاریخ رحلت زن جعفرخان دیوان اعلی، میرمعز به زبان هندی یافته:^۱ «جعفرخان کی جوموئی».

رسول‌خان روزبھانی در راه عیدگاه کشمیر، پلی بسته، تاریخ «بره دین رسول پل بسته» یافته‌اند.

پل مهربان آغا: «بسته از راه مهربانی پل».^۲
تاریخ مسجد^۳ عیدگاه^۴: «کرد بنا عیدگاه شاه جهان بادشاه»

تاریخ چند که فقیر یافته:^۵
چهارکس از آشنایان فقیر^۶ در یک‌سال، وفات کردند،^۷ از نام هرچهار، تاریخ برآورده:
«وای از دلکام و طاس فولاد و سیدی یار محمد و عبدالواحد»
تاریخ تولد^۸ رکن‌الدین، پسر قطب‌الدین مایل «رکن‌الدین محمد بن قطب‌الدین محمد فی امان الله».^۹

تاریخ تولد پسر خود: «کمال^{۱۰} محمد افضل» یافته‌ام.^{۱۱}
تاریخ دو حویلی خود در یک رباعی بسته‌ام:
از لطف عمیم ایزد^{۱۲} عزوجل چون گشت عمارتم همه مستکمل^{۱۳}
تاریخ^{۱۴} بنای خانه سابق و حال این «مسکن افضل» آن «مقام افضل».

تاریخ تولد اسکندر شاه^{۱۵} پسر اعظم شاه^{۱۶} «وارث سکندر آمد» یافته‌ام.^{۱۷}
تاریخ کتخدایی^{۱۸} شاهزاده اکبر، «قران سعد اکبر شد بناهید» یافته‌ام.^{۱۹}

۱. ص: میرمعز یافته برای فوت جعفرخان دیوان اعلی.
۲. د، ص، ل: - پل مهر آبان... پل.
۳. د، ص: - مسجد.
۴. ص: + که شاه جهان ساخته.
۵. ص: چند تاریخ وقعی که فقیر سرخوش یافته.
۶. ص: - فقیر.
۷. ص: فوت شدند.
۸. ص، س، د: - تولد.
۹. ص: تاریخ تولد پسر مرزا قطب‌الدین بن امان الله ثانی (م، ل: باقی) یافته. ۱۰. د، ص: اکمل.
۱۱. ص: یافته. ۱۲. ص: واجب.
۱۳. د، ص: همیشه مشکل؟
۱۴. ص: شد سال. ۱۵. ص: شان.
۱۶. ص: + عالیجاه، فقیر سرخوش.
۱۷. ص: یافته. ۱۸. د: کتخدایی.
۱۹. ص: یافت.

تاریخ مسجد زیب النساء بیگم که در کشمیر ساخته، گفته‌ام:^۱ «کعبه حاجات شد
مسجد زیب النساء»

تاریخ گریختن رانا: ندا آمد که «کافر از میان رفت»^۲

تاریخ مسجد خود را که در دارالخلافة پیش دروازه خود ساخته‌ام:^۳

چون گشت ز فضل ایزد عزّ و جلّ آراسته این مسجد پر زیب و خلّ
اندیشه ز طبع، سال اتمامش خواست دل گفت که: «مسجد محمّد افضل»

تاریخ فوت^۵ شیخ سلیمان:

شد شیخ^۶ سلیمان به سوی داربقا وارست ز قید هستی بی سروپا^۷
هم «شیخ سلیمان» شده تاریخ وفات پیمانۀ عمر بود نامش گویا^۸

تاریخ مشرفی عدالت^۹ به فقیر شده بود، «اشراف عدالت» یافته‌ام.

تاریخ تولّد^{۱۰} برادرزاده خود که، اسدالله نام دارد،^{۱۱} از معنی‌اش که «شیرخدا»ست،
برآورده‌ام.^{۱۲}

شبی فقیر در خواب می‌بیند که شخصی می‌گوید که: تاریخ فوت محمّدعلی‌خان
میرسامان شاه عالمگیر بگو. من می‌گویم:^{۱۳} مرا چه مطلب که در فکر بیهوده افتم؟^{۱۴}
می‌گوید: مرد نیک بود، البته بگو. چون من بیدار می‌شوم و حساب می‌کنم، تاریخ
«محمّد علیخان بمرد» تاریخ بی‌کم و زیاد است.^{۱۵}

رباعیات اتّفاقی:^{۱۶}

- از غیر بریست ذات یزدان صمد بگذار دویی و قل «هو الله احد»^{۱۷}
سررشته وحدت مکن از کثرت گم چون هست یکی «وجود» و «واحد» به عدد

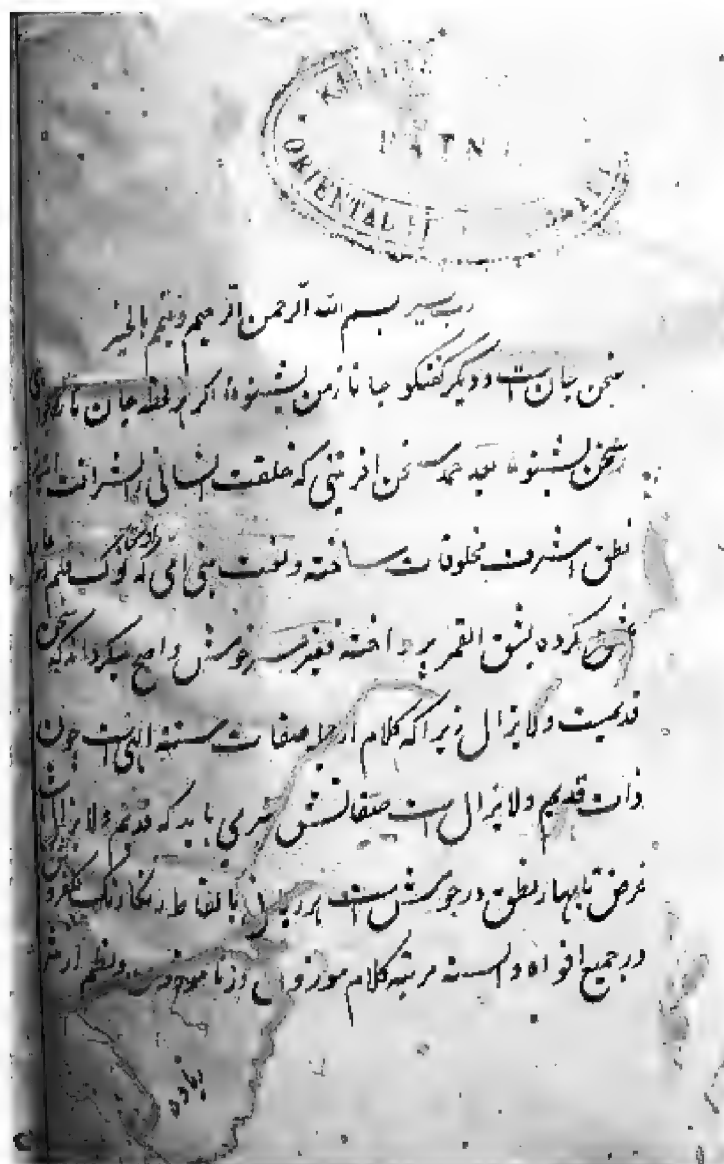
- | | | | |
|---------------------------------------|-----------------------------------|--------------------------|----------------------------|
| ۱. ص: یافته‌ام. | ۲. ص: راجه. | ۳. ص: + یافته‌ام. | ۴. ص: + را که... ساخته‌ام. |
| ۵. د: تاریخ فوت ... گویا. | ۶. ص: - شد شیخ. | ۷. ص: بی‌پروا. | |
| ۸. س: - تاریخ فوت شیخ سلیمان... کویا. | ۹. د: + که. | ۱۰. س، د: - تاریخ تولّد. | |
| ۱۱. ص: داشت. | ۱۲. ص: شیر خدا یافته شد. | ۱۳. ص: فقیر می‌گوید. | |
| ۱۴. ص: در فکر بیهوده، وقت ضایع کنم. | ۱۵. ص: بی‌کم و کاست برآمد. | | |
| ۱۶. ص: رباعیات سرخوش. | ۱۷. ص: بگذر زدوئی، بگوی الله احد. | | |

- سرخوش! اگر نشئه هوش و خرد است
 - بر ذات رسول، رهنمایی شد^۱ ختم
 - دین احمد رساند بی شبهه و شک^۵
 - سرخوش به دلم درست^۹ آمد به حساب
 - بر حسب موافقت^{۱۱} چو کردیم نظر
 تلخی و غم و^{۱۲} یاس و هوس، سهو و حساب
 - سرخوش! عجب این دگر^{۱۴} که از روی حساب
 شعر و کشمیر و فقر و عیش و گل و می
 - سرخوش! عجب این که زاتفاق بیحد
 ناز^{۱۵} و محبوب و عاشقی و آفت
 تمت. تمام شد.

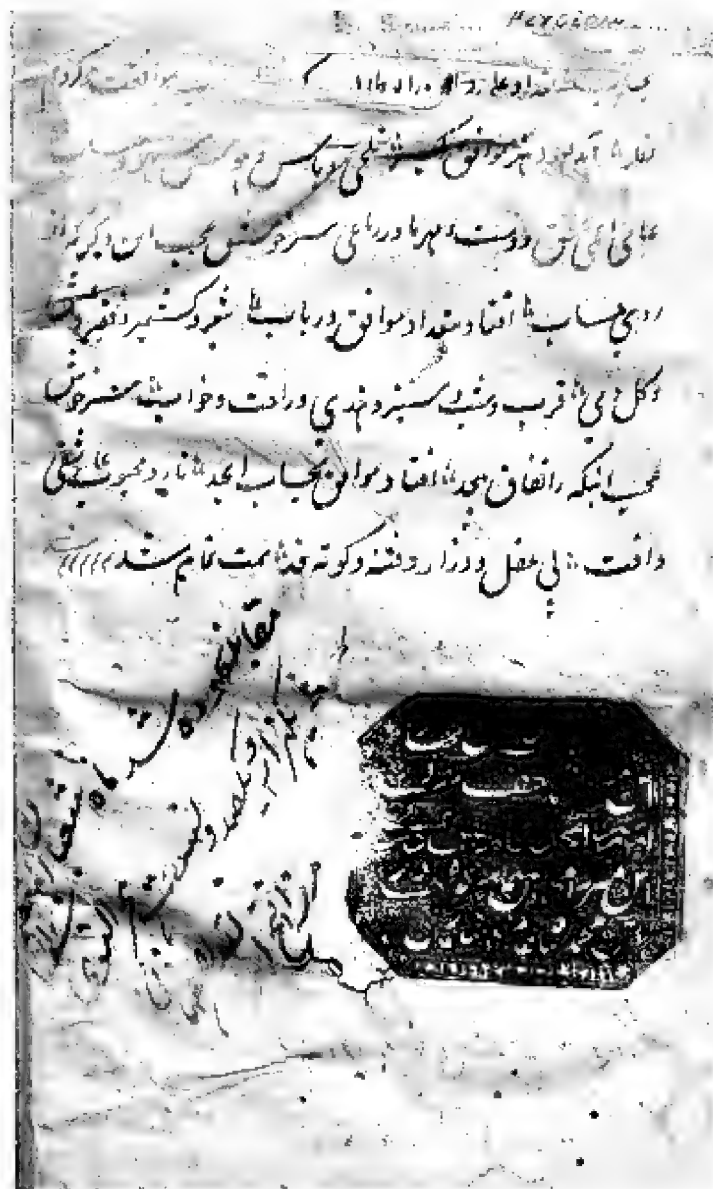
مقابله نموده شد ماه شعبان سنه یک هزار و یکصد و بیست هجر[ة] النبوی سنة^{۱۶}
 المعظم. مرزا فتح الله اصفهانی

۱. ص: شده. ۲. ص: - و. ۳. ل: یک. ۴. ص: + تاریخ.
 ۵. ص: م: اسلام به صید کفر بی شبهه و شک. ۶. ص: خدای.
 ۷. ص: سر. ۸. ل: تبرک؛ م: شیرک. ۹. ص: ل: با اول من آمن.
 ۱۰. افزوده از ص و ل. در «س» ناخوانا. د: تعداد علی و ابن ابوطالب یک.
 ۱۱. ص: ل: مناسبت. ۱۲. ص: - غم و.
 ۱۳. ص: با عشق دو است مهر مادر و پدر؟ ل: عامی اعمی، عشق و دوست، مهر و مادر.
 ۱۴. ص: دگر این عجب. ۱۵. ص: یاز.

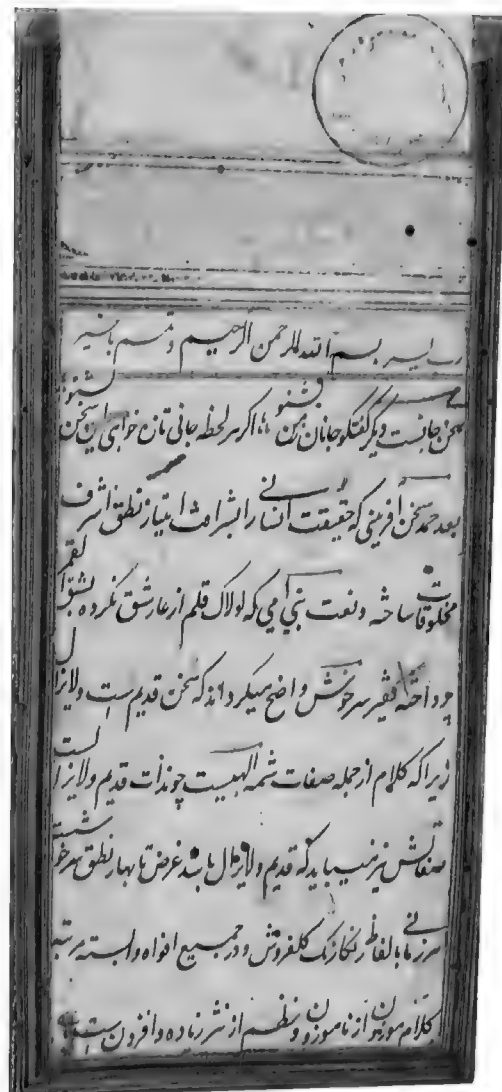
تصاویر نسخه‌های خطّی



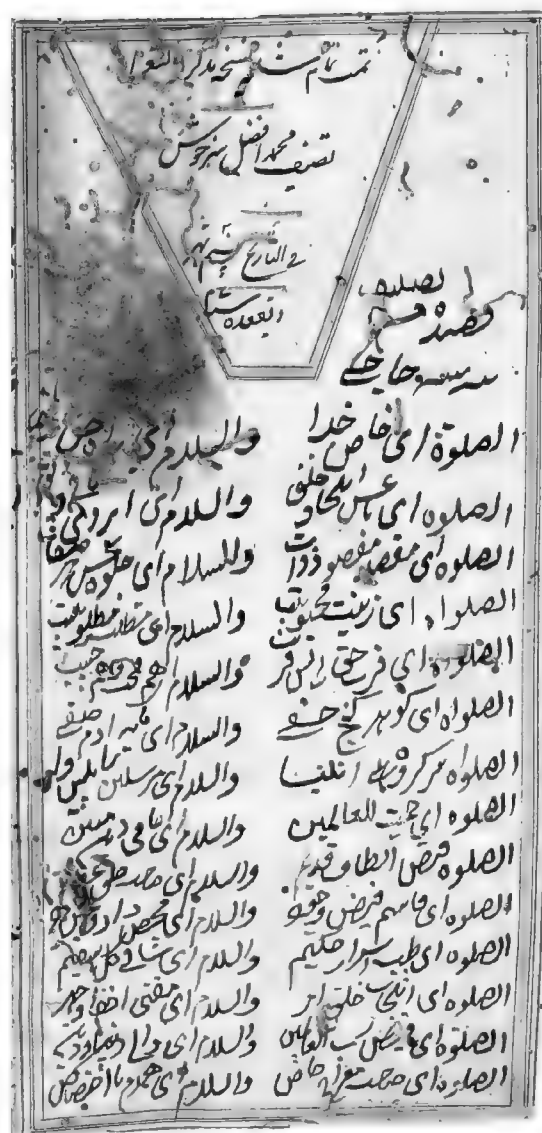
آغاز نسخه خطی کتابخانه خدابخش (پتنا - هند)



پایان نسخه خطی کتابخانه خدابخش (پتنا - هند)



آغاز نسخه خطی کتابخانه آصفیه (حیدرآباد - هند)



نمایه‌ها

- ♦ نام‌ها، القاب، خاندان‌ها و نسبت‌ها
 - ♦ جای‌ها
 - ♦ کتاب‌ها
 - ♦ ماده تاریخ‌ها
 - ♦ اصطلاحات نقد ادبی و سبک‌شناسی
 - ♦ کشف‌الابیات
-

◊ نامہا، القاب، خاندانہا و نسبہا ◊

آخوند محمد باقر ← مشتاق	احمد ← محمد (ص)
آشنا، ۱۰۱، ۱۷۲	ادھم، ۳۵
آصف قمی، ۳۷	استغنا، ۴۲
آصف خان (یمین الدولہ)، ۱۵۳	اسد اللہ (برادرزادہ سرخوش)، ۲۱۰
آصف خان جعفر، ۶۹	اسد خان، ۴۵
ابراہیم ادھم، ۳۴	اسکندر شاہ (پسر اعظم شاہ)، ۲۰۹
ابراہیم عادل شاہ، ۱۲۹	اسکندر، ۶۶، ۱۷۴، ۱۸۵
ابن میرزا امان اللہ، ۲۰۵	اسلام خان (نواب -)، ۹۵
ابوالحسن تربتی، ۳۶	اسلام خان دیوان اعلیٰ، ۱۱۱
ابوالفتح گیلانی، ۱۳۱	اسلام خان والاشاہی، ۲۰۱
ابوالفضل (علّامی)، ۲۰۶	اسلم خان اوزبک، ۱۹۵
ابوطالب کلیم ← کلیم ہمدانی / کاشانی	اسمعیل، ۴۵
ابوعلی امجد خان بخشی، ۶۵	اشرف مازندرانی، ۳۹، ۱۶۴، ۱۷۲
ابونواس، ۱۵۴، ۱۵۵	اظہری، ۱۱۱
احسن ← ظفر خان	اعتماد الدولہ، ۲۰۷
احمد (میرسید -) ← فایق	اعجاز، ۳۷، ۱۳۹

اعظم شاه، ۹۷، ۱۳۸، ۲۰۹	بایزید، ۱۲۸
اعلی تورانی (ملّا -)، ۴۲	بختاورخان، ۶۳، ۶۴
افضل خان، ۵۳، ۲۰۴	برهان ← غروری
افلاطون، ۷۱	برهان نظام الملک، ۱۲۹
اکبر (شاهزاده / بادشاه / شاه)، ۳۰، ۷۹، ۱۸۷	برهانی کلانونت، ۴۸
۲۰۶، ۲۰۸، ۲۰۹	برهمن لاهوری، ۴۹، ۵۳، ۵۴، ۷۳، ۸۱، ۱۳۶
الهی (میر -)، ۳۳	۱۶۹، ۱۷۴
امامیّه، ۴۳	بوعلی قلندر، ۱۳۳
امانی، ۳۵	بهاءالدین محمد (ملّا -) ← بهایی (شیخ بهایی)
امجد خانی، ۶۵	بهایبی (شیخ بهایی)، ۴۳، ۱۶۶، ۱۹۱
امراالله، ۱۱۱	بهوران، ۱۶۶
امیر تیمور صاحب قران ← تیمور گورکانی	بینخود (ملّا -)، ۴۵، ۴۸، ۱۷۲
امیرخان، ۸۷	بیدل دهلوی، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۲، ۵۴، ۷۹، ۱۶۱
امیر خسرو دهلوی، ۱۲۷	بیرم خان، ۷۹
انیبا، ۳۰	بینغم بیراگی، ۵۴
انصاف، ۴۰	بیگانه (ابوالحسن)، ۴۴
اورنگ زیب ← عالمگیر	بیگم، ۶۱، ۹۰، ۱۲۰، ۱۵۴، ۱۷۲، ۱۷۹
اوزبک، ۶۶	بینش کشمیری، ۴۳
ایجاد، ۴۱	پیرا، ۱۶۰
ایرانیان، ۲۰۶	پیرمحمد (قاضی -) ← رهایبی
بابا فغانی، ۱۱۸	پیمبر ← محمد (ص)
بابر بادشاه، ۲۰۷	تتار، ۱۳۱
باذل، ۴۴	تجلّی، ۵۵
باقر تبریزی، ۴۴	تربیت خان، ۶۲
باقر داماد ← میرداماد	تقی الدین شوشتری ← غیوری شوشتری
باقر سوداگر، ۱۴۰	

حافظ داود مُغَنّی، ۲۰۷	تلاش، ۵۷
حافظ رخنه، ۲۰۶	تنهای اصفهانی، ۵۶
حافظ شیرازی، ۴۹، ۱۲۸	تیمور گورکانی، ۲۰۴
حافظ محمد جمال ← تلاش	ثاقب، ۵۹
حافظ نور محمد میر سامان، ۶۷	جامی (ملاً -)، ۴۸، ۵۲، ۶۰، ۱۱۰
حافظ هدایت الله، ۲۰۵	جرأت، ۶۹
حجاب، ۱۷۴	جعفر خان (نواب -)، ۱۱۷
حسان، ۱۵۳	جعفر خان دیوان اعلی، ۲۰۹
حسن بیگ ← واثق، ۱۹۷	جعفر خان، ۴۷
حسین ^(ع) (امام -)، ۱۷۷	جلال اسیر، ۳۳، ۵۶
حسین مشهدی، ۷۳	جنید، ۱۲۸، ۲۰۸
حسین، ۲۰۷	جودت، ۷۰، ۱۳۸
حضرت مرتضی ← علی ^(ع)	جهان خان بهادر کوکلتاش، ۱۳۳
حقیقی، ۷۴	جهانگیر بادشاه، ۳۱، ۳۳، ۶۰، ۶۲، ۶۹، ۷۹، ۸۱
حکیم رکنا ← مسیح	۸۳، ۸۶، ۱۰۱، ۱۰۹، ۱۱۳، ۱۲۶، ۱۵۶، ۱۶۹
حمزه میرزا، ۴۵	۱۷۵، ۱۷۸، ۱۸۲، ۱۸۷، ۱۹۲، ۲۰۶، ۲۰۸
حمید (ملاً -)، ۳۶	چتر بهوج، ۶۸
حیدر ← علی ^(ع)	چندال، ۱۷۹
حیران، ۷۵	چندربهان ← برهمن
خاقانی، ۷۴	حاتم بیگ اعتمادالدوله، ۲۰۶
خالص، ۷۹	حاتم سنبهلی، ۲۰۵
خان زمان ← امانی	حاجی طیبی، ۱۲۶
خان جهان لودی، ۱۶۰	حاجی محمد اسلم ← سالم
خان خانان «رحیم» ← عبدالرحیم خان خان	حاجی محمد اسماعیل ← غافل مازندرانی
خدمتیه، ۱۷۸	حاجی محمد جان ← قدسی مشهدی
خسرو، ۱۵۳	حاذق، ۷۳، ۱۱۱

خسرو پرویز، ۶۹	رضی دانش، ۸۵
خضر، ۳۶، ۸۶، ۹۰، ۱۰۶، ۱۳۰، ۱۹۳	رفیع دستور، ۸۶
خلقی، ۸۴	رفیع خان ← باذل
خلیل، ۷۷، ۷۸	رکن الدین (پسر مایل)، ۲۰۹
خواجه عبدالرحیم ← عابد	روح الله ← عیسی (ع)
خواجه عبدالله ← عرفان	روح الله خان، ۶۶
خیالی (ملّا -)، ۶۹	رودکی، ۳۰
خیرالدین محمد، ۱۷۲	روشن قلم ← غافل مازندرانی
داراشکوه، ۱۰۱، ۱۴۷، ۱۵۲، ۱۶۹، ۱۹۲	رونقی همدانی (ملّا -)، ۱۳۱
دانا، ۸۷	رهایی، ۱۷۲
دانشمندخان، ۱۶۹، ۱۷۳	زکی همدانی، ۹۴
دریا، ۱۶۰	زلالی، ۵۱
دیوانه، ۸۵	زمانا، ۹۴
ذوالفقارخان بهادر نصرت جنگ، ۴۵	زمانه بیگ مهابت خان، ۲۰۸
ذوقی، ۸۷	زیب النساء بیگم، ۳۹، ۷۸، ۲۱۰
راجه مان سنگهه، ۸۳	زیب النساء بیگم میرزا خلیل، ۲۰۵
راسخ، ۴۹، ۵۹، ۹۱، ۲۰۳	سالک قزوینی، ۳۶، ۹۶
رام رای ← مردمی	سالک یزدی، ۳۶، ۹۶
رانا، ۲۱۰	سالم، ۹۶
رایج، ۹۱	سامری، ۱۷۴
رسمی (ملّا -)، ۸۱	سایرای مشهدی، ۹۶
رسول ← محمد (ص)	ستار، ۹۸
رسول خدا ← محمد (ص)	سحابی استرآبادی، ۱۷۶
رسول خان روزبهانی، ۲۰۹	سرابی، ۱۰۱
رضوان، ۹۳	سرخوش، ۴۶، ۴۹، ۵۰، ۵۲، ۶۲، ۱۰۲، ۱۰۶
رضی (آقا -)، ۹۳	

شاه (ملّا -)، ۱۵۲	۱۳۸، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۹، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۷
شاه بابا، ۶۷	۱۸۱، ۱۸۶، ۱۹۴، ۱۹۵، ۲۱۱
شاه عالم بهادر، ۱۳۷	سرمد کاشانی، ۱۰۱، ۱۰۲
شاهجهان، ۳۷، ۵۳، ۶۲، ۸۵، ۸۹، ۹۵، ۹۶، ۱۰۱	سعدالله خان (نواب -)، ۱۷۳
۱۰۹، ۱۱۷، ۱۲۰، ۱۲۶، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴	سعدالله مسیحای پانی پتی ← مسیحا
۱۵۹، ۱۶۰، ۲۰۲، ۲۰۴، ۲۰۸	سعدالله، ۶۷، ۶۸
شبلی، ۱۲۸، ۲۰۸	سعدی، ۵۳
شرر، ۱۱۳	سعیدا، ۹۸
شرفالدین حسین، ۱۱۴	سکندر ← اسکندر
شرفیار (پسر کامگارخان)، ۴۵	سلطان بولاچی، ۱۵۳
شریف ترشیزی، ۱۱۴	سلیم (شاهزاده -)، ۲۰۸
شعیب، ۱۱۴	سلیم تهرانی، ۳۶، ۹۵
شکرالله خان، ۱۴۰	سلیم چشتی، ۲۰۵، ۲۰۸
شمشیرخان، ۱۷۸	سلیمان (شیخ -)، ۴۷، ۲۱۰
شوقی، ۱۱۳	سلیمان (ع)، ۱۱۵، ۱۵۲، ۱۶۸
شیخ بهاءالدین بهائی ← بهایی (شیخ بهایی)	سنجر (سلطان)، ۸۱
شیخ میر، ۱۲۱	سنجر (مرزا)، ۹۸
شیدا (ملّا -)، ۷۳، ۷۴، ۱۰۹، ۱۱۱، ۱۷۵	سیاح، ۹۸
شیرویه، ۹۸	سیادت، ۱۰۰، ۱۵۰
شیرین، ۱۶۸	سیتا، ۱۷۶
صائب تبریزی، ۳۶، ۳۹، ۹۷، ۱۰۳، ۱۱۷، ۱۱۸	سیدعلی خان، ۱۰۰
۱۱۹، ۱۲۵، ۱۴۱، ۱۴۶، ۱۵۶، ۱۶۴، ۱۶۶	سیدمظفر وزیر، ۷۷
۱۹۳، ۱۹۵	سیفخان، ۱۳۳
صابراصفهانی، ۱۳۱	سیوا، ۲۰۵
صاحب، ۱۲۰، ۱۲۲، ۱۴۶، ۱۷۲، ۱۸۰	شادمان، ۱۱۳
صاحب الامر ← مهدی (ع)	شانی تکلّو، ۱۰۹

عامل، ۱۴۱	صادق (آقا -)، ۱۲۳
عباس (شاه -)، ۱۰۹، ۲۰۶، ۲۰۸	صالح بیگ ← ملهم
عبدالحکیم سیالکوتی، ۱۹۸	صامت، ۱۲۴
عبدالرحیم ← کم گو کشمیری	صبوحی، ۱۲۴
عبدالرحیم خان خان، ۳۵، ۶۰، ۷۹، ۸۰، ۸۲	صفوی، ۳۴
۱۱۱، ۲۰۷	صیدی تهرانی، ۳۶، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲
عبدالرزاق ← فیاض لاهیجی	طالب آملی، ۱۱۱، ۱۲۵
عبدالرسول ← استغنا	طالب کلیم ← کلیم همدانی / کاشانی
عبدالعزیز عزت (شیخ -)، ۱۱۳، ۱۳۹، ۱۴۰	طالب نصیب ← نصیب
۱۶۶	طالع، ۱۲۷، ۱۲۹
عبدالقادر ← بیدل دهلوی	طاهر (ملّا -) ← غنی کشمیری
عبدالقادر خان ← قادر	طاهر ← وحید قزوینی
عبداللطیف خان ← تنهای اصفهانی	طاهر دکنی (شاه -)، ۶۶
عبدالله (مولوی -)، ۱۹۸	طاهر، ۱۲۶
عبدالله بیگ، ۶۶	طغرا ← طغرای مشهدی
عبدالله خان بهادر فیروز جنگ، ۱۵۳	طغرای مشهدی، ۱۲۷
عبدالواحد (شیخ -)، ۲۰۵	طهماسب صفوی (شاه -)، ۲۰۶، ۲۰۸
عبدالواحد ← وحشت	ظفر خان، ۳۶، ۱۱۷، ۱۲۶
عجزی ← خیرالدین محمد	ظهوری ترشیزی، ۳۰، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۷۰، ۱۸۲
عرب، ۴۶	عابد، ۱۴۲
عرفان، ۱۴۱	عارف لاهوری، ۱۴۱
عرفی شیرازی، ۸۱، ۱۳۱	عاشق، ۱۴۰
عزیز کوکه، ۲۰۸	عاقل خان رازی، ۶۳، ۸۹
عزیزی، ۱۶۴، ۲۰۵	عالمگیر، ۳۹، ۶۴، ۷۸، ۷۹، ۸۹، ۹۰، ۱۰۱، ۱۰۲
عطا، ۱۴۰	۱۱۳، ۱۲۱، ۱۲۴، ۱۳۰، ۱۳۸، ۱۴۹، ۱۶۹
عطاءالله ← عطا	۱۷۰، ۱۷۷، ۱۸۱، ۱۸۸، ۱۸۹، ۲۰۵، ۲۰۷
	۲۰۸

عطار، ۵۲	فرقی، ۱۵۰
عظیما (آقا -) ← عظیمای نیشابوری	فرهاد، ۴۳، ۶۹، ۸۶، ۱۳۹، ۱۹۴
عظیمای نیشاپوری، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸	فصیحی هروی، ۱۴۷، ۱۴۸
علم، ۲۰۷	فضل الله درویش (شیخ -)، ۲۰۵
علی ابن ایطالب ← علی (ع)	فطرت مشهدی، ۳۹، ۴۰، ۴۴، ۵۶، ۸۱، ۹۰، ۹۱
علی قمی (ملاً -)، ۱۴۱	۹۶، ۹۹، ۱۱۲، ۱۲۰، ۱۳۴، ۱۳۷، ۱۴۵، ۱۵۰
علی (ع)، ۴۰، ۵۴، ۷۸، ۱۳۱، ۱۶۳، ۲۰۷، ۲۱۱	۱۶۳، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۹، ۱۸۰، ۱۹۳، ۱۹۵
علی المرتضی ← علی (ع)	۲۰۳، ۲۰۹
علی رضا ← تجلی	فکرت، ۶۶، ۱۴۹، ۱۷۳
عنایت خان ← آشنا	فوجی، ۱۵۲
عیسی (ع)، ۵۳، ۱۹۱	فیاض لاهیجی، ۱۴۹
غافل مازندرانی، ۱۴۴، ۱۸۸	فیضان، ۱۴۸
غروری، ۱۴۳	فیضی (شیخ -)، ۷۹
غنی کشمیری، ۲۹، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۶۱	القا، ۴۱
۱۶۶	قابل خان، ۲۰۵
غنیمت، ۱۴۳	قادر، ۱۳۷، ۱۵۳
غیاث الدین منصور ← فکرت	قادری ← داراشکوه
غیوری شوشتری، ۸۰	قارون، ۱۹۶
فارس، ۱۵۱	قاسم خان، ۱۵۶
فانی کشمیری، ۱۴۷	قاسم دیوانه مشهدی، ۱۵۶
فانی، ۱۴۷	قاسم خان ← دیوانه
فایق، ۱۵۰	قاضی نوری، ۱۹۲
فتح الله اصفهانی، ۲۱۱	قافلان بیگ سپاهی، ۹۷
فدایی خان، ۲۰۸	قانع، ۱۵۷
فردوسی، ۴۴، ۴۸	قدسی مشهدی، ۳۶، ۵۳، ۹۳، ۱۱۰، ۱۶۹، ۱۸۵
فرعون، ۱۱۸	قدیم، ۱۵۷

قطب‌الدین ← مایل	محمد ایوب ← جودت
قلیچ‌خان (نواب -)، ۱۰۱	محمد داراشکوه ← داراشکوه
کلیم همدانی / کاشانی، ۳۶، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱	محمد عاکف، ۱۸۱
۱۸۶، ۱۶۹	محمد فاروق، ۷۴
کاظم منشی، ۶۶، ۲۰۵	محمد ناجی (آقا -) ← ناجی
کامگارخان، ۴۵	محمد ^(ص) ، ۲۹، ۴۰، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۶۷، ۸۰
ککهر، ۱۱۳	۱۰۲، ۱۷۱، ۱۷۶، ۱۹۱، ۲۱۱
کلاونتی، ۶۷	محمد ابراهیم ← انصاف
کم‌گو کشمیری، ۱۶۲	محمد ابراهیم ← فیضان
کوفیان، ۱۷۷	محمد ابراهیم اصالت‌خان ← خلیل
کوهکن ← فرهاد	محمد اخلاص ← وامق، ۱۲۸
گنج‌بخش (نواب -)، ۸۲	محمد اسماعیل (میر) ← حجاب
گوهر‌آرای بیگم (نواب -)، ۶۷	محمد اسمعیل ← غافل
لامع، ۱۶۳	محمد اکبر (شاهزاده -)، ۴۲
لطیف، ۲۰۷	محمد امین ← ذوقی
لهراسپ بیگ بخشی نامدارخان، ۴۷	محمد باقر (میر -) ← میر داماد
لیلی، ۱۶۰، ۱۹۶	محمد بیگ ← حقیقی
مئی کلل، ۱۷۸، ۱۷۹	محمد تقی ← نشئه
ماهر، ۵۱، ۵۴، ۶۹، ۹۷، ۱۳۲، ۱۴۵، ۱۵۲، ۱۶۱	محمد تقی، ۵۶
۱۶۹، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۶، ۲۰۲، ۲۰۳	محمد حسین ناجی (آقا -) ← ناجی
مایل، ۱۵۷، ۱۷۲، ۱۸۰، ۲۰۹	محمد رضا کشمیری، ۹۳
مجدایی ← منصف	محمد رفیع ← واعظ
مجنون، ۹۷، ۱۱۹، ۱۳۲، ۱۶۰، ۱۹۶، ۲۰۱	محمد سعید اشرف ← اشرف مازندرانی
محمد ← هاشم	محمد سعید اعجاز ← اعجاز
محمد اعجاز ← اعجاز	محمد صادق ← القا
محمد افضل ← سرخوش	محمد صالح ← ستار

مُعطی ← امرالله	محمّدطاهر (میر -) ← غنی کشمیری
معنی کشمیری (ملّا -)، ۱۷۸	محمّدطاهر وزیرخان، ۴۴
مفید بلخی (ملّا -)، ۱۷۷	محمّدطاهر، ۱۲۹
مقرّب خان، ۱۷۷	محمّدعاشق ← همّت
مقیم، ۱۸۰	محمّدعلی جواهرکن ← علم
مکرّم خان، ۱۲۱	محمّدعلی ماهر ← ماهر
مکّی، ۱۴۱	محمّدعلی خان میرسامان شاه عالمگیر، ۲۱۰
ملک عنبر، ۲۰۸	محمّدقلی ← سلیم تهرانی
ملک قمی (ملّا -)، ۱۸۲	محمّدکاظم منشی ← کاظم منشی
ملهم، ۱۷۸	محمّدمحسن فانی ← فانی کشمیری
مناسب ← مشتاق	محمّدمسلم درویش (شیخ -)، ۱۹۸
مُتصف، ۱۸۱	محمّدیوسف قدیم ← قدیم
منصور (حلّاج)، ۷۰، ۱۵۰	محمود (شیخ -) ← حیران
منعم حکاک شیرازی، ۱۷۹	مرتضوی ← علی ^(ع)
منیر لاهوری (ملّا -)، ۱۷۱	مردمی، ۶۷
موسوی ← فطرت مشهدی	مرزا بیدل ← بیدل دهلوی
موسی ^(ص) ، ۸۰، ۱۴۰، ۱۴۳	مرزا صائب ← صائب تبریزی
مولوی، ۱۰۳	مرزا طاهر ← وحید قزوینی
مهابت خان (نوّاب -)، ۳۵، ۸۳	مریدخان، ۱۶۹
مهدی ^(ع) ، ۲۰۶	مسیح، ۱۷۵، ۱۷۷
میان شاه میرلاهوری، ۱۵۲	مشتاق، ۱۸۱
میان محمّداخلاص ← وامق	مشرقی (ملّا -)، ۱۸۲
میان ناصرعلی ← ناصرعلی سرهندی	مشهور، ۱۸۰
میر جلال الدّین ← سیادت	مصطفی ← محمد ^(ص)
میر روحی، ۹۲	معزّ موسوی خان ← فطرت مشهدی
میر سامان، ۱۲۲	معزالدین محمّد موسوی ← فطرت مشهدی

میر محمد طاهر حسینی ← طاهر	میر محمد زمان ← راسخ
میر محمد هادی ← شرر	میر معز ← فطرت مشهدی
میر معز موسوی ← فطرت مشهدی	میر نجات، ۱۹۱
میر معصوم کاشی، ۱۸۰	میر تشبیهی، ۵۶
میر مفاخر حسین ← ثاقب	میر جلال الدین ← سیادت
میر یحیی کاشی، ۲۰۲	میر حشمتی، ۵۴، ۷۴
میر یحیی، ۱۶۹	میر خسرو، ۴۸
نادم گیلانی، ۱۸۵	میر داماد، ۴۳، ۲۰۶
نازکی (ملاً -)، ۱۸۷	میر دانش، ۳۶
ناصر علی سرهندی، ۳۴، ۳۸، ۵۰، ۷۵، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۶، ۱۴۵، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۸، ۱۷۳، ۱۸۱، ۱۸۶	میرزا بیدل ← بیدل دهلوی
ناطق، ۱۹۱	میرزا عبدالرحیم جیشی، ۶۹
ناظم هروی، ۱۸۶	میرزا قطب الدین مایل، ۱۲۸
نامدار خان، ۴۵، ۴۶، ۴۸	میرزا محمد ← عالی
نبی ← محمد (ص)	میرزا محمد علی ← رایج
نجات (میر)، ۱۸۸	میرزا محمد بیگ کهکر، ۷۸
نجات خان، ۷۷	میر سعادت، ۱۸۸
نجات، ۱۹۱	میر سید علی سید تخلّص، ۹۹
نجف قلی جرأت (آقا -) ← جرأت	میر ضیای دهلوی، ۱۲۴
ندر محمد خان، ۸۹، ۲۰۶	میر عبدالباقی، ۷۹
نسبتی تھانیسری (ملاً -)، ۱۹۲	میر عبدالرشید صاحب، ۲۰۵
نشئه، ۱۸۷	میر علی، ۱۳۳
نصیب، ۱۸۸	میر غیاث الدین منصور ← فکرت
نظام دین محمد، ۱۲۷	میر کرم الله ← عاشق
نظام الدین احمد ← طالع	میر کلان، ۱۶۱
	میر محمد زمان ← راسخ
	میر محمد احسن ← ایجاد

نظام‌الدین اولیاء، ۱۲۷، ۱۲۸	وحشی (ملّا -)، ۶۶، ۶۷
نظام‌شاه، ۱۳۰	وحید قزوینی، ۳۹، ۱۶۴، ۱۹۳، ۱۹۵
نظامی، ۳۰	وزیرخان عالمگیر شاه، ۱۵۳
نظیری نیشابوری، ۸۱، ۱۸۲	ولی (ملّا -)، ۱۹۹
نقشبندیه، ۱۹۸	هاتف، ۶۳
نور جهان بیگم، ۱۷۹	هاشم، ۲۰۲
نورالدین جهانگیر بادشاه ← جهانگیر	همایون بادشاه، ۲۰۸
نورجهان بادشاه بیگم، ۶۱	همّت خان، ۶۲، ۶۳، ۱۲۹، ۱۳۲، ۱۶۹، ۲۰۱
نوعی (ملّا -)، ۸۱، ۱۸۷	همدانی / کاشانی، ۱۵۹، ۱۶۱
واثق، ۱۹۷، ۱۹۸	هندو / هندی، ۵۴، ۸۱
واعظ، ۱۹۵	یحیی، ۲۰۲
واله (درویش)، ۱۹۹	یعقوب، ۱۳۰
وامق، ۱۲۸، ۱۹۸	یمین‌الدوله، ۱۵۹
وحدت، ۱۹۸	یوسف، ۱۱۴، ۱۳۰، ۱۴۶، ۱۶۸
وحشت، ۱۹۹	

◊ جايها ◊

توران، ۸۹، ۱۵۹، ۱۷۷، ۲۰۶	احمدنگر، ۱۳۰
جيحون، ۵۵	اصفهان، ۹۹، ۱۱۷
حسن ابدال، ۱۱۳، ۱۶۵	اکبرآباد، ۷۴، ۱۳۸، ۱۵۹، ۱۷۹
حيدرآباد، ۷۷، ۲۰۷	املش، ۸۱
دروازه بيگم، ۱۲۰	ايران، ۴۳، ۳۳، ۳۹، ۹۷، ۱۰۹، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۷
دکن، ۷۹، ۱۱۷، ۱۲۹، ۱۳۷، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۲	۱۵۹، ۱۹۱
۱۶۷، ۱۶۸، ۱۸۹	باغ حيات بخش، ۹۰
دهلي، ۶۳، ۹۰، ۱۰۲، ۱۳۷، ۱۶۷، ۲۰۲	باغ صاحب آباد، ۱۲۰
روضه منوره رضويه، ۲۰۶	باغ نولکھه، ۲۰۶
روم، ۴۱، ۴۸، ۸۹، ۱۱۷، ۱۲۲، ۱۵۹، ۲۰۴	بختاورنگر، ۶۳، ۶۴
سرهند، ۹۱	بلخ، ۲۰۶
سهرند، ۵۹	بنگالہ، ۹۸، ۱۵۲، ۱۹۹
سيالکوت، ۹۱	بيجاپور، ۱۲۹، ۱۸۲، ۲۰۵، ۲۰۷
شام، ۱۷۷	پل مهربان آغا، ۲۰۹
شاهجهان آباد ← دهلي	پنجاب، ۵۶، ۱۱۳
شيراز، ۵۵	تهانيسر، ۱۹۹

صفاهان، ۷۸، ۱۹۵	مسجد زیب النساء بیگم، ۲۱۰
طور، ۶۷، ۸۰، ۱۴۰، ۱۴۳	مسجد عیدگاه، ۲۰۹
قاف (کوه -)، ۱۱۹	مصر، ۱۶۸
قاهره، ۱۶۰	مکه، ۵۳
کابل، ۳۶، ۱۱۷، ۱۳۸	ملتان، ۱۷۷
کرانه، ۱۷۲	میان دواب، ۱۷۲
کربلا، ۱۱۹	نجف اشرف، ۱۳۱
کشمیر، ۳۶، ۸۹، ۱۱۱، ۱۲۷، ۱۳۸، ۱۴۵، ۱۵۳	نیل (رود -)، ۱۱۸
۱۴۷، ۱۵۴، ۱۵۹، ۱۶۱، ۱۷۴، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱	همدان، ۳۳
کعبه، ۴۹، ۵۳، ۱۸۲، ۱۸۵، ۱۹۸	هند، ۳۳، ۳۴، ۳۷، ۳۹، ۴۴، ۴۶، ۵۵، ۶۷، ۷۹
کلانور، ۱۹۸	۸۲، ۸۵، ۸۹، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۹، ۱۰۱، ۱۰۹
کنعان، ۱۱۴	۱۱۵، ۱۱۷، ۱۲۰، ۱۲۴، ۱۲۶، ۱۳۱، ۱۳۲
گجرات، ۷۴، ۲۰۷	۱۳۶، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۹
لاهور، ۳۸، ۹۳، ۱۰۰، ۱۳۱، ۱۳۸، ۱۵۰، ۱۵۳	۱۵۶، ۱۶۰، ۱۶۶، ۱۶۹، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۸
۱۶۶، ۱۶۷، ۲۰۵	۱۸۶، ۱۹۵، ۱۹۷

◊ کتابها ◊

دیوان سلمان ساوجی، ۱۳۹	ابواب الجنان، ۱۹۶
دیوان فیضی، ۷۴	امواج خوبی، ۸۹
رام و سیتا، ۱۷۵	آیینہ خانہ، ۱۲۲
روائع، ۵۲	بادشاہ نامہ، ۱۳۷، ۲۰۲
روضۃ الصفا، ۱۳۰	بیاض، ۹۶، ۱۹۷
زیب المنشآت، ۷۸	پری خانہ، ۱۲۲
ساقی نامہ بہاریہ، ۱۷۱	تحفۃ العراقین، ۱۷۱
ساقی نامہ، ۶۲، ۱۲۹، ۱۷۱، ۱۸۲	تذکرۃ الشعراء، ۳۰
سوز و گداز، ۱۸۷	جامع نشأتین، ۱۷۱
شاهنامہ، ۴۴، ۴۸، ۵۴	حُسن نامدارخانی، ۴۶
صباحۃ یوسفی، ۱۲۲	حسن و دل، ۴۶
ظفرنامہ، ۱۳۸، ۱۵۹	حملہ حیدری، ۴۴
فرہنگ رشیدی، ۲۰۵	خسرو و شیرین، ۶۹
قرآن مجید، ۲۹، ۸۳، ۱۱۱، ۱۴۴، ۲۰۵	خلسۃ ملکوتیہ، ۲۰۶
کلمات الشعراء، ۳۱	خمکدہ، ۱۲۹
کمال محمدی، ۱۲۲	خوان خلیل، ۱۲۹

مرقّع، ٨٩	گل اورنگ، ١٧٠
معارج النبوة، ٤٤	گلزار ابراهيم، ١٢٩
ملاحـت احمدی، ١٢٢	گلشن فطرت، ٢٠٣
منطق الطير، ٥٢	لوائح، ٥٢
مهر و وفا، ١٤١	مآثر رحيمي، ٧٩
نورس، ١٢٩	مثنوی زلالی، ٣٤
يوسف و زليخا، ١٨٦	مثنوی مولوی، ٤٨
	محيط اعظم، ٥١

◀ ماده تاریخها ▶

آب آمد بروضه داخل شد، ۲۰۶	افضل اهل زمانه، ۱۶۶
آفتاب عالمتاب، ۲۰۸	الف کشید ملائک ز فوت اکبرشاه، ۲۰۶
آمد دُر نامدار و شهوار، ۴۵	الله، ۲۰۵
آه آمد اضافه ناحق، ۶۳	اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ، ۲۰۵
آه! ماهر ما فوت شد، ۱۷۴	اِنَّ كُنْتُمْ حُبُّبًا فَاطْهَرُوا، ۲۰۵
آه علی بعالم معنی رفت، ۱۳۳	بادا سر او بار دوم در... س مادر، ۴۶
اتوار ربیع الاول کی دوجی، ۲۰۷	باغ را رخنه شد و آب نماند، ۲۰۶
احیای سخن چو کرد یحیی جان داد، ۲۰۲	بحق باقی، زخود فانی، ۲۰۸
اُخْرِجْنَاهُمْ مِنْ جَنَّاتٍ وَغُيُوبٍ وَكُنُوزٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ، ۲۰۵	بختاورنگر آباد باد، ۶۴
از حوض لطیف آب بردار، ۲۰۷	بر شنبه یکی دویم ربیع الاول، ۲۰۷
از نغمه داود برون شد آهنگ، ۲۰۷	بره دین رسول پل بسته، ۲۰۹
استادالبشر، ۱۳۱	بسته از راه مهربانی پل، ۲۰۹
اشراف عدالت، ۲۱۰	بگفت آن گوهر والا نجابت از دو سو
أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِيَ الْأَمْرِ مِنْكُمْ، ۲۰۵	دارد، ۴۵
	بمُرد عاقل خان، ۶۳
	به کاوش مژه از گور تا نجف بروم، ۱۳۱

- تیغ اعجاز رسول الله سر باغی برید، ۲۰۶
 جام آبی بخور بیاد حسین، ۲۰۷
 جامی از جام حمد بیخود شد، ۴۷
 جعفرخان کی جوموئی، ۲۰۹
 جعل جنت مٹوا، ۱۸۱
 جهانگیر از جهان رفت، ۲۰۸
 چار سر، ۱۶۰
 دَخَلَ الْجَنَّةَ بِإِحْسَابٍ، ۲۰۵
 دم آبی بخور بیاد حسین، ۲۰۷
 دوازده امام گفت، برخاست، ۲۰۸
 دوازده امام گفت، بنشست، ۲۰۸
 راسخ بمرد، ۹۲
 راسخ دم بود محمد زمان، ۹۲
 رکن الدین محمد بن قطب الدین محمد فی
 امان الله، ۲۰۹
 روز یکشنبه دوم ربیع الاول، ۲۰۷
 ز بُرج اسد رو نمود آفتاب، ۴۵
 ز عالم سفر کرد شاه جهان، ۲۰۸
 ز کاوش مژه از هند تا نجف آمد، ۱۳۲
 زر کامل عیار جعفری زیب جهان آمد، ۴۵
 زروی فضل، بیجاپور شد فتح، ۲۰۷
 زمانه آرام گرفت، ۲۰۸
 زن فدایی خان مرد، ۲۰۸
 سرغلام ز که پُر کن و حساب طلب، ۲۰۸
 سَنَقُرْتُكَ فَلَا تَنْسَى، ۲۰۵
 شاه جهان باشد شاهجهان، ۲۰۸
 شد شاهجهان آباد، از شاهجهان آباد، ۲۰۲
 شرف یار کامگار، ۴۵
 شش محرم، ۲۰۷
 شیخ سلیمان، ۴۷
 شیرخدا، ۲۱۰
 صائب وفات یافت، ۱۲۰
 صاحب وفات یافت، ۱۲۰
 طور معنی بود روشن از کلیم، ۱۶۱
 ظل الله، ۲۰۶
 عباس بهادرخان، ۲۰۶
 عِنْدَ مَلِيكَ مُقْتَدِرٍ، ۲۰۵
 غَلَبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ، ۲۰۴
 فدای خان کی جورو موئی، ۲۰۸
 فَوَلَّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، ۲۰۶
 فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ، ۲۰۵
 قران سعد اکبر شد بناهید، ۲۰۹
 کافر از میان رفت، ۲۱۰
 كَانَ مِنَ الْمُخْلِصِينَ، ۲۰۵
 کجا شد موسوی خان، ۱۶۹
 کرد بنا عیدگاه شاه جهان بادشاه، ۲۰۹
 کعبه حاجات شد مسجد زیب النساء، ۲۱۰
 کل علوم از خلسه ملکوئی بیرون رود،
 ۲۰۷
 کمال محمد افضل، ۲۰۹
 کو قدردان سخن، ۶۵
 لِكُلِّ قَوْمٍ دَوْلَةٌ وَدَوْلَتُنَا فِي آخِرِ الزَّمَانِ، ۲۰۶

- | | |
|---|---------------------------------|
| همایون بادشاه از بام افتاد، ۲۰۸ | مبارکباد فتح حیدرآباد، ۲۰۷ |
| وَ قَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا، ۲۰۵ | محمد علیخان بمرد، ۲۱۰ |
| وَ كَذَلِكَ يُخَيِّبُ اللَّهُ الْمُوْتِي، ۲۰۵ | مذهب ناحق، ۲۰۶ |
| وَ ادْخُلِي جَنَّتِي، ۲۰۵ | مذهبن ناحق، ۲۰۶ |
| وارث سکندر آمد، ۲۰۹ | مروج مذهب، ۲۰۶ |
| والی توران برآر از ملک توران، بعد ازین / | مسجد محمد افضل، ۲۱۰ |
| ثانی صاحبقران بنشان بجایش کن | مسکن افضل، ۲۰۹ |
| حساب، ۲۰۶ | معزالدین محمد موسوی رفت، ۱۶۹ |
| وای از دلکام و طاس فولاد و سیدی یار | مقام افضل، ۲۰۹ |
| محمد و عبدالواحد، ۲۰۹ | ملا مفید بلخی مُرد، ۱۷۷ |
| یوسف زلیخا، ۱۳۵ | مهمان عزیزاند شه و شهزاده، ۲۰۸ |
| یوم الاحد ثانی ربیع الاول، ۲۰۷ | نونهال نامدار جعفری آورد گل، ۴۵ |
| | هادی کلام عرفی شیرازی، ۱۳۱ |

❖ اصطلاحات نقد ادبی و سبک‌شناسی ❖

ایهام‌بندی، ۱۴۵	ابتدال شعر، ۸۵، ۹۳
بتلاش گفتن (شعر)، ۱۰۹	اداهای رنگین، ۱۵۹، ۱۸۵
برجسته و تلاشی (شعر)، ۱۱۳	استاد فن، ۴۸، ۱۰۹، ۱۲۰، ۱۲۹
بسیارگو، ۴۸	استاد همه‌دان، ۱۶۹
بلند خیال، ۱۳۲	استعارات بلند، ۱۹۹
بلندفکر، ۱۱۷، ۱۲۰، ۱۴۸، ۱۷۳	اشعار بلند، ۵۶
به طرز قدیم فکر کردن، ۱۴۰	اشعار به طرز قدیم، ۴۲، ۷۳، ۱۷۲، ۱۹۱
بیت برجسته، ۱۳۷	اشعار پخته، ۱۴۷
بیت بی‌معنی و بی‌ربط، ۱۰۱	اشعار پرمضامین، ۳۶، ۱۲۰
بیت تازه، ۵۳، ۱۷۹	اشعار پوچ و بی‌معنی، ۱۲۲
بیت رسمی، ۵۶	اشعار تلاشی، ۹۰
بیت کج، ۱۷۴	اشعار دلپذیر، ۱۱۹
پخته‌کار، ۱۶۹	اشعار عالمگیر، ۱۲۵
پیش مصرع، ۵۰، ۱۲۵، ۱۵۷، ۱۶۴، ۱۶۶، ۱۶۷	اشعار فرمایشی، ۱۵۹
۱۷۰	اشعار هندی‌زبان، ۸۰

تازه فکر، ۱۷۷	۱۱۴، ۱۲۵، ۱۲۷، ۱۳۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱
تازه گوی / تازه گویان، ۵۶، ۱۵۰، ۱۶۳، ۱۶۶	۱۵۲، ۱۷۵، ۱۸۰، ۱۸۲، ۱۹۰
۱۹۰	خوش کلام، ۱۸۱، ۱۸۲
تازه گویان عرفی، ۱۷۵	خوش گو، ۱۸۴، ۱۹۰
تازه مضمون، ۳۹	خیالات بلند / خیال بلند، ۴۱، ۹۷
تلاش بستن الفاظ غیر متعارف، ۷۴	داد تلاش دادن، ۴۵، ۷۰، ۱۳۸
تلاش تازه، ۴۳	داد خوش خیالی و معنی یابی دادن، ۹۵
تلاشی (شعر)، ۱۸۰	داد سخن دادن، ۷۹
توارد، ۵۴	داد سخنوری دادن، ۴۶، ۴۸، ۱۲۹
جودت طبع، ۳۸، ۹۱	داد معنی یابی دادن، ۶۲
حاضر جواب، ۱۱۱	دخل کردن، ۱۰۱
حذت طبع، ۱۱۷، ۱۶۳	دقت آفرینی، ۳۳، ۱۶۳
حُسن ادا، ۱۲۳، ۱۵۳	دیوان به طرز قدما، ۱۱۳
حُسن مطلع، ۱۳۴	دیوان پُر از رطب و یابس، ۱۲۲
حلاوت سنج، ۱۲۸	دیوان پُر مضامین، ۱۵۹
خوبگو، ۴۸	دیوان رنگین، ۳۵، ۳۶، ۱۲۰، ۱۳۷
خوش اندیشه، ۹۳، ۱۲۴	راست براست طرز، ۳۸
خوش ادا، ۹۸	رنگین خیالان، ۳۰
خوش خیال / خوش خیالان / خوش خیالی، ۳۳، ۳۸، ۳۹، ۴۱، ۴۸، ۵۵، ۹۱، ۱۰۲، ۱۱۴	سخن سنجان تازه گو، ۱۳۰
۱۱۷، ۱۲۵، ۱۲۹، ۱۴۵، ۱۵۰، ۱۶۳، ۱۷۶	سخن سنجان، ۱۲۵، ۱۸۳
۱۷۹، ۱۸۵، ۱۹۳، ۲۰۱	سخنوران، ۱۶۸، ۱۹۳، ۲۰۳
خوش سخن، ۸۴	سخنوری، ۸۶، ۱۹۵
خوش طبع / خوش طبعی، ۶۴، ۱۰۱	سلیقه سخنوری، ۶۹، ۱۳۹
خوش فکر، ۴۴، ۵۹، ۷۰، ۷۳، ۹۷، ۹۸، ۱۰۱	شاعر پخته، ۸۵
	شاعر پرگو، ۱۰۹
	شاعر خوش گو، ۱۰۹

طبع آزمایی، ۸۰، ۱۳۷	شاعر ظریف طبع بی‌باک شوخ ذهن، ۱۱۱
طبع بلند، ۱۴۰، ۱۵۲	شاعر غرّاء، ۵۵، ۱۷۵، ۱۸۶
طبع درست، ۵۳، ۷۴، ۷۷، ۱۱۳، ۱۴۳، ۱۵۷	شاعر ماهر، ۱۴۱
۱۶۱، ۱۷۸	شاعر نازک مزاج، ۳۳
طبع دشوارپسند خورده‌گیر و دقت آفرین، ۶۰	شاه بیت، ۹۳
طبع سخنوری، ۴۰	شعر به طرز قدما شسته و صاف گفتن، ۵۳
طبع سلیم، ۱۹۰	شعر تازه، ۱۶۵
طبع عالی، ۹۱	شعر خوب / شعرهای خوب، ۹۵، ۹۸
طبع معنی‌یاب، ۵۹	شعر زبان هندی، ۸۲
طبع موزون، ۶۱، ۱۷۸	شعر شسته و صاف، ۱۴۰
طبع‌رسا، ۳۵، ۴۴، ۶۹، ۱۴۱	شعر عارفانه، ۱۱۳
طرح غزل، ۱۳۴	شعر محققانه، ۱۴۱
طرح کردن، ۶۰، ۸۵، ۱۲۸، ۱۳۴، ۱۳۷	شعر فهمی، ۱۶۳
طرز ایهام، ۳۴، ۳۹، ۱۴۵	شعرهای برجسته، ۱۰۹
طرز تازه، ۱۳۵	شیرین گو، ۸۵
طرز قدیم / طرز قدما، ۷۴، ۷۹، ۱۸۶	صاحب تلاش (شاعر)، ۵۹، ۷۰، ۷۹، ۹۸، ۱۱۴
عالی طبع، ۱۴۸	۱۴۳، ۱۷۷، ۱۸۴، ۱۹۰
غزل بی‌سر و پا، ۱۰۱	صاحب زبان، ۱۳۶، ۱۸۵
غزل تازه، ۱۵۴	صاحب طبع، ۱۲۵، ۱۴۵، ۲۰۱
غزل سلسله‌بند، ۱۳۶	صاحب طبیعت، ۱۸۶
غزل‌پردازی، ۱۳۱، ۱۵۳	صاحب قدرت، ۱۵۳، ۱۵۹
غزل‌های طرحی، ۴۱، ۱۴۰	صاحب سخن / صاحب سخنان / صاحب سخنی،
فکر درست، ۱۶۲	۶۷، ۸۰، ۹۱، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۲۰، ۱۳۲، ۱۷۵
فکر رسا، ۶۱، ۹۱	۱۷۳
فکر عالی، ۱۹۷	صاحب فکر و معنی بلند، ۹۱
فکرهای بلند، ۴۱، ۵۵، ۶۱، ۱۰۰، ۲۰۱	صاحب مذاق چاشنی سخن، ۸۷

معنی بند، ۱۹۰	فکرهای تلاشی، ۱۹۳
معنی سنج، ۳۶، ۱۷۹	فکرهای رسا، ۱۴۱
معنی طرازی، ۱۶۳	فن سخن سنجی، ۱۵۹
معنی گستران، ۱۹۳	قافیه مستعد، ۱۳۸
معنی گستری، ۱۹۵	قدرت سخن آفرینی، ۱۱۷
معنی های تازه و بلند، ۱۳۴	کامل سخن، ۱۲۰
معنی های تازه و غریب، ۱۷۵	کلام موزون، ۲۹، ۳۰
معنی های تازه و نازک، ۱۱۴	لفظهای شوخ، ۱۹۹
معنی یاب / معنی یابان، ۳۱، ۷۹، ۸۵، ۸۷، ۹۱، ۹۴، ۹۶، ۹۷، ۱۰۰، ۱۱۷، ۱۳۴، ۱۵۱، ۱۳۲، ۱۴۵، ۱۵۰، ۱۵۹، ۱۶۳، ۱۷۵، ۱۷۷، ۱۹۰، ۱۹۷	مثنویهای تازه و دلکش، ۱۵۹
	مثنویهای رنگین، ۱۷۰
	مشق سخن را پخته کردن، ۹۱
	مشق سخن کردن، ۱۴۲، ۱۵۷
مناظره کردن، ۱۱۰	مشق شعر کردن، ۸۹
موزون طبع، ۳۷	مشق کردن، ۱۶۱
نازک بند، ۱۴۵	مصرع ریخته، ۱۴۵
نازک بندی، ۳۸، ۴۱، ۹۱	مصرع مهمل طور، ۱۱۷
نازک خیال / نازک خیالان، ۳۱، ۱۲۰، ۱۳۳، ۱۶۹	مطلع برجسته، ۱۲۰، ۱۳۹
	مطلع تازه، ۱۴۵
نظم راست بر است، ۵۴	معنی بسته، ۱۶۴
نکته سنجی، ۸۶	معنی تازه / معنی های تازه، ۴۰، ۵۵، ۱۶۴، ۱۷۳، ۱۹۰
هجوگو، ۱۱۱	
همطرح، ۹۹	معنی تازه یابان، ۳۱
	معنی تازه یابی، ۷۹

❖ کشف‌الایات ❖

آب بُود معنی روشن، غنی! / خوب اگر بسته	آمد بتی به جلوه دل برق آب کن / از زین فرو
شود، گوهر است ۲۹	نیامده پا در رکاب کن ۱۸۹
آبرو می‌رود از دست به آمدشد غیر / چون حباب	آمدشد نفس که برو شد مدار عمر / باشد دو اسپه
از همه جانب ره کاشانه ببند ۱۲۷	تاختن شهنسوار عمر ۱۷۴
آبم بکن ای شرم! به نزدیکی آن کو / شاید به	آن باده شعله‌گون که دارد خورشید / در ساغر ماه
غلط، یار ز من دست بشوید ۱۲۵	چون رسد، شیر شود ۵۰
آتشم در ته پا بود، ولی همچو سپند / گام اوّل	آن بلبلم که هرگاه، از دل کشم فغان را / از خون
نفسم سوخت، ازین راه مپرس ۱۶۸	چو ساغر می، پُرسازم آشیان را ۱۸۵
آرد از بهر مشق شاه مدام / چشم خوبان سیاهی	آن چار خلیفه رسول معبود / کز ابجد وضعشان
بادام ۱۷۰	عشر روی نمود ۵۲
آسمان گو خلعت منت میوشان بر تنم / زانکه	آن چنان زی که چو از حادثه برباد روی / حُسن
همچون نغمه تاری بس بُود پیراهنم ۱۹۹	معنی نگذارد که تو از یاد روی ۱۶۵
آشفتگی ز عقل پذیرد دماغ ما / فانوس گردباد	آن دلبر بوالعجب که ماه زیباست / بالای عَلم چو
شود بر چراغ ما ۱۶۶، ۱۱۹	گل به شاخ رعناست ۱۷۲، ۱۷۶
آماده فنا نکند زندگی قبول / دست رد است	آن دهد در گریه پند ما که با ما دشمن است / آنکه
رعشه پیری حیات را ۱۱۵	می‌گیرد شاور را به‌دريا دشمن است ۱۸۴

آن را که زوربازوی کسب هنر بُود / دست پُرآبله	آیینہ ایست بر سر راه عدم وجود / هرکس رسید،
صدف پُرگهر بُود ۱۷۹	کرد نگاهی و درگذشت ۱۹۷
آن شاخ گل که سینۀ من گلستان اوست / عالم	آیینہ دار حُسن بُود ذرّہ ذرّہ ام / گشته سپند آتش
تمام یک قفس از بلبلان اوست ۱۸۵	خود چون شرارها ۱۰۳
آن گاو به پیش اهل دانش / صاحب دولت بُود به	ابر تا برجاست، یاران! باده در ساغر کنید / چشم
دوران ۶۸	اختر تا نمی بیند، دماغی تر کنید ۱۶۰
آن نشئه که در می صبوحي بینی / برخیز که در	اثر بر عکس بخشد سعی من از طالع واژون / ز
خواب نخواهی دیدن ۳۵	فریاد سپندم چشم بد از خواب برخیزد ۱۴۶
آن نهال شعله پروردم که ذوق سوختن / چون	اثر به نالۀ عاشق ز اضطراب خود است / چو برق
رگ یاقوت در آتش دواند ریشه ام ۷۵	جوهر تیغم ز پیچ و تاب خود است ۹۲
آنانکه ز یکدگر جگر ریش تراند / قومی پس تر،	احمد، چشم و چراغ ایّام بُود / رونق افزای بزم
جماعتی پیش تراند ۱۷۵	اسلام بود ۱۷۱
آنچنان با تو یکی گشته وجودم ای دوست! / که	احوال شب از شمع سحرگاه چه پرسى؟ / از
ترا بیتو توان دیدن و بی من نتوان ۱۷۵	سوختگان، قصۀ جانکاه چه پرسى؟ ۴۴
آنچه بی روی تو منظور نظر داشته ایم / آستینی	ادهم! صبح است وقت می نوشیدن / شوم است به
است که بر دیده تر داشته ایم ۹۴	مخمور سحر خوابیدن ۳۵
آنچه کم از طاقت ما شد، به تمکینش فزود صبر	از آب زر به خنجر شیرویه نقش بود / کین را
/ ما بردند در چشمش تغافل ساختند ۱۰۶	نسب به تیشۀ فرهاد می رسد ۹۸
آهنگ جلالی که بَمَش زیر شود / چون وانگری،	از آن میان که تو داری، گذشتن آسان نیست / ز
جمال تأثیر شود ۵۰	دجله گر گذری، آب تا کمر باشد ۹۷
آهو شنیده ایم و ندیدیم جز رمی / نقش جهان به	از باده برفروخته حُسن فرنگ را / خطّش به شیشه
گردش چشم که بسته اند ۷۵	کرده پریزاد رنگ را ۹۹
آیینۀ اوست هر بد و نیک ولی / در وجه حَسَن به	از باده مرا فزون شود عقل و شعور / ساغر ما را
وجه احسن دیدم ۱۸۹	ره نشاط است و سرور ۱۰۸
آیینہ ز عکس تو در آغوش گداز است / آگه نه ای	از باغ رفتی و دل بلبل به ناله ریخت / گل را
از حال دلم آه! چه پرسى؟ ۴۴	شراب رنگ تمام از پیاله ریخت ۱۲۱

- از بزرگان وحشی و با خاکساران همدمیم / کوه گر
 باشی تو، ما سیلیم، و گر خاکی، نمیم..... ۱۹۶
- از بس به دشت کرده‌ام آشفته نالها / چون زلف
 دلبران شده شاخ غزالها..... ۹۶
- از بس که به قلب آشتی داری دوست / چون اهل
 زمانه وا نشد لب‌هایت..... ۱۲۸
- از بهر شهود، عکس آن بدر منیر / کز وی شده
 نور دلبری عالمگیر..... ۸۶
- از بهر قطع کردن نخل حیات تو / چون اره‌ای دو
 سر، نفس اندر کشاکش است..... ۱۱۴
- از بهر قطع کردن نخل حیات تو / چون اره‌ای دو
 سر، نفس اندر کشاکش است..... ۱۱۴
- از پریشان‌حالی آخر کار من صورت گرفت /
 بس که مو آمد به کلکم خامه تصویر شد ... ۴۰
- از تغافل‌های پی در پی مگر یارش کنم / پا زخم
 چندان به بخت خود که بیدارش کنم..... ۴۰
- از تو تا دوست یک نفس راه است / تو حبابی و
 بحر الله است..... ۷۳
- از چار خلیفه رسول مختار / قائم شده چار رکن
 دین ابرار..... ۵۳
- از خربزه‌های بخشش مرزایم / چون جان شیرین
 شده است سر تا پایم..... ۱۲۸
- از خوشه انگور عیان شد که درین باغ / شیرازه
 جمعیت دلها رگ تاک است..... ۱۰۴
- از دامن وصال جدا نیست دست عشق / پای
 چراغ خُسن تو بخت سیاه ماست..... ۱۰۵
- از دم تیغی مگر، دم به طپیدن دهیم / سرمه
 حیرت کشیم، دیده به دیدن دهیم..... ۱۳۰
- از روی رحم، گوش به فریاد ما بده! / و الله کام
 خاطر ناشاد ما بده!..... ۱۸۰
- از رهایی مگو که چون طاوس / پر و بالم به مهر
 صیاد است..... ۱۷۷
- از زر و مال جهان، عریان‌تنان وارسته‌اند /
 غنچه‌سان اندر گره خود را چو گوهر
 بسته‌اند..... ۱۰۵
- از سادگی نوشتنش احوال خویش را / این باده
 را ز سهو فکندم به جام او..... ۶۸
- از سبزه، تیغ بر کمر گل، بهار بست / گر توبه
 خضر وقت شود، جان نمی‌برد..... ۳۶
- از شرم چشم مست تو خویان نهفته‌اند / در آستین
 چو غنچه نرگس پیاله را..... ۱۵۰
- از ضراحی دوباره قلقل می / نزد جامی به از
 چهار قل است..... ۱۱۰
- از صورت این لفظ به معنی نرسی / یعنی مطلب
 ز هرچه باشد مطلب..... ۱۸۸
- از طیش آسودن دل، شاهد مرگ دل است / نبض
 از جنبش چو آساید، رگ خواب فناست..... ۱۹۸
- از ظهور عشق، عالم یک تجلی بیش نیست /
 ریخت رنگی در طپیدن طرح این کاشانه
 بست..... ۹۲
- از غلط اندازی دوران مشو غافل که شخص /
 می‌شمارد اختر تابان، چراغ دور را..... ۱۲۹

از غیر بریست ذات یزدان صمد / بگذار دویی، و	۲۱۰
قل «هو الله احد»	۱۱۳
از فناى خویش، خطّ کاملی برداشتیم / از میان	۴۵
جان و جانان، حایلی برداشتیم.....	۱۶۰
از کشتن «دریا» سرِ «پیرا» هم رفت / گویا سر او	۱۴۴
حباب این دریا بود.....	۲۰۹
از گرمی عشق، بحر و بر می سوزد / صبر دل و	۹۶
طاقت جگر می سوزد.....	۱۰۵
از لطف عمیم ایزد عزّوجلّ / چون گشت عمارتم	۹۰
همه مستکمل.....	۱۲۱
از ما به اسیران بلا باد بشارت / کز بیضه به یک	۵۰
منزلی دام رسیدیم	۱۲۱
از ورق گردانی دوران کسی وارسته نیست / درهمه	۱۲۱
دیوان او یک مصرع برجسته نیست.....	۱۲۱
از وطن یاری نیامد با من شیدا برون / آمدم مانند	۵۰
دست از آستین تنها برون	۱۲۱
از هجوم می کشان بر شیشه می لرزد دلم / جا به	۱۲۱
مینا تنگ اگر باشد در آغوشم گذار.....	۱۲۱
از هیئت چشم و مژه غافل نشوی / دستی دگر از	۵۰
کاسه برون است اینجا.....	۱۲۱
ازین بی رحم صیّادان، رهایی کی شود ما را /	۱۲۱
که آتش می زنند از بهر یک نخجیر، صحرا را..	۱۲۱
ازین خودکام یاران، رنگ الفت می پرد ما را / که بهر	۱۲۱
صید ماهی، خشک می خواهند دریا را.....	۱۲۱
استخوان من و مجنون به تفاوت بردار / ای هما!	۹۶
چاشنی درد فراموش مکن.....	۱۲۱
اسیر عشق و گرفتار قید تقدیرم / چو شیر از دو	۱۲۱
طرف می کشند زنجیرم.....	۱۲۱
اشک چشم سرمه آلودم درین سرگشتگی / شام	۱۲۱
غربت می برم با خویش هرجا می روم	۱۲۱
اشک در راه طلب، سخت روان است مرا /	۱۲۱
زحمت گام ازین بادیه برداشته ایم.....	۱۲۱
اشک ریزان است گوهر در کفش وقت شمار /	۱۲۱
مال منعم، گریه بر احوال منعم می کند.....	۱۲۱
اشکی که مرا ز چشم نم دیده برفت / لخت دل	۱۲۱
من بود که غلطیده برفت	۱۲۱
اصحاب کبار را کم از هم مشمار / یک جان،	۱۲۱
یک تن بدان، تعصّب بگذار.....	۱۲۱
اضطراب اندر سخن عیب است «دانا»! چون هلال /	۱۲۱
مصرع برجسته باید، گو پس از ماهی رسد.....	۱۲۱
اطاقه به فرق شه کامیاب / چو ملّ الف بر سر	۱۲۱
آفتاب.....	۱۲۱
اعتبارات جهان رفته ست پیش از آمدن / نامها در	۱۲۱
وقت کندن از نگین افتاده است	۱۲۱
افتد آسان طره اش وقت می آشامی به چنگ /	۱۲۱
مار چون آبی شود، افسون گری در کار نیست.....	۱۲۱
افشای راز عشق بُود کار دیده را / منصور دان	۱۲۱
سرشک به مژگان رسیده را.....	۱۲۱
افغان من خبر دهد از حال خسته ام / بر تیر آه،	۱۲۱
نامه احوال بسته ام.....	۱۲۱
اگر آن هلال ابرو، به میان نشسته باشد / مه نو	۱۲۱
به چشم مردم، مژه شکسته باشد.....	۱۲۱

- اگر پاسبانش شود مست خواب / به رویش فشاند
 ز یاقوت آب ۹۰
- اگر حریف بلایی، هلاک خویش مخواه / چرا که
 آرزوی مرگ عافیت طلبی است ۹۴
- اگر دریافتی، بر دانشت بوس / و گر غافل شدی،
 افسوس افسوس! ۱۸۶
- اگر دستم رسد روزی به جیب زاهد خودبین / چو
 شمع آرم برون یک رشته زَنار از گریانش ... ۱۵۵
- اگر دشمن کشد ساغر و گر دوست / به طاق
 ابروی مستانه اوست ۱۰۹
- اگر گیسو برافشانی، هوا در مشک تر پیچی / و گر
 رخساره بنمایی، شب ما در سحر پیچی ۱۱۲
- اگر نالم ز رنج خار در پا رفته، نامردم / ولی در
 زیر پای من شکست، این می‌کند دردم ... ۱۹۵
- اگرچه لفظش عام است و معنیش خاص است /
 به‌خاص و عام بُود شهره همچو بدر منیر ۱۱۰
- اگرچه نیک نی‌ام، خاکپای نیکانم / عجب که
 تشنه بمانم، سفال ریحانم ۱۰۳
- آلا فاسقتنی خَمراً قُلْ لی: «هِیَ الْخَمْرُ» / وَلَا تَسْقِنِی
 سَرّاً اِذَا امْکَنَ الْجَهْر ۱۵۴
- الهی! ذرّه دردی به تن ریز / شرر در پنبه‌زار موی
 من ریز ۱۳۶
- امجدخانی که نیستش بخشش یاد / از دولت او
 کس نرسیده به مراد ۶۶
- امشب که بزم بی‌تو رخ دل‌طپیده است / نور
 چراغ‌گرده رنگ پریده است ۷۵
- انار دلکش این تازه بستان / بود بی‌دانه همچون
 نار پستان ۹۰
- انجم‌افروز شب از ناله جانکاه من است / آسمان
 کاغذ آتش‌زده از آه من است ۶۹
- اندیشه ز طبع، سال اتمامش خواست / دل گفت
 که: «مسجد محمّد افضل» ۲۱۰
- ان‌شاءالله در همین نزدیکی / بینم چو چتر بهوج،
 ترا هم مغضوب ۶۸
- اهل دنیا را ز غفلت زنده‌دل پنداشتم / خفته دایم
 مردگان را زنده می‌بیند به خواب ۱۳۳
- اهل همت را نباشد تکیه بر بازوی کس / خیمه
 افلاک، بی‌چوب و طناب استاده است ... ۱۳۴
- ای آشنا! به یار چسان آشنا شدی / این شیوه را
 بیا به خدا یاد ما بده! ۱۸۰
- ای آنکه غم زمانه پاکت خورده / اندوه دل
 وسوسه‌ناکت خورده ۶۱
- ای باطن تو ز راز شاهی آگاه / بختاوری از نام تو
 روشن چون ماه ۶۴
- ای بر سر نامه گل ز نامت / بازاران بهار رشح
 جامت ۱۷۱
- ای پنجه تو ز دامن همت دور / بر دولت
 بی‌فیض، دماغت مغرور ۶۳
- ای جرس! این همه فریاد ز دلتنگی چیست؟ /
 شکرها کن که دلت جای طپیدن دارد ۹۰
- ای جوان در قامت خم‌گشته پیران نگر / رفته رفته
 زندگی بارگرانی می‌شود ۱۹۸

ای حریفان را به راحت رفته از سرهوش‌ها /	۹۱
زانتظار ت دیده قربانیان آغوش‌ها.....	۹۱
ای حشر به خاک من بیتاب چه شور است؟ / بُردست	۱۰۴
همین لحظه مرا خواب، چه شور است؟.....	۱۰۴
ای در دل اهل ذوق و وجدان جایست / عبد	۱۲۸
اخلاص خالصت مرزایت.....	۱۲۸
ای درد توام قرین، قرین را چه کنم؟ / دین پرده	۸۶
روی تُست، دین را چه کنم؟.....	۸۶
ای دل! سفری ازین جهان دون کن / از بهر گریز،	۱۲۶
رخنه در گردون کن.....	۱۲۶
ای سپند برق حُسن شبم گلزارها / دست و پا	۱۶۳
گم کرده سرو قدت رفتارها.....	۱۶۳
ای سعدالله با نحوست منسوب! / حاصل نشد از	۶۸
توام جواب مکتوب.....	۶۸
ای صبا! آهسته پا بر برگ‌های غنچه نه /	۱۲۰
پاسبانانند گل‌ها، صائبا خوابیده است....	۱۲۰
ای صدرنشینان، همه درگاهی تو / ای عرش	۱۵۱
حُضیض، اوج آگاهی تو.....	۱۵۱
ای فخر رُسل، رسیده‌ای در ره قُرب / جایی که	۱۵۱
گذاشت سایه، همراهی تو.....	۱۵۱
ای که آرام دل خود به جهان می‌خواهی / بعد	۳۵
درویشی اگر هیچ نباشی، شاهی.....	۳۵
ای که از دشواری راه فنا ترسی، مترس! / بس که	۲۰۲
آسان است این ره، می‌توان خوابیده رفت...۲۰۲	۲۰۲
ای نام خوش‌نقش ضمیر سرخوش / مدح تو	۶۴
همیشه دلپذیر سرخوش.....	۶۴
ایام به کام دوستداران گشته / کار میر از معز	۱۶۷
بسامان گشته.....	۱۶۷
این تیرگی ز روز ازل داشت کوکبم / مادر نزاده‌ام	۱۶۴
سرپستان سیاه کرد.....	۱۶۴
این چه رنگ است که از عکس گل رخسارت /	۹۹
جوهر آینه ابری شفق آلوده شود.....	۹۹
این سیه مستی مرا از باده خود پروری است /	۱۶۸
شیشه تا موج شکستن می‌زند، بال و پری	۱۶۸
است.....	۱۶۸
این قدرها که یاد ما نکنی / آنقدر یاد کرده‌ایم تو	۱۹۰
را.....	۱۹۰
این مژده فتح از پی هم زیبا بود / این کیف	۱۶۰
دوبالا چه نشاط‌افزا بود.....	۱۶۰
این هم ز غرور حشمت و جاه / برتابد چونکه	۶۸
سر ز فرمان.....	۶۸
این هوس‌ها از وجود دل توگد می‌کند / مرد تا در	۲۰۲
سینه دارد دل، زن آبستن است.....	۲۰۲
با بزرگان بی‌ادب تیری مزن سوی فلک / وقت	۹۸
برگشتن بُود پیکانش آخر سوی تو.....	۹۸
با دامن‌تر شدم به محشر / گفتند به آفتاب بنشین..۱۴۵	۱۴۵
با دوست رسیدیم، چو از خویش گذشتیم / از	۱۵۳
خویش گذشتن، چه مبارک سفری بود!.....	۱۵۳
با شعر علی نمی‌رسد شعر کسی / زانسان که خط	۱۳۳
کس به خط میرعلی.....	۱۳۳
با نگین کنده همگامیم در افشای راز / می‌توان	۱۹۷
فهمید حال دل ز نقش پا مرا.....	۱۹۷

باد بهار و بوی گل آشفته همانند / پیغام او ز ناله	۱۵۰.....
ما می‌توان شنید.....	۱۵۵.....
بار دل عارف نشود جلوه دهر / آینه ز عکس	۱۹۶.....
کوه، سنگین نشود.....	۱۳۶.....
باز دارد راحت دنیا ترا از بندگی / از خدا غافل	۱۵۵.....
شدن تعبیر خواب مخمل است.....	۱۵۵.....
بازم نشسته تا مژه در دل، نگاه کیست؟ / روزم	۱۵۵.....
سیاه‌کرده چشم سیاه کیست؟.....	۱۵۵.....
باشدت رنج دویی حاصل این گندم و جو /	۱۲۹.....
آنچه ناکاشته‌ای، مُفت تو هنگام درو.....	۸۶.....
باغ را از رخنه دیوار می‌بینم، مباد / باغبان تا در	۱۸۴.....
گشاید، موسم گل می‌رود.....	۷۴.....
باغبان! چیدن گل، سخت عقوبت دارد / بلبل در	۱۷۷.....
قفسی به که گلی در سبلی.....	۵۳.....
بالای چشم، ابروی مشکین آن غزال / مدی بُود	۹۷.....
که بر سر آهو کشیده‌اند.....	۵۳.....
ببریدند سرش را به سر نیزه زدند / آسمان گفت	۱۳۶.....
اگر نیست قیامت برپا.....	۱۳۶.....
ببندد برقفا ادبار دست جور ظالم را / همان پیش	۱۳۶.....
است پیکان از هوا چون تیر برگردد.....	۱۳۶.....
بین کرامت بتخانه مرا ای شیخ! / که گر خراب	۱۳۶.....
شود، خانه خدا گردد.....	۱۳۶.....
بتی دارم که بر بالای همچون سرو گلفامش / قبا	۱۳۶.....
چسبان بُود، از بس که شیرین است اندامش.....	۱۳۶.....
بتی می‌گفت پنهان با برهمن / خدای من تویی	۱۳۶.....
ای بنده من!.....	۱۳۶.....
بجز اندیشه وحدت نگنجد در خیال من / به رنگ	۱۸۵.....
شمع صد شاخ است، یک گل بر نهال من.....	۲۰۱.....
بجز خاری که مجنون داشت در دل / بیابان جنون	۵۶.....
خاری ندارد.....	۱۱۸.....
بجز ساغر چو موج باده کی گردد زبان من / به	۱۶۸.....
رنگ شیشه از می‌مغز دارد استخوان من ...	۱۵۳.....
بحر رحمت را تصوّر کرده بودم بی‌کنار / از غبار	۶۲.....
خط به‌دور عارضش حیران شدم.....	۱۰۵.....
بحر وکان را نارسا افتاده استعداد فیض / گوهر	۶۸.....
آب دیده و یاقوت خون دل نشد.....	۶۸.....
بخیه بر خرقه فناکیشان / موج آب حیات را	۶۲.....
ماند.....	۶۲.....
بر آن گروه بیاید گریست کز پس ما / حکایت	۶۲.....
کرم روزگار ما بکنند.....	۶۲.....
بر اوج جاه، دماغ هوس رسا گردد / به پشت بام،	۶۲.....
دوبالا صدای پا گردد.....	۶۲.....
بر پُوزش نیز هست لازم / نیش هجوی ز نکته	۶۲.....
سنگان.....	۶۲.....
بر حسب موافقت چو کردیم نظر / آمد به عدد	۶۲.....
نیز موافق یکسر.....	۶۲.....
بر خوان عطای تو «مسیحا» محروم / چون	۶۲.....
صورت تصویر که باشد بر خوان.....	۶۲.....
بر دهن دست گذارد ز ادب گل به چمن / که به	۶۲.....
گوش تو کند عرض پشیمانی خویش.....	۶۲.....
بر ذات رسول، رهنمایی شد ختم / زان رو که	۶۲.....
«رسول» و «رهنما» هم عدد است.....	۶۲.....

- بر روی غافلان جهان خنده سپهر / از رود نیل،
کوچه به فرعون دادن است..... ۱۱۸
- بر روی ما چو صبح به رنگ شکسته است /
گردی ز دامن طیش دل نشسته است..... ۴۹
- بر زنخدان تو خالی سیاهی افتادست / همچو
دیوی است که بالای چهی افتادست..... ۱۷۲
- بر سر زلف تو تنها دل من مایل نیست / هر که
این سلسله را دید، جنون پیدا کرد..... ۱۱۲
- بر سر شورش میاور خاطر پرشور را / نیست
آسان دست کردن خانه زنبور را..... ۱۲۹
- بر سرم آمد، ولی بسیار زود از من گذشت / دولت
تیزی که می گویند شمشیر تو بود..... ۸۶
- بر سرمد برهنه، کرامات، تهمت است / کشفی که
ظاهر است درو، کشف عورت است..... ۱۰۱
- بر شیشه دل خورد ز نیرنگ تو سنگی / هر پاره
این شیشه صدا کرد به رنگی..... ۴۴
- بر فیل سفیدش که میناد گزند / شد شیفته
هرکس که نگاهی افکند..... ۱۵۴
- بر ک... نویسی از تو حاذق / حاجت نبود دوی
امساک..... ۱۱۱
- بر کف دست اگر موی برون می آید / می رسد
دست به موی کمر یار مرا..... ۱۱۹
- بر لاله خطی کشید کان سنبل موسست / گل را
به گلاب شست کاین صفحه روست..... ۱۲۳
- بر ما مپیچ بسیار، خواهیم بر جنون زد / یک
نعره وار راه است، از شهر تا بیابان..... ۱۲۶
- بر نداریم ز اشعار کسی مضمون را / طبع نازک
نتواند سخن کس برداشت..... ۱۴۶
- بر نگشتیم از جهان، زانسان که رو واپس کنیم /
مرد نقاشی که مستقبل کشد تصویر ما..... ۱۹۷
- برای خاطر معجون، بهشت زندان است / هوا
یکی است اگر خانه گر بیابان است..... ۷۸
- برای نثارش ز شرمندگی ها / اگر جان نمی داشتم،
مرده بودم..... ۳۵
- بر بند سنگ بر شکم از فاقه چون گهر / بفروش
خویش را و نگهدار آبرو..... ۸۷
- برت عاشق چو مضمون در پیام خود نهان آید /
دری چون نامه ام، بانگ شکست استخوان
آید..... ۱۵۶
- بر چشم او خطی نه ز آبرو کشیده اند / مدی بُود
که بر سر آهو کشیده اند..... ۷۴
- بَرَد هر کس که در بزم خموشی راه، می داند / که
فیض نشئه رطل گران، گوش گران دارد..... ۱۴۹
- برق پیش وحشت ما پای خواب آلوده است /
عرصه کونین یک گام از شتاب ما بُود..... ۱۰۵
- برق جولانی که گرم صید ازین وادی گذشت / بر
طپیدن های نبض جاده صحرا تنگ بود..... ۳۸
- بُرَقع به رخ افکنده بُرد ناز به باغش / تا نکهت
گل بیخته آید به دماغش..... ۱۲۰
- برکشید آه و سال تاریخش / گفت: «ملکا مفید
بلخی مُرد»..... ۱۷۷

- برندارد عشق، هرگز دست از دامان حُسن / گر
 بسوزی سرو را قمری سمندر می‌شود..... ۹۳
 برون نیامده‌ام هیچ‌گه ز خانه خویش / سفر چه
 داند عنقا ز آشیانه خویش..... ۱۹۱
 برهم‌زاده‌ای گوی سبق برد / ز میدان سخن از
 دو برهمن..... ۱۷۴
 بزرگان را بُود اسباب شهرت مایه نقصان / به
 چشم ماه‌نو در شیشه افلاک، مو باشد ۷۱
 بزم ما برهم ز سنگ محتسب کی می‌شود / شیشه
 ما چون عنب گر بشکند، می می‌شود..... ۱۸۱
 بس که پُر شد ز سرمه چشمانش / شد رگ سنگ
 سرمه مژگانش..... ۱۷۸
 بس که دارد عضو عضوم روی خواهش سوی
 دوست / پای خواب‌آلوده‌ام در خواب بیند
 کوی دوست..... ۵۵
 بس که در خون تحیر غوطه زد اندیشه‌ام / چون
 رگ یاقوت خوابیدست پای ریشه‌ام..... ۵۷
 بس که در مشت غبارم یاد رویش نقش بست /
 گرده تصویر او شد، هر کجا گردم نشست..... ۵۵
 بس که در هجر تو چون نال قلم کاهیده‌ام / از
 تنم صد پیرهن بالیده بر پیرهن است..... ۱۷۴
 بس که شه دل‌بسته احوال مُلک و لشکر است / زنگ
 بر آینه، داغی بر دل اسکندر است..... ۱۷۴
 بسان مغز بادامی که از توأم جدا ماند / در آغوشم
 نمایان است خالی بودن جای..... ۱۹۴
- بسته کمر کینم، در قبضه کمان او / در کشتن من
 تیغش، افتاده به یک پهلوی..... ۹۵
 بس که از نامحرمان پوشیده دارم راز خویش / همچو
 خط سر تا به پایم سرمه آواز خویش..... ۱۰۶
 بس که از یاد تو حیرانی قیامت‌شور بود / جوهر
 آینه، فریاد دل رنجور بود..... ۱۹۹
 بس که بگذازد ز شرم حُسن او رخسار گل / عطر
 ماند در کفش، چپند چو در گلزار گل..... ۱۰۶
 بس که بنگاشته اشکم رخ کاهی از خون / مژه‌ام
 بسته بهم چون پر ماهی از خون..... ۱۰۹
 بس که پر گردید گوشتم از صدای عندلیب / بوی
 گل گر بشنوم دانم نوای عندلیب..... ۴۲
 بس که شرح غم دل، مضطرب‌احوال دهم /
 به‌کوتر چو دهم نامه، پر و بال دهم..... ۴۴
 بس که گل سرزده از هر سر خار ماهی / کوچه
 موج به دریا چو خیابان گل است..... ۹۵
 بس که می‌ریزد سرشک از دیده گریان ما / بسته
 از خون چون پر ماهی بهم مژگان ما..... ۱۱۰
 بشکست دل آبله از گردش پایم / در کار من این
 هم گرهی بود که وا شد..... ۱۵۳
 بشکند از جور گردون گر نسوزد دل ز عشق /
 دانه‌ای کز برق سالم جست، رزق آسیاست.. ۱۸۹
 بشناخته تا دهر بدین هوش مرا / هر دم به غمی
 ساخته مدهوش مرا..... ۱۴۴
 بعد ازین در عوض اشک، دل آید بیرون / آب
 چون کم شود از چشمه گل آید بیرون... ۱۵۶

بعد فکر یازده سال از خط پشت لبش / حسن	بوالهوس! این همه تفحص چیست / نسخه
مطلع کرد پیدا مطلع ابرونویس ۴۱	عافیت صحیح کجاست؟ ۱۹۸
بعد فوت شد تاریخ / «جامی از جام حمد بیخود	بُود آرایش معشوق، حال درهم عاشق / سیه
شد» ۴۷	روزی مجنون، سرمه باشد چشم لیلی را ۱۶۰
بعد مرگ، افتان و خیزان در هوای کوی او /	بُود از درد وحشت نشئه در خون طپیدن‌ها / شود
استخوانم چون پر افتاده آید سوی او ۱۲۲	دامن ته پا صید را گرد رمیدن‌ها ۹۲
بغیر دل، همه نقش و نگار بی معنی است / همین	بُود از شیوه ظلم این قدرها چشم یک‌رنگی / مرا بر
ورق که سیه گشت، مدعا اینجاست ۳۵	دل رسد زخم و ترا چین بر جبین افتد ۱۴۹
بگذراندم قصیده در مدحش / بستد و خواند چند	بُود طاعت فرض همچون نمازم / بفرما گهی بنده
بیت ازان ۶۳	را تا نشنید ۴۷
بلاست هجر عزیزان اگر چو مردم چشم / ز هم	بود منزل رسیدن، دل به دست آوردن خوبان /
به قدر یک انگشت، راه خانه جداست ۱۵۵	بلند و پست راه عشق، لطف بیش و کم
بلبل از گل بگذرد گر در چمن بیند مرا /	باشد ۱۴۸
بت پرستی کی کند گر برهمین بیند مرا ۷۳	بُود موج تبسم جنبش گهوارة نازش / خبر از
بلند از جور چشم او چو مژگان گشت فریادش /	گریهام آن طفل بی‌پروا کجا دارد؟ ۱۱۵
ز خاموشی چو حال سرمه را آهسته	بُود نام او نشئه بخش ادا / که بر سرکشد جام
پرسیدم ۵۶	حمد خدا ۱۷۱
بند نقابی کشیم، تیغ و ترنج آوریم / یوسف	بُود واعظ ز علم باطن اعمی / که چشمانش چو
یعقوب را، کف به بریدن دهیم ۱۳۰	عینک در کتاب است ۱۰۴
بنشین به گوشه‌ای، اگر آزرده‌ای ز خلق / پای	بود یک سایه در دو گوهر پاک / جسمک
شکسته تو به جایی نرفته است ۳۷	حشمش بیان باشد ۱۹۰
بنگر چو خورد طفل به یک پستان شیر / در	بوعلی آن سید عالی‌نسب / باب علی هست ولی
دست بگیرد سر پستان دگر ۱۰۸	بن ولی ۶۵
بنگر چو شود جامه زرباف کهن / سوزند در آتش	به آیینی تمام از خم شراب صاف می‌آید / عجب
از پی سیم و زرش ۱۰۸	خیل پریزادی ز کوه قاف می‌آید ۱۱۹

به استقبال عیشم تا به منزل می‌دود محنت /	به تغییر حروفی چند فی‌الفور / درستش کرد بر
به گوش آید شکست شیشه‌ام از سینه‌خارا... ۱۹۴	زعم خود این طور ۱۳۶
به اندک تلخی اندوه، عشرت‌ها نمی‌ارزد / به	به تن بویا کند گلهای تصویر نهالی را / به پا بیدار
تشویش حلال، این نعمت دنیا نمی‌ارزد..... ۹۱	سازد خفتگان نقش قالی را ۱۲۵
به این بی‌خودی او بُود رهنمون / کند آخرین	به تو دارم سپهر! حاجت نو / که عمر جاودان
جام مستی فزون..... ۱۷۱	بخشی به خسرو..... ۶۹
به این قَدَر که به بالین من نهی قدمی / مترس	به تیغ بی‌نیازی تا توانی قطع هستی کن / فلک تا
هیچ‌کست مهربان نخواهد گفت..... ۱۵۵	افکند از پا تو را خود پیش‌دستی کن ۳۶
به بزم اهل دین، ارباب دنیا را چه رو باشد / به	به جگر‌تشنگی خضر، دلم می‌سوزد / که به سر
رنگ خواب همچون غفلت آنجا مو به مو	چشمه‌تیغی، دم آبی نکشید..... ۱۳۰
باشد..... ۷۰	به چشم تیره‌دلان روشنی غبار بُود / سحر به کلبه
به بزم بی‌خلل می‌کشان خاموشی / دهان پرگله	شب، سبیل نوبهار بُود ۱۸۱
خمیازه‌خمار بُود ۱۸۱	به چشم کم‌منگر جسم خاکساران را / که این
به بویت صبحدم گریان چو شبنم در چمن رفتم /	غبار به دامان یار نزدیک است ۱۱۹
نهادم روی بر روی گل و از خویشتن رفتم... ۱۱۸	به چشم مست ز گرمی گلاب می‌پاشند / به روی
به بویت صبحدم، نالان به گلگشت چمن رفتم /	فتنه‌خوایده آب می‌پاشند ۱۸۶
نهادم روی بر روی گل و از خویشتن	به چنگ او برات شادمانی / همین میر و وزیرش
رفتم..... ۱۱۸	کامرانی ۱۸۹
به بیستون نظری کردم و یقین دیدم / که کار تیشه	به چه اندیشه‌ام از خاطر ناشاد روی / چه به
فرهاد نیست، کار دل است ۴۳	خاطر گذرانم که تو از یاد روی ۱۶۴
به پشت لب، خط آن قبله را شمار ابرو / چو	به حذر می‌گذر از خاک جگرسوختگان / دست
رکن کعبه چهار است، شد چهار ابرو..... ۱۸۴	بیرون نکشد شعله دامن‌گیری ۱۳۰
به پیری از چه رو می‌افکنی کار جوانی را / نمی‌دانی	به‌خرمن کسوت دیگر نپوشد آفتاب من / ز دُرد
که سلخی هست ماه زندگانی را ۱۹۶	خویش دارد شیشه چون اخگر شراب من..... ۱۳۵
به تاراج دل ما هر زمان ای غم! چه می‌آیی؟ /	به خواب عدم راحتی داشتم / ازین خواب، ما را
متاع خانه‌درویش را غارت نمی‌شاید ۱۹۱	که بیدار کرد؟..... ۱۸۲

به خون‌ریزی همانا داده فرمان چشم جادو را /	برنگ دانه‌های سبجه را مانند درویشان هندوستان
که از مزگان نهد انگشت هر دم تیغ ابرو	/ اگر صد را بخواند کس، به جز یک یک
را..... ۱۹۷	نمی‌آید..... ۱۴۲
به خیراندیشی عالم برآور نام چون «طالع» / دلی	به رنگ گرد می‌گردم پی رم‌کرده آهوئی / که در
را گسر به‌دست آری، به‌جانت دلربا	دنباله خود سایه صیاد می‌داند..... ۱۳۹
گردی..... ۱۲۹	به روز عید، هر شاه و گدا گم می‌کند خود را /
به داغ لاله عذاران از این چمن رفتم / به جای	تو رفتی بر سمند ناز و من از خویشتن
گل بفشانید لاله بر خاکم..... ۱۵۱	رفتم..... ۵۷
به دُر کی هم‌تش دستی رساند / که آبی بسته را	به زمین برد فرو خجلت محتاجانم / بی‌زری کرد
ناپاک داند..... ۶۲	به ما آنچه به زر قارون کرد..... ۱۹۶
به درد عشق کاهیدن ز کافرنعمتی باشد / چو	به زیر ابروش خال خوش‌انداز / به رنگ
چین جبهه می‌باید ز غم بر خویش	ابن‌حاجب نکته‌پرداز..... ۱۹۸
بالیدن..... ۱۹۶	به صحرایی که یار از جلوه گرداند عنانش را / جواهر
به درگه کرم آخر امید آوردم / سری به سجده	سرمه سازند آهوان ریگ روانش را..... ۹۹
زپیری چو بید آوردم..... ۱۵۱	به عریانی مرا دلگیری دیگر بود هر دم / چو
به دل، شوخی، نفس دزدید و طغیان می‌کند	اخگر جبه سنجاب پوشیدن کند سردم... ۱۹۵
نازش / پری در شیشه پنهان گشت و بیرون	به عشق خواب طلب می‌کنی، برو غافل /
است پروازش..... ۱۶۱	به‌کارخانه مخمل که خواب می‌بافند..... ۱۱۲
به دنیا و به عقبی در ستیزند / چو برق از هر دو	به عیش‌آباد هندستان غم پیری نمی‌باشد / که مو
جانب می‌گیرند..... ۱۳۶	نتواند از شرم کمرها شد سفید اینجا..... ۹۵
به ذات او صفات کردگار است / که خود پنهان و	به غنچه رابطه جویم که در طبیعت عشق / گل
فیض آشکار است..... ۱۷۲	شکفته به دل‌های بی‌غمان ماند..... ۱۸۶
به ذوق ناله امروز می‌توان جان داد / که عندلیب،	به فرصت نگاهی آخر است تحصیلم / برات رنگم
سرودی به یاد مستان داد..... ۶۰	و بر گل نوشته‌اند مرا..... ۵۰
به رنگ تن و هر دو دندان او / بگویم چه رمز	به قدر مال باشد سرگرانی / زوزن زر فزاید بار
است ای رازجو!..... ۱۳۸	دستار..... ۱۵۳

به کاوش مژه از گور تا نجف بروم / فکنده تیر	دعایی و بر هدف آمد..... ۱۳۲
به کیش سخت‌دلان هم فسرده گی ننگ است / گواه	این سخن است آتشی که در سنگ است... ۹۲
به کین چون منی، آن دوستی دشمن چه می‌آید؟ /	غریبم، خاکسارم، عاجزم، از من چه
می‌آید؟..... ۴۲	به محفلی که حریفان به یاد حق مستند / نفس
زدی و چو آینه بر تو در بستند..... ۱۳۵	به من گفتند تاریخی ادا کن / که سازد سال هندو
با عرب جُفت..... ۴۶	به نیرنگی دل صد داغ من گردیده پامالش / که
رقصد صد چمن طاوس نقش پا	به‌دنبالش..... ۷۵
به وصل دوست محال است گر رسیدن ما / نرفته	است به جایی ز خویش رفتن ما..... ۳۷
به هر صورت که گردیدم، نبردم راه در کویش /	نوای بلبل و بوی گل و باد صبا گشتم..... ۷۹
به هرکجا که رسم، وصف دوستان گویم / برای	بارفروشی، دکان نمی‌باید..... ۳۶
به هم ناز و نیاز آینه‌ساز الفت‌اند اینجا / خرام آن	پری دارد ز رنگ جسته‌ام گردی..... ۱۴۹
به هنگام درو آید هراسش / که ناید خوشه پروین	به داسش..... ۱۸۹
به یاد داغ‌های کهنه دل دارد تماشایی / بود	طاوس را سیر چمن برگشته دیدن‌ها..... ۱۴۳
به یاد کعبه چه سر می‌زنی؟ خدا اینجاست /	به‌طوف مروه کجا کجا می‌روی؟ صفا
اینجاست..... ۲۵	به یاد نوگلی چون غنچه شب دلتنگ بنشستم /
سحر چو جیب صبرم چاک شد، خود را	همان دیدم..... ۱۱۳
به یاری از سر درد یتیمی / سرفرستادی گهر گرد	یتیمی..... ۳۹
به یک بیت، دعوی مسلّم بُود / اگر مصرعش	مصرعی هم بُود..... ۴۲
به یک کرشمه که در کار آسمان کردی / هنوز	می‌پرد از شوق چشم کوکب‌ها..... ۱۱۹
بهار آمد، ز جوش لاله دارد کوه دیدن‌ها / شرر	خارا شکافی می‌کند از دل طپیدن‌ها..... ۱۶۲
به‌جنگ ما و من، روزی که از وحدت کمر بستم /	ز خود بیرون شدن‌ها بر کفم شمشیر عریان
بود..... ۹۱	به‌خلوت‌خانه دل رفت و پیدا کرد عالم را / درین
آینه خود بنشست و بیرون ماند تمثالش.. ۷۵	بهر تعمیر سرای دلگشا / خان بختاور کف همّت
گشاد..... ۶۴	بهر زیب تن ز دل می‌خواستم گل‌های داغ / صد
چمن برهم زدم تا یک قفس آراستم..... ۱۴۲	به‌راه انتظارش گر گدازد تن، چه خواهد شد /
ز اعضا چشمی و پای زنگرس بس بُود ما	را..... ۱۲۱

- به رنگ آه نومی، به چرخ آهنگ کین دارم /
 چو ناوک گرچه دست کوتاهی در آستین
 دارم ۱۸۹
- به صحرایی مرا بُردست حُسن بی نشان او / که از
 خود رفتن مجنون بُود ریگ روان او ۱۰۷
- به طفل باددستی داده ام دل را که از شوخی / رود
 گر عالمی بر باد، کاغذ باد می داند ۱۳۹
- به غافلان طرب، برق چشمکی زد و گفت / برون
 نجسته ز خود ناخوش است خندیدن ۷۷
- به قدر خویش در هر نشئه هر کس عالمی دارد /
 سپهری چون حباب می نباشد رند می کش
 را ۹۹
- به کوری بگذرد بی مهر رویش عید نوروزم / بُود
 بی نور صبحم چون بیاض چشم قربانی ۵۵
- به گلزاری که بیند ناز عرض لشکر خُشنش /
 تماشا کن شکست فوج فوج رنگ گلها
 را ۱۲۱
- به گوش چرخ رسانید حرف جانسوزی / که عمرم
 از تو چو در معرض تلف آمد ۱۳۲
- بهم این دستگیری منعمان را عین نادانی است /
 بدان مانند که دست کور را کور دگر
 گیرد ۱۲۷
- به محفلی که دل آینه رضاطلبی ست / نفس درازی
 اظهار، پای بی ادبی ست ۴۹
- به وصف می ز صراحی دوباره قلقل می / به از
 چهار قُلش گفت و فارغ از تکفیر ۱۱۰
- به وصف می زده سر از من این دو مصرع خوش /
 که گشته ورد زبان همه صغیر و کبیر ۱۱۰
- بهین طاعت حق نماز است، در وی / گهی بنده
 ایستد، گه از پا نشیند ۴۷
- بی آینه پنبه درنگبرد هرگز / یک چند اگر در
 آفتابش داری ۱۰۸
- بیا ای نور چشم پاکبازان رنگ سیمایت / که چون
 نرگس درون دیده خالی کرده ام جای ۱۳۵
- بیا بلبل! به آهنگی که می دانی، بکش هوئی / که از
 خود رفتنی در پیش دارم تا سر کویی ۱۰۰
- بیا هنوز غم از خمار حسرت نیست / به جام
 آینه ته جرعه نفس باقی است ۲۰۱
- بی برگی منعم بُود از کثرت سامان / لب تشنگی بحر
 ز بسیاری آب است ۱۴۱
- بی تکلف مرگ هم آسان نمی آید به کف / از
 تماشای دو عالم چشم باید دوختن ۵۱
- بی تو از چشم ترم شورش جیحون پیداست /
 چون رگ لعل، مرا هر مژه در خون
 پیداست ۵۵
- بی تو بر من ماهتاب امشب شب دیگر شدست /
 نور شمعم چون طلایی گشته، خاکستر
 شدست ۵۵
- بی تو بلبل می کشد دنباله آهنگ مرا / بوی گل
 تعلیم تمکین می دهد رنگ مرا ۱۲۱
- بی تو تا چند بسازد به دل تنگ کسی / از گرانجانی
 خود چند خورد سنگ کسی ۱۴۸

بی‌تو دوشم در درازی از شب یلدا گذشت / آفتاب	بی‌همتای و نام تو همت‌خان است / «برعکس نهند
امروز چون برق از سرای ما گذشت ۱۸۳	نام زنگی کافور» ۶۳
بی‌تو شب ماه تیره روزان / چون چشم	بیهوده چه سوزی پی دنیا جگر خویش / در خاک
سفیدگشته تار است ۴۴	چو اخگر نبری مشت زر خویش ۱۴۹
بی‌تو می‌ریزد نمک در ساغر من ماهتاب / گرد	بیهوده دل زهدکشان وسوسه‌ناک است / از یک
کلفت می‌شود بر بستر من ماهتاب ۱۹۸	قدح باده حساب همه پاک است ۱۰۴
بی‌چراغ است اگر بزم خیالم، غم نیست / مصرع	پابند به هیچ مانده‌ام بر سر راه / چون حرف که
ریخته شمعی ست که در عالم نیست ۱۴۵	بر زبان الکن ماند ۱۱۴
بی‌داغ عشق، خون رود از چشم دل مرا / آید	پاک طینت را ز دنیا دوری در کار نیست / می‌توان
به گریه طفل، چو خاموش شد چراغ ۵۶	چون آب گوهر از سر گوهر گذشت ۱۸۱
بیرون نرود مرد ز قید هنر خویش / طاوس ^۱ اسیر	پاک طینت را کمالی نیست دانشور شدن / هیچ
است به گُلدام پر خویش ۹۶	حاجت نیست خاک کربلا را زر شدن ۱۱۹
بی‌غنچه‌دلی رایحه درد ندانی / بی‌سیلی غم، حال	پرتو عمر چراغیست که در بزم وجود / به نسیم
رخ زرد ندانی ۱۴۰	مژه برهم‌زدنی خاموش است ۹۷
بی‌کمال از پی صحبت چو خودی می‌خواهد /	برده برداشته‌ام از غم پنهانی چند / به زیان می‌رود
چون زن زشت که از همدمی کور خوش	امروز گریبانی چند ۱۸۳
است ۱۳۷	پری دیده‌ام، مایل کیستم؟ / به خون می‌طپم،
بی‌لب لعل تو می‌خوردیم، دل را زد شراب /	بسمل کیستم؟ ۱۴۰
محتسب‌بنشین که ما را باده خود کرد	پنجه اهل سخا بر جانب دست گدا / وقت رفتن
احتساب ۹۱	غنچه است و وقت برگشتن گل است ۱۱۲
بیمار عشق را ز مداوا چه فایده / دارد لب تو	پوشی اگر اطلس و اگر باشی عور / کو آنکه ز
فایده، اما چه فایده ۱۸۴	نزدیک ببیند یا دور ۱۲۳
بیماری چشمش را، تغویذ چو بنویسند / از پرده	پوشیدن چشم من به دیدن ماند / بر پای نشستیم
چشم آرند، خوبان ورق آهو ۹۵	به رفتن ماند ۱۱۴
بی‌نقطه شک به‌ذات یکتایی او / چون جمع کنند،	پوشیده ته خرقه پشمینه کشم می / چون ابر بُود
یازده خواهد بود ۵۲	آب نهان در نمد من ۱۹۷

بی تاریخ هندو و عرب، دل / ز هجرت یکهزار و	تا در آید یار در آغوش، از خود رفته‌ام / عمر ما
شصت و نه گفت.....۴۶	چون برق، قدر یک بغل وا کردن است.....۱۸۹
پیچد به سرش چو باد نخوت / نیشی زندش به	تا رام نگردد به تو رم کرده غزالی / دزدیده نگاهی
امر یزدان.....۶۸	که به من کرد ندانی.....۱۴۰
پیچشی در کفنی خواهم و کُنج لحدی / غربتم	تا ز حرف جستجویش دم زدم / چون دو لب
کارگر افتاد، شهیدان! مددی.....۱۸۴	کونین را برهم زدم.....۱۰۶
پیر شدی «وائق»! و ز کبر نرستی / کوه به زیر آمد	تا سر زده از شمع، چنین بی ادبی / پروانه ز عشق
و پلنگ نیامد.....۱۹۸	شمع واسوخته است.....۱۵۴
پیرانه سر مخور می، گفتم دگر تو دانی / در	تا شوی محمل به دوش کاروان اعتبار / چون
ماهتاب مشین، با خرقه کتانی.....۷۸	جرس اینجا دل خامش، لب گویا طلب.....۱۴۰
پیش و پسِ قلب صف کبریا / پس شعرا آمد و	تا قدر وصال دوست، ظاهر گردد / همچون شب
پیش انبیا.....۳۰	قدر، وصل ناپیدا به.....۸۰
پیشانی عفو ترا، پُرچین نسازد جرم ما / آینه کی	تا مرا یک پای ثابت در طریق یار گشت / پای
برهم خورد، از زشتی تمثالها؟.....۱۱۹	دیگر گرد آن از شوق چون پرکار گشت...۱۰۴
پیک پیری چون رسد، سامان رفتن کن ز دهر /	تا نرگست به بزم فسون نگه نشست / چشم بتان
نامه پیچیده مرگ است هر موی سپید.....۱۹۵	ز سرمه به خاک سیه نشست.....۱۵۱
پیمان من به خامشی از بس دُرست بود / چون	تا نظر بر حُسن صیادم فتاد از زیر دام / دانه از
ساغر حباب، شکستم صدا نداشت.....۱۵۱	حیرت چو مغز پسته در منقار ماند.....۱۰۵
پیموده‌ایم بسکه ره گلعدارها / از فرق ما چو شانه	تاریخ بنای خانه سابق و حال: / این «مسکن
گذشتست خارها.....۱۰۳	افضل» آن «مقام افضل».....۲۰۹
تا بخوانی از رُخم حال درون تنگ را / شرم	تاک را سرسبز دار ای ابر نیشان! در بهار / قطره
می گرداند اوراق کتاب رنگ را.....۱۹۴	تا مَی می تواند شد، چرا گوهر شود.....۸۵
تا به دل گردیده‌ام خورسند، عالم از من است /	تبخاله نیست در شب هجران ز تب مرا / کز
در قناعت، مور از یک دانه صاحب خرمن	فرقت تو خیمه زده جان به لب مرا.....۱۰۳
است.....۱۷۴	تخم اشکی ریختم، چیدم گل رسوایی / دانه‌ای
	افشانده بودم، حاصلی برداشتم.....۴۵

تنش را پیرهن عریان ندیده / چو جان اندر تن و	تخم دیگر به کف آریم و بکاریم ز نو / کآنچه
تن جان ندیده..... ۱۷۶	کشتیم، ز خجلت نتوان کرد درو..... ۱۲۸
تنها نشسته‌ایم و طلبکار چون خودیم / مکتوب	ترا نه تکمه لعل است بر لباس حریر / شدست
اشتیاق به عتقا نوشته‌ایم..... ۸۹	قطره خون منت گریبان گیر..... ۶۱
تو آفتابی و من شیشه‌های بوقلمونم / کنی چو بر	ترک شوخی نکند زان سبب استاد ازل / همچو
سر ما جلوه، رنگ‌رنگ‌برآیی..... ۱۹۴	اطفال کشیدست فلک را به فلک..... ۶۶
تو از تمکین، من از حیرت، نه ایماهی، نه تقریری	تقاضای ستم گل می‌کند از انفعال او / نگاهی کز
/ بدان ماند که هم‌بزم است تصویری به	حیا دزدیده، شوخی‌های مژگان شد..... ۳۸
تصویری..... ۱۱۲	تکمه در پیرهن نمی‌گنجد / از هم‌آغوشی
تو از سنجاب داری طوق و من از آهن ای قمری!	گریانش..... ۱۷۸
/ بین سرو تو بی‌رحم است، یا سرو من ای	تلخی و غم و یاس و هوس، سهو و حساب /
قمری!..... ۱۸۰	عامی، اعمی، عشق، و مهر و مادر..... ۲۱۱
تو پیرو شاه، و شه بُود پیرو حق / شه سایه	تماشای جمال خود چنان بُردست از هوشش / که
کردگار و تو سایه شاه..... ۶۴	بیرون آورند از خانه آیینی بر دوشش..... ۱۱۹
تو چنان رمیدی از من، که به خواب هم نیایی /	تماشای جهان اهل عدم را در نظر باشد / توان از
به کدام امیدواری، بروم به خواب بی‌تو..... ۴۵	خانه تاریک دیدن حال بیرون را..... ۱۰۰
تو چون ساقی شوی، درد تنک‌ظرفی نمی‌ماند / به	تمام عمرم با شاهد دو ساله گذشت / حباب‌وار
قدر بحر باشد وسعت آغوش ساحل‌ها..... ۱۳۴	مرا عمر در پیاله گذشت..... ۱۷۵
تو چون سیل آمدی بر ما گذشتی / چو صحرا	تن ز اشکم تا به گردون غرق آب استاده است /
سینه چاک‌ی به ما ماند..... ۸۶	سر به روی تن عیان همچون حباب استاده
تو صوفی صاف و صاحب تمکینی / تو هادی	است..... ۱۳۴
کاملی و حق آیینی..... ۱۲۷	تنزل پیشه‌کی از تیره‌روزیها حزین باشد؟ / که بالا
تو و دلجویی عاشق، زهی اندیشه باطل / غبار	شام گر شد، صبح در زیر زمین باشد..... ۱۰۵
خط مگر آرد به‌یادت خاکساران را..... ۱۱۹	تنزلش چو ترقی به اختیار مدان / که این
توان از دانه‌های سبجه دانست / که دل‌ها را به	نفس‌زدن شخص روزگار بود..... ۱۷۴
دل‌ها هست راهی..... ۹۵	

- توبه‌های نفس بازپسین دست رد است / بی‌خبر! / دیر رسیدی، در منزل بستند..... ۱۳۵
- تهمت‌زده‌ام کرد به عشق دگری، کاش / پرسند که / غیر از تو به عالم دگری هست ۱۹۹
- تیره بنشینی گرت خالیست از روغن چراغ / کلبه فقر و قناعت را بُود روزن چراغ ۹۸
- تیز می‌سازد به قتل عاشقان شمشیر را / این قدر هم رحم ازو بسیار می‌دانیم ما ۱۰۳
- تیزیِ مژگان خونریز ترا حاصل نکرد / تیغ‌های آهنی هرچند سر بر سنگ زد ۱۴۱
- جاده راه محبت که دم شمشیر است / نفس سوخته‌ای بود که پنهان کردند ۱۳۵
- جاده همراهی من تا به لب دریا کرد / عاقبت همره کوتاه قدمم تنها کرد ۱۲۴
- جام می را بر رخ گلزار می‌باید کشید / ابر بسیار است و می بسیار می‌باید کشید ۶۰
- جامه صبر به بالای جنون تنگ آمد / هرچه از دست برآمد، به‌گریبان کردیم ۹۲
- جامه گلگونی که از خون‌ریزی‌ام آزرده نیست / گر منش دامن بگیرم، خون من خود مرده نیست ۳۵
- جامی می عشق، دادند ناگاه / از خویش رفتیم، الله الله! ۴۹
- جان به لب از ضعف نتواند رسید / ما به زور ناتوانی زنده‌ایم ۱۴۶
- جدا از خود چه می‌خواهی، توهم کرده مهجورت / اگر معنی همین معنی، اگر صورت همین صورت ۱۴۱
- جدا از قید آرامی ندارد جان محزونم / به چشم حلقه زنجیر باشد خواب مجنونم ۱۰۰
- جدا از هستی خود شو که هم‌رنگ صفا گردی / اگر قالب تهی از خود کنی، ماه سما گردی ۱۲۹
- جدا ز ما دل ما را به زیر خاک کنید / به این ستم‌زده در یک مزار نتوان بود ۱۹۱
- جرم ما گر باده‌آشامی است، مستی جرم کیست؟ / عکس لعل خویش را ما در شراب افکنده‌ایم ۱۴۷
- جز به کشتن نشوند اهل جهان صاف به هم / صیقل آینه، گرد صف جنگ است اینجا ۵۶
- جز به‌هجا کلک سزاوار نیست / مار که زهرش نبود، مار نیست ۶۸
- جز حدیث خود نگنجد در دهان خود فروش / طوطی‌اش را غیر خود چون بسته در منقار نیست ۵۹
- جز من کسی دگر ز سلاطین روزگار / سدی به روی بحر ز گوهر نبسته است ۱۱۳
- جز نام تو بر زبان نمی‌گردد فاش / صد بار زبان اگر بگردانم من ۱۹۷
- جز هوایی نبود این همه ما و من ما / خالی از تن چو حباب آمده پیرامن ما ۹۱
- جسم از غم فریهم نزار است / یک برگ گلم دو جامه‌دار است ۱۲۵

- جفا نگر که به دیوان عشق می‌طلبند / ز آب دیده
 بلبل، حساب خنده گل ۱۱۲
- جفاجویی که صحرا را به رقص آورده نخجیرش /
 ز سبیلی‌های خون من سیهتاب است
 شمشیرش ۱۳۵
- جلوه حُسن تو آورد مرا بر سر فکر / تو حنا
 بستی و من معنی رنگین بستم ۱۴۶
- جلوه حُسن تو شد دام گرفتاری مرا / موج رنگ
 گل شود زنجیر پای عندلیب ۱۷۸
- جلوه معنی ندیدم در صفای قیل و قال / سبز شد
 هر جا سخن، آینه‌ای در زنگ بود ۴۲
- جلوه نازت رسایی داد بیداد مرا / کوه تمکینت
 دوبالا کرد فریاد مرا ۴۰
- جلوه گاه آه گرم گر شود میخانهها / خشک
 گردد می چو خونِ نافه در پیمانه‌ها ۹۲
- جلوه‌اش بنمود از بس محو رخسارش شدم /
 ناله‌ام نشنید از بس گرم استغنا گذشت ۱۸۴
- جنبش لب در حدیث عشق پُر بی‌لطف بود / از
 طپیدن‌های دل با او حکایت داشتم ۱۰۶
- جنونم کرد گل از گردش چشم دلارامی / به‌چوب
 گل نمی‌آید علاجم چوب بادامی ۱۴۴
- جنونم ناله زنجیر را افسانه می‌داند / دلم
 سرگشتگی را گردش پیمانه می‌داند ۱۹۰
- جواب دادم و گفتم که او مبشّر بود / به احمد
 عربی جمله خلق را ز اله ۴۳
- جواب نامه من غیر ناامیدی نیست / ز دست
 سودن بال کبوترم پیداست ۹۶
- جوانی چون نسیم نوبهار است / ولی بر رنگ و
 بوی گل سوار است ۱۸۶
- جوانی رفت و داغی ماند در دل یادگار از وی /
 چو آن سرخی که بر ناخن پس از رنگ حنا
 ماند ۱۵۵
- جوش زن ای نوبهار! تا همه مستان شویم / شور
 کن ای عندلیب! تا همه نالان شویم ۱۸۱
- جهان دیگرم پرواز را باید کزین عالم / چو چشم
 خفته بگذشتم به‌بال آرمیدن‌ها ۹۲
- جهان‌پناها، شاه! به قدر جاه و جلال / نیافریده
 خدا چون ترا عدیل و نظیر ۱۱۰
- چاه راه خویش گردیدند چون گرداب‌ها / همت
 ارباب دنیا بس که پست افتاده است ۱۴۳
- چرا این حاجت از حق خواهی ای یار؟ / که من
 هم می‌توانم این قدر کار ۱۳۶
- چرا کنیم سیه روی خویش را ز خضاب / شبی به
 روز ز موی سپید آوردم ۱۵۱
- چراغ عاریتی تیرگی زیاده کند / به‌روشنایی
 شب‌های تار سوگند است ۱۳۰
- چراغی را که ایزد بر فروزد / هرآن‌کو پُف زند،
 ریشش بسوزد ۱۳۶
- چرخ، سبلی خورده طوفان استغنائی ماست / در
 غبار شب، مه نو، نقش پشت پای
 ۱۹۰ ماست ۱۳۵

- چسان آرم در آغوش آن بت گیسو مسلسل را / که
 نتواند به خود هم خوابه دید از ناز محمل را... ۹۹
 چسان برخواند آن مه، نامه مشتاق دیدارش / که
 خط را همچو ظلمت محو سازد نور
 رخسارش ۱۰۶
 چسان تقریر حال دل کنم پیش سیه چشمی / که
 گردد شمع خاموش از نگاه سرمه آلودش... ۱۳۵
 چشم بر راهند می خواران که کی باران شود / ابر
 می خواهند مستان، خانه گو ویران شود..... ۹۸
 چشم بلبل می پرد، رنگین بهاری در ره است /
 هی نوای ناله هی، هی موسم فریاد هی ۱۴۴
 چشم تو ز بیماری خود بر سر ناز است / مژگان
 تو همچون شب بیمار دراز است ۹۵
 چشم را پرده خود کرده به دیدن رستم / پنبه در
 گوش نهادم، به شنیدن رستم..... ۱۳۰
 چشم را خالی کن از دیدن، تماشا نازک است /
 آرزو در سینه بشکن، جلوه آرا نازک است..... ۱۹۹
 چشم طنازش ز بیم سرزنش های حیا / پرده
 مستی کند بیماری پیوسته را ۱۳۹
 چشمک زدن ستاره بی چیزی نیست / در پرده
 عنبرین شب، ماهی هست ۱۲۳
 چشمم چگونه دیدن رویت هوس کند / نظاره بر
 چراغ تو کار نفس کند..... ۱۷۴
 چکد به دامنم از دیده، لخت دل با اشک / به رنگ
 شعله که با روغن از چراغ چکد ۵۵
- چگونه دل دهد آن نازنین به آرایش / که دست او
 ز نگین زیر سنگ می ماند ۱۲۰
 چل قلعه به یک سال گرفتی، که یکی / شاهان
 نتواند به چل سال گرفت..... ۱۶۰
 چمن پیرای صبحم، کیمیای خار و خس دارم /
 به هر شاخ ترنجی، آفتابی پیشرس دارم... ۱۴۸
 چمن جویای وصل کیست کز جو در خیابانش /
 سراسر می رود چاک گریبان تا به دامانش..... ۳۵
 چنان بدم ز جدایی که بعد ازین هرگز / به خنده
 نیز لب از یکدگر جدا نکنم ۱۵۷
 چنان بی روی او آماده شیون بود گلشن / که گر
 ناخن زنی بر ساغر گل، در صدا آید ۱۰۵
 چنان خوگر به بیتابی بود سودایی زلفت / که
 بی زنجیر نشیند به روی صفحه تصویرش... ۱۴۴
 چنان زشتم که ترسم چشم رحمت بنگرد سویم /
 مگر فردا کشد رنگ خجالت پرده بر
 رویم ۱۹۶
 چنان کز در درآید اهل ماتم را سیه بختی / فغان از
 بلبلان برخاست، چون من در چمن
 رستم ۱۹۱
 چنان کز سنگ و آهن، آتش سوزان شود پیدا /
 زنی گر هر دو عالم را به هم، جانان شود
 پیدا ۱۹۳
 چنان گداختی از عکس خویش آینه را / که
 جوهرش چو خس از آب می توان
 چیدن ۱۸۶

چنان مستانه بر آتش نظر کرد / که از بدمستی‌ش،	چو سوز عشق را کامل کنی، عیبت هنر گردد /
آتش حذر کرد ۱۸۶	شود یاقوت، هر سنگی که لبریز شرر
چنین تاریخ، هرگز کس نگفته / کس از هند و	گردد ۱۶۸
عرب یک نغمه نشنفت ۴۶	چو عمر او به سرآمد ز گردش دوران / شکست
چنین که می‌کش اسرار مولوی جامی / که هست	بر صف دل‌های پُرشعف آمد ۱۳۲
گفته او دور از ره تقصیر ۱۱۰	چو عندلیب بخواند کتاب خنده گل / تبسم تو
چنین گر می‌گذارد ضعف جسم ناتوانم را /	بود انتخاب خنده گل ۱۱۲
حبابی می‌تواند آسمان بستن جهانم را ۱۰۳	چو غنچه گل صد برگ، آسمان دو رنگ / به صد
چو آفتاب لب بام آخر وصل است / رسید بر سر	برهنه دهد یک قبا و آن هم تنگ ۱۵۵
ناخن حنای عشرت ما ۱۰۰	چو غنچه‌ای که بُود در میان خرمن گل / نشسته‌ام
چو آن آبی که شوید طفل، مشق خویش را در	به‌دل جمع در پریشانی ۹۰
وی / هزاران حرف در هر قطره اشکی نهان	چون آستین همیشه جبینم ز چین پُر است / یعنی
دار ۴۰	دلَم ز دست تو ای نازنین پُر است ۱۴۶
چو تار سبجه نتوان، از هر دری درون شد / صد	چون با قبا ی زرد، قدش دلبری کند / آینه را بهار
در نمی‌توان گشت، از بهر یک لب نان ۱۲۶	گل جعفری کند ۱۹۰
چو تاریخ فوتش دل از عقل خواست / خرد	چون به پایه وزارت ممالک دکن و / دیوانی تن و
گفت با دل که: «راسخ بمرد» ۹۲	هزاری منصب، سرافراز ۱۶۷
چو خاتمی که بُرد سر به جیب موم فرو / زدم چو	چون پی دل بردن آمد، عقل را اوّل ربود / دزد
بر در پستی، بلند شد نامم ۱۴۶	دانا می‌گُشد اوّل چراغ خانه را ۱۹۱
چو در بند سخن ماندی، هوای عیش پیدا کن /	چون پیر شدی، کار جوان نتوان کرد / پیری است
بسوز اوراق دیوان را چراغانی تماشا کن ۱۰۷	نه کافری، نهان نتوان کرد ۱۴۴
چو دیدم کاندرین تُو طاق افلاک / بود چون	چون پیر شدی، مشو ز مردن غافل / صبح شب
گنجفه اوراق افلاک ۱۸۸	مهتاب، نهان می‌باشد ۹۳
چو رشته از گهرم گر لباس پوشانی / برآورم سر	چون خس فتاده‌ایم به گرداب اضطراب / چون
خود را همان به عریانی ۹۰	رشته مانده‌ایم در آغوش تاب‌ها ۱۸۸

- چون دو ناخن هر دو عالم را بهم آورده‌اند /
عاشقان تا خار را از پای خود بیرون کنند... ۱۱۵
- چون رُخش مطلع صحیح کجاست؟ / چون
خطش مصرع فصیح کجاست؟..... ۱۹۸
- چون زمین برخیزد از جوّ فلکج / نی شب و نی
سایه باشد، نی دلک..... ۴۱
- چون زند بر سنگ، تیغ آن شوخ، خوش می‌آیدم /
آب چون غلطد به روی سنگ، گردد
خوشگوار..... ۱۳۹
- چون سر زلفش به‌دستم افتد، از خود می‌روم /
همچو طفلان، اوّل شب خواب می‌گیرد
مرا..... ۸۶
- چون شاهجهان برو برآمد، گویی / خورشید شد
از سفیده صبح بلند..... ۱۵۴
- چون شد این معموره دلکش بنا / عقل،
«بختاورنگر» نامش نهاد..... ۶۴
- چون غنچه دل ز دوست جدا شد گره مرا /
مژگان بهم چو بند قبا شد گره مرا..... ۱۱۲
- چون فتاد آتش رخسار تو در شهر وجود /
خفتگان عدم از غلغله بیدار شدند..... ۱۳۷
- چون قلم شد تنگ بر من از سیه‌روزی جهان /
نیست جز یک پشت ناخن، دستگاه خنده‌ام ۱۱۸
- چون کرد شهنشاه عنایت ز حضور / فیلی که ازو
چشم بد دوران دور..... ۶۷
- چون کمان حلقه بیکاریم با چندین هنر / زور
بازو دست ما را بر قفا پیچیده است..... ۱۹۳
- چون کور کش به دست فتد صیدی از قضا / ناگه
فتاد وحشی دولت به‌دام او ۶۸
- چون گرفتاری تن دید محبت، فرمود / که دگر
دام نسازند و قفس نفروشدند ۹۷
- چون گشت ز فضل ایزد عزّ و جلّ / آراسته این
مسجد پر زیب و خلل ۲۱۰
- چون لباس غنچه نشکفته تنگی می‌کند / بر شکوه
این عمارت، پرنیان آسمان ۱۶۴
- چون لباس غنچه تنگی می‌کند بر دوش گل / بر
شکوه این عمارت، پرنیان آسمان ۱۶۴
- چون ماهی ساحل، طپد از آرزوی دل / زخمی که
شهیدان غمت را به سر آمد ۱۴۷
- چون مردمک چشم تو در عالم نیست / چرخ‌ی
که خدنگ غمزه را تیر کند ۱۵۷
- چون نگردد حال بر مفلس ز شرم قرض‌خواه /
می‌رود از دیدن خورشید رنگ از روی
ماه ۱۹۶
- چون نماز فقر غربت‌زادگان راه عشق / با وجود
ناتمامی‌ها قبول درگاه‌اند..... ۱۹۳
- چون هزاری اضافه عاقل خان / یافت ناکرده
کوشش مطلق..... ۶۳
- چه اختلاط به ارباب عقل، شیدا را / به طور خود
بگذارید لحظه‌ای ما را ۵۴
- چه امکان دارد از لعلش تمنا کرد مطلبها / شرار
آتش یاقوت باشد حرف آن لبها..... ۷۰

- چه پرسی ظالم از حال به‌خون آغشته تیغت / که
 بر روی نمک خوابیده همچون لاله
 داغ او ۱۰۷
- چه پروا عاشق وارسته را از آفت دوران / که باشد
 آستین چون غنچه دایم بر چراغ من ۱۰۷
- چه دور از آسمان گویی نصیب از مردمی باشد /
 که از دور ازل مردم ندارد چشم کوکیها ۷۰
- چه غم از دستبرد ناله دارد داغ هجرانم / چو
 طاوس آفت از صرصر نباشد در چراغانم ۷۰
- چه گفتگوی که چشمش نمی‌کند با من / ازو
 بپرس که داند زبان آهو را ۱۰۴
- چه میران کاندیرین بازی شده خوار / ز یکلوشان
 که حکمش سوخت ناچار ۱۸۹
- چه نشاط باده بخشد، به‌من خراب بی‌تو / به دل
 گرفته ماند، قدح شراب بی‌تو ۴۵
- چه یاری بهتر از کردار خیراندیش می‌خواهی؟ /
 چه حُسنی خوش‌تر از حُسنِ سلوک خویش
 می‌خواهی؟ ۱۴۱
- چه‌ها کنم دل او گر شود به فرمانم / جنون به سر
 زده را دسترس به‌سنگ مباد! ۹۱
- چیزی که به جا شده به عالم، این است: / کان
 سیّد پاک موسوی خان گشته ۱۶۷
- چیزی که به جا شده، همین شد به جهان /
 کامجدخان شد نتیجه امجدخان ۶۵
- چیست دانی باده گلگون؟ مصفا جوهری / عشق
 را پروردگاری، حُسن را پیغمبری ۱۱۰
- چین بر جبین ز جنبش هر خس نمی‌زنند /
 دریادلان چو آب‌گهر آرمیده‌اند ۹۶
- حال سنگینی هجران تو انشا کردم / سطر در
 صفحه فرورفت چو زنجیر در آب ۴۲
- حایل خورشید وحدت شد غبار هستی‌ام / چون
 بساط خاک برچینند، روز و شب یکی است ۴۱
- حایل خورشید وحدت، رنگ هستی‌های ماست /
 چون زمین از پیش بردارند، روز و شب یکی
 است ۴۱
- حدیث شوخ و لعلت نازک، افکارش کند ترسم
 / مگر آهسته آن لب را تبسم‌وار بگشاید ۱۴۷
- حرف تو می‌برد ز دل، ذوق می‌شبانه را / لب
 بگشا و باز کن، قفل شرابخانه را ۲۰۲
- حُسن را فتراک گیرایی به‌دست‌انداز اوست /
 شوخ چشمان را رگ گردن کمند ناز
 اوست ۹۹
- حُسن سبزی به خطِ سبز مرا کرد اسیر / دام
 هم‌رنگ زمین بود، گرفتار شدم ۱۴۶
- حُسن سعی کوهکن از نقش شیرین ظاهر است /
 کار چون نیکو بود، خود کارفرما می‌شود ۱۶۸
- حق را ز دل خالی از اندیشه طلب کن / سگ
 نشسته ز استاده سرفرازتر است ۱۱۸
- حق‌شناسی، حیرت افزای دل آگاه شد / جاده
 بالید آن قدر بر خود که سدّ راه شد ۱۶۸
- حیرت بهار گلشن نظاره خودم / آینه خانه دل
 صد پاره خودم ۱۶۱

- حیرت، نظر نکرده چشم سیاه کیست؟ / شور
 جنون، صدای شکست کلاه کیست؟..... ۱۱۴
 حیرت آهنگم، که می فهمد زبان راز من / گوش
 برآینه نه تا بشنوی آواز من..... ۴۹
 حیرت گداز آن مژه سرمه سایی را / آمدش دنگاه،
 شمار نفس بود..... ۱۹۷
 حیرتم برق گشای شاهد مقصود گشت / عقده دل
 عاقبت پیکان تیر آه شد..... ۱۶۸
 حیف ز بزم جهان، ماهر معیطر از / مست به کنج
 وصال، از قدح موت شد..... ۱۷۴
 خاطر نقاش در تصویر خشنش جمع بود / چون
 به زلف او رسید، آخر پریشانی کشید..... ۱۵۳
 خاطرم زیر فلک از جوش دلتنگی گرفت / دامن
 این خیمه کوتاه را بالا زنید..... ۲۴
 خاکساری، سرفرازی می شود در می کشی / شور
 مستی چتر می سازد دم طاوس را..... ۴۰
 خان عاقل خطاب جاهل دل / که چو او نیست
 غافل و نادان..... ۶۳
 خان و مان پردازی وحشت تماشا کرده ایم / صد
 بیابان عالم از ویرانه من دور بود..... ۱۹۹
 خانه تست دل و دیده، ز باران سرشک / گر
 چکد آب در آن خانه، درین خانه بیا..... ۱۲۵
 خانه دهر، تنگ بسیار است / پشت بام فلک
 هوادار است..... ۱۶۷
 خانه ما کم از فناکده نیست / چشم عنقا چراغ
 خلوت ماست..... ۱۱۴
- خان خانان عهد، کانهامش / طبع را رخصت
 شکفتن داد..... ۷۹
 خان خانان، سر ملایک را تاج / آوازه اش از نسیم و
 گل گیرد باج..... ۸۰
 خانه زادان وفا را ناله می باشد مدام / شیون ایجاد
 است چینی ماتم فغفور را..... ۵۷
 خبر ز زنده دلی نیست اهل مدرسه را / که دل
 بسان مگس در کتاب می میرد..... ۱۰۰
 ختم است به همت علی بذل و عطا / از چهره او
 عیان نور سخا..... ۱۳۳
 خدا از دست دشمن، کار محتاجان برون آرد / خم
 می محتسب بشکست، عید باده خواران شد..... ۸۶
 خدایا! آرزو مطلب مکن حسرت نصیبان را / مده
 دم سردی صبح وطن شام غریبان را..... ۱۸۰
 خر عیسی اگر به مکه رود / چون بیاید، هنوز خر
 باشد..... ۵۳
 خرابی های عاشق برفروزد رنگ رخسارش /
 پریدن های رنگم آتشش را باد دامن شد..... ۹۲
 خراش سینه ما را دل ناشاد می داند / زبان تیشه
 فرهاد را فرهاد می داند..... ۱۳۸
 خرد از می اش محو مطلق شود / ز خود بی خبر،
 آگه از حق شود..... ۱۷۱
 خرد خود است تاریخ فوتش ز دل / بگفتا که:
 «کو قدردان سخن»..... ۶۵
 خرقه کردم من و او تکیه گاه دولت ساخت / به
 سکندر نمدی داد و به من نمدی..... ۱۸۴

خواست طبع سرخوش از جام سخن / سال	خرمنم در انتظار برق هستیسوز اوست / می‌پرد
اتمامش ز فیض بامداد.....۶۴	همچون شرار از شوق چشم دانه‌ها.....۹۲
خواستم تا سینه بخراشم به ناخن چشم را / در	خرمّی در خاک غربت نیست، من همچون نهال /
میان پنجه‌ام مانند مو در شانه ماند.....۱۲۶	مشت خاکی از وطن ای کاش برمی‌داشتم.....۲۰۲
خواه با اظهري و خواه به بیگانه نشین / من همین	خسته هجران او دل‌بسته جان‌کندن است / مرغ
شرم تو را بر تو نگهبان کردم.....۱۱۱	بسمل گشته را پرواز از خود رفتن است.....۱۴۱
خواهی که قدم به راه حق بگذاری / باید که	خشک زاهد برنمی‌آید به مشت شیر جنگ / تیغ
به‌کف، دامن پیری آری۱۰۷	چوبین کی تواند کرد با شمشیر جنگ؟.....۱۳۸
خواهی هنرت عیان شود، پستی جو / شمشیر	خشکی زاهد شود از گریه رسوا بیشتر / می‌شود
فرود آید و کار کند۱۵۶	از بارش دی، جوش سرما بیشتر۵۶
خوردم ز خط، فریب جمال عذار او / همرنگ	خطّ او شد سبزیی کز بخت ما برداشتند / دود
سبزه بود لباس شکار او.....۱۴۶	دل آمد به روی کار و کاکل ساختند۱۰۶
خورم ز دست غمت خون ناب را تنها / چنانچه	خط سبز آفت جان بود، نمی‌دانستم / دام در سبزه
می‌کش مفلس، شراب را تنها.....۱۱۲	نهان بود، نمی‌دانستم۱۴۶
خوش آن ساعت که بزم‌آرا نشینی بر لب جویی /	خطّ سبز آفت جان بود، نمیدانستم / دام در سبزه
خط پشت لبست چشم قلدح را گردد	نهان بود، نمیدانستم.....۱۲۳
ابروی۱۲۷	خطی که به یاقوت تو نظاره‌پسند است / گردیست
خوش آن ساعت که بینم در کنار خویش جایش	که از آمدن خنده بلند است۱۱۴
را / چو گل وا کرده باشم غنچه بند	خمار افسرده‌ام دارد، شراب آتشی کو؟ / که
قبایش را.....۹۹	خون مرده را در پوست چون هندو
خوش است جام می‌ناب با تو نوشیدن / چو گل	بسوزاند۱۴۹
شکفتن و بر روی سبزه غلطیدن۷۷	خمارآلوده شوخی از چمن برچیده دامن شد /
خوش باش به ناکامی و مقصد مطلب / بگذار	شکست رنگ گل، مهتاب را چاک گریبان
طلب، دولت سرمد مطلب۱۸۸	شد۳۸
خوشم که غیر نگنجد میانه من و تو / چو خاتم	خمید از ناتوانی قامتم چون ماه نو «جودت»! /
دو نگین است خانه من و تو۹۰	گدازد نعل در آتش، خیال چشم جادویش ۷۰۰

- خونچکان است ملک! تیغ جفا می ترسم / که پی
 ۱۸۲..... آخر به در خانه قاتل نرود
- خونریز ستم چو یار من شد / گل حلق بریده
 ۱۵۶..... چمن شد
- خوی بد ما باعث آسودگی ماست / زنجیر در
 ۱۸۱..... خانه دیوانه جنون است
- خوی بد، باعث آسایش دیوانه بود / گره جبهه ما
 ۱۸۱..... قفل در خانه ماست
- خویش را آشنای حرف مکن! / نقطه امتحان
 ۹۰..... کاتب باش!
- خویش را بر نوک مژگان ستم‌کیشان زدم / آن قدر
 ۱۴۷..... زخمی که دل می‌خواست، در خنجر نبود
- خویش را خاک رهی سازی و بر باد روی / به از
 ۱۶۵..... آن است که بر تخت روان، شاد روی
- خیال بی‌کسی من وفا به یادش داد / به‌جای شمع،
 ۳۸..... دل آورد و بر مزارم سوخت
- دائم چو توجهش سوی معنی بود / دل‌کنده ز
 ۱۳۳..... صورتکده هستی رفت
- داخل اهل سخن نیست به پیش دانا / هرکه نامش
 ۳۱..... نبود در کلمات‌الشعراء
- داشت چون اعتماد بر شعرا / صله پیش از مدیح
 ۸۰..... گفتن داد
- داغ فرزندی کند فرزند دیگر را عزیز / تنگ
 ۱۱۹..... برگیرد ز مجنون در بغل صحرا مرا
- داغ‌دلان عشق را، سیر چمن غم آورد / لاله
 ۱۸۴..... شکفته دیدم و شد خبر از درون مرا
- داغم به نمک خشک شد و زخم به‌الماس / آگه
 ۹۸..... کن ازین تجربه مرهم‌طلبان را
- داغ‌های تازه از نخل تنم گل کرد و ریخت / او به‌گل
 ۱۳۸..... چیدن نیامد، گلشنم گل کرد و ریخت
- دالی که بود آخر احمد، دال است / بر اثبات
 ۵۳..... خلافت این هر چار
- دانا نکند تعصب از هیچ طرف / دندان سگ و
 ۴۸..... گوشت خر مشهور است
- دانه‌های سبزه را مانند درویشان هند / گر گلی را
 ۱۴۲..... سوی خود خواند کسی، صد می‌رسد
- در آفت‌خانه دنیا تلاش خاکساری کن / زمین
 ۱۹۶..... بودن سپر باشد بالای آسمانی را
- در از بیگانگی شوخی به روی آشنا بندد / که از
 ۱۱۵..... وحشت به شام دیده آهو حنا بندد
- در انتظار او نگهم خون شد و چکید / چشمم
 ۲۰۱..... جدا ز دوست، گلوی بریده است
- در انتظارت ای ثمر دل! شکوفه‌وار / چشم سفید
 ۹۸..... گشت و تو در دیده بوده‌ای
- در اهل جهان بود قناعت کمتر / مادرزاد است
 ۱۰۸..... حرص در طبع بشر
- در باغ، چسان توبه توان کرد «امانی»! / هر شاخ
 ۳۵..... گلی ساقی و پیمانه به چنگ است
- در بحر وجودش دو جهان نقش بر آب است /
 ۹۹..... با هستی او هستی ما موج سراب است
- در بزم او مجال نشستن نیافتیم / چون نرگس
 ۱۲۲..... ایستاده کشیدیم جام را

در بزم عاشقان چو برآرم ز سینه آه / چون هیزمی	در خانه تاریک ازین بیش مخواب / بنگر که چه
۱۷۷.....	۱۲۶.....
که دود کند، دورم افکنند.....	وقت است، سری بیرون کن.....
در بهارستان حمدت بلبان قدس را / بوی گل	در خانه خویش رفت و کالا دزدید / چون روز
۱۶۳.....	۵۲.....
خیزد به جای ناله از منقارها.....	نظر کرد، متاع خود دید.....
در بیابانی که چشم بی‌خودی وا کرده‌ایم / هر	در خانقاه وحدت، ذکر مخالفت نیست / چون تار
۱۹۹.....	۱۸۵.....
کف خاکی، تجلی‌خانه منصور بود.....	سبحه یک حرف، از صد دهن برآید.....
در پرده خاک، نغمه‌ها هست بسی / آنگه شنوی	در خمارم روز و شب، هر چند صها می‌کشم /
۱۹۱.....	خشک لب چون ساحلم با آنکه دریا
که گوش بر خاک نهی.....	می‌کشم.....
در پرده بود دل که محبت به یاد بود / این شیشه	۱۸۰.....
۱۴۰.....	در خوابگاه جهان، من شیدایی / چشمی بگشادم
را به سنگ پری خانه‌زاد بود.....	از سر بینایی.....
در تلاش سوختن چون کاغذ آتش‌زده / داغهای	۱۲۶.....
سینه‌ام با هم به‌جنگ افتاده است.....	۹۵.....
در تیره ابر طالع خود برق حیرتم / بی‌گریه هیچ	آیینیه نیامیخته با رنگ کسی.....
۱۸۲.....	۱۴۸.....
گاه تبسم نمی‌کنم.....	در دور رخت زلف به‌صد قیمت جان است /
در تیره خاک هند، کریمی ندیده‌ایم / از طوطیان،	دیوانه ز بس پُر شده، زنجیر گران است.....
۶۷.....	۹۶.....
کریم کریمی شنیده‌ایم.....	در راه وصال تو ز بس چشم به راهم / چون
در جهان بود ازین پیش نشاطی و کنون / ما	جاده بود خاک‌نشین مدّ نگاهم.....
۱۲۲.....	۴۴.....
مکافاتکش عشرت آن یارانیم.....	در ره عشق، صلاح از من رسوا مطلب /
در چشم ترم رنگ جهان برق سراب است / تا	کافر عشق چه داند که مسلمانی چیست؟.....
۱۰۱.....	۲۵.....
دیده بهم برزنم این خانه خراب است.....	در سبکباری است آسایش / سایه، خوابیده قطع
در چنین فصلی که بلبل مست و گلشن پر گل	راه کند.....
۱۵۵.....	۲۷.....
است / گر همه پیمانۀ عمر است خالی خوب	در سخن پنهان شدم مانند بو در برگ گل / میل
نیست.....	دیدن هر که دارد، در سخن بیند مرا.....
در حقیقت دگری نیست، خداییم همه / لیک از	۷۳.....
۷۴.....	در شکرش خواستم زبان بگشایم / چسبید ز
گردش یک نقطه جداییم همه.....	شیرینی آن لب‌هایم.....
	۱۲۸.....

- در شهر فنا با خاک، یکسان بود از پستی / پی داخل
شدن چون شمع دزدیدم قد خود را..... ۱۱۵
- در ظلمت شب هر آنچه کردی، کردی / در
روشنی روز، همان نتوان کرد..... ۱۴۴
- در عدم هم ز عشق شوری هست / گل گریبان
دریده می آید..... ۱۰۵
- در عشق ابلهی است به تقلید گفتگو / این راه را
چو سایه به پای کسان مهو..... ۸۷
- در غبار دل، هوس‌ها را نهان کردیم پاک / در
حیات خویش بُردیم آرزوها را به خاک... ۱۲۱
- در غربت مرگ، بیم تنهایی نیست / یاران عزیز آن
طرف بیش تراند..... ۱۷۵
- در غمت بی خودیی گشت گریبان گیرم / تا برم
نام رفو، پیرهن از یادم رفت..... ۱۸۸
- در فضای عشق جانان، بوالهوس را کار نیست /
هرسری شایسته سنگ و سزای دار نیست.. ۵۴
- در فضل و کمال، ذات احمد یکتاست / اسلام،
قوی ز بازوی شیر خداست..... ۵۲
- در قصه عشق، مرد ناگویا به / اندیشه عشق و
خون دل یکجا به..... ۸۰
- در قطره قطره خونم، پیکان آبدار است / چون
استخوان که پنهان، در دانه انار است..... ۵۵
- در کسوت محبت، هم دلق را پسندند / گر تو
سیاه چشمی، من هم سیاه‌روزم..... ۱۸۱
- در گلستان بارها بر چشم تر مالیده‌ام / برگ گل
نبود شناسم، گوشه دامن کیست؟..... ۱۲۳
- در ملک سخن بُود جهانگیر علی / در مشرب دل
ولی علی پیر علی..... ۱۳۳
- در من آمیخته‌ای، از تو اثر پیدا نیست / همه شیر
است درین کاسه، شکر پیدا نیست..... ۱۷۵
- در من و شیدا نماند اندر حقیقت اختیار / من به
شیدا مانم و ماند به من شیدای من..... ۱۷۵
- در نامه زمانه بجز حرف جنگ نیست / گویا که
از سیاهی لشکر نوشته‌اند..... ۴۰
- در نامه من نیست به فرموده حق هیچ / یک
حرف به تعلیم درین مشق ندیدم..... ۱۴۹
- در وادیی که تیره‌شیم جلوه می نمود / نور هزار
شمع، زبان غزال داشت..... ۱۳۵
- در هجر تو این نکته به من شد معلوم / «کز دل
برود هر آنچه از دیده برفت»..... ۱۶۷
- در همایون عهد عالمگیرشاه / زیب تاج و تخت
و فخر دین و داد..... ۶۴
- در آن وادی که من می‌گردم، آبادی نمی‌باشد /
سیاهی می‌کند از دور، گاهی چشم آهوپی.... ۸۶
- دُرد حرف و صاف خاموشیست، لب خاموش
دار! / این سخن از طوطی و از عکس
طوطی، گوش دار!..... ۱۹۷
- درد سر کیفیت مخمور را فرزانی است / نشئه
آسودگی در باده دیوانگی است..... ۹۴
- درد و درمان را دهد گر عرض عشق او به ما /
زخم برداریم و بگذاریم مرهم را به‌جا..... ۳۷

دست نشاط دامن از خود رمیده است / صاف	دردا که یکی نیست به عاشق سخن تو / بادام دو
طرب به‌شیشه رنگ پریده است ۵۱	مغز است زبان در دهن تو ۱۹۴
دل از عشق محمد ریش دارم / رقابت با خدای	درمانده به احوال خودم این چه حجاب است /
خویش دارم ۱۷۶	فارغ بگذر، طاقت نظاره که دارد؟ ۱۹۹
دل به صد حیف گفت تاریخش / «آه آمد اضافه	درون کعبه دم از کعبتین بی‌ادبی است /
ناحق» ۶۳	بازیچه دویی بگذار. ۱۹۸
دل به مردن نه غنی! چون قامت گردید خم / بهر	درهای فردوس، وا بود امروز / از بی‌دماغی،
این خاتم، نگینی نیست جز سنگ مزار ۱۴۶	گفتیم فردا ۴۹
دل بهر کمالات پریشان چه کنم؟ / کافیت مرا	دریغ از جهان بخت‌ورخان گذشت / نماند آب
نشئه عرفان، چه کنم؟ ۱۲۷	در گلستان سخن ۶۵
دل بی‌عقده در جمعیت سامان نمی‌باشد / صدف	دریغا رخت هستی زین سرا بست / معز موسوی
را تا بود گوهر، لب خندان نمی‌باشد ۹۸	خان سخندان ۱۶۹
دل پر از سوز محبت داغدار افتاده‌ام / لاله‌زار	دریغا شعر رخت از دهر بر بست / سخن با
دیگران در شعله‌زار افتاده‌ام ۱۳۰	موسوی‌خان از جهان رفت ۱۶۹
دل چو شد بیکار، دست از کار باید داشتن / کار	درین بازی مرا سر وا گرفته / تحکم نیست از غم
در بیکاری دل بود، دیگر کار نیست ۵۴	جا گرفته ۱۸۹
دل چو شد گرم ز می، جلوه معشوق کند / ماهی	درین بوستان، خوارم از ناروایی / غریب چو گل
موم به‌آتش چو رسد، آب شود ۹۵	بر سر روستایی ۱۸۴
دل دادن و سخن نشنیدن گناه من / دل بُردن و	درین مطلع نمود از احمقی‌ها / یک از پیران
نگاه نکردن گناه کیست؟ ۱۵۵	جاهل، دخل بیجا ۱۳۶
دل داشتیم، دادیم، جان بود، عرض کردیم /	دزدی شب تار، کو به کو می‌گردید / از هیچ دری
چیزی که دوست خواهد، صبر است و ما	به مطلب دل نرسید ۵۲
نداریم ۴۵	دست از حالش مدار گر هم عدد است / بختاور
دل در آن زلف اگر راه نیابد، غم نیست / گو به ما	خان و دستگیر سرخوش ۶۴
باش، پریشانی ما هم کم نیست ۱۹۰	دست در دامن معشوق زدم دوش به‌خواب /
	دامن خود به‌کفم بود چو بیدار شدم ۱۱۴

دل را در سر، هوای هر چار بُود / دال است سر	۵۳.....
دل و عیان در وی چار فیض می‌رفت	۴۶.....
دل شکاران به کمند تو گرفتار شدند /	
خودفروشان همه پیش تو خریدار شدند.. ۱۳۷	
دل غم‌دیده را اسباب راحت می‌شود کلفت / فتد	
از مرهم کافور، گل در چشم داغ من ۳۸	
دل گرفته من مشکل است باز شود / که قفل بر	
در میخانه از درون زدهاند ۱۵۱	
دل واشد و هر چه بود در من دیدم / یک غنچه	
بهار کرد و گلشن دیدم ۱۸۹	
دل سوخته آتش حرمان ایام / جز پنبه مینا	
نگذارید به داغم ۱۵۱	
دلم به هیچ تسلی نمی‌شود حاذق! / بهار دیدم و	
گل دیدم و خزان دیدم ۷۳	
دلم در وصل از تاب رخ جانانه می‌سوزد / فروزد	
گر چراغ تیره‌بختان، خانه می‌سوزد ۱۸۴	
دلم مجنون و لیلی آن نگاه عشوه‌ساز او / طناب	
خیمه لیلی ست مژگان دراز او ۱۹۶	
دلی دارم که دارد خارخار از یاد گیسویش / به	
رنگ خارماهی شانه می‌روید ز پهلوش ۷۰	
دلی دنبال چشم او رمان از خویشتن دارم / پی	
آهو چو آهو می‌دود این دل که من دارم .. ۱۲۳	
دم بر نیادش به جواب کتابتم / گویا که سرمه	
ریخت سوادش به کام او ۶۸	
دم صبحی به فکر این معما / به مژگان، دیده راه	
فیض می‌رفت ۴۶	
دم صبحی به فکر این معما / به مژگان، دیده راه	
فیض می‌رفت ۴۶	
دم نشاط، غم عشق، گرم چاره ماست / صدای	
قهقهه ما آه پاره پاره ماست ۶۰	
دنیا معشوق، عاشق دین نشود / شیدایی آن شیفته	
این نشود ۱۵۵	
دو بار سوزد از آن رو فغان بلند کشد / می دو	
آتش در سوختن سپند کشد ۱۷۴	
دو نعمت است که بالاترین نعمت‌هاست / شراب	
خوردن و در پای یار غلطیدن ۷۷	
دور از چشم تو نگشاید دل از بستان مرا /	
می‌نماید ترکش پر، تیر نرگس‌دان مرا ۱۱۵	
دوردستان را به احسان یاد کردن همت است /	
ورنه هر نخلی به پای خود ثمر می‌افکند... ۱۱۷	
دوش تقلید جرس کردم و صد قافله سوخت / آه	
گر ناله پریشان‌تر ازین می‌کردم ۱۴۸	
دولت بیدار عرفان داد حق نعم‌البدل / کرد گر	
گردون دون، محروم از دولت مرا ۱۰۲	
دولت ندهد نجات ز آتش چون فقر / خسخانه به	
از قصر بُود در گرما ۲۰۲	
دویی کی ذات وحدت را به کثرت رهنما گردد /	
خلل در شخص یکتا نیست گر قامت دو تا	
گردد ۵۰	
دهد افسر همان کس را که افسار / طبد از نام او	
چون نبض بیمار ۱۸۸	

دهد گر آب و رنگ از گفتگو یاقوت خندان را /	راز خلق افشا نسازد هر که ترسد از خدا / بند بند
گریبان چاک همچون گل کند لعل بدخشان	از هم جدا شد قرعۀ رمال را..... ۷۰
را..... ۱۶۳	راز دل‌خستگیم هست ز مژگان تو فاش / عرض
دهر انتقام آن کشد اکنون ز من که داشت / آسوده	حالم نکند هیچ زبان بهتر ازین ۱۳۹
چند روز به پشت پدر مرا ۳۳	راز ما شد فاش و حال ما همان پوشیده است /
دیدم که درو نبود بیدار کسی / من نیز بخواب	نامه ما چون زبان هم باز، هم پیچیده
رفتم از تنهایی ۱۲۶	است ۱۶۵
دیده نهان داشت نقش آن کف پا را / اشک به	راست بودن با کج‌اندیشان بلاست / عکس سرو
مردم نمود رنگ حنا را ۱۴۷	از آب موج اژدهاست ۱۹۷
دیروز توبه کردم و امشب به پای خُم / آن طاقتم	رام گشته وحشی مطلب به ناکامی مرا / بخت من
نماند که می‌در سبو کنند ۱۰۹	چون چشم آهو در سیاهی روشن است... ۱۰۴
دین احمد رساند بی شبهه و شک / از تقویت	راهرو را رهنما افتادگی‌ها می‌شود / هر کجا پایی
شیر خدا شد به فلک ۲۱۱	بلغرد، جاده پیدا می‌شود ۵۹
دین و دنیا خورد بر هم تا که ما پیدا شدیم / از میان	ربود از عرصۀ دنیا و دین گوی کمالیت / ز
این دو کف همچون صدا پیدا شدیم ۱۰۶	درویشان به درویشی، ز سلطانان به
دیوانۀ عشق تو سرانجام ندارد / چون نقش قدم	سلطانی ۲۰۸
خانه من بام ندارد ۱۵۱	رحم می‌آید مرا بر بلبل آن بوستان / کز
دیوانه‌ایم و بر ما، باشد لباس رندان / زنجیر گردن	نزاکت‌های گل فریاد نتوانست کرد ۱۲۴
ماست، زنجیرۀ گریبان ۱۲۶	رزق را روزی‌رسان مقدار هر پیمانه داد / خوشه را
ذوق حُسنش بر تماشای گل و گلزار داشت / گر	چندین شکم داد و به هر یک دانه داد ۱۰۵
نمی‌بردند زود، آینه با خود کار داشت ۱۳۰	رساندش پایه معنی به معراج / بُود این مطلع آن
ذوق عشق آینه‌دار راز دل‌ها می‌شود / چون	را درۀ التاج ۱۳۶
به‌خود بالد خموشی، ناله پیدا می‌شود ۱۶۸	رسید بر سر بالین به وقت نزع یار / چراغ
راحتی گر یافتم سرخوش! به عزلت یافتم / داشتم	زندگیم شام مرگ، روشن شد ۸۴
تصدیع گر با خضر صحبت داشتم ۱۰۶	رسید یار من از گرد راه و می‌خواهم / کمر
	گشاید و خنجر به من حواله کند ۹۷

رو پنبه به سقف خانه آویز و بسین / دودی که ز	رشته نظاره خودبین کم از زَنار نیست / چشم
شمع سرکشد، مایل اوست ۵۰	پوشیدن ز خود، خود را مسلمان کردن
رو فقرگزين که فقر بهتر ز غنا / کان سایه کند در	است ۱۱۵
آفتاب فردا ۲۰۲	رشته‌داری در تعلق ساز نقص عزت است / نغمه
روز اوّل کاندرين ویرانه بنهادم قدم / باز	تار رگ گوهر، شکست قیمت است ۱۰۴
می‌بایست گشتن، دهر دیواری نداشت ۱۷۵	رشک چشم احولم سوزد کز اسباب جهان /
روز وصل تو گم کنم خود را / نو به دولت	هرچه می‌بیند، به یک دیدن مکرر
رسیده را مانم ۸۶	می‌شود ۱۹۴
روزگار عمر همت کرد در چشم سیاه / پُرغبار	رفت جامی بیخود از عالم سجع او / در ریاض
از دامن افشانده شد کاشانه‌ام ۵۹	جنان، مخلّد شد ۴۷
روشنی گم می‌کند در ظلمت کاشانه‌ام / هست	رفتی و از اشک بلبل بر چمن طوفان گذشت /
خال چهره زنگی چراغ خانه‌ام ۱۳۵	روز بر گل چون چراغان شب باران
رونق بیداد او از اضطراب ما بُود / جوهر شمشیر	گذشت ۸۵
نازش پیچ و تاب ما بُود ۱۰۵	رفیق اهل غفلت، عاقبت از کار می‌ماند / چو یک
روی در هم می‌کشد از روی ما آینه هم / چین	پا خفت، پای دیگر از رفتار می‌ماند ۱۴۶
پیشانی است گویا آیه‌ای در شان ما ۳۳	رقم زد از پی تاریخ، رونقی! کلکم: / «ز کاوش
روی گردان نشود صاف دل از دشمن خویش /	مژه از هند تا نجف آمد» ۱۳۲
آخر آینه به بالین نفس می‌آید ۱۱۸	رقیب! من نمی‌گویم گل و باغ و بهار از من / بهار
روی نقش از گلشن مسجد فزود / آبروی دیگر	از تو، گل از تو، هر دو عالم از تو، یار از
از تالاب داد ۶۴	من ۷۹
ره می‌برد به گوش نکه چون صدای چاک / چشم	رم خوردگان تجرید، جایی که برق تازند / پا در
جهان ز شوق که جیب دریده است؟ ۷۵	حنا نشاند، رنگی به خویش بستن ۱۳۵
رهت زد سعی وصل یار، ورنه مطلب آسان بود /	رندی گفتا که: تا بُود جام به دست / دیگر به دعا
نمی‌شد گر برون از آستین دست تو، دامان	کسی چه خواهد ز خدا؟ ۵۱
بود ۹۱	رنگ صد بسمل طپیدن ریختی در جان برق /
	درگرفت از شعله شمع رخت دامان برق ۱۰۶

ز بس که طاعت آلوده با گناه کنم / به سجده	رهروان راست‌رو را رهبری در کار نیست / خامه
همچو نگین نامه را سیاه کنم ۵۹	جدول کشان را مسطری در کار نیست ۴۰
ز بس که کرد پریشان غبار خط توام / نفَس چو	ز آبادی فزاید شور سودا در دماغ من / سواد
نال قلم گشت تار تار مرا ۱۷۸	شهر، مشک سوده افشانند به داغ من ۱۰۷
ز بس نگاشته‌ام سردمهری گردون / کند ز نامه	ز آتش پاره خود گرمیی و امی کشم امشب / چو
من بال گر پرد کافور ۱۳۹	اشک شمع در هر گام می‌گیرم سر راهش ۱۹۶
ز بس که حیرت دل شد نثار کرده چشم / نگه چو	ز اسباب طرب چیزی دگر می‌کش نمی‌خواهد /
صورت دیباست تار پرده چشم ۴۱	همین دستی و جامی همچو نرگس بس بُود
ز بهر مستی‌ام کی کار با جام شراب افتد / مرا از	ما را ۱۲۱
گفتگوی باده سرخوش می‌توان کردن ۳۶	ز اشکم گاه مستی، نامه اعمال افشان شد / مرا
ز بی‌ثباتی عشرت سرشته‌اند مرا / برات رنگم و	کوه گناه از باده لعل بدخشان شد ۱۴۹
بر گل نوشته‌اند مرا ۵۰	ز اندیشه غیر تو تهی سازم دل / فکر تو حجاب
ز پای تا به سرش هر کجا که می‌نگرم / کرشمه	تُست، این را چه کنم؟ ۸۶
دامن دل می‌شد که جا اینجاست ۲۵	ز بس از سعی دیگر گام در راه فنا دارم / چو برق
ز تاب جلوه سرو روانش / گره افتاد بر موی	از گرمی رفتار، آتش زیر پا دارم ۱۰۷
میانش ۱۴۱	ز بس دلها روند از خود ز شوق گفتگوی او /
ز تیره‌بختی خود آن زمان شدم آگاه / که مادرم	صدای پا به گوش آید چو جانان در سخن
سر پستان خویش کرد سیاه ۱۶۴	باشد ۹۹
ز جستن جستن او سایه در دشت / چو زاغ	ز بس شرم تو ریزد رنگ خاموشی به کام من /
آشیان گم کرده می‌گشت ۳۴	چو شمع گر زبان جنبد، عرق باشد کلام
ز جوش باده، دُرد ته‌نشین بالانشین گردد / ز	من ۱۰۷
موج خنده ترسم خط برون آید ازان لبها ۱۳۵	ز بس طراوت رویش نمی‌توان دانست / که شبنم
ز جوش باده، دُرد ته‌نشین، بالا نشین گردد / زموج	است به گل یا گره به پیشانی ۳۳
خنده، ترسم خط برون آید از آن لبها ۱۶۵	ز بس که حسن تو هر ذره را به رنگی سوخت /
ز چشم شوخ کردی تیره روز لاله و گل را /	توان شناختن از هم غبار سوختگان ۱۲۲
به خاک سرمه کُشتی شعله آواز بلبل را ۱۰۴	

ز شوق آنچه آنجا دید فرهاد / مرا این جا قلم از	ز چین ابروی او جوهر شمشیر می‌ریزد / زند
دست افتاد ۶۹	مژگان چو برهم، یک نیستان تیر می‌ریزد... ۹۱
ز شوق لذت زخمش ز بس در اضطراب افتد /	ز حیرت خواست دل تاریخ فوتش / خرد گفتا:
مشبک گردد از یک تیر، سر تا پای	«کجا شد موسوی خان»..... ۱۶۹
نخجیرش ۱۴۴	ز حیوان به نطق آدمی برتر است / پس آدم‌تر
ز شوق مهر رخسار که چشمم گریه‌پیرا شد / چو	آن‌کو سخنورتر است..... ۳۰
گوهر در گره هر اشک من دارد	ز خلق آزرده گشتم دیدنش در خویش حاصل
سحرگاهی..... ۱۶۱	شد / غبار خاطر آخر توتیای دیده دل
ز ضعف تن بجز نامی نماند آخر ز من باقی /	شد ۱۴۴
نگینی می‌نماید گر نهند آینه در پیشم..... ۱۴۶	ز دست طالع ناساز خویش رسوایم / سیاه‌بختی
ز ضعفم زور بر من می‌رساند / ندانم زیر دست	من همچو مشک بو دارد ۱۷۸
که نشان ۱۸۹	ز دست کینه ناخن مدد نمی‌خواهم / به‌رنگ
ز عکس رُخم خاک هر کوچه زر شد / مرا کیسه	غنچه به دل شوق جامه‌در دارم..... ۹۶
خالی و من کیمیایی..... ۱۸۴	ز دستگیری غربت بپاست جلوه من / چو موج
ز غارت چمنت بر بهار منت‌هاست / که گل	ریگ روان گرد راه خویشتم ۵۹
به‌دست تو از شاخ تازه‌تر باشد ۱۲۵	ز رفعت بیشتر باشد صلابت خاکساران را / ز بالا
ز فانوس گلی نتوان فروغ شمع را دیدن / چو	سوی پستی هر که بیند، در هراس آید..... ۷۰
بنشیند غبار جسم، نور جان شود پیدا ۱۹۳	ز زنجیری که عشق انداخت در پای من ای
ز فوتش اینچنین زد نغمه سرخوش / نشان عیش	قمری! / فتاد آخر ترا هم حلقه‌ای در گردن
از هندوستان رفت ۱۶۹	ای قمری! ۱۶۲
ز کعبه آیم و رشک آیدم به خون‌بالی / که از	ز شرم حُسن تو آبی و من فتاده به خاکم / به من
زیارت دل‌های خسته می‌آید..... ۱۸۲	فتد چو گذارت هزار رنگ برآیی ۱۹۳
ز گرداب گهر نبود رهایی اهل دنیا را / بسا کشتی	ز شرم در پس دیوار چون برگ گل رعنا / اگر با
درین یک قطره آب است دریایی..... ۱۰۷	لاله‌روی خویش در یک پیرهن باشم..... ۱۹۴
ز گلبن املش صد چمن گل امید / شکفت تا که	ز شست صاف از دل بگذرد گرم آنچنان تیرش / که از
به مدح تو شد زبان‌آور..... ۸۱	بوی کباب افتد به فکر زخم نخجیرش ۱۱۹

ز گلگشت چمن، بیرون چو آن سرو خرامان شد	ز سرخ و سفیدش خرج داده / به کف تیغ و به
۱ / گشاد بال بلبل، باغ را چاک گریبان شد ۹۲...	سر تاجش نهاده ۱۸۹.....
ز من باقیست سرخوش جوش عرفان / پس از	ز کار بسته کنم راه مدعا پیدا / سر کلاوه شود زین
من خواهد این هم از جهان رفت ۱۶۹.....	گره مرا پیدا..... ۶۰.....
ز میدان سخن، گوی سبق برد / برهم زادهای از	زمانه دفتر اوصاف حُسن یوسف را / ز شرم
دو برهم ۱۷۳.....	حُسن تو برد و به چاه کنعان ریخت..... ۱۱۴.....
ز نشاط با دل شاد زد چنین بنزد خردم نفس /	زمین کان نمک گردیده است از شور سودايم /
شب جمعه زاد و بچارده ز جمادی الاول این	به جای گرد، مجنون خیزد از دامان
پسر ۴۶.....	صحرايم..... ۱۱۹.....
ز نعمت تو به نوعی رسید آن مایه / که یافت	زمین و آسمان در می‌کشی فرمان‌برت گردد /
میرمعزی ز دولت سنجر..... ۸۱.....	سرت چون گردد از مستی، جهان گرد سرت
ز ویرانی بُود بر بام و در کاشانه ما را / زمین	گردد..... ۱۰۵.....
چون نقش پا دیوار باشد خانه ما را..... ۱۵۶.....	زندگی را از قد خم، حیرت آگه می‌کنم / وقف
ز همت دادن جان در بر من / بود آسان‌تر از	رعنائی بساطی داشتم، ته می‌کنم..... ۴۹.....
چیزی گرفتن..... ۱۸۹.....	زو گشته رسا نشئه عرفان به کمال / مستی افزون
ز یاران کینه هرگز در دل یاران نمی‌ماند / به روی	ز آخرین جام بود..... ۱۷۱.....
آب، جای قطره باران نمی‌ماند..... ۱۹۴.....	زود به کردم من بی‌صبر، داغ خویش را / اول
ز احسان ببند رخنه دیوار دشمنی / زخم دهان	شب می‌گُشد مفلس چراغ خویش را..... ۱۵۵.....
پرگله را لقمه مرهم است..... ۱۰۵.....	زیب خوبان دگر از زیور لعل و دُر است / بر لب
ز افتادگان نیامد، استادگی به خدمت / چون نقش	بس رنگ پان و گوشه دستار گل..... ۱۰۶.....
پا برونم، بُردن ز راه نتوان..... ۱۲۶.....	زیب‌المنشآت حاجت به گفتگوی ندارد بیان ما /
زان دم که شده اختر دولت تابان / صبح اقبال و	سوزد چو شمع بر سر حرفی زبان ما..... ۷۸.....
جاه گشته خندان..... ۶۵.....	زیر بار خلعت منت کجا باشد تنم / چون حباب
زاهد! آن‌سوی فطرت مردانند / در معبد شوق	است آبروی خویشتن پیراهنم..... ۱۹۹.....
نیستی فردانند..... ۴۹.....	زینت خانه صیاد بُود مرغ اسیر / از گرفتاری
	طاوس، قفس گلزار است..... ۱۷۸.....

- زینت خود ساخت دولت هرچه را رد کرد فقر / سخن جان است و دیگر گفتگو جانا! ز من بشنو
 مشعل شاه از کهن دلق گدایان روشن است. ۱۱۹ / اگر هر لحظه جان تازه‌ای خواهی، سخن
 ساده‌لوحی که به یک غمزه دلم شیدا کرد / آن بشنو ۲۹
 قدر مشق ستم کرد که خط پیدا کرد ۱۱۲ / سخن گر عالم از حسن ادا گردید تسخیرش /
 ساز بزم عشرت ما بی‌رخت از کار ماند / نغمه از خموشی لطف‌ها دارد که نتوان کرد
 بس نارسایی چون گره در تار ماند ۱۰۵ / تقریرش ۱۷۴
 ساز هم در چنگ پردل، ساز جنگی می‌شود / نی سدّ راه معصیت‌ها شد پریشانی مرا / داشت
 چو گیرد وصل با پیکان، خدنگی می‌شود ۱۰۵ / عریانی نگه زآلوده‌دامانی مرا ۱۶۷
 ساقی! به صبحی قدری پیشتر از صبح / برخیز سر انگشتی به جود از یک اشارت / دهد سرمایه
 که تا صبح شدن تاب ندارم ۱۵۴ / دریا به غارت ۶۲
 سال تاریخ فوت او جستم / گفت هاتف: «بمُرد عاقل خان» ۶۳
 سامان نوبهار به این نازکی کجاست؟ / رنگ سر به سر دل‌های آگه، دانه یک سبجه‌اند / آنچه ما
 شکسته ریخته دارد خزان ما ۷۸ / را در دل است، از همدگر مستور نیست ۱۶۱
 سپاه غمزه‌ات را در هزیمت فتح می‌باشد / سر راجپوتان جگت سنگه بود / که بر شیشه نه
 شکست افتاد بر دلها چو بر گردید مژگانش ۱۶۰ / فلک سنگ بود ۲۰۲
 ستم ظاهر او لطف نهانی دارد / صید را می‌کشد سربلندی می‌کنم دعوی، گواه افتادگی است / از
 آن شوخ که لاغر نشود ۱۶۰ / عزیزانم دلیل این که خوار افتاده‌ام ۱۳۰
 ستم فهمد زبان غمزه خونخوار قاتل را / میان ما سرخوش به دلم درست آمد به حساب / تعداد
 و نازش، ترجمان تیغ دو دم باشد ۱۴۸ / علی ابن ابیطالب یک ۲۱۱
 ستم‌گر بی‌وفا بیداد صیادی که من دارم / نگاهش سرخوش ز خرد، سال وفاتش پرسید / گفت: «آه
 نگذرد بر من گر از دل بگذرد تیرش ۱۴۴ / علی بعالم معنی رفت» ۱۳۳
 سجده دایمی بود تمنای جبین / کرد پیری مدد سرخوش غم‌دیده خواست، سال وفاتش ز دل /
 اینک به خمیدن رفتم ۱۳۰ / گفت خرد: «آه آه! ماهر ما فوت شد» ۱۷۴
 سخن بس به عالم، پناه سخنور / صدف را بود سرخوش! از طبعم نجسته معنی نابسته‌ای / بعد
 مهره پشت گوهر ۱۵۵ / ازین هرکس که گوید شعر، مضمون از من
 است ۱۳۴

- سرخوش! اگر نشئه هوش و خرد است / سزد این نسخه را گر بر نویسند / به برگ گل به
 ۲۱۱..... بشتاب به راهی که پیمبر بلد است..... ۲۰۴
- سرخوش! عجب این دگر که از روی حساب / سکوت داد نشاط دگر درین چمنم / سخن به
 ۲۱۱..... افتاد به تعداد موافق، دریاب ۱۰۶
- سرخوش! عجب این که زاتفاق بیحد / ... سنی و ... شیعه اگر مشهور است / و
 ۲۱۱..... موافق به حساب ابجد ۴۸
- سرشته وحدت مکن از کثرت گم / چون هست / سواد هند را میخانه اندیشه می‌دانم / حنای پای
 ۲۱۰..... یکی «وجود» و «واحد» به عدد ۱۱۵
- سرزلف وا کرده سنبل به ناز / شده از مریدان / سوخت رشک شعله شمعم که در راه طلب / از
 ۱۷۱..... گیسودراز ۱۲۲
- سرگشتگی به طالع من باب کرده‌اند / یک می به / سوی پستی است در هر پایه رفعت نهان راهی / بود
 ۱۲۱..... ساغر من و گرداب کرده‌اند ۴۰
- سرم خوش است ز جام شراب تشنه‌لی / جبین / این کوه را هر تخته سنگی بر سر چاهی ۵۰
- بادیه را صندل از سراب خود است ۹۲ / سوش چو روی، پیشتر از دیده قدم نه / و
- سرمه چشم گلوئی عاشقان از ناله بست / هر قدر / گامی ازو دور شوی، پای پسین باش ۱۸۶
- می‌خواهی اکنون، جور کن، بیداد کن ۱۰۷ / سی مرغ ز شوق، بال و پر بگشودند / در جُستن
- سرمه که ز جام عشق مستش کردند / بالا بردند و / سیمرخ، هوا پیمودند ۵۲
- باز پستش کردند ۱۰۲ / سینه روزن چه کنی، چون ز برم خواهی رفت /
- سرمه! چه طلسم را که در وا کردم / در شام، / گر تو همسایه شوی، رخنه به دیوار خوش
- دریچه سحر وا کردم ۱۰۲ / است ۱۹۱
- سرنوشتی نیست جز خجالت جبین ساده را / / سینه‌چاکان محبت را قیامت مژده‌ای است / صبح
- چین پیشانی است موج آبرو آزاده را ۱۵۳ / محشر گردد شور نمکدان کسی است ۱۵۱
- سری کو از صدا افکار گشته / ز بالایش همای / سینه‌سوزان محبت را به چشم کم مبین / هر
- کر گذشته ۱۸۸ / شراری دارد اینجا در بغل سامان برق ۱۰۶
- سزای آن که در شعر بلندی / کند زین گونه دخل / شاخ شکسته گل ندهد، لیک زلف یار / هرجا
- ناپسندی ۱۳۶ / شکست خورد، گل آفتاب داد ۱۱۳

- شاد و خرّم زو برآمد راهرو / گفت: «بختاورنگر
آباد باد»..... ۶۴
- شاها! بخت کشور اقبال گرفت / تیغت ز عدو
ملک و زر و مال گرفت ۱۶۰
- شب از پروانه، شرح انتهای شوق پرسیدم / کف
خاکستری افشاند بر دامن فانوسی ۱۶۸
- شب که بی‌روی تو گلشن غنچه‌ای دل‌تنگ بود /
شعله‌ آواز بلبل، آتشی در سنگ بود ۳۸
- شب که دل از پاس مطلب، باده‌ای در جام کرد /
یک جهان حسرت به طوفان داد و آتش نام
کرد ۴۹
- شب که غم‌های ترا پرده‌نشین می‌کردم / از تبسم،
لب زخمی نمکین می‌کردم ۱۴۷
- شب و روز خورم ماه و سال و مه قدوم مبارکش
/ چو شنید، داد بهر همه خردم به اهل سخن
خبر ۴۶
- شب و روز مخدوم ما طالبا / پی جیفه دنیوی در
تگ است ۱۱۱
- شب، ناله دوزخ‌شررم گرم اثر شد / خاکستر دل،
بال و پر افشانده سحر شد ۴۲
- شبکی به کنج خلوت، اگرم دهی اجازت / بمکم
چنان لبث را، که درو سخن نماند ۱۵۶
- شبهه را از وحدتش دست تصرف کوتاه است /
کی تواند دیده‌ احوال دو دیدن روز را ۱۹۴
- شبی بر ما اسیران نگذرد بی‌روی چون ماهش / که
از چشم سفید عاشقان نبود سحرگاهش ۱۹۶
- شبی رندی در ایام زمستان / به سر تابوت
می‌بردی شتابان ۵۲
- شخص پیری، نفی هستی می‌کند، هشیار باش /
صورت قد دو تا آینه ترکیب لاست ۵۱
- شد آب بسکه پیش رخت از حیا نگاه / ریزد
به‌رنگ اشک ز مژگان ما نگاه ۱۰۷
- شد جلوه‌نما نور محمد بر وی / چون نور تجلی
خدا بر سر طور ۶۷
- شد ز نظارگیان خانه همسایه خراب / مه من با
تو که فرمود که بر بام بیا ۱۲۵
- شد سفید از گریه چشمم، بسته شد راه نظر /
رشته کی از پنبه نمناک می‌آید برون؟ ۹۷
- شد شیخ سلیمان به سوی دار بقا / وارست ز قید
هستی بی سروپا ۴۷
- شد شیخ سلیمان به سوی داربقا / وارست ز قید
هستی بی سروپا ۲۱۰
- شد غبارآلود کلفت‌ها زلال زندگی / مشت خاکی
از بدن تا بر سر ما ریختند ۴۲
- شد گردباد دامن صحرا غبار من / بر باد رفت
خاکم و دیوانه‌ام هنوز ۱۶۴
- شد هر گره رشته من تار صنوبر / از بس که درو
ناخن تدبیر شکستم ۱۹۴
- شد یقینم که سرد گشت و بمرد / ورنه می‌شد
زبان‌ش گرم بیان ۶۳
- شدم خاک و هنوز از عشق او آتش به جان دارم /

در آغوش کفن جسمی چو تب در استخوان	دارم..... ۱۶۷
شراب از شرم لعلش بسکه هر دم رنگ گرداند /	
ندانم شیشه صهباست یا در جلوه طاوسی؟ ۱۰۷..	
شرابی که پردازد از ماسوا / سزد ساقی آن رسول	
خدا..... ۱۷۱	
شرم آینه داراست ز بس جانان را / پُرساخته از	
گل حیا دامن را..... ۱۷۶	
شرم از که کنی درین حصار نیلی / در خانه	
تاریک، چه بینا و چه کور..... ۱۲۳	
شریک صاف دلان اند خامشان در رنج / شکست	
آینه زخمی به روی تمثال است..... ۱۰۴	
شش جهت مشت غباری شد و پرواز گرفت /	
برق جولان که در خرمن خاک افتاد است..... ۳۴	
شعار کارگشایان ملال خاطر نیست / گره چگونه	
کند جا بر ابروی ناخن..... ۱۳۹	
شعر و کشمیر و فقر و عیش و گل و می / قرب	
و شب و سبز و هندی و راحت و خواب ۲۱۱	
شعله ایم اما ز دود دل سیه پوشیم ما / چون چراغ	
لاله می سوزیم و خاموشیم ما..... ۳۷	
شکرلب صیدبندی طوطی ما در کمین دارد / که	
چون شان عسل، لبریز شیرینی بُود	
دامش..... ۱۳۵	
شکفتن، غنچه بی رنگ و بو را می کند رسوا /	
همان بهتر که دست بی کرم در آستین	
باشد..... ۱۲۴	
شکار افکن ازین صحرا گذر تا کرد گل رویی /	
چو داغ لاله در خون خفت هر سو چشم	
آهویی..... ۱۰۷	
شکست شیشه خاطر ز ساغرم پیداست / چو لاله	
داغ دل از کاسه سرم پیداست..... ۹۶	
شکستم رنگ دل، آینه وار بی نشان جستم / دری	
بر روی خود وا کردم و محو تماشایم..... ۳۹	
شکسته شیشه و می ریخته ست و دل تنگم / به بال	
برگ خزان دیده می پرد رنگم..... ۸۶	
شکستی کز دل افتادگان خیزد، خطر دارد / مبادا	
شیشه ای یارب ازین طاق بلند افتد..... ۳۴	
شکوه پادشهان است کشتگان ترا / جنازه تخت	
روان است کشتگان ترا..... ۱۰۴	
شوخ بیداد کرده ایم تو را / مطلب استاد کرده ایم	
تو را	
شوخ چشمی قابل کیفیت دیدار نیست / شیشه از	
حیرانی دل کن که صهبا نازک است..... ۱۹۹	
شوخی پرواز رنگم گرد جولان کسی است / مدّ	
آهم سایه سرو خرامان کسی است..... ۱۵۱	
شود زان خشک سالی ها گریزان / بود بالیدگی	
چندان که دهقان..... ۱۸۹	
شود گر ابر لطفش سایه افکن / به روی مزرع امید	
چون من..... ۱۸۹	
شود گر دشت پیما ناله مجنون سودایت / به فریاد	
آورد مانند نی، شاخ غزالان را..... ۱۶۳	

- شوق اگر این است مغزآشتگان عشق را / نکهت
 فردوس ترسم در دماغی گم شود..... ۱۴۸
 شوقش به بُرقع از دل بی تاب کم نشد / این مه
 گرفت و شوخی مهتاب کم نشد..... ۱۶۸
 شهادت نامه ما قاصد دیگر نمی خواهد / برد
 مکتوب ما را چون دم تیغ تو برگردد..... ۱۱۴
 شهید حسرت آغوشش ای نازک بدن! گشتم /
 به جای موی سر در ماتمم، بند قبا بگشا... ۱۱۲
 شیر بُود بچه شیر زیان / بوی علی یافتم از بوعلی... ۶۵
 شیرینی سخن به رعایت مقدم است / کی حق این
 نبات ز حق نمک کم است؟..... ۱۰۵
 صافی دل شُست دُرد کینه از پیمانها / روشنی
 پوشید چون مهتاب عیب خانه ام..... ۱۴۹
 صحبت ما عاقبت با دوست در خواهد گرفت / ما
 سراپا خار خشکیم، او سراپا آتش است..... ۹۶
 صد بیابان ناله پرداز خموشی گشته ام / سرمه
 می داند که فریاد دل ما نازک است..... ۱۹۹
 صد جگرخون از کجا هر روز، صرف غم کنم /
 من که از ملک عدم با خود دلی برداشتم..... ۴۵
 صد دور به هر ساعت، در شهر تو می گردم / من
 گرد سر شهری، از بهر تو می گردم..... ۱۰۹
 صدای دل طپیدن از شکست رنگ می آید / زبان
 خامشی در پرده رسوا می کند ما را..... ۱۷۸
 صدایی بر نمی خیزد ز بسمل کرده نخجیرش /
 مگر زد آن شکارافکن به سنگ سرمه
 شمشیرش..... ۱۳۹
- صورت پرستی از خلق، بُرد اعتبار معنی / هر چند
 کعبه سنگ است، تسکین برهن کو؟..... ۴۹
 صورت قد دو تا آینه ترکیب لاست / جلوه گاه
 نقش پیری تخته مشق فناست..... ۵۱
 ضعف پیری چو قوی گشت قوا ماند ضعیف /
 طاقت افتاد ز جولان و هوس رفت به باد..... ۱۴۵
 طاعت کند سرشک ندامت گناه را / بارش سفید
 می کند ابر سیاه را..... ۱۱۸
 طاقت برخاستن چون گرد نمناکم نماند / خلق
 می داند که می خورد است، مست افتاده است ۱۴۳
 طالع شهرت رسوایی مجنون بیش است / ورنه
 طشت من و او هر دو ز یک بام افتاد..... ۱۳۲
 طرز غزل سرایی، ختم است بر تو «طاهر»! / معنی
 ز تست امروز، چون همت از ظفرخان..... ۱۲۶
 طلبکار خدا را منزل از ره دورتر باشد / به دریا
 چون رسد سیلاب، آغاز سفر باشد..... ۱۱۹
 طومار هوا یک قلم از شعله آهم / چون کاغذ
 آتش زده افشان شرر شد..... ۴۲
 ظفر را پی دولت بادشاه / دراز است در شب دو
 دست دعا..... ۱۳۸
 ظلمت زدای هستی من شد ضیای دل / گشتم
 نهان به رنگ گهر در صفای دل..... ۱۰۶
 عاجز شد از رفاقت ما رهنمون ما / استاده آب
 تیغ و روان است خون ما..... ۱۶۸
 عارض گل رنگش از می شمع ایمن می شود / از
 برای آتش گل، آب دامن می شود..... ۴۴

عالم از ناله من بی تو چنان تنگ فضاست / که	است این! / به هر محفل که باشی، خوشه
سپند از سر آتش نتواند برخاست ۱۱۰	تاک است فانوشش ۱۳۵
عالم تمام یک قفس از بلبان تست / تا حلقه	عرق ناکرده پاک از محفل ما شد نگار ما / درین
گشت زلف تو صیاد دام سوخت ۱۸۵	گلشن سبک تر خاست از شبنم بهار ما ۱۹۶
عالم همه آینه و انسان در وی / جامی است ز	عریان بدنش ندیده پیراهن هم / چون در تن جان
آینه که شد عکس‌پذیر ۸۶	و جان ندیده جان را ۱۷۶
عالم همه اوست، لیک نتوان گفتن / شه را به	عشرت ما چون نگاه از بس تنک‌سرمایه است /
سرانگشت نمودن نه نکوست ۱۲۳	سایه مژگان تواند صبح ما را شام کرد ۴۹
عبث از قرب بزرگان دل مغرور خوش است / دیدن	عشق آفت زهد خشک و دامن‌تر است / آتش
کوه ندانست که از دور خوش است ۱۳۷	چو گرفت، خشک و تر می‌سوزد ۱۴۴
عه «به کاوش مژه از گور تا نجف بروم» / اگر به	عشق آمد پی دل بردن و در سینه نیافت / دزد از
هند به خاکم کنی و گر به تبار ۱۳۱	خانه مفلس، خجل آید بیرون ۱۵۷
عجب دارم از طالع ساغر خود / که در ساختن	عشق آمد و زآلایش تن بی اثرم کرد / از پرده دل
نیز گردیده باشد ۱۲۱	صاف چو آب گهرم کرد ۱۵۱
عجب مدار که طوطی شود شریک هما / شکر ز	عشق با حُسن است در هر جا به هر صورت که
درد تو در استخوان سر دارم ۹۶	هست / حلقه گردد طوق قُمری گر شود در
عجر شکسته بالان، هم‌پنجه غرور است / پای ز	چوب سرو ۱۱۲
راه مانده، بازوی دست زور است ۱۵۱	عشق بخشد انبساطی در دل غم پرورم / هم‌چو
عداوت در کمال دوستی دارند هم‌جنسان / چو	مه بالذ به قدر باده برخود ساغرم ۱۳۴
اختر زد هجوم نور، دامن بر چراغ من ۱۴۹	عشق پیش از تیغ، تیزی کرده است / بی‌قیامت،
عرصه آفاق، جای جلوه یک ناله نیست / نی‌گره	رستخیزی کرده است ۷۷
از تنگی این بیشه پیدا می‌کند ۴۹	عشق در دل خانه کرد و عقل را پرخاش زد / بر
غرفی! دم نزع است و همان مستی تو / آخر به	سر جا میکند همسایه بر تعمیر جنگ ۱۳۸
چه مایه بار بربستی تو؟ ۱۳۲	عشق در مصر جنون، لاف خدایی می‌زند / حُسن
عرق شد پرتو شمع از خجالت‌ها، چه حُسن	گر یوسف شود، در کسوت پیغمبری است ۱۶۸

عشق را با هر دلی نسبت به قدر جوهر است / قطره	۴۴.....
بر گلُ شبنم و در قعر دریا گوهر است.....	۴۴.....
عشق را کام به عهد رخ گلفام تو نیست / صبح	۱۸۴.....
امید و شب وصل در ایام تو نیست.....	۱۸۴.....
عشق که آسان نمود، آه چه دشوار بود / هجر که	۸۹.....
دشوار بود، یار چه آسان گرفت.....	۸۹.....
عشقم چنان گداخت که موران تربتم / عضوی	۱۰۹.....
نیافتند که ناخن فرو کنند.....	۱۰۹.....
عشوه هر دم چشمکی میزد ز شوخی سوی من /	۱۰۶.....
من هم از پرواز رنگ خود اشارت داشتم.....	۱۰۶.....
عطا کرده از گنج انعام خویش / به دل یاد خویش	۱۹۶.....
و به لب نام خویش.....	۱۹۶.....
علاج سوز پنهانم ز افلاطون نمی آید / که نبضم	۷۱.....
از طپیدن ماند و چون یاقوت تب دارم.....	۷۱.....
علاج غفلت ما را نمی توان کردن / گلیم بخت	۱۵۱.....
سیه را به خواب میبافند.....	۱۵۱.....
علی، آن پیشوای خوشخیالان / چو شد در مثنوی	۱۳۶.....
کلکش ذرافشان.....	۱۳۶.....
عمر آخر می شود تا می کشی دل از جهان /	۱۴۹.....
کاروان رفته ست تا خاری تو از پا می کشی.....	۱۴۹.....
عمر چون تصویر، صرف رازپوشی شد مرا / هر	۱۰۴.....
دو لب چسبیده مشق خموشی شد مرا.....	۱۰۴.....
عمر شد صرف جنون خطم از هفت قلم / تا شوم	۱۴۵.....
زین هنر از محنت گیتی آزاد.....	۱۴۵.....
عمر گر خوش گذرد، زندگی خضر کم است / ور	۹۰.....
به ناخوش گذرد، نیم نفس بسیار است.....	۹۰.....
عوارض کثرت وهمی ست ذات وحدت ما را /	
خلل در شخص یکتا نیست گر قامت دو تا	
گردد.....	۵۰.....
عیار رنگ عاشق گردد از بخت سیه کامل / طلای	
زعفران را جبهه هندو محک باشد.....	۱۱۵.....
عیب صاحب نظران، جوش تُنک ظرفی هاست / آب	
یاقوت چو زد جوش، رگ یاقوت است.....	۱۶۸.....
عیش این باغ به اندازه یک تنگدل است / کاش	
گل غنچه شود تا دل ما بگشاید.....	۱۵۵.....
عین انسان، نتایج انسانند / همچون دو الف که	
یازده زان پیداست.....	۵۲.....
غافل آمد در برم آن شوخ بی پروا نشست /	
می طپد در سینه دل، ترسم خبردارش کند.....	۱۲۳.....
غبار پرده ننشیند به سیما آفتابش را / که	
شوخی های رنگ از رخ بگرداند نقابش را.....	۵۹.....
غبار خاطر او گشته ام از ناتوانی ها / گر اندک	
قوتی می داشتم، می رفتم از یادش.....	۱۸۷.....
غبار راه گشتم. سرمه گشتم، توتیا گشتم /	
به چندین رنگ گشتم تا به چشمش آشنا	
گشتم.....	۷۹.....
غذای نفس، زهر فاقه داده / غلط گفتم که نقش	
مرده زاده.....	۱۷۵.....
غرض الم بُود از زخم ورنه فرقی نیست / میان	
چاک دلی و شکاف دیواری.....	۹۴.....
غرق وصال آگه، ز آسیب چشم بد نیست / تا دام	
برنیاید، ماهی خبر ندارد.....	۱۶۰.....

- غریق بحر وحدت، جلوۀ کثرت نمی‌بیند / به‌زیر
 آب نتوان دید موج روی دریا را ۱۱۵
 غم وطن نبود در دل مسافر عشق / به‌چشم او چو
 رسد سرمه در صفاهاں است ۷۸
 غمگین مشو از بلا اگر داری راز / اینجاست که
 عیش رفته می‌آید باز ۷۱
 غم افزون شود چون دیگران گریند بر عالم / بلی
 دریا فزون می‌گردد از باران ساحل‌ها ۱۲۴
 غنچه‌ای ترسم به راه نازنینم بشکند / برگ گل در
 زیر پایش کم ز لخت شیشه نیست ۱۰۴
 غنچه‌سان بهر گلی سر به گریبان دارم / از دل
 خون شده راهی به گلستان دارم ۱۵۱
 فتادگی ست که پرواز آن فلک پیماست / به بال
 سایه گرفته‌ست اوج قدر هما ۱۹۴
 فتد گر جانب صحرا گذر آن شوخ سرکش را /
 کند گلگون پریدن‌های رنگ لاله ابرش را ۹۹
 فتد یاقوت زآب و رنگ پیش لعل می‌نوشتش / بُود
 صبح شب مهتاب گوهر در بناگوشش ۹۳
 فتنه را نسبت به چشم می‌پرستش می‌دهم / نیم
 مستش دیده‌ام، ساغر به دستش می‌دهم ۱۸۸
 فخر دارم بر جنید و شبلی و بر بایزید / از جنابت
 تا مرا گشته نظام‌الدین خطاب ۱۲۸
 فراغتی به نیستان بوريا دارم / مباد راه درین بیشه
 شیر قالی را ۱۴۵
 فرداست که دوست، نقدِ فردوس به کف /
 جویای متاع است و تهیدستی تو ۱۳۲
 فرصتی خواهم که یک شب با تو بزم‌آرا شوم /
 می‌کنم تا شمع روشن، صبح روشن می‌شود ۸۶
 فرنگی‌زاده‌ای در اصفهان دل برده از دستم / که
 هند از تیره‌بختی‌های من باشد حنايش را ۹۹
 فزون ز ریگ روان تشنه در بیابان سوخت / هنوز
 دام فریب سراب می‌یافتند ۱۵۱
 فزون گشت از سواد خط، فروغ حُسن جانان را /
 صف این مور، میل سرمه شد چشم سلیمان
 را ۱۱۵
 فسونگر داند آن خاکی که از وی بوی مار آید /
 شناسم بوی زلفت را اگر در مشک تر
 پیچی ۱۱۲
 فغانم بی‌تو شبها دل خراشد مرغ و ماهی را /
 به چشم صبح چون داغی ست کاندازد
 سیاهی را ۵۵
 فلک در چاره آن کس هلاک است / که فکر
 حاکمائش ننگ خاک است ۱۸۸
 فلک دیگر به‌کام رند دُرْدآشام می‌گردد / عسس گو
 خواب راحت کن که امشب جام می‌گردد ۱۵۰
 فنا از خود، بقا با حق، بود معلوم درویشان / از آن
 شد سال تاربخش: «بحق باقی، زخود
 فانی» ۲۰۸
 فیض آزادی ز سرو قامت رعنا طلب / تا رهی از
 خود، مدد از عالم بالا طلب ۱۴۰
 قد چون خمیده، جمله حواست زیون شود / لشکر
 شود شکسته، علم چون نگون شود ۱۹۶

قیامت است گلستان به غیر یار مرا / صدای صور	قدح کج کرده اشکی زان بت پیمانشکن دارم / گل
بُود ناله هزار مرا..... ۱۷۹	ابری به مژگان، یادگاری زانجمن دارم..... ۱۲۲
کرد با ابرو ستم چون تیرها شد صرف جور /	قدم بر محملم افسون تکلیف وطن هر دم / که
ترکش او شد چو خالی، کرد با شمشیر	همچو عضو از جا رفته افزون می شود
جنگ..... ۱۳۸	دردم..... ۱۹۵
کس را که غم حبیب باشد، چه کند؟ / بیچاره	قدم نامبارک مسعود / گر به دریا رود، برآرد
بی نصیب باشد، چه کند؟..... ۱۷۶	دود..... ۶۲
کهن ترا اجی بنه نهنگ تنها کمین / کهن کهو	قرنها باید که تا یک کودکی از راه عقل / عارف
برکت او کرت وی جاننهن..... ۸۰	کامل شود، یا شاعر شیرین سخن..... ۷۹
کی شود از ناز با ما خاکساران چارچشم / آنکه	قضا رفعتش را به جایی رساند / که آتش ز
میپوشد ز گرد سبزه در گلزار چشم..... ۱۲۰	همراهی سنگ ماند..... ۹۰
کار آسان نیست بی او زیستن / سخت جانی ها	قطره خورشید را، حکم چکیدن دهیم / تشنه لب
حساب دیگر است..... ۱۴۴	عشق را، ذوق چشیدن دهیم..... ۷۷
کارها پیوسته در بند از گشاد ناخن است / عقدۀ	قطره بگریست که از بحر جداییم همه / بحر بر
ما همچو گوهر، خانه زاد ناخن است..... ۱۶۷	قطره بختدید که ماییم همه..... ۷۴
کاین جلوه موجهای دریای صمد / چون سیزده	قطع امید دهد قوت بازوی طلب / به پر ریخته
است آشکارا زاحد..... ۵۳	پرواز توان کرد اینجا..... ۵۹
کبابم می کند در می پرستی همت مینا / که گر یک	قلم تحریر کرد از سینه چاکم مگر حرفی / که
ساغرش کمتر دهی، ز نار می بندد..... ۹۸	مکتوبم ز صد جا پاره چون بال کبوتر
کبک از حیرت رفتار قیامت زایش / بسکه استاده	شد..... ۱۴۶
به ره، ریخته خون در پایش..... ۹۶	قماش کم غلامش بیشتر شد / بندرت نکته آن
کثرت تکرار کلفت می دهد / عشرت دنیا نگاهی	معتبر شد..... ۱۸۹
بیش نیست..... ۱۲۹	قناعت عالمی دارد، خدا را پا به دامن کش / ز
کجا از نازکی تاب هم آغوشی به گل دارد / مگر بر	طفلی رم نمودی، پیر گشتی تا کجا
رنگ و بوی گل کشد نقاش تصویرش..... ۱۴۴	گردی..... ۱۲۹
	قوت بال طلب تا هست، کوتاهی مکن / از حرم
	تا دیر، یک پرواز مرغ خانگی است..... ۹۴

- کجا تاب آورد پیش سرشک دیده فرسایم / دواند
 ریشه‌گر چون شمع مژگان تا کف پایم..... ۱۵۵
 کجا غافل ز حق در دیر دُرْدَاشام می‌گردد /
 به مسجد سبجه گر می‌گردد، اینجا جام
 می‌گردد..... ۱۵۰
 کجا فقیر به دل جا دهد توانگر را / زمین فرو
 نبرد همچو قطره گوهر را..... ۱۰۳
 کجاست درک حقیقتِ مجال همچو تویی / بود ز
 خویش گذشتن کمال همچو تویی..... ۸۰
 کجاست دیده جویای ره، کجاست ترا؟ / وگر نه
 هر مژه انگشت رهنماست ترا..... ۴۷
 کجاست دیده جویای و ره کجاست ترا؟ / وگر نه
 هر مژه انگشت رهنماست ترا..... ۱۰۳
 کدام روز که سرمشق انتظارم نیست / کدام شب
 که سرِگریه در کنارم نیست؟..... ۳۳
 کردم از ضبط نفس‌های خموشی پیغام / که
 نشسته است پس پرده آهنگ کسی..... ۱۴۹
 کردند چون کوفیان سوی شام روان / بر نیزه سر
 حسین شاه دو جهان..... ۱۷۷
 کردند شمار خویش چون آخرکار / دیدند که
 سیمِرخ همین خود بودند..... ۵۲
 کرده به ارادت انتخابم / بخشید مریدخان
 خطابم..... ۱۶۹
 کرده‌ام از مهر لب نقد بیان‌ها در گره / بسته‌ام
 چون غنچه سوسن، زبان‌ها در گره..... ۱۴۳
- کس، بادیۀ عشق به پایان نرساندست / چندانکه
 نظر کار کند، یک رم آهوست..... ۱۵۶
 کسی به حشر ز اندو پاک برخیزد / که با پیاله چو
 نرگس ز خاک برخیزد..... ۵۷
 کسی در عاشقی هم پیشه را چون من نمی‌خواهد
 / خورم گر آب شیرینی، به یادم کوهکن
 آید..... ۸۶
 کسی کز بار پیری حلقه شد قدّ چو شمشادش /
 سراپا چشم گردیدست و می‌جوید جوانی
 را..... ۱۹۶
 کسی که دل ز تو گیرد، کجا نگه دارد؟ / من و
 دل از تو گرفتن، خدا نگه دارد..... ۶۹
 کُشته ناز تو آرام نمی‌داند چیست / گر به خاکش
 کنی، آسودگی از خاک رود..... ۱۲۲
 کشته از بس بهم افتاده کفن نتوان یافت / فکر
 صحرای قیامت کن و عریانی چند..... ۱۸۳
 کشیدم در چمن آه از غم آن گل به افسوسی /
 درون بیضه بلبل سوخت چون شمعی به
 فانوسی..... ۱۰۷
 کشیده آه و بگفتا عقل تاریخ: / «معزالدین محمد
 موسوی رفت»..... ۱۶۹
 کشیده‌ام ز جنون ساغری که هوش نماند / دگر
 معامله با پیر می‌فروش نماند..... ۳۸
 کفر و دین متّفق به وحدت اوست / سخن هر دو
 لب یکی باشد..... ۱۰۵

کم ظرفی ام از همت خویش است و گر نه /	۱۳۶..... را نسبت به آن سخت؟
دریاست می ریخته ار جام حبایم.....۴۹	که جز بر صفحه وحدت تواند بست نقش او / ز
کمتر نیم از قیصر و فغفور که من هم / در هند	رنگ خود مصوّر رنگ این تصویر
سیه بختی خود شاه سلیم.....۹۵	می ریزد.....۹۱
کم طالعی نگر که من و یار چون دو چشم /	که مشتی خس به آتش برفروزم / همه موی سرو
همسایه ایم و خانه هم را ندیده ایم.....۱۲۲	ریشت بسوزم.....۱۳۶
کند در هر قدم فریاد خلخال / که حُسن گلرخان	کی توانم دید زاهد جام صهبا بشکند / می پرد
پا در رکاب است.....۱۴۵	رنگم، حبایی گر به دریا بشکند.....۱۷۳
کنم ز باده گوارا به دل غم او را / توان به آب	کی جدا حُسن از خیال عاشق دل تنگ بود / آتشی
فروبرد تلخ دارو را.....۱۰۳	بود آن پری تا شیشه ما سنگ بود.....۲۰۱
کنون جز این غم دامن نگیرد / که جز من در	کی شود آزاد از زلف گره گیرش کسی / دانه
غم او کس نمیرد.....۶۹	زنجیر در دام است صیّاد مرا.....۴۰
کو جنون تا هر نفس دل در سراغی گم شود /	کی شود از ناز با ما خاکساران چارچشم / آنکه
سینه همچون موج در گرداب داغی گم	می پوشد ز گرد سرمه در گلزار چشم.....۱۰۶
شود.....۱۴۸	کی کسی پنهان تواند شد ز دست انداز مرگ / شمع
کواکب می نمودی در زمانه / چو چشم گربه در	کافور یست در دست اجل موی سپید.....۱۹۵
تاریک خانه.....۳۴	کیست کز جاده چاک جگر آگاه بُود / ورنه تا
کوزه دولاب شد هر دانه اش / بسکه گرید سبحه	دوست رسیدن چه قَدَر راه بُود؟.....۷۰
بر تقوای ما.....۱۰۴	گاویست زمین گرفته بر شاخ / بر پوزش عقربی
کوه و صحرا پُر است از نامت / بسکه فریاد	نمایان.....۶۸
کرده ایم تو را.....۱۹۰	گذاخت حیرت حُسن توام خروش نماند / چو
کوه و صحرا همه یک لعل بدخشانی شد / رنگ	برگ گل ز تنم جز لب خموش نماند.....۳۸
گل بس که ز شوق تو بیابانی شد.....۱۹۷	گدای کوی خراباتم و غم این است / که باده
که این یک چشم طفل توأمان دار / ز بطن غیب	آتش سوزان و کاسه چوبین است.....۹۵
در مهد دلم خفت.....۴۶	گذشتی بر مزارم، شورشی انداختی رفتی / کف
که باشد پنبه نرم و استخوان سخت / کجا این نرم	خاک مرا صحرای محشر ساختی رفتی.....۱۶۳

- گر از خراش دلم منکری ببین به رُخم / که
پوست کنده سخن می‌کند ادا ناخن.....۱۷۷
- گر تا به زوال سایه دزد قد خویش / زان پس قد
او شود بتدریج دراز.....۷۱
- گر تو نشناسی کسی را از ظلام / بنگر او را کوش
سازیده امام.....۱۰۳
- گر سراخی گیری از عاشق، فغان آینه است / در
غبار ناله باشد نقش پای عندلیب.....۴۲
- گر صورت آدمی گرفتی همّت / می‌گشت به
صورت علی جلوه‌نما.....۱۳۳
- گر لب زخم شهیدان خشک ماند، دور نیست /
جوهر تیغ تو در زنجیر دارد آب را.....۱۸۵
- گر نی‌ام مایل رخسار تو، حیرانی چیست؟ / ور
ندارم سر زلف تو، پریشانی چیست؟.....۲۵
- گران است از نزاکت، نشئه می‌بر دماغ او / ز بار
رنگ صهبا بشکند چون گل ایاغ او.....۱۰۷
- گرچه موسیقار اوقاتم به نالیدن گذشت / ناله‌ای
سربسته در هر استخوان دارم هنوز.....۱۱۹
- گرد خط آخر برای چهره‌ات اکسیر شد / این غبار
از بهر خُست خاک دامنگیر شد.....۴۰
- گردد هنرت به سعی احباب عیان / شمشیر به
زورده‌ها کار کند.....۱۵۶
- گرفتن آنچنانم هست مشکل / که نگذارم بگیرد
از غم دل.....۱۸۹
- گرفتن بد بود چندان برایم / نگیرد شاید از سرمه
صدایم.....۱۸۹
- گرفته زخم دلم در دهن خدنگ ترا / به لذتی که
مکد طفل شیرخوار انگشت.....۱۶۲
- گرمی عجب ز خوی تو نبود که در جهان / هر
آتشی که مرد، به خوی تو جان سپرد.....۱۲۵
- گرمی مردانگی از سردطبعان کم طلب / چشم
نتوان داشتن از مردم کشمیر جنگ.....۱۳۸
- گریبان زمین شد ناگهان چاک / در آمد همچو
جان در قالب خاک.....۱۷۶
- گشت پیدا که درین عرصه حرمان امید / کس به
نیروی هنر عقدۀ طالع نگشاد.....۱۴۵
- گشت خون از درد عشق آخر دل غم‌پیشه‌ام / از
می خویش است چون یاقوت رنگ
شیشه‌ام.....۹۲
- گشت ز سیر گلستان، شیفگی فزون مرا / ناله
عندلیب شد، زمزمۀ جنون مرا.....۱۸۴
- گشت یک شب در میان سرو سهی‌بالای ما /
کریلایی شد لباس تیره‌بختی‌های ما.....۱۹۶
- گشتم شهید تیغ تغافل کشیدنت / جانم ز دست
برد غزالانه دیدنت.....۱۶۱
- گشتم غبار و از سر کویش نمی‌روم / دیگر چه
خاک بر سر طاقت کند کسی.....۳۴
- گفت: جسم لاغرتر را از غضب خواهیم
سوخت / گفتمش: من سوختم. در باب
خاکستر چه گفت.....۱۳۷
- گفتم از یاری خط تنگ در آغوش کشم / نو
عروس امل و شاهد گلرنگ مراد.....۱۴۵

- گفتم قدمی پیش نهم، پس رفتم / در بخت، نظیر
 پای معکوسم من..... ۹۰
- گل به پیش عارضت از شرم بی‌رنگی گم است /
 سرمه در چشمت چو خال چهره زنگی گم
 است..... ۱۹۴
- گل جام خود عبث به شکستن نمی‌دهد / صاف
 طرب به شیشه رنگ پریده است..... ۵۱
- گل خنده این قدر نکند روز و شب که تو / بلبل
 ننالد این همه شام و سحر که ما..... ۱۱۲
- گلستان یکی بی سنبلستان / یکی را بوستان کرده
 گلستان..... ۴۶
- گناه‌م را عذابی باید از دوزخ فزون، ترسم / که
 سوزندم به داغ هجر فردای قیامت هم..... ۸۷
- گویند به مدح مار، زر می‌بخشد / این بی‌همت،
 مرا جز آزار نداد..... ۶۶
- گویند زمین بر سر گاو است، بلی / گاو است
 کسی که بار دنیا برداشت..... ۴۸
- گه دهان یار می‌بوسم ز مستی، گاه چشم / پیش
 مستان هیچ فرق از پسته و بادام نیست..... ۱۲۴
- گاهی به روی تو و گه به سوی گل نگریم / کند
 مقابله کس چون کتاب را تنها؟..... ۱۱۲
- لب از گفتن چنان بستم که گویی / دهان بر چهره
 زخمی بود، به شد..... ۱۲۶
- لبالب دار دامانی ز اشکم چون گل از شبنم / مکن
 از خنده همچون غنچه‌ام پُر گل گریبان
 را..... ۱۸۰
- لبت ز خنده نمک بر جراحت جان ریخت /
 نمک ز تنگی جا از لب نمکدان ریخت... ۱۱۴
- لبریز ناله گشت ز بس پای تا سرم / چون نی بود
 به دیده زارم صدا نگاه..... ۱۰۷
- لبی کز نازکی بار تبسم بر نمی‌تابد / به خون غلطم
 که امروزش به دشنام آشنا کردم..... ۱۴۷
- لبی که زمزمه خویشتن بود سازش / صدای
 ریختن آبروست آوازش..... ۱۹۴
- لذت زخم تو از بس که بود یاد مرا / طپش دل
 ندهد فرصت فریاد مرا..... ۱۸۹
- لرزید فلک که شد قیامت برپا / یک نیزه برآمد
 آفتاب تابان..... ۱۷۷
- لطف دشنام تو تسکین دل مدهوش است / آتش
 از آب، چه گرم و چه خنک، خاموش
 است..... ۱۲۹
- مئی به گریه سری دارد ای نصیحت‌گوی! / کناره
 گیر که امروز، روز طوفان است..... ۱۷۹
- مأل اختلاف از دست صنعت یک رقم باشد /
 تفاوت‌های کفر و دین، شکاف یک قلم
 باشد..... ۱۴۸
- ما به خود دوست ندیدیم کسی را هرگز / که دعا
 کرد به دام تو گرفتار شدیم..... ۱۲۳
- ما توأمیم با گل رعنا درین چمن / کز خون پُریم
 و رنگ به بیرون نمی‌دهیم..... ۱۴۸
- ما توهّمیم با گل رعنا در این چمن / کز خود پُریم
 و رنگ به بیرون نمی‌دهیم..... ۱۴۸

- ما خراب رنجش بیجای او گردیده‌ایم / گر بر
افشانند غبار از دل، شود تعمیر ما ۱۶۲
- ما درین باغ، نهال چمن تصویریم / هست در
خانه نقاش، رگ و ریشه ما ۱۸۷
- ما را به خدای خویشان راهی هست / در ظلمت
تن، نور شهنشاهی هست ۱۲۳
- ما را نگه چشم تو از چشم تو خوشتر / بادام،
صفای گل بادام ندارد ۱۲۴
- ما طایر عشقیم و قفس بال و پر ماست / چون
بوی گل چیده وطن همسفر ماست ۱۶۸
- ما لاف طاقت از مدد عجز می‌زنیم / پرواز ما چو
رنگ به بال شکسته است ۴۹
- ما لذت حیات ز غفلت نیافتیم / چون نشئه
شراب که در خواب بگذرد ۱۰۰
- مانده بر خارا نشان صورت شیرین هنوز / شیشه
دل را بین فرهاد چون بر سنگ زد ۱۹۴
- مانند شان موم که ریزند شمع ازو / شد خانه‌ها
خراب که سروت نهال شد ۱۹۴
- مانند قطره‌های باران به‌زمین / جا گرم نکرده‌ای
که خاکت خورده ۶۱
- مبادا نامه بی‌تا بیم را ترکنی قاصد / درین مضمون
نازک کرده‌ام بسیار مضمون را ۱۶۷
- مبشر از پی آن کو بشارت آرد زود / روا بود که
دو منزل یکی کند در راه ۴۳
- مبشر از پی آن کو بشارت آرد زود / روا بود که
دو منزل یکی کند در راه ۱۹۰
- مبند دل به زر و مال این جهان سرخوش! / به هر
دو دست، صدف‌سان مچسپ گوهر را ۱۰۳
- مجنون به‌ریگ بادیه غم‌های دل شمرد / یاد آن
زمانه‌ای که غم دل حساب داشت ۹۷
- مجو رفعت اگر چون مور می‌خواهی سر خود را
/ مکن مقراض عمر خویشان بال و پر خود
را ۱۰۰
- مجوی راز تجلی ز مست عالم نور / کلیم را به
گلو سرمه کرد آتش طور ۱۳۹
- محال است این که بعد از مرگ هم دست از تو
بردارم / که گر من خاک گردم، گرد دامان تو
خواهم شد ۱۰۵
- محبت در دل غم دیده الفت بیشتر گیرد / چراغی
را که دودی هست در سر، زود درگیرد ۱۸۴
- محبت را پس از قطع محبت، لذتی باشد / که
شاخ نخل پیوندی به از اوّل ثمرگیرد ۹۳
- محبت طرفه صحرایی است کز غیرت در آن
وادی / گریبان چاک نتوان دید نقش پای آهو
را ۱۹۷
- محبت، شمع فانوس است، کی پوشیده می‌ماند؟ /
غم او عاقبت در پرده رسوا می‌کند ما ر ۵۵
- محتسب! می‌کشی از دست تو مشکل شده است /
شیشه می‌به بغل آبله دل شده است ۱۹۸
- محمد زمان راسخ خوش خیال / دریغا به جان
آفرین جان سپرد ۹۲

- محمد یکی با علی ولی است / چو یک کس که
نامش محمد علی است..... ۵۴
- مدان عیب تزویر والا گهر / بود آب در شیر گوهر
هنر..... ۱۵۴
- مده از دست، دامن یقین، وصل ار میسر نیست /
که این مشاطه هم در خوبی از معشوق کمتر
نیست..... ۵۴
- مرا ابرو کمانی می کشد در بر، ولی ترسم / که این
در بر کشیدن ها چو ناوک دورم اندازد..... ۵۴
- مرا افکند وحشت های عشق او به صحرائی / که از
مژگان شیران سبزه باشد آهوانش را..... ۹۹
- مرا ای باغبان! از داغ دل برگ و نوا باشد / چمن
از تو، گل از تو، بلبل از تو، لاله زار از من..... ۷۹
- مرا بر صورت خویش آفریدی / برون از نقش
خود آخر چه دیدی؟..... ۱۳۶
- مرا به کفر چه نسبت بود که به ز منی / سخن
چنین کند و هیچ نایدش به ضمیر..... ۱۱۰
- مرا چو شاه براند، کجا توانم رفت؟ / به گاه راندن
از کف کجا رود شمشیر؟..... ۱۱۰
- مرا دلی است به کفر آشنا که چندین بار / به کعبه
بردم و بازش برهمن آوردم..... ۵۳
- مرا ز روی تعصب، معاندی پرسید / پدر ز روی
چه معنی نداشت روح الله؟..... ۴۳، ۱۹۰
- مرا سوز محبت برد از جا / پر پرواز شد داغم چو
طاوس..... ۱۷۸
- مرا شرم محبت بس که دور از بزم او دارد / سخن
گر رویو گوید، به من پیغام می گردد..... ۱۲۲
- مرا قیامت و مردن به صورت دگر است / مسافران
عدم! انتظارم من مبرید..... ۱۵۰
- مرا نیاز، ترا ناز، هر دو می زید / چنانچه زیر و بم
ساز هر دو می زید..... ۱۱۲
- مرا هم مشرب تبخاله دارد روز و شب دوران /
بود گر سرنگون جامم، همان لبریز خوناب
است..... ۵۶
- مرد حق در عین دنیا داری از دنیا بری است /
ملک در دست سلیمان نیست، در انگشتی
است..... ۱۶۸
- مرد غم را ز طرب تازه دماغی نبود / خانه آتش
زده محتاج چراغی نبود..... ۱۱۲
- مرد ملأ مفید در ملتان / این سخن چون به گوش
سرخوش خورد..... ۱۷۷
- مردان ازین بیابان، رفتند لنگ لنگان / بنگر که پای
چوبین، منصور را ز دار است..... ۷۰
- مردم از حسرت، به پیغامی دلم را شاد کن / ای
که می گفתי فراموشت نسازم یاد کن..... ۱۰۷
- مردم ز رشک، چند ببینم که جام می / لب بر لب
گذارد و قالب تهی کند..... ۱۵۷
- مردم و از جستجوی او نیاسایم هنوز / می دود
چون ریشه زیر خاک، اعضا ییم هنوز..... ۱۰۶
- مردم اما به یاد هم نوایان چمن / می طبد دل
چون جرس در چنگل بازم هنوز..... ۱۸۱
- مرزای نظام دین محمد همه دان: / من سرخوش
بیچاره یکی دان، چه کنم؟..... ۱۲۷

معشوق ما به مذهب هر کس موافق است / با ما	مرگ تلخ و زندگی هم سر به سر درد سر است /
شراب خورد و به زاهد نماز کرد..... ۱۸۴	پشت و روی کار عالم، هیچ یک دل‌خواه
معماری اقلیم دل ما نتوان کرد / چندان که درو	نیست..... ۱۶۱
دیده کند کار، خراب است..... ۹۹	مزاجش تاب شور نعره مستان کجا دارد / که
مغیت ملت و دین، شیخ اسلام آنکه در قربت / ز	برهم می‌شود از قلقل مینا دماغ او..... ۱۰۷
شبلی و جنید از بازپرسی گویش ثانی... ۲۰۸	مزرع سبز فلک دیدم و داس مه نو / یادم از کشته
مفلس، ترش‌حی ز توانگر ندیده است / کس	خویش آمد و هنگام درو..... ۱۲۸
رشته را به آب گهر تر ندیده است..... ۱۹۱	مزن بر سنگ او زنه‌ار دستی / که مینا در بغل
مکرر گرچه سحرآمیز باشد / طبیعت را ملال‌انگیز	خوابیده مستی..... ۵۰
باشد..... ۳۰	مژگان من از گریه بسیار فرو ریخت / آخر فتد آن
مگر به خواب به روی تو وا شود چشمم / خدا	نخل که نزدیک به آب است..... ۱۰۱
کند که به خواب آشنا شود چشم..... ۱۸۹	مست آنچنان خوش است که گوید به روز حشر
مگر ساقی کمر در خدمت میخانه می‌بندد / که	/ من کیستم، شما چه کسانید، و این چه
چون نرگس به هر انگشت خود پیمانه	جاست؟..... ۵۶
می‌بندد..... ۹۳	مست آنچنان خوش است که هنگام صبح حشر /
مگر ستاره بختم شرار کاغذ بود / که تا نسوخت	چون سرکشد ز خاک، بگوید: پیاله کو؟..... ۵۶
مرا، از سرم گذار نکرد..... ۱۰۰	مست ساغر به کف انجمن تصویرم / که ز خود
مگر سرو مرا دیدی که از دیوانگی بر تن / ز بال	پیشتر از باده کشیدن رفتم..... ۱۰۰
و پر ترا صد پاره شد پیراهن ای قمری!... ۱۶۲	مست نازی و سر خانه‌خرابی داری / از سر کوچه
مگر قول پیغمبرش یاد نیست / که دنیا است مردار	ما می‌گذری، خوش باش..... ۵۶
و طالب سگ است..... ۱۱۱	مطلع خورشید می‌سازد رُخت کاشانه را / سوده
مگو که بسمل تیغ تو از رمیدن رفت / که راه صد	می‌گردد زبان در وصف زلفت شانه را..... ۳۳
رم آهو به یک طپیدن رفت..... ۱۳۹	مظهر ظلمت نباشد جز غبار هستی‌ام / می‌کند
ملا گوید که بر فلک شد احمد / سرمد گوید	روی زمین آینه‌دار سایه را..... ۴۱
فلک به احمد در شد..... ۱۰۲	معزالدین محمد موسوی حیف / ز عالم سوی
	ملک معنوی رفت..... ۱۶۹

- من آن مرغم که آهنگ نوی در هر قفس دارم /
 صغیری می‌کشم تا نعره‌واری از نفس دارم..... ۱۰۰
 من آن نیم که کنم سرکشی ز تیغ جفا / چو شمع
 زنده سرخویش دیده‌ام در پا..... ۱۵۵
 من ازین درد گرانیامیه چه لذت یابم / که به اندازه
 آن صبر و ثباتم دادند..... ۱۳۱
 من این حرف از زبانش چون شنفتم / چو گل
 خندیده بر رویش بگفتم..... ۱۳۶
 من چه گویم که چه مقدار به دل نزدیکی / چشم
 بد دور، که بسیار به دل نزدیکی ۲۰۱
 من غلام کسی که گفت «نجات» / ما کی آزاد
 کرده‌ایم تو را؟..... ۱۹۰
 من مخلص تو به جان، و تو مشفق من / من بنده
 چو خسرو و تو نظام‌الدینی ۱۲۷
 من مرغ خوش ترانه باغ فضیلت / طبع مرا به
 زمزمه شاعری چه کار؟..... ۱۶۳
 من می‌روم و برق زنان شعله آهم / ای هم‌نفسان!
 دور شوید از سر راهم..... ۱۷۹
 مناسب تر درین هنگامه افتاد / بر اهل سخن این
 بیت استاد:..... ۱۳۶
 منصور، سنگسار ملامت بود هنوز / یک حرف را
 ز گفته چها می‌توان شنید..... ۱۵۰
 منظور ما ز ترک جهان نیست جز جهان / چون
 باز، بهر صید بود چشم بستیم..... ۱۹۷
 منع بی‌تابی و بی‌طاقتی و جامه‌دري / ناتوانی چه
 قدر کرد که زنجیر کند..... ۱۶۱
 منعمان را حرص زر باقیست تا روز شمار / تشنه
 آخر تشنه خیزد گر کشد دریا به خواب... ۱۰۴
 موج آب گهر از تاج شهان می‌گذرد / قطره در
 مرتبه خویش کم از دریا نیست..... ۱۵۲
 موسی به کوه طور که جا گرم داشته است /
 دستی به آتش دل ما گرم داشته است..... ۱۴۰
 موی سر کردم سفید و هیچ کارم سر نشد / دست و
 پای می‌زنم اکنون که آب از سر گذشت..... ۷۴
 موی سفید، خنده صبح اجابت است / گشتیم پیر
 بر در او تا دعا رسید ۱۴۷
 مهتاب ز ویرانه من گرد برآورد / ای سیل!
 به سرمزل من راه چه پرسی؟..... ۴۴
 می‌روشنی طبع بود سرخوش را / روغن همه در
 چراغ می‌گردد نور..... ۱۰۸
 میانی با انزاکت همچو مور آن دلستان دارد / پر
 مور است شمشیری که بر موی میان
 دارد..... ۱۴۶
 میانی را که نتوان تنگ خر بست / کمرهای
 مرصع در کمر بست..... ۱۸۸
 می‌برد آخر ترا خواب عدم، هشیارباش / آمد و
 رفت نفس‌ها جنبش گهواره است..... ۱۹۴
 می‌برد از دست، امشب باده لعلی مرا / آنکه دُرد
 ته‌نشیش خنده زیر لب است..... ۵۹
 می‌به خم رقص کنان بی‌دف و نی می‌آید / دست
 بر دایره باشید که می‌می‌آید..... ۱۸۰

نازک‌تنان به نقش حصیر آشنا نیند / اوراق گل،	می‌پرد از اشتیاق بی‌خودی چشم حباب / وصل
شک‌نجه مسطر ندیده است..... ۱۹۱	را در نیستی چون خانه هستی خراب ۱۸۹
ناقصان هم به‌درش چشم طمع دوخته‌اند / کور،	می‌توان آورد استغنا! سفارش‌نامه‌ای / چرخ کج‌رو
پیوسته نظر جانب بالا دارد..... ۳۷	را اگر دانیم از یاران کیست؟..... ۴۲
نالۀ ما صورتی بگرفت، بلبل ساختند / لخت‌های	میخانه‌ها ز گردش چشمش خراب شد / خُم
دل به یک جا جمع شد، گل ساختند..... ۱۰۵	گردباد بادیۀ اضطراب شد..... ۹۷
نالۀ من همچو نی جانم به لب آورده بود / یاد	می‌خواست خداپرستی و هشیاری / مستش کردند
چشم سرمه‌آلودش به فریادم رسید..... ۱۷۸	و بت‌پرستش کردند..... ۱۰۲
نامه شوق مرا قاصد به‌جانان می‌برد / در قفای	می‌رسی ظالم به فریادم اگر، وقت است وقت /
نامه چشم من چو نقش خاتم است..... ۱۴۱	می‌زند ورنه شبیخون بر سر من ماهتاب..... ۱۹۸
نباشد از ضعیفان، عشق عالم‌سوز را عاری / قبای	می‌رود از دل تردّد، وا کنی گر دیده را / خضر
شعله چسبان است بر اندام هر خاری..... ۱۹۴	بیداری بود در خواب گم‌گردیده را..... ۱۹۳
نبندد در دلم صورت، تمنای خط و خالش / ز	می‌روی مستانه بر خاکم، نمی‌دانی که من / در
شوخی نقش بر آب است در آیینه تمثالش..... ۱۰۶	کفن همچون کبابی در نمک خوابیده‌ام..... ۱۵۶
نبودم غافل از نازی که لطف آموخت آن خو را /	می‌فرستد به پدر پیرهن خالی را / یوسف از
به خون من اشارت کرد و بی‌چین ساخت	دولت حُسن این همه خود را گم کرد..... ۱۴۶
ابرو را..... ۵۹	می‌کند معشوق از پهلوی عاشق دلبری / از پر
نبودی چون در آن دریا میسَرَج / کف خاکی که	خود شمع را پروانه می‌سازد پری..... ۱۷۴
افشانند بر سر..... ۳۹	می‌نوازد ساز عیش آن دم که طالع یافت قوت /
نجات غرقۀ بحر تعلّق آسان نیست / مگر به تخته	باشد از پای مگس، مضراب تار عنکبوت..... ۱۴۵
تابوت بر کنار افتد..... ۱۶۰	ناخن زدم به سینه و بر سنگ کعبه خورد /
نحسی که روی او ننماید خدا به کس / سعدالله	نزدیک بود راه و نشان دور داده‌اند..... ۱۳۷
است بر غلط امروز نام او..... ۶۸	ناز بیجا چه کنی چون به رخت ریش آمد / شرم
نخفتم یک شب از خندیدن دل / که دیر سومنامتم	کن شرم، که روز سیهت پیش آمد..... ۳۷
بود منزل..... ۱۳۵	ناز و محبوب و عاشقی و آفت / بی‌عقل و دراز و
	فتنه و کوتاه قد..... ۲۱۱

- ندارد آفتی چون غنچه از صرصر چراغ من / به
 رنگ لاله در آغوش ناخن خفته داغ من ۱۶۸...
 ندارد راز وحدت اختلافی در بیان اینجا / بود
 یک حرف همچون بوی گل بر صد زبان
 اینجا ۱۸۵
 ندارد شکستم صدا چون حباب / «عطا»! شیشه
 محفل کیستم؟ ۱۴۰
 ندارم با کی از موج خطر، با دوست پیوستم /
 غریق آب حیوان را غم مُردن نمی‌باشد ۱۵۶
 ندانم پرتو حُسن که جا در دیده‌ام دارد / که از آن
 چون پری رنگین‌تر است امروز مژگانم ۷۰
 ندانم کجا برده حیرت مرا / ز خود رفته‌ام، در دل
 کیستم ۱۴۰
 ندیدم جز قفس جای دگر تا دیده‌ام خود را /
 همین در ریختن‌ها کرد پروازی پر و بال ۱۲۲
 نزاکت آن‌چنانش نخل بستی / که بار رنگ، شاخ
 گل شکستی ۳۴
 نزدیک شد که کعبه فلاخن‌نشین شود / کوی ترا
 نشان مگر از دور داده‌اند ۱۳۷
 نسازد غم به بیتاب محبت، شادمانی هم / گران
 باشد برین بیمار مُردن، زندگانی هم ۴۰
 نسبت ذاتی است با هم طوطی و آینه را / آن
 بهار خشک را لازم شود، ایمن آب
 خشک ۱۴۹
 نسبتی! دل به درد معتبر است / لاله با داغ آبرو
 دارد ۱۹۱
- نسخه دوران ز نفع انتخاب افتاده است / آنچه من
 می‌خواهم، اکثر زین کتاب افتاده است ۱۲۷
 نشاط اهل دنیا در حقیقت عین غم باشد / به خود
 بالیدن این مردگان همچون ورم باشد ۷۰
 نشان آب حیاتم چه می‌دهی ای خضر! / کجاست
 سرمه از دیده‌ها نمان گشتن؟ ۸۶
 نشد که از سر ما فتنه دست بردارد / به هر دیار
 که رفتیم، آسمان پیداست ۱۴۱
 نشسته در طلب دلربای خویشتم / چو چشم
 می‌پر، اما به جای خویشتم ۱۲۴
 نشود رنجه ز بی‌تابی دل جان کسی / دل شوریده
 نبودست به فرمان کسی ۱۸۹
 نصیحت می‌فزاید رتبه پاکیزه گوهر را / که آب از
 پیش ره بستن، نهد رو بر بلندیا ۱۵۰
 نصیبت گر بُود، همچون صدف رزق از سما ریزد
 / چو قسمت نیست روزی، از دهن چون
 آسیا ریزد ۱۴۸
 نظر به روی که شد آشنا که می‌گردد / به گرد
 خویش چو گرداب، دیده تر ما ۱۴۳
 نظرها از لطافت بر رُخش باران در آب است /
 سخن، نقش نگین است از فرورفتن در آن
 لب‌ها ۱۶۵
 نظری بر گل شبنم‌زده افتاد مرا / آمد از زخم
 نمک‌سوده جگر یاد مرا ۱۰۴
 نفس در میان شد چنان بی‌سکون / که یک پا
 درون است و یک پا برون ۱۹۶

- نفس را غالب چو بینی، از لباس تن برآ / راهزن
 چون تیغ بردارد، ز پیراهن برآ ۱۰۴
- نفسم سوخته فریاد خموشی دارم / ناله‌ای در
 گرو سرمه‌فروشی دارم ۱۰۰
- نقش دیوار شد به فکر صله / ماند حیران چو
 صورت بی‌جان ۶۳
- نقطه جیم جمال آن غنچه خندان اوست / مستزاد
 مصرع ابرو صف مژگان اوست ۱۹۷
- نکند فیض ادب، رنج خموشی ضایع / هر سؤالی
 که نکردیم، جوابی دارد ۳۴
- نگارین کی شود سید! کف دریادلان هرگز /
 حنای پنجه مرجان ز خون خویشتن باشد ۹۹
- نگاه گریه آلودم چو گوهر / ز پشت دیده پوشیده
 پیداست ۱۹۵
- نگاهم را به دام افتاده عکس شعله‌پردازی /
 خموش ای هم‌نفس! یکدم که در صید
 پریزادم ۸۵
- نگذاشت به خواب عدمم شیون بلبل / گل ریخته
 بودند مگر بر سر خاکم ۱۵۵
- نگردد تا فغان من هم‌آواز گرفتاری / ز میل سرمه،
 صیاد مرا چوب قفس باشد ۱۷۸
- نگردد قطع هرگز جاده عشق از دویدن‌ها / که می‌بالد
 به‌خود این راه چون تاک از بریدن‌ها ۱۴۳
- نگه بر نیستربالیده می‌بارد ز مژگانش / سخن در
 برگ گل، پیچیده می‌ریزد از آن لب‌ها ۱۶۵
- نماند ناله دلِ دردپیشه ما را / به‌سنگ سرمه
 شکستند شیشه ما را ۱۱۸
- نمانده است نشانی به غیر نام ز من / مرا کسی که
 به بزم تو بُرد، نامم بُرد ۱۱۵
- نماید خاک را هر دم به انگشت عصا پیری / که
 امروز است یا فردا که خواهد بود جا
 اینجا ۱۹۶
- نمود فاش بدانسان که گوشها نشنید / سکوت من
 سخن نارسیده بر لب را ۷۳
- نموده می‌شفقی چهره فرنگ ترا / به نازبالش گل
 تکیه داد رنگ ترا ۹۹
- نمی‌باشد چو من حسرت‌نصیب محشر دردی / ز
 هر جزو بدن جوشید چون اخگر
 دم سردی ۱۴۹
- نمی‌پریم به پر و بال عاریت چون تیر / نشسته‌ام
 چو کمان روز و شب به خانه خویش ۱۹۱
- نمی‌خواهم به روی آن پری از دل نقاب افتد / مبادا در
 من و معشوق یک مینا حجاب افتد ۱۴۰
- نمی‌خواهم که دنیا را نظر بر حال من افتد / که چون
 طاوس از زینت، گره بر بال من افتد ۱۰۰
- نمی‌دانم ز حیرت، یار کی برخاست از مجلس /
 طپیدن‌های دل هر چند دستی زد به پهلویم ۱۹۶
- نمی‌دانم که از ذوق کدامین داغ او سوزم / به آن
 پروانه‌های مانم که افتد در چراغانی ۱۵۶
- نمی‌ماند سیاهی در دوات دیده آهو را / اگر
 دیباچه بنویسم بیاض گردن او را ۱۴۹

- نوبهار است و چمن در پی سامان گل است / ابر
 بر روی هوا دود چراغان گل است ۹۵
 نوک خاری نیست کز خون شکاری سرخ نیست
 / آفتی بود آن شکارافکن کزین صحرا
 گذشت ۱۸۴
 نه امروزی است این سرگشتگی ما را که چون
 گوهر / نشان از ما نبود و کشتی ما بود
 دریایی ۱۹۴
 نه تنها زلف او دارد گره در خاطر از عاشق / که
 بر گردید است از من چو مژگان هر سر
 مویش ۷۰
 نه تنها من همی گویم که امرالله مفعول است /
 خدا فرموده در قرآن که ۱۱۱
 نه خطّ است این نمایان گشته از طرف بناگوشش
 / که شد گرد یتیمی سایه افکن بر در
 گوشش ۱۱۹
 نه ناف است این که دلها کرد بیتاب / کزو افتاد
 فکر من به گرداب ۱۴۱
 نه نکهتی ز گلی، نی پيامی از خاری / درین چمن
 به چه دل خوش کند گرفتاری ۹۴
 نهان نگذاشت افسون غمش در پرده ناموسی / پری در
 شیشه رسوا سوخت چون شمعی به فانوسی ۱۶۸
 نهنگی که از غایت احتشام / نگنجد به بحر از
 بزرگیش نام ۱۵۳
 نی تغافل از تو می بینم، نه روی دل، نه جور / گر
 چنین است آشنایی، صرفه در بیگانگی است ... ۹۴
- نی شمع به محفلی نه گل در چمنی / بنگر به چه
 روزگار افکند مرا ۶۷
 نی گلاب است اینکه بر رخسار مهوش می زنی /
 تا نسوزد عالمی، آبی بر آتش می زنی ۱۸۶
 نی ام غافل پس از مردن کند گر جلوه بر خاکم /
 جواب از دل طپیدن می دهم آواز پایش را ۹۹
 نی ام فضول که جویم وصال همچو تویی / بس
 است همچو منی را خیال همچو تویی ۸۰
 نیست از حسرت دیدار تو چشمم خالی / نم
 اشکم چو هوا گشت، نگه می گردد ۱۱۵
 نیست از شمع اجل آسان نگاه افروختن / از
 تماشای دو عالم چشم باید دوختن ۵۱
 نیست پیدا سعی ما از عشق دامن گیر ما / گم بُود
 آواز پا در شیون زنجیر ما ۵۹
 نیست در عالم بهشتی بهتر از خلوت مرا /
 دوزخی نبود بتر از گرمی صحبت مرا ۱۰۲
 نیست ذوق گفتگو طبع مال اندیش را / می کنم چون
 خامه خود پامال حرف خویش را ۱۰۴
 نیست سامانی بغیر از رخنه در کاشانه ام / گر
 به رنگ دام ماهی آب دارد، دانه نیست ۱۶۰
 نیست شاهی جدا ز فقر که طبل / گویم ار
 پوست کنده کشکول است ۱۰۴
 نیست غیر از گرمی الفت چراغ بزم وصل / جَست
 برق شوق از موسی و شمع طور شد ۱۴۳
 نیست هر آینه را تاب رخ گلرنگ او / هم مگر
 آینه سازند از دل چون سنگ او ۱۱۹

نیست یک شب که سرشکم گل بستر نشود / تار	وهمی باشد ز ذات پاک احمد / تفریق دوازده
در پیرهنم رشته گوهر نشود ۱۶۰	امام امجد ۵۳
نیستم آزاد از قید خطش هر جا روم / چون قلم	هجر جانسوز، چه یک‌روزه، چه صدساله، یکی است /
پایم ز خود پیدا کند زنجیرها ۱۰۴	نقطه و دایره شعله جواله یکی است ۵۵
نیم جو کام از فلک حاصل نشد کان تنگ‌چشم /	هر پاره دلم چمنی از نگاه اوست / آینه چون
خوشه‌سان در کیسه پنهان می‌کند هردانه را ۳۳	شکسته شد، آینه‌خانه است ۴۳
نی‌نی غلطم که آفتاب محشر / یک نیزه برآمد و	هر تیره درونی که حسد شامل اوست /
قیامت برپاست ۱۷۲	۷۷ پرتهمت پاکان، نظرباطل اوست ۵۰
وارسته علی به همت بی‌پروا / از راحت و رنج	هر جام، شکفته‌تر ز جام دگری / در دست تو
دهر، مستغنی رفت ۱۳۳	باده آب دریای گل است ۱۸۵
واعظ گفتا که: نیست مقبول دعا / زان دست که	هر خم و پیچی که شد، از تاب زلف یار شد /
آلود به جام صها ۵۱	دام شد، تسبیح شد، زنجیر شد، زَنار شد ۱۵۳
والی توران برآر از ملک توران، بعد ازین / ثانی	هر سنگ که بر سینه زدم نقش تو بگرفت / آن
صاحب‌قران بنشان بجایش کن حساب ۲۰۶	هم صمنی بهر پرستیدن من شد ۱۲۵
وحشتم از دل هر ذره نمایان کردند / آن قدر	هر قدم در بیستون غم، دلی گم کرده‌ام / با
جمع نبودم که پریشان کردند ۱۳۵	شکست شیشه می‌جوشد صدای تیشه‌ام ۹۲
وحشتم بست به زنجیر و به صیاد سپرد / نفس	هر کس انبار کند خرمنی از گندم و جو / من
صید چو در سینه بیچد، دام است ۱۹۴	ناکاشته تخمی، خجلم وقت درو ۱۲۸
وحشتم پر زور، و طاقت زیر دست افتاده است /	هر کس به ضمیر خود صفا خواهد داد / آینه
همچو موج از خود به کار من شکست افتاده	خویش را جلا خواهد داد ۶۱
است ۱۴۳	هر کس که دل از مدار دنیا برداشت / عبرت ز
ورق گرداند پرواز نشاط از دفتر عالم / به‌چشم	شمار کار دنیا برداشت ۴۸
انتظار افتاد دوران پریدن‌ها ۱۱۸	هر کس که سر حقیقتش باور شد / او پهن‌تر از
وقت پیری بی‌مذاق تلخ نتوان زیستن / کی تواند	سپهر پهناور شد ۱۰۲
داشت بی‌فلفل کسی کافور را ۱۲۹	هر که با جانان نشد سرگرم، با آرام نیست / خالی
	از آسیب نبود باده تا در جام نیست ۱۲۴

- هر که در مجلس ما باده ننوشد «قاسم»! / گر همه
 مردم چشم است، برون باید کرد..... ۱۵۷
 هر که شد خاک‌نشین، برگ و بری پیدا کرد /
 سبز شد دانه چو با خاکِ سری پیدا کرد.... ۴۲
 هر گل به یاد شمع تو بالی گشوده است /
 خاک‌سترم چمن شد و پروانه‌ام هنوز..... ۱۶۴
 هر که که به تخت معدلت بنشیند / موسی است
 به طور و مصطفی در معراج..... ۸۰
 هر یک از اجزای حُسنش می کشد دل را به
 خویش / میشود صیدافکنان را بر سر نخجیر
 جنگ..... ۱۳۷
 هر جا که شکسته‌ای بُود دستش گیر / بشنو که
 همین کاسه صدا خواهد داد..... ۶۱
 هر چند طلب به صد فنون است اینجا / دریوزه
 دیدار جنون است اینجا..... ۵۰
 هر چند که خواب را ز سر وا کردم / دیدم همه
 خواب تا نظر وا کردم..... ۱۰۲
 هرزه نالی‌هایت ای دل! سخت دردِ سر فزود / دور
 شو بی صبر! از پهلوی من، فریاد کن..... ۱۰۷
 هر کجا گردد شکارافکن، قیامت می‌شود / شور
 محشر گوش بر آواز طبل ناز اوست..... ۹۹
 هر کس که بود ز سیم و زر، زیب و فرش / باشد
 پس مرگ ناگزیر از سقرش..... ۱۰۸
 هر کس که سخن به قدر و مقدار کند / کی حالت
 خود تواند اظهار کند..... ۱۵۶
 هر کس که شبی نشست با او / بسیار به روز ما
 نشیند..... ۶۹
 هر کس که کمال خواهد اظهار کند / فکر یاران
 نیک کردار کند..... ۱۵۶
 هر که را دیدم سری دارد به پای یار خویش / از
 برای تیر آه ما کمانی می‌شود..... ۱۱۹
 هر که می‌جوید دم آبی ازین سیلاب خشک / سیر
 مستی می‌کند چون کبک از مهتاب خشک.. ۱۴۹
 هرگاه بُردِ مستی چشم تو ز هوشم / لبریز شود
 چون خم میخانه ز جوشم..... ۴۵
 هرگز ثمر نداد نهال بیان ما / باشد ز برگ بید،
 زیان در دهان ما..... ۱۸۶
 هست چون اجزای عالم ذره یک آفتاب / آستین
 بر هر چه افشانی، چراغی کُشته‌ای..... ۱۵۶
 هستی ما را قضا، دوخت کتانی قبا / جلوه کن ای
 مه لقا! تا همه عریان شویم..... ۱۸۱
 هم «شیخ سلیمان» شده تاریخ وفات / پیمانۀ عمر
 بود نامش گویا..... ۲۱۰
 هم ز دل دزدید صبر و هم دل دیوانه را / دزد ما
 با خانه می‌دزد متاع خانه را..... ۱۹۱
 هم مشرب است با گل رعنا پیاله‌ام / کز خون پُر
 است و رنگ به بیرون نمی‌دهد..... ۱۴۸
 هم هنربین گهر، هم عیب‌یاب گوهرم / چون نگاه
 جوهری، غواص آب گوهرم..... ۱۸۷
 همت درویش از منعم شدن کمتر شود / از
 چکیدن بازماند قطره، چون گوهر شود..... ۱۳۵

همّت، آزادگان را هم‌عنان افتاده‌ام / سایهٔ سروم،	هنر را آنقدر الفت به جسم ناتوانم شد / که
به پای راستان افتاده‌ام..... ۱۸۵	جوهردار چون دندان ماهی استخوانم شد ۷۰۰
همچو حرفی کز کتاب افتاده باشد بر کنار / گر به	هوای ابر ز خود می‌برد مرا امروز / چو برق
صورت دور از یاران، به معنی همدمیم..... ۱۹۶	جسته‌ام از جا پی گرفتن خویش..... ۱۳۵
همچو دزدی که به باغ از گذر آب رود / از رگ	هوشیاری را حجاب یار می‌دانیم ما / بیخودی را
تاک به میخانه رهی پیدا کن..... ۸۶	بزم بی‌اغیار می‌دانیم ما..... ۱۰۳
همچو صبح از جیب دل، خورشید می‌آید برون /	هیچ دل از تیغ او بی‌ریش نیست / آب در جریان
وه چه جام است این کزو جمشید می‌آید	ز ضبط خویش نیست..... ۱۲۹
برون..... ۵۴	هیچ دل را زینت دنیا نشاط‌افزا نشد / عقدهٔ کار
همچو غنچه تا به کی دریند خود باشد کسی / خیمه	کس از دندان گوهر وا نشد..... ۱۶۵
زن چون لاله بیرون از سواد خویشتن..... ۴۴	هیچ کس آگه ز شرح اشتیاق ما نشد / نامه بر ما
همچو گندم به عدم زاد سفر می‌بندم / نان ته	چون زبان لعل، هرگز وانشد..... ۱۶۵
کردهٔ خود را به کمر می‌بندم..... ۱۱۴	یاد از شام غم ناله‌خموشان کردیم / مشت‌ی از
همچو من بی‌کس شهیدی هیچ کافر دیده است؟	سرمه گرفتیم و پریشان کردیم..... ۹۲
/ صبح محشر هم دمید و خون من خوابیده	یاد ایّامی که از رنج تو راحت داشته‌ام / بر دم
است..... ۱۴۹	شمشیر می‌خفتم، فراغت داشتم..... ۱۰۶
همچون نگین که بهر نگین‌دان شدست خلق / او	یاد ایّامی که شوقم خودسری‌ها می‌نمود / می‌زدم
را خدا برای کنار آفریده است..... ۱۷۵	بر نقش پایت بوسه، جرأت داشتم..... ۱۰۶
هموار ز کس نبیند آزار / نتوان کف دست را	یاد چشم سرمه‌آلودش ز خویشم می‌برد / می‌کند
گزیدن..... ۱۰۷	گردِ رم آهو ز خود پنهان مرا..... ۹۲
همه چیز تو خوب، لیک این بد / که تو بسیار دیر	یادی ز ما نمی‌کند آن بی‌وفای ما / از ما دلش پر
می‌آیی..... ۱۵۳	است که خالی است جای ما..... ۱۴۰
همین نه خویشی حیدر به مصطفی تنهاست / هم	یار، بهتر ز من، احوال مرا می‌داند / من چسان
اهل‌بیت رسول و هم اهل‌بیت خداست..... ۴۰	عیب خود از آینه پنهان دارم؟..... ۱۵۱
هند و جهان ز روی عدد چون برابر است / بر	یاران، بُردند شعر ما را / افسوس که نام ما
شه، خطاب شاهجهان زان مقرر است..... ۱۶۰	نبردند..... ۱۴۶

- یارم به کنج غمکده تنها نشاند و رفت / گفتم که
 من غبار تو، دامن فشانند و رفت ۵۶
- یا قوت با لب تو دم از رنگ می زند / این
 خون گرفته بین که چه بر سنگ می زند ۷۳
- یک ابر هم نیامده با چشم تر که ما / یک لاله سر
 نکرده به داغ جگر که ما ۱۱۲
- یک از فواید عزلت خود این سر دست است / که
 پاشکسته نیارد پیاده گردیدن ۷۸
- یک بار ناله کرده ام از درد اشتیاق / از شش جهت
 هنوز صدا می توان شنید ۱۵۰
- یک جام خمارم نبرد، کاش چو نرگس / بودی به
 هر انگشت مرا ساغر دیگر ۹۳
- یک چند به نام دگرم باید خواند / شاید که کند
 دهر فراموش مرا ۱۴۴
- یک دشت خار در کف پای هوس شکست / کو
 شعله ای که کار ز سوزن گذشته است ۱۰۴
- یک زمان فاصله ای نیست سفرهای مرا / رفتن و
 آمدن من به نفس می ماند ۸۹
- یک شهر چشم خوش نگهان فرش راه اوست /
 آنجا که سرمه گرد کند، جلوه گاه اوست ۱۳۵
- یک طرف صبح وجود و یک طرف شام عدم /
- در میان نور و ظلمت جوهر آینه ام ۳۷
- یک لحظه دل ز ناله نخواهد فراغ ما / آتش ز
 سنگ سرمه نگیرد چراغ ما ۱۳۹
- یک نفس گر شاد گشتم، عالمی غمناک شد /
 خنده ام چون برق، چاک سینه افلاک شد ۱۵۷
- یکاره خبر از کاغذ آتش زده گیر / تا سوختگان
 چه سُبحه می گردانند ۴۹
- یکی پرسید زو کای یار دلکش! / که مرده از
 عزیزان؟ گفت: آتش ۵۲
- یکی را ساده رخ آینه آسا / یکی را جوهر از آینه
 پیدا ۴۶
- یکی شد همچو دُرد و صاف می، روز و شب
 عالم / ز بس لرزید چرخ شیشه رنگ از
 اضطراب من ۱۳۵
- یکی ست حُسن و به صد جلوه از نقاب چکید /
 رگ چراغ زدم، خون آفتاب چکید ۱۵۶
- یگانه گوهر دریای معرفت، عُرفی / که آسمان پی
 پروردنش صدف آمد ۱۳۲
- یوسفی در پرده بودم، کس خریدارم نشد /
 خویش را بفروختم، با خویش سودا
 بازگشت ۱۳۴

————— ❖ کتابنامه ❖ —————

- تاریخ تذکرةهای فارسی: احمد گلچین معانی، تهران، سنایی، ۱۳۶۳.
- تذکرة نصرآبادی: تصحیح محسن ناجی نصرآبادی، تهران، اساطیر، ۱۳۷۸.
- تذکرة نویسی در هند و پاکستان: سید علیرضا نقوی، تهران، علمی، ۱۳۴۳.
- دانشنامه ادب فارسی (ادب فارسی در شبه قاره): به سرپرستی حسن انوشه، تهران، ۱۳۷۵.
- دیوان اشعار اشرف مازندرانی: تصحیح دکتر محمدحسن سیدان، تهران، بنیاد موقوفات افشار، ۱۳۷۳.
- سینه خوشگو (دفتر ثالث): بندرا بن داس خوشگو، به اهتمام محمد عطاء الرحمن عطااکوی، پتنا، ۱۹۵۹.
- کلمات الشعراء: محمد افضل سرخوش، تصحیح صادق علی دلاوری، لاهور.
- کلمات الشعراء: محمد افضل سرخوش، تصحیح محمدحسین محوی، مدراس، دانشگاه مدراس، ۱۹۵۹.
- مجمع النفایس (ج ۲): سراج الدین علیخان آرزو، تصحیح مهنر نور محمدخان و زیب النساء علی خان، اسلام آباد، مرکز تحقیقات فارسی، ۱۳۸۵.

فهرست آثار منتشره
کتابخانه، موزه و مرکز اسناد مجلس شورای اسلامی
به ترتیب شماره ردیف انتشار

۲۲۰. میراث بهارستان (۳)، (نویسندگان مختلف)
 مرکز پژوهش کتابخانه، موزه و مرکز اسناد
 مجلس شورای اسلامی، ۱۳۸۹
۲۲۱. اسناد فارس در دوره دوم و سوم مجلس شورای
 ملی، (اسناد بهارستان ۵)، به کوشش منصور
 نصیری طیبی، ۱۳۸۹
۲۲۲. فهرست کتابهای چاپ سنگی کتابخانه
 میر جلال‌الدین محدث ارموی، نگارش حسین
 متقی - فتح‌الله ذوقی، ۱۳۸۹
۲۲۳. دیوان آذری اسفراینی، سروده نوالدین حمزه‌بن
 علی ملک طوسی اسفراینی، تحقیق و تصحیح
 دکتر محسن کیانی و سید عباس رستاخیز، ۱۳۸۹
۲۲۴. گزیده اسناد نظام آموزش و مجلس شورای ملی
 (دوره سوم تا پنجم)، به کوشش سهیلا ترابی
 فارسانی، ۱۳۸۹
۲۲۵. فهرست اسناد عرایض کتابخانه مجلس شورای
 اسلامی (مجلد دوم)، به کوشش: مریم نیل‌قاز،
 ۱۳۸۹
۲۲۶. رسائل پیرجمال اردستانی (دفتر اول: کنزالدقائق،
 تنبیه العارفین و محبوب‌الصدیقین)، تحقیق و
 تصحیح: امید سروری، ۱۳۸۹
۲۲۷. نقد فلسفه دارون، تألیف: ابی‌المجد الشیخ
 محمدالرضا النجفی الاصفهانی، تحقیق: الدكتور
 حامد ناجی اصفهانی، ۱۳۸۹
۲۲۸. فهرست نسخه‌های خطی کتابخانه مجلس
 شورای اسلامی (جلد ۲/۲۷)، تألیف: محمود
 نظری، ۱۳۸۹
۲۲۹. فهرست نسخه‌های خطی کتابخانه مرکزی و
- مرکز اسناد دانشگاه تهران (جلد ۲۰)، تألیف:
 سید محمدحسین حکیم، ۱۳۸۹
۲۳۰. دستور حکاکمی، تألیف: مهرداد خلقی، ۱۳۸۹
۲۳۱. عرفات العاشقین، تألیف تقی‌الدین اوحدی،
 تصحیح ذبیح‌الله صاحب‌کاری و آمنه فخراحمد،
 با همکاری مرکز پژوهشی میراث مکتوب،
 ۱۳۸۹
۲۳۲. کتاب الصلوة، کتاب الدعای والینیات، کتاب
 السیراز الإبانة، تألیف ابوجعفر محمد بن یعقوب
 هوسمی، همراه با زوائد الإبانة تألیف
 شمس‌الدین محمد بن صالح گیلانی با مقدمه
 محمد عمادی حائری، ۱۳۸۹ (چاپ عکسی)
۲۳۳. فهرست نسخه‌های خطی کتابخانه مجلس شورای
 اسلامی (جلد ۳/۲۴)، مجموعه اهدایی سید
 محمدصادق طباطبایی، تألیف محمود نظری،
 ۱۳۸۹
۲۳۴. فهرست نسخه‌های خطی کتابخانه مجلس شورای
 اسلامی (جلد ۴/۴۴) نسخه‌های ۱۵۷۰۱ تا ۱۶۱۰۰،
 تألیف ابوالفضل حافظیان بابل، ۱۳۸۹
۲۳۵. تاریخ صاحب‌قرانی، تألیف محمود میرزا قاجار،
 تصحیح نادره جلالی، ۱۳۸۹
۲۳۶. شرفنامه، روح‌الله شیرازی، متخلص به فتوحی،
 تصحیح دکتر محمدباقر وثوقی، باهمکاری
 خدیجه عالمی و منوچهر ایزدینا، ۱۳۸۹
۲۳۷. فهرست اسناد کتابخانه مجلس شورای اسلامی،
 مجلد سوم (اسناد انتخابات مجلس شورای ملی
 ادوار دوم تا پنجم)، به کوشش علی ططری و
 زهرا غلامحسین‌پور، ۱۳۸۹

۲۳۸. فهرست توصیفی شبیه‌نامه‌های دوره قاجار،
(شبیه‌نامه‌های گنجینه خطی کتابخانه مجلس
شورای اسلامی)، تألیف رضا کوچک‌زاده،
۱۳۸۹
۲۳۹. گنجینه بهارستان (علوم قرآنی و روایی ۴ -
تجوید و قرائت)، به کوشش سید حسین
مرعشی، ۱۳۸۹
۲۴۰. رسایل پیرجمال اردستانی (دفتر دوم)، تصحیح:
امید سروری، ۱۳۸۹
۲۴۱. سفرنامه مازندران (گزارش روزانه محمد
جعفرخان در سال ۱۲۸۱ خورشیدی)، به اهتمام
محمد گلین و احمد شکیب‌آذر، ۱۳۸۹
۲۴۲. مزارات خوی، تألیف محمد الوان‌ساز خویی،
۱۳۸۹
۲۴۳. خاطرات سید محمد فاطمی قمی (۱۲۹۴ق -
۱۳۲۴ش) (نویسنده قانون مدنی و مستشار
دیوان تمیز)، پژوهش، تصحیح و توضیحات:
- دکتر حسن زندیه، مقدمه احمدرضا نائینی،
۱۳۸۹
۲۴۴. مغولان در هند (بررسی کتاب‌شناختی
دست‌نویس‌ها)، تألیف: نوسروانجی مارشال،
ترجمه: حسین برزگر کشتلی، ویرایش و
صفحه‌آرایی: احمدرضا رحیمی ریشه، ۱۳۹۰
۲۴۵. آینه جهان‌نما و طلسم گنج‌گشا، تألیف ابوسعید
بن یحیی یمنی، تصحیح و تحقیق دکتر
محمدرضا موحدی و الهه ربیعی مزرعه‌شاهی،
۱۳۹۰
۲۴۶. مجلس دیروز و امروز (مصور)، ۱۳۹۰
۲۴۷. مونس الاحباب (مجموعه رباعیات خواجه
شهاب‌الدین عبدالله مروارید)، به کوشش: سید
علی میرافضلی، ۱۳۹۰
۲۴۸. کلمات الشعراء، نگاشته محمد افضل سرخوش
(۱۰۵۰-۱۱۲۷ق)، تصحیح: علیرضا قزوه، ۱۳۹۰

مواکز فروشی

تهران

خیابان انقلاب، نبش خیابان دانشگاه، انتشارات توس؛ تلفن: ۶۶۴۶۱۰۰۷؛ ۶۶۴۹۸۷۴۰
خیابان فلسطین، نبش میدان فلسطین، شماره ۱۳۰، مؤسسه فرهنگی هنری کتاب مرجع؛ تلفن: ۸۸۹۶۳۷۸
خیابان انقلاب، روبروی دانشگاه تهران، بین خ ۱۲ فروردین و فخررازی، انتشارات طهوری؛ تلفن: ۶۶۴۰۶۳۳۰

شهرستانها

اصفهان - خیابان چهارباغ، دروازه دولت، فرهنگسرای اصفهان؛ تلفن: ۲۲۰۴۰۲۹-۲۲۲۹۰۰۳
تبریز - خیابان طالقانی، تقاطع خیابان ارگ، انتشارات دهخدا؛ تلفن: ۰۴۱۱-۵۵۶۰۶۰۱
شیراز - چهارراه مشیر، کتابفروشی هاشمی؛ تلفن: ۰۷۱۱-۲۲۲۵۶۶۹
شیراز - میدان دانشجو، اول ساحلی غربی، نبش کوچه ۲۶، کتاب اسفند؛ تلفن: ۰۷۱۱-۲۲۵۲۸۷۶
قم - ابتدای خ صفائیه، جنب دفتر آیت‌الله سبحانی - کلبه شروق؛ تلفن: ۰۲۵۱-۷۷۳۶۴۲۴
قم - خیابان چهارمردان، پاساژ صاحب‌الزمان انتشارات بیدار؛ تلفن: ۰۲۵۱-۷۷۴۹۴۲۹
قم - فروشگاه کتابخانه حضرت آیت‌الله مرعشی؛ تلفن: ۰۲۵۱-۷۷۴۱۹۷۱-۵
کاشان - کتابخانه کاشان‌شناسی آیت‌الله غروی؛ تلفن: ۰۹۱۳-۳۶۱۶۱۶۹
مشهد - چهارراه دکترا، انتشارات امام؛ تلفن: ۰۵۱۱-۸۴۳۰۱۴۷

Kalamāt al-Sho‘arā

By

Mohammad Afzal Sarkhosh

(1050-1127 A.H.)

Edited by

Ali-Reza Ghazveh

Tehran-2011